رحمت کے خزانے

زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق اعمالِ صالحہ کے ثواب کی تفصیل پر مستند احادیث
ہر مسجد کے درسِ حدیث کی زینت تبلیغ کے لیے مرکزی کتاب
ہر مسلمان کے مطالعہ کی ضرورت

امام ابن کثیر، امام ذہبی، امام مزی، امام سبکی، امام ابن سید الناس رحمہم اللہ کے اُستاذ عظیم
محدثِ جلیل امام شرف الدین عبد المومن بن خلف دمیاطی (۷۰۵ھ) کی بلند مرتبہ تصنیف

المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح

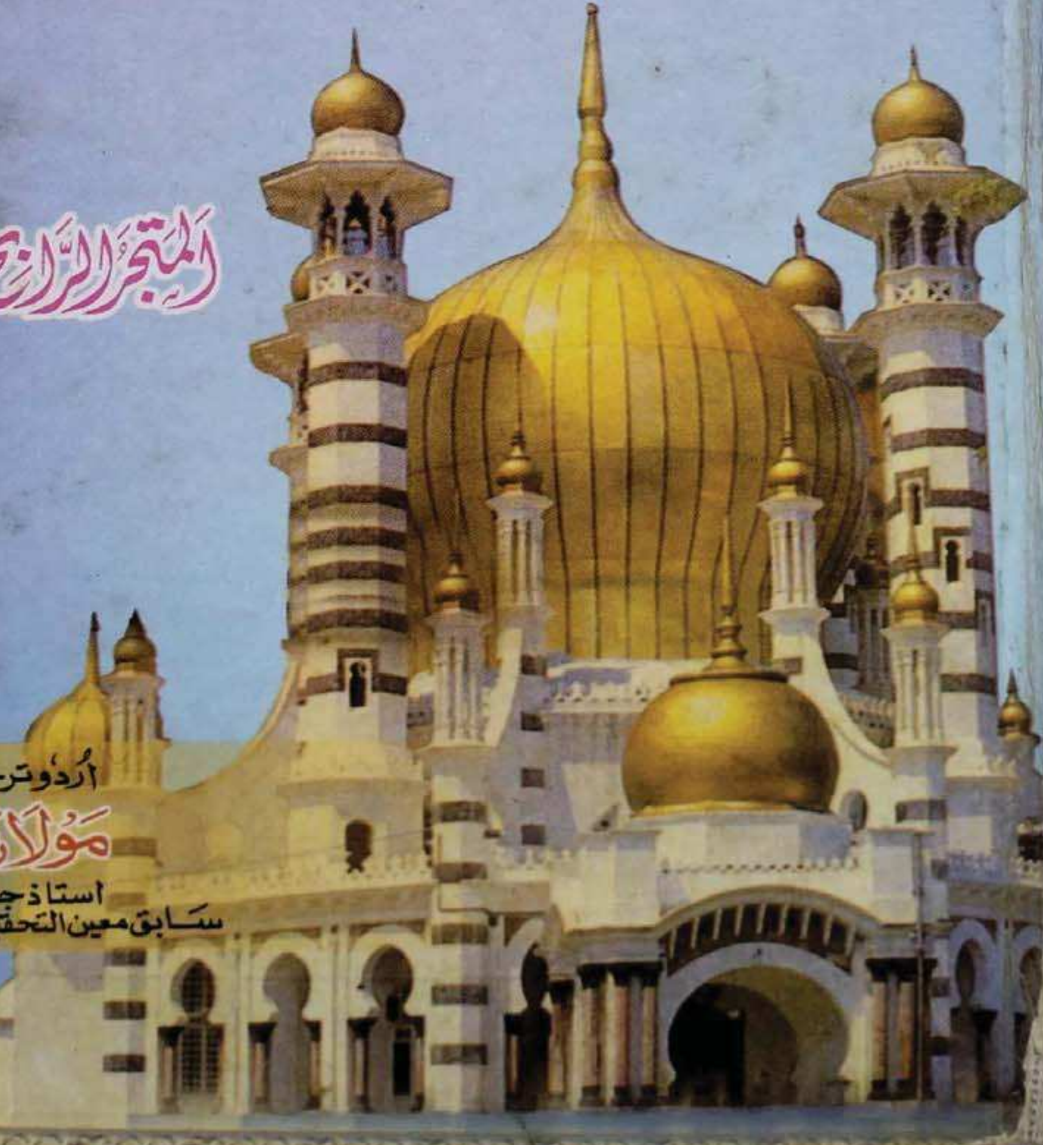

اُردو ترجمہ و تشریح و تخریج احادیث
مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

رحمت کے خزانے

أَلْمُتَّجَرُ الرَّابِحُ
فِی ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح

للامام
الحافظ شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی
۶۱۳ - ۷۰۵ ھ

اردو ترجمہ وتلخیص

مولانا إمداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Phone : 23289786, 23289159 Fax : 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in • farid_export@hotmail.com
Website: www.faridexport.com • www.faridbook.com

Rs. 156/-

ڈیزائن وترتیب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : رحمت کے خزانے
مصنف : مولانا امداداللہ انور
باہتمام : الحاج محمد ناصر خاں
ناشر : فرید بک ڈپو پرائیویٹ لمیٹڈ، نئی دہلی
طابع : فرید انٹرپرائزز، دہلی
سرورق : محبوب احمد / کفیل احمد
صفحات : 624
قیمت : 156/-
سنہ اشاعت : 2003
سائز : 23X36/16

قرآن کریم، تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت، تصوف، تاریخ اسلام، تبلیغی کتب، ڈکشنری، لغات، کلینڈر، ڈائری، اسٹیکر، جیبی پوچ، کتب شاعری، ادبی کتابیں، اسلامک گفٹ، طغرے فوم، طغرے کاغذ، درسی وغیر درسی کتب کی اشاعت کا مرکز۔

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Phone : 23289786, 23289159 Fax : 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in • farid_export@hotmail.com
Website: www.faridexport.com • www.faridbook.com

ابواب العلم
علم اور علماء کا ثواب اور فضیلت 69

دین کی سمجھ حاصل کرنے والے اللہ کی خیر خواہی میں ہیں 70
تھوڑا سا علم حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بہتر ہے 71
فضائل علم میں عجیب حدیث 71
علماء کے قلم شہداء کے خون سے افضل ہیں 73
عالم اور متعلم ہی میں خیر ہے 73
عالم اور جاہل کی مثال 74
قابل رشک کون ؟ 74
علماء کی کئی فضیلتیں 75
صحیح عالم کی شان 75
خدا کی رحمت کے مستحق 76
علماء ہدایت کے ستارے ہیں 77
عالم کی عابد پر فضیلت 77
علماء کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے 77
علماء سے اللہ تعالیٰ کی محبت 78
اللہ تعالیٰ نے علماء کو علم دیا ہی ان کو معاف کرنے کیلئے ہے 78
عالم اور عابد کے درمیان جنت میں ستر درجوں کا فاصلہ 79
ایک فقیہ : شیطان کے سامنے ہزار عابد پر بھاری ہے 79
اللہ کی رضا کیلئے علم سیکھنا اور سکھانا 80
طالب علم کی فرشتے زیارت کرتے ہیں 80
عالم اور طالب علم کے فضائل 80
ضروری مسائل سیکھنے سکھانے کے فضائل 81
افضل صدقہ 81
ایک آیت سیکھنا سو رکعات سے افضل اور ایک مسئلہ سکھانا ہزار رکعات سے افضل 82
جنت کے باغ 82
مسلمان کی گمشدہ پونجی 82
پتھر ڈھیلے اور درخت استغفار کرنے لگے 83
کامل حج کا ثواب 83
طالب علم : طلب علم کے وقت اللہ کی راہ میں 83
طلب علم میں ذاتی کاموں پر بھی مغفرت 84

طالب علم کا ثواب 84
نبی اور عالم کے درجہ میں فرق 84
طلب علم میں مرنے والا شہید 85
علم دین میں ریا اور جھگڑا وغیرہ چھوڑنے کا ثواب 85
علم کی تعلیم، تصنیف، تحریر اور روایت کا ثواب 86
تین چیزوں کا مرنے کے بعد بھی نفع 86
متعلم کے عمل کا ثواب استاذ کیلئے بھی 86
سب سے بڑا سخی 86
ایک شخص کو ہدایت کی رہنمائی کرنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے 87
مبلغین اسلام کیلئے حضور کی خاص دعا 87
کتابت علم تہجد پڑھنے سے افضل ہے 88
قرآن وسنت پر عمل کرنے اور ان کو مضبوطی سے تھامنے کا ثواب 89
اللہ کی محبت اور گناہوں کی مغفرت نصیب ہوگی 89
تم گمراہ نہیں ہوگے 89
سنت پر عمل کرنے سے شہید کا ثواب 89
سنت کو زندہ کرنے کا ثواب 90

ابواب الطہارۃ

وضو کرنے کا ثواب

.... 92
وضو کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف 93
ایک نماز سے دوسری نماز تک کے صغیرہ گناہ معاف 94
اگلے پچھلے صغیرہ گناہ معاف 94
اعضائے وضو کی روشنی 94
جنت کا زیور 95
سردی اور مشقت میں وضو کرنے کا ثواب 95
جنت میں درجات بلند 95
سردی کے وضو کا دوہرا ثواب 96

مسواک کا ثواب

اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ 96
فرشتہ تلاوت کرنے والے کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے 96
مسواک والی نماز بغیر مسواک والی نماز سے ستر درجہ افضل ہے 97

ہمیشہ وضو سے رہنے کا ثواب

وضو پر وضو کرنے سے دس نیکیاں 97
حضرت بلال کی شان 98
وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت 98
دو وضوؤں کے درمیان کے گناہ معاف 98
بخشش کا پروانہ 99
وضو کے بعد کی دو رکعات کا ثواب 99
جنت کا انعام 100
سابقہ گناہ معاف 100

اذان کا ثواب

اللہ کی رضا کیلئے اذان دینے کا ثواب 102
مؤذن کی فضیلت قرآن میں 102
مؤذن پر اللہ کا ہاتھ 103
اذان کے ثواب کا کسی کو اندازہ نہیں 103
اگر اذان کے ثواب کا علم ہو تو تلواریں چلنے لگیں 103
قیامت میں مؤذنین کی گردنیں لمبی ہوں گی 104
قیامت میں کستوری کے ٹیلہ پر 104
قبروں سے نکلتے وقت اذان دے رہے ہوں گے 105
مؤذن شہید کی طرح 105
اذان کی برکت سے عذاب نہیں آتا 105
تنہا اذان دیکر نماز پڑھنے کا ثواب 105
بارہ سال اذان دینے کا ثواب 106
سات سال کی اذان کا ثواب 106

اذان کے جواب کا ثواب

جنت کا داخلہ 106
اذان کے بعد ان کلمات کے پڑھنے سے گناہ معاف 107
اذان کے بعد کی اس دعا سے حضور ﷺ کی شفاعت 107
اذان اور تکبیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے 108
اقامت (تکبیر) کے وقت دعا کا مرتبہ 108

نماز کا ثواب

نماز سے گناہ جھڑتے ہیں 108
مسلمان جیسا کون ہو سکتا ہے 109

نماز کے رکوع اور سجدہ کا ثواب 109
جنت میں داخلہ کا عمل 110
نفل نماز میں زیادہ سجدہ کرنے سے جنت میں حضور کی رفاقت 110
اللہ کے نزدیک انسان کی سب سے پسندیدہ حالت 111
بندہ کی رب کے سب سے زیادہ قریب حالت 111
نماز میں زیادہ سجدوں کی بجائے قیام کو طویل کرنا افضل ہے 111

فرض نمازوں کی ادائیگی اور پابندی کا ثواب

اجر عظیم (جنت) ملے گی 112
نمازوں کی پابندی سے جنت لازم ہو جاتی ہے 112
تمام اعمال صالحہ میں نماز افضل ہے 113
جنت میں سلامتی سے داخلہ 113
زیادہ اعمال کی وجہ سے شہید سے بھی افضل 114
فرض نمازیں چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہیں 115
گناہوں سے دوزخ کی بھڑکائی ہوئی آگ کو نمازوں سے بجھالو 115
صدیقین اور شہداء کا درجہ 116
جنت کی ضمانت 116
فرشتوں کی گواہی 116
فجر اور عصر کی نماز پڑھنے والا دوزخ سے محفوظ 117
نماز: قیامت کا نور اور نجات کی دلیل ہوگی 117
نماز کو اس کے وقت میں پڑھنے کا ثواب 118
وقت پر نماز پڑھنے پر جنت کا وعدہ 118
نماز نمازی کیلئے دعا کرتی ہے 118
آسمان کے دروازے کھل گئے 119
ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا کی عجیب فضیلت 119

باجماعت نماز کی فضیلت

باجماعت نماز ستائیس درجہ افضل ہے 120
باجماعت نماز کے فضائل 120
صحابہ کرام کے نزدیک جماعت کی اہمیت 120
اللہ تعالیٰ کو جماعت کی نماز پسند ہے 121
چالیس روز جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب 121
جماعت کی نفری میں اضافہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے 121

عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا ثواب

فجر کی نماز میں فرشتے موجود ہوتے ہیں 122
ساری رات کی نماز کا ثواب 123
اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری 123
صبح کی نماز جماعت سے پڑھنا تمام رات کے نوافل سے افضل ہے 123
کوئی جماعت کی نیت سے جائے مگر جماعت جاچکی ہو 123
امام کی امامت کا ثواب 124

آمین کہنے کا ثواب

سابقہ گناہ معاف 124
جماعت کی پہلی صف میں نماز پڑھنے کا ثواب 125
صفوں کی داہنی طرف نماز پڑھنے کا ثواب 126
نماز کی صفوں کو ملانے کا ثواب 126
صف میں خلا پر کرنے سے جنت میں محل بنے گا 126

مختلف مساجد میں نماز پڑھنے کا ثواب

مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے 127
مسجد حرام میں نماز کا ثواب 127
مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کا ثواب 127
مسجد بیت المقدس میں نماز کا ثواب 128
مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے تمام گناہ معاف 128
مختلف مساجد میں نماز کا ثواب 128
مسجد قباء کی نماز کا ثواب 129
عورت کا گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب 129
اللہ کی رضاء کیلئے مسجد بنوانا 130
جنت میں یاقوت کا محل 130

مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے کا ثواب

مسجد کی صفائی سے جنت ملے گی 131
مسجد صاف کرنے سے جنت کا محل ملے گا 131
مسجد کی صفائی جنت کی حور کا حق مہر ہے 132
مساجد کی طرف نماز کیلئے چل کر جانے کا ثواب 132
مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنے کا زیادہ ثواب 132

ہر قدم کے بدلہ میں نیکی ملتی اور گناہ معاف ہوتا ہے 133
دور سے چل کر مسجد میں آنے کا ثواب 133
جنت میں صبح وشام کی مہمانی 134
جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب 134
حج کے برابر ثواب 134
اللہ کی زیارت کرنے والا 135
تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہیں 135
اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کا ثواب 135
مسجد کو آباد کرنے والے اور اس میں خیر کیلئے بیٹھنے والے کا ثواب 136
قیامت میں اللہ کے عرش کے سائے تلے 136
ہر متقی کا گھر مسجد ہے 137
ایسے شخص کیلئے ایمان کی گواہی دو 138
اللہ کی خوشی 138
شیطان سے بچنے کا طریقہ 138
مسجد کے اوتاد' فرشتوں کے ہم نشیں 139
خدا کا ہم نشیں 139

مسجد میں نماز کی انتظار میں بیٹھنے کا ثواب 139

نماز کا منتظر نماز میں شمار ہوتا ہے 140
بارگاہ خداوندی میں فرشتوں کے تقرب کی چند وجوہ 140
نماز کی انتظار میں نماز کا ثواب 141
نماز کی انتظار کی قرآن میں فضیلت 142
فرشتوں کے سامنے فخر 142

نماز صبح کے بعد ذکر اللہ کیلئے طلوع آفتاب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھنے کا ثواب

کامل حج وعمرہ کا ثواب 142
گناہ معاف ہوں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں 143
سب سے بہتر مال غنیمت 143

عصر پڑھ کر سورج غروب ہونے تک ذکر اللہ کا ثواب

چار غلام آزاد کرنے کا ثواب 144

صبح' عصر اور مغرب کی نمازوں کے بعد اذکار کا ثواب

چوتھے کلمہ کا عظیم ثواب 144
روئے زمین پر سب سے افضل 145
دوزخ سے پناہ لکھ دی جاتی ہے 145
صبح اور عصر کی نماز کے استغفار کا ثواب 146

گھر میں نوافل کا ثواب

نوافل اور سنتیں مسجد میں پڑھنے کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے 148

روزانہ بارہ سنتیں ادا کرنے کا ثواب

جنت میں محل 149
فجر کی دو سنتیں تمام دنیا سے زیادہ محبوب 149

ظہر کی سنتوں کا ثواب

دوزخ سے آزادی 150
تہجد جیسا ثواب 150
اولوالعزم رسولوں کی نماز' اللہ کی نظر رحمت 151

عصر کی چار سنتوں کا ثواب

حضور ﷺ کی پابندی 151
حضور ﷺ کی دعائے رحمت 152
دوزخ کی آگ پر بدن حرام 152

مغرب کے بعد کے نوافل کا ثواب

بارہ سال کی عبادت کا ثواب 152
(سمندر کی) جھاگ کے برابر بھی گناہ معاف 153
بیس رکعات کا ثواب جنت میں محل 153
عشاء کے بعد چار رکعات کا ثواب 153

نماز وتر کا ثواب

اللہ تعالیٰ وتروں کو پسند کرتے ہیں 154
شہید کا ثواب 154
سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی 153

وضو کر کے سونے کا ثواب

دنیا و آخرت کی خیر کے مطالبہ کی قبولیت 155
فرشتہ اس کے لباس میں سوتا ہے 155

تہجد اور رات کی عبادت کا ثواب 156

تمام نوافل سے افضل نماز 156
جنت میں سلامتی سے داخلہ 157
جنت کے بالاخانے 157
جنت میں اڑنے والا گھوڑا ملے گا 158
رات کے نوافل کے ثواب کا اندازہ 158
ذاکرین الٰہی میں شمار 159
اللہ کا بندہ سے سب سے زیادہ قرب کا وقت 159
اللہ تعالیٰ تین قسم کے آدمیوں سے محبت کرتے ہیں 159
رات کو دس آیات تلاوت کرنے کا ثواب 160
رات کو سو آیات یا دو سو آیات پڑھنے کا ثواب 161
رات کے کثرت نوافل میں حضورؐ کے پاؤں پر ورم آجاتی تھی 161
رات کو زیادہ سونے والا قیامت میں فقیر ہوگا 161
رات کے عبادت گزاروں کے انعامات کا کسی نبی اور فرشتہ کو بھی علم نہیں 162
حضرت دیک فرشتہ تہجد وغیرہ کیلئے اٹھاتا ہے 162
چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنے والے بزرگ 163
حضرت ابن مسعودؓ کی عبادت 163

رات کی عبادت کیلئے اکابرین اولیاء کے حالات

حضرت شداد بن اوسؓ 163
حضرت طاؤسؒ 163
حضرت عبدالعزیز بن ابی رواؒد 164
حضرت صلہ بن اشیمؒ 164
حضرت مسروقؒ 164
حضرت سری سقطیؒ 164
حضرت ابو محمد جریریؒ 164
حضرت مالک بن دینارؒ 165
حضرت عمرو بن عتبہؒ 165
حضرت یحیٰؑ کو اللہ تعالیٰ کی تنبیہ 165
حضرت مالک بن دینارؒ کو تنبیہ 166
حضرت ازہر بن مغیث 166
حضرت علاء بن زیاد 166

حضرت ربیع بن خثیمؒ 167
حضرت اویس قرنیؒ 167
حضرت احمد بن حربؒ 167
حضرت صلہ بن اشیمؒ 168
ایک بڑے درجہ کی عابدہ خاتون 168
حضرت حبیبہ عدویہؒ کی مناجات اور عبادت الٰہی 168
حضرت معاذہ عدویہؒ 169
حضرت زمعہؒ 169
حضرت صفوان بن سلیمؒ 169
اس شخص کا ثواب جو رات کو نوافل پڑھنے کی نیت کرے مگر نیند آجائے 170
اس شخص کا ثواب جو اپنا وظیفہ کیے بغیر سو جائے اور پھر اس کو قضاء کرلے 170

صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت) اور اس کو ہمیشہ پڑھنے کا ثواب

صلوٰۃ الضحیٰ جسم کے ہر جوڑ کا صدقہ ہے 171
صغیرہ گناہ معاف 171
صلوٰۃ الضحیٰ ادا کرنے والوں کیلئے جنت کا ایک مخصوص دروازہ 172
تمام دن اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں 172
صلوٰۃ الضحیٰ کے مختلف فضائل 172
جنت میں سونے کا محل 173

صلوٰۃ التسبیح کا ثواب

صغیرہ کبیرہ تمام گناہ معاف 173

نماز حاجت کا ثواب

نماز حاجت کا پہلا طریقہ 175
نماز حاجت کا دوسرا طریقہ 176
نماز حاجت کا تیسرا طریقہ 176

جمعہ کے دن جمعہ کیلئے غسل کا ثواب

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک طہارت 179
گناہوں سے صفائی 179

نماز جمعہ کا ثواب' جمعہ کے دن کی اور اس کی مخصوص گھڑی کی فضیلت 180

قیامت میں جمعہ اور جمعہ پڑھنے والوں کی شان ....
ہر جمعہ کی ہر گھڑی میں چھ لاکھ مسلمان دوزخ سے آزاد ....
جمعہ کے دن کے فضائل 181

نماز جمعہ کی طرف جانے اور خوشبو لگانے کا ثواب 182

ایک ہفتہ کے گناہ معاف 182
ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے نماز روزہ کا ثواب 183

جمعہ میں سویرے پہنچنے کا ثواب 183

جلدی پہنچنے والوں کا ثواب 183
قیامت میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے درجات 184
جنت میں اللہ تعالیٰ کا قرب 185
جمعہ کے دن سورہ آل عمران پڑھنے کا ثواب 185
روز جمعہ سورۃ کہف کی تلاوت کا ثواب 186
شب جمعہ میں سورۃ یٰس کا ثواب 186
شب جمعہ میں سورہ دخان کا ثواب 186

جنازہ کے فضائل و ثواب 190

وصیت کر کے فوت ہونے کا ثواب 190
اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق کا ثواب 190
اخیر دم میں کلمہ طیبہ پڑھنے کا ثواب 192
یہ شخص جنت میں داخل ہوگا 192
کئی احد پہاڑ کے برابر ثواب 192
جنازہ کے پیچھے جانے والوں کی سب کی مغفرت 193

سو مسلمانوں' چالیس مسلمانوں یا تین صفوں کے جنازہ پڑھنے کا ثواب

نماز جنازہ میں سو آدمیوں کی شرکت کی فضیلت 194
چالیس آدمیوں کی فضیلت 194
نماز جنازہ کی تین صفوں کی فضیلت 195
مرنے کے بعد لوگوں کا میت کی تعریف کرنے کا ثواب 195
چار پڑوسی گھروں کی نیک گواہی کا ثواب 196
دو' تین اور چار مسلمانوں کی گواہی سے میت جنت میں 196

مصیبت زدہ کی تعزیت کرنے کا ثواب 196

قیامت کے دن شرافت کا لباس 197

جنت کی دو پوشاکیں 197

اپنی میت کے فوت ہونے پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور ہدایت 198

قدیم مصیبت پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کا ثواب 199

جنت میں بیت الحمد کی تعمیر 199

مصیبت پر بہتر اجر اور نعم البدل لینے کی دعاء 200

اللہ کی رضا کیلئے میت کو نہلانے کفنانے اور قبر کھودنے کا ثواب

گناہوں سے پاک ہو جائے گا 200

نہلانے اور کفنانے پر جنت میں سندس کا لباس 201

نہلانے کفنانے اور قبر کھدوانے کا عظیم ثواب 201

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں 202

بے وطن ہو کر مرنے والے کا ثواب 202

بے وطنی کی موت شہادت ہے 202

طاعون کی وبا سے فوت ہونے والے کا ثواب

شہادت کا مرتبہ 203

طاعون میں مرنے والوں کی شہداء سے مشابہت 203

ہیضہ میں مرنے والے، غرق ہونے والے، کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والے، جل کر مرنے والے، ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والے اور حالت زچگی میں فوت ہونے والی عورت کا ثواب 204

مال کے پیچھے مرنے والا شہید ہے 205

شہادت کی کچھ اور قسمیں 206

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کا ثواب 206

جنت واجب ہو گئی 207

جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے 207

بچے والدین کو ساتھ لیکر ہی جنت میں داخل ہوں گے 208

دو بچوں کی وفات کا ثواب 208

ایک بچے کے فوت ہونے کا ثواب 209

ترازو اعمال میں وزنی عمل 209
دوزخ کے سامنے مضبوط دیوار 210
جنت کا محل 210
جنت کا دروازہ کھولے گا 211
ضائع ہونے والے بچے کا ثواب 212
دوست یا قریبی کے فوت ہونے کا ثواب 212

زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب 214

مال کی طہارت 216
جنت کے دروازے کھل جائیں گے 216
چھ کام کرلو جنت میں چلے جاؤ گے 217
زکوٰۃ ادا کرنے سے شر اور برائی ختم 217
زکوٰۃ مال کی حفاظت کا ذریعہ ہے 218
زکوٰۃ نکالنا اسلام کی تکمیل ہے 218
خوشی سے زکوٰۃ نکالنے کا ثواب 218

صدقات کے امانت دار محصل کارکن اور خازن کا ثواب

امانت دار اور محصل زکوٰۃ کا ثواب 219
زکوٰۃ وصدقات کے خازن کا ثواب 219

صدقہ کا ثواب اور فضیلت 220

غریب اور امیر چار قسم کے لوگ اور ان کا ثواب وعذاب 221
صدقہ کرنے والے کی کھیتی کو بادل نے پانی پلایا (حکایات) 222
بخیل اور صدقہ خیرات کرنے والوں کی مثال 223
حضرت مرثد بن عبداللہ کے صدقہ کی حکایت 224
قبر کی حرارت کو بجھاتا ہے 224
پسندیدہ چیز کا صدقہ 225
چور، زانیہ اور غنی کو صدقہ دینے کا فائدہ 225
معمولی سے صدقہ کا بہت بڑا انعام 227
ایک صدقہ سے تین شخص جنت میں 227
کھجور کا ٹکڑا دوزخ سے محفوظ رہنے کا ایک سبب 227
ستر مصیبتوں کا دفاع 228

صدقہ کے بہترین فائدے 228
صدقہ دیکر دوزخ سے اپنے آپ کو آزاد کراؤ 228
صدقہ کے ثواب کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے 228
عمر بن عبدالعزیزؒ کا ارشاد 228
حضرت یحییٰ بن معاذؒ 230
غریب کے صدقہ خیرات کا ثواب 230
غریب کا ایک روپے کا صدقہ امیر کے لاکھ روپے سے افضل ہے 230
بھوکے کی ایک روٹی کے صدقہ کا ثواب 231
چھپا کر صدقہ دینے کا ثواب 232
سات شخص قیامت میں عرش کے سایہ میں 232
غضب خداوندی کو بجھاتا 233
اللہ کے تین محبوب 233
پہاڑ' لوہا' آگ' پانی اور ہوا سے زیادہ مضبوط عمل 234
جنت کے تین خزانے 235
ستر مصیبتوں کا دفاع 235
جس نے گزارے کی روزی پر قناعت اور صبر کیا' اور پاکدامنی اختیار کی
اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کسی سے سوال نہ کیا 235
گذارے کی رزی پر حضورؐ کی طرف سے مبارکبادی 236
حضرت جبریلؑ کی نصیحت 236
اللہ کا محبوب اور مبغوض کون؟ 237
صدقہ دینے کا طریقہ اور استغناء کی برکت 237
سب سے پہلے جنت میں یا دوزخ میں جانے والے تین قسم کے لوگ 237
جنت کی ضمانت 238
محتاج کو کپڑا پہنانے کا ثواب
مؤمن کو خوشی پہنچانا 239
اللہ کی حفاظت اور پردہ پوشی 240
نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھنے اور پرانا کپڑا صدقہ کرنے کا انعام 240
اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کھانا کھلانا 240
اسلام کا بہترین عمل 241
سلامتی کے ساتھ جنت میں لے جانے والے عمل 241

جنت کے بالاخانوں کے مستحق 243
جنت کا مخصوص دروازہ 243
اللہ کی رحمت کے سائے میں 244
جنت کی خصلتیں 244
صدقہ کے تین مخصوص اعمال 245
اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال 246
مؤمن کو خوش کرنا وغیرہ 246
دوزخ سے تقریبا ۳۵۰۰ سال دور رکھنے والے اعمال 246
فرمانِ حضرت علیؓ 247
فرمانِ حضرت حسنؓ بن علیؓ 247

کسی آدمی یا جانور کو پانی پلانے یا کنواں کھودنے کا ثواب 247

کتے کو پانی پلانے سے مغفرت ہو گئی 247
ہر جانور کو پانی پلانے کا ثواب 248
جنت میں جانے کا آسان کام 248
عابد کو پانی پلا کر جان بچانے والا جنت میں چلا گیا 249
نیک آدمی کو پانی پلانے کا ثواب 250
میت کی طرف سے پانی کا صدقہ کرنا 251
پانی کے صدقہ کا بڑا ثواب ہے 252
صدقات کون کون سے ہیں 252
قیامت کے دن پانی پلانے کا اجر ملے گا 252
صدقہ کا دنیاوی کرشمہ 253
نیک نیتی کے ساتھ کاشتکاری یا پھلدار درخت لگانے کا ثواب 253
کاشتکاری اور شجرکاری کا صدقہ 253
درختوں کے نقصان پر صدقہ کا ثواب 254
زراعت سے کسی بھی جاندار کے فائدہ اٹھانے کا ثواب 254
بڑے آدمی کیلئے شجرکاری اور کاشتکاری کرنا کوئی عیب کی چیز نہیں 255
اپنی زراعت اور باغات سے محتاجوں کی کفالت کا ثواب 255
اللہ کے اعتماد اور بھروسہ پر نیک کاموں میں خرچ کرنے کا ثواب 256
دو فرشتوں کی دعائیں 257
اللہ تعالیٰ کی عنایات کی کثرت 258
بخیل اور سخی کی مثال 258

صدقہ خیرات قبر میں انسان کے ساتھ جائے گا 259
قابل رشک حضرات 259
قیامت میں بخیل اور سخی کی حالت 260
کتنا مال اپنے پاس رکھ سکتا ہے اور کس مال کا صدقہ کر سکتا ہے 261
صدقہ کی برکات 262
بیوی کا خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے ساتھ صدقہ کرنے کا ثواب 262
تنگدست مقروض پر آسانی کرنے یا مہلت دینے یا قرضہ معاف کرنے کا ثواب ..263
اللہ کی عنایات' قیامت کے دن عرش کے سایہ میں 264
سب سے پہلے اللہ کے سایہ میں جانے والا شخص 264
قرضہ کا روزانہ دوہرا ثواب 265
دعاء قبول کرانے کا ایک طریقہ 266
دوزخ کی گرمی سے نجات 266
تنگدست کو مہلت دینے کا اجر 266
اللہ تعالیٰ کس سے درگذر فرماتے ہیں 267

قرضہ دینے کا ثواب

قرضہ دینا صدقہ دینے کا ثواب رکھتا ہے 268
قرضہ دینے کا ثواب اٹھارہ گنا ہے 268
ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب 269
قرضہ کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ مدد کریں گے 269
ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کا طریقہ کار 270
قرضہ سبب مغفرت ہے یا سبب عذاب 270
عجیب حکایت 270

روزہ رکھنے کا ثواب

مغفرت اور اجر عظیم 274
روزہ داروں کیلئے جنت کا مخصوص دروازہ 274
اللہ تعالیٰ خود جزا دیں گے 275
روزے کا ثواب صرف اللہ ہی جانتے ہیں 275
روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں 276
روزہ جسم کی زکوۃ ہے 277
روزہ دوزخ کے سامنے محفوظ قلعہ ہے 277

روز قیامت روزہ کی شفاعت 277
ایک نفلی روزے کے ثواب کا اندازہ 278
نفلی روزہ رکھنے سے جہنم سے نجات 278
روزہ کے بدلہ میں جنت 279
اللہ تعالیٰ روزہ کے بدلہ میں قیامت کی پیاس بجھائیں گے 279
ایمان اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ماہ رمضان کے روزے رکھنے کا ثواب 280
رمضان کے روزے رکھنے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے 280
سابقہ گناہ معاف 280
پورے سال کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ 280
آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں 281
جنت کا عظیم الشان محل اور طویل ترین درخت 281
جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں 282
ماہ رمضان میں امت محمدیہ کیلئے پانچ خصوصی انعامات 282
ماہ رمضان کے مخصوص اعمال اور ان کے انعامات 286
روزہ داروں سے حوروں کی شادی کی طلب 287
شب قدر میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت کا ثواب 292

سحری کھانے کا ثواب 293

روزہ جلدی کھولنے کا ثواب 295

روزہ افطار کرانے کا ثواب 295

روزہ دار کا ثواب جب اس کے پاس روزہ دار افطاری کریں 296

صدقہ فطر کا ثواب 297

صدقہ فطر روزوں کے درمیان سرزد ہونے والی غلطیوں کا کفارہ ہے 297

عیدین کی راتوں میں شب بیداری کرنے کا ثواب 298

قیامت کے دن دل کی روزوں جلاء کا سبب 298
پانچ راتوں کی عبادت کا انعام جنت ہے 298

اعتکاف کا ثواب 299

دوزخ سے دور 299
دو حج اور عمروں کا ثواب 299

ماہِ رمضان اور شوال کے چھ روزوں کا ثواب

پورے سال کے روزوں کے برابر کا ثواب 300
صغیرہ گناہ معاف 300

نو ذوالحجہ کو روزہ رکھنے کا ثواب

یہ روزہ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے 301
ہزار دن کے روزوں کے برابر ثواب 301

ماہ محرم میں روزہ کا ثواب

رمضان کے بعد محرم کے روزے رکھنا افضل ہے 302
دو سال کے گناہوں کا کفارہ 302

عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا ثواب

گذشتہ سال کے صغیرہ گناہ معاف 302
عاشورہ کا روزہ بڑی فضیلت رکھتا ہے 303
شعبان کا روزہ اور شعبان کی درمیانی شب کی فضیلت 303
بخشش کی رات 303
پندرہویں شب کو نزول رحمت 304
ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے رکھنے کا ثواب 305
ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا ثواب 306
پورے سال کے روزوں کا ثواب 306
ایک سال کے روزوں کا ثواب 306
دل کی بہت سی بیماریوں کا علاج 307
گناہوں کا کفارہ 307
سوموار اور جمعرات کے روزوں کا ثواب 308
سوموار اور جمعرات کے دن بندے کے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہونے چاہئیں 308

بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزوں کا ثواب

سال کے روزے رکھنے کا طریقہ 309
لؤلؤ، یاقوت اور زبرجد کا محل 309
ایسا محل ملے گا جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آتا ہوگا 309
دوزخ سے نجات 310

صغیرہ سب گناہ معاف 310

ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کا ثواب 311

حضرت داؤدؑ کا روزہ رکھنے کا طریقہ 311

(۹) کتاب الحج ....

حج کرنے کا ثواب

گناہوں کی بخشش 314
افضل الاعمال 314
حج کا انعام جنت ہے 315
حج اور عمرہ محتاجی اور گناہوں کو مٹاتے ہیں 315
حاجی کی سواری کے ہر قدم کے تین انعام 315
حاجی چار سو رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا 316
حالت حج اور عمرہ کی دعا قبول ہوتی ہے 316
حج اور عمرہ کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے 317

مکہ سے پیدل (میدانِ عرفات میں) جا کر حج کرنے کا ثواب

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں 317
حضرت آدمؑ کے ایک ہزار پیدل حج 318
عمرہ کا ثواب 318
سن رسیدہ کمزور عورت کا جہاد 318
اللہ کا وفد 319

ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب

حج کے برابر ثواب 319
حضورؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب 319

حج یا عمرہ کی نیت سے سفر میں موت آجانے کا ثواب 320

ایک صحابی کی حکایت 320
قیامت تک ثواب 320
جنت میں داخلہ 321

حج اور عمرہ میں خرچہ کا ثواب 321

بقدر مشقت اور بقدر خرچہ عمرہ کا ثواب 322
حاجی کبھی فقیر نہ ہوگا 322

حلال کمائی سے حج کرنے کا ثواب 322

تلبیہ کا ثواب

تمام حجر شجر اور ڈھیلے تلبیہ کا جواب دیتے ہیں 323
سارا دن تلبیہ پڑھنے کا ثواب 323
تلبیہ اونچی آواز سے کہیں 324
تلبیہ کا ثواب جنت ہے 324
حج میں سب سے افضل عمل 324

مسجد اقصیٰ سے احرام باندھ کر آنے کا ثواب 325

بیت اللہ کے طواف اور رکنین کے استلام کا ثواب 325

پچاس مرتبہ طواف کرنے کا ثواب 325
استلام رکنین اور طواف کا ثواب 326
(۲۰) رحمتوں کا نزول 327
طواف کے دوران گفتگو کرنے اور نہ کرنے کے فضائل 327
استلام اور طواف کے فضائل 328
استلام کیا ہے 329
بارش کے دوران طواف کا ثواب 329
استلام کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف کریں گے 329
حجر اسود گواہی دے گا 330
حجر اسود اور مقام ابراہیم کی شان 330

بیت اللہ میں داخل ہونے کا ثواب 330

حج کے دس دنوں میں اعمال صالحہ کا ثواب 331

ایام حج میں اعمال حج سے افضل کوئی عمل نہیں 331
ان افضل ایام میں یہ اعمال افضل ہیں 332
حج کا دن دس ہزار دنوں سے افضل ہے 332
حج کی نیت سے میدان عرفات میں وقوف (قیام) کا ثواب 333
دوزخ سے مؤمنین کی آزادی 336
حاجیوں کیلئے بشارت 336
تمام امت کی بخشش 336
درج ذیل کلمات کا ثواب 339

نوذوالحجہ کو اپنی نگاہ' زبان اور سماعت کی حفاظت کا ثواب 340

رمی جمار کا ثواب 340

سر منڈانے کا ثواب 340

قربانی کرنے کا ثواب 341

دوزخ کے سامنے رکاوٹ 342

زمزم پینے کا ثواب

ماء زمزم ہر مقصد کیلئے مفید ہے 342

حضرت ابن عباسؓ کی دعا 343

حضرت ابن المبارک کی دعا 343

روئے زمین کا افضل ترین پانی 343

مدینہ منورہ میں رہائش رکھنے کا ثواب 343

ہزار گنا زائد ثواب 344

مکہ سے دوگنا برکت 345

مدینہ میں وفات کا ثواب 345

حرمین میں وفات کا ثواب 345

وفاتِ نبوی کے بعد حاضری کا ثواب 346

قبر رسول ﷺ کی زیارت کرنے پر حضورؐ کی شفاعت حاصل ہو گی 346

حضور ﷺ روضہ اقدس میں سلام کا جواب دیتے ہیں 347

صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرنے کا ثواب 349

جہاد میں خرچہ کرنے کا ثواب 349

بے شمار اجر و ثواب 349

سات سو گنا ثواب 350

ذکر اللہ اور نیکی کا ثواب 351

جس نے مجاہد کو سامان جہاد فراہم کیا یا اس کے گھر کی نگہبانی کی' اس کا ثواب 352

روز قیامت عرش کے سایہ میں ہو گا 352

مجاہد کے برابر ثواب 352

جہاد میں صبح یا شام کا وقت خرچ کرنے کا ثواب 353
تمام گناہ معاف 353
جہاد میں چلنے اور غبار فی سبیل اللہ کا ثواب 354
غبار آلود چہرہ اور قدموں کا انعام 354
جہاد فی سبیل اللہ میں نکل کر وفات پانے کا ثواب 355
مجاہد 'غازی اور روزہ دار کے درجہ میں 355
کون کون سے لوگ شہید ہیں 356
قیامت تک حج 'عمرہ اور جہاد کا ثواب 357
سمندر میں یا سمندر کے راستہ سے جہاد کرنے کا ثواب 357
پہرہ کیلئے تیار رہنے والے کا ثواب 358
دوزخ سے سات خندقیں دور 359
پانچ سو نمازوں کے برابر ایک نماز کا ثواب 360
پہرہ میں تیار رہتے ہوئے موت آجانے پر ثواب 360
جہاد میں پہرہ دینے والوں کا ثواب 360
شب قدر سے بھی افضل رات 361
جہاد میں ڈر جانے کا ثواب 361
جہاد کی سواری تیار رکھنے اور اس پر خرچ کرنے کا ثواب 362
تیر اندازی کا ثواب 363
جہاد کے دوران نیک اعمال کا ثواب 363
روزہ کا ثواب 363
نماز 'روزہ اور ذکر 364
ہزار آیات کی تلاوت کا ثواب 364
جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب 364
سب سے افضل اعمال 365
جنت میں سو درجات بلند ہوں گے 365
جنت کے ایک دروازہ کا نام باب الجہاد ہے 366
مجاہد کی مثال 366

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے 367
جہاد کی صف میں کھڑا ہونے کا ثواب 367
ساٹھ سال کی عبادت سے افضل 367
حجر اسود کے پاس شب قدر گذارنے سے افضل 368

مخالف صفوں سے مقابلہ کے وقت دعاء کا ثواب 368

جہاد میں زخمی ہونے کا ثواب 368

زخم سے کستوری کی خوشبو 368
کافر کو قتل کرنے کا ثواب 369
شہید فی سبیل اللہ کا ثواب 370
شہداء کا محل 370
شہداء کو عذاب قبر کیوں نہیں ہوتا 370
دس مرتبہ شہید ہونے کی آرزو 371
بڑے اجر کا مالک 371
حضرت انس بن نضر کی شجاعت 373
حضرت جعفر بن ابی طالب کی شجاعت 373
فرشتوں کے پروں کے سائے میں 374
شہید صحابیؓ سے اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی 374
فردوس اعلیٰ میں داخلہ 375
شہداء کی ارواح جنت کی سیر کرتی ہیں 376
اللہ تعالیٰ کا فخر 376
قیامت میں شہداء کی پیشی کا عجیب منظر 377
شہید کے انعامات 377
شہید کا استقبال کرنے والی دو حوریں 381
شہید جنت کے بادشاہ ہیں 381
اونچے بالاخانوں میں مقامات شہداء 382

ابواب تلاوت القرآن

اخلاص کے ساتھ قرآن سیکھنے، سکھانے، تلاوت کرنے اور سننے کا ثواب 384
قرآن شفاعت کرے گا 385
حافظ قرآن دس دوزخیوں کو جنت میں لے جائے گا 386
قرآن کے معلمین اور متعلمین امت کے بہترین افراد ہیں 386

ایک آیت کا سیکھنا سو نفل رکعات سے افضل ہے 387
حافظ کے والدین کا انعام
سورج سے زیادہ روشن اور حسین تاج 388
حافظ قرآن کے والدین کیلئے جنت کے دو انمول لباس اور نور کا تاج 388
جنت کے انتہائی درجات کے حصول کا ذریعہ 389
دو قسم کے لوگ قابل رشک ہیں 390
حافظ قیامت میں کستوری کے ٹیلہ پر ہوگا اور حساب وکتاب سے بری ہوگا 390
فرشتے قرآن سن رہے تھے 391
معلمین و متعلمین پر نزول رحمت اور ان کا مقربین الٰہی میں ذکر 392
قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں 393
قرآن کے عجائبات اور فوائد 393
قیامت کے دن روشنی 394
تلاوت کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال 394
حافظ غیر حافظ سے افضل ہے 395
ماہر قرآن مقرب فرشتوں کے ساتھ 396
حافظ قرآن حامل علوم نبوت 397
رات کی عبادت کے برابر ثواب 397
قرب خداوندی حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ 397
مختلف سورتوں کی تلاوت کا ثواب 398
سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور تلاوت کا ثواب 398
سورۂ فاتحہ کی شان 399
سورۂ فاتحہ قرآن عظیم ہے 399
سورۃ بقرہ کی تلاوت کا ثواب 400
تین دن تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا 400
بڑی شان والی آیت 400
سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کا ثواب 401
گھر میں شیطان کا داخلہ بند 401
عرش کے خزانہ سے اتاری گئی ہیں 401
سورۃ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کا ثواب 402
سورۃ کہف کی تلاوت کا ثواب 402
سورۃ یٰس کی تلاوت کا ثواب 403

دس دفعہ قرآن پاک پڑھنے کے برابر ثواب 403
سورۃ دخان کی تلاوت کا ثواب 404
ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے 404
سورۃ ملک کی تلاوت کا ثواب 404
عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ 405
قبر سے سورۃ ملک پڑھنے والے کی آواز آرہی تھی 405
قل ھو اللہ احد .... اذا زلزلت . قل یا ایھا الکافرون .... اذا جاء نصر کا ثواب 405
قل ھو اللہ احد کا ثواب 406
جنت میں ایک محل ملے گا 406
اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ 407
پچاس سال کے گناہ معاف 407
آخری دو سورتوں کا ثواب 408

اللہ سبحانہ کو یاد کرنے کا ثواب

مغفرت اور اجر عظیم 410
بخیل، بزدل اور عبادت میں سست شخص کیلئے ذکر خدا نعم البدل ہے 410
اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے یاد کرتا ہے 410
سب اعمال سے افضل، پاکیزہ اور بلند اللہ کا ذکر ہے 411
نور عرش میں روپوش شخص 412
دنیا اور آخرت کی خوبیوں کا مالک کون ہے 412
سخی افضل ہے یا ذکر اللہ کرنے والا 413
اہل جنت کو صرف یہ حسرت ہو گی 413
ذکر نہ کرنا اللہ کی ناشکری ہے 413

ذکر کا حلقہ بنانے اور ذکر کیلئے جمع ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں 414
مجلس ذکر میں شریک ہونے والوں کی بخشش 417
قیامت کے دن قابل رشک لوگ 417
مقرب فرشتوں میں اللہ تعالیٰ ان حضرات کا تذکرہ کرتے ہیں 418
کلمہ طیبہ پڑھنے کا ثواب 418
کلمہ طیبہ کا وزن 418
افضل الذکر وافضل الدعاء 419
آسمان کے سب دروازے کھل جاتے ہیں 419

کلمہ طیبہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے 419
کلمہ طیبہ کی گواہی دینا جنت کی چابی ہے 420
عرش الٰہی کے سامنے کا ستون بخشش کی شفاعت کرتا ہے 420
گناہوں کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں 420
کلمہ طیبہ کا ورد رکھنے والوں پر موت' قبر اور حشر میں کوئی وحشت نہیں ہوگی 421
اس شخص کیلئے جہنم کی آگ حرام ہے 421
گناہوں کے (۹۹) رجسٹروں پر کلمہ کا وزن بڑھ جائے گا 422

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك ولـه الحمد وهو على كل شيء قدير کا ثواب 423

کوئی گناہ باقی نہیں رہتا 424
مذکورہ کلمہ دس مرتبہ پڑھنے کا ثواب 424
مذکورہ کلمہ سو مرتبہ ایک دن میں پڑھنے کا ثواب 424
دو لاکھ نیکیاں حاصل کرنے کا کلمہ 425
جنت میں داخل کرانے والا کلمہ 425
سبحان الله وبحمده کا ثواب 426
روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا ثواب 426

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم کا ثواب .. 427

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر کا ثواب .. 427

دوزخ سے حفاظت والے اعمال 427
ساری دنیا سے زیادہ قیمتی کلمہ 428
حضرت ابراہیم کا امت محمدیہ کیلئے ایک پیغام 428
نیکیوں کی بخشش اور گناہوں کی معافی 429
خیر سے لبریز کلمات 429
احد پہاڑ سے بھی زیادہ ثواب 430
غریبوں کا صدقہ کیا ہے؟ 430

ان کلمات کہنے والے کیلئے فرشتوں کی جماعتیں استغفار کرتی ہیں . 431

دس غلام اور چھ اونٹ ذبح کرنے سے افضل عمل 432

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر لا حول ولا قوة الا بالله کا ثواب 433

یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں 433

جامع الاذکار 433

بڑے ثواب کے کلمات 434
قیامت تک ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے 434
لامحدود حمد کے کلمات 435
بے حساب ثواب کے کلمات 435

لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ثواب 437

جنت کا خزانہ 437
ننانوے بیماریوں کا علاج 437
جنت کے پودے 437

صبح شام کے اذکار 438

کلمہ سید الاستغفار کا ثواب 438
بسم اللہ الذی لا یضر کا فائدہ 439
تمام جسم دوزخ سے آزاد 439
جنت میں داخل کرنے کی حضورؐ نے ذمہ داری اٹھائی 440
ان کلمات کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ ضرور راضی کریں گے 440
حضور ﷺ کی صبح وشام روزانہ کی دعا 441
حضور ﷺ کی شفاعت کا مستحق 442

سوتے وقت تلاوت کا ثواب

فرشتہ حفاظت کرتا ہے 442
سوتے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کا فائدہ 442
سوتے وقت آنحضرت ﷺ کی عادت مبارکہ 443
اپنی دائیں طرف سے جنت میں داخل ہوگا 443
اسی رات جنت میں داخل ہوگا 444
بے شمار گناہوں کی معافی 444

رات میں نیند سے بیدار ہوتے وقت دعاؤں کا ثواب 445

قبولیت دعا کا وقت 445
ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں 445

مسجد میں داخل ہونے کی دعا کا ثواب 446

سارے دن کیلئے شیطان سے حفاظت 446

فرض نمازوں کے بعد اذکار کا ثواب

جنت کے داخلہ میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی 446
اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا 446
نمازوں کے بعد کی تسبیحات 447
خطائیں معاف 447
بازار اور غفلت کے مقامات میں داخلہ کے وقت ذکر اللہ کا ثواب 448
لاکھوں نیکیاں اور لاکھوں درجات 448
کفارہ مجلس کے کلمات 449

نیا لباس پہنتے وقت کے کلمات کا ثواب

اللہ تعالیٰ سے مغفرت حاصل ہو گی 449
کھانا کھانے اور لباس پہننے کی دعا کا ثواب 450
سفر میں فرشتہ کا ساتھ کیسے حاصل ہو سکتا ہے 450
منزل کی آفت سے نجات 450
مصیبت سے نجات حاصل کرنے کا وظیفہ 451
دکھیارے کے کلمات کا ثواب 451

حالت مرض میں ان کلمات کے کہنے کا ثواب

دوزخ سے محفوظ 452

عفو و عافیت کی طلب کا ثواب 452

دعاء کا ثواب 453

دعا کرنے والا کبھی ہلاک نہیں ہوتا 453
حقیقت دعا 453
دعا سے زیادہ اللہ کے نزدیک عزت والی کوئی شے نہیں 454
دعا بھی عبادت ہے 454
دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے 455
دعا کے ہاتھ خالی نہیں لوٹتے 455
اللہ تعالیٰ کی طرف چہرہ اٹھا کر دعا کرنا 455
قبولیت دعا کی تین صورتیں ہیں 456
فاقہ کا علاج 456

حدیث قدسی 457
ایک مقبول دعا 458
اللہ تعالیٰ کا وہ اسم جس کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے 458
اسم اعظم 459
غائبانہ دعا کا ثواب 460
تین قسم کے لوگوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں 460
جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنے کا ثواب 460
استغفار کا ثواب 461
گناہ مٹانے کا طریقہ استغفار کرنا ہے 461
روئے زمین کے برابر بخشش 462
اللہ تعالیٰ نے بخشنے کی قسم اٹھا رکھی ہے 463
اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا 463
استغفار کی برکات 463
محبوب اعمالنامہ 464
صلوٰۃ التوبہ 464
گناہوں کی مغفرت کیلئے عظیم الشان کلمات 465
بخشش کے عجیب کلمات 465

فضائل درود شریف

اللہ سلامتی اور رحمت نازل کریں گے 466
درود شریف پڑھنے پر تین انعامات 467
اس کیلئے حضور ﷺ رحمت کی دعا کرتے ہیں 467
حضور ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں 467
درود والوں کا سلام فرشتے پہنچاتے ہیں 467
مرتبہ میں حضور ﷺ کے کون زیادہ قریب ہوگا 468
درود شریف کے عظیم انعامات 468
قیامت کے دن حضور ﷺ کے زیادہ قریب 468
درود شریف: غریب کا صدقہ اور زکوٰۃ ہے 470
حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو گئی 470
ستر فرشتے ہزار دن تک ثواب لکھتے رہیں گے 470
باہمی ملاقات کے وقت درود شریف کا ثواب 471

بغیر درود شریف کے دعا قبول نہیں ہوتی 471

والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کا ثواب 473

والدین کی خدمت کی فضیلت 474
والدین اولاد کیلئے جنت ہیں یا دوزخ 474
اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے 475
والدین سے حسنِ سلوک عمر میں اضافہ کرتا ہے 475
اولاد سے اپنی خدمت کرانے کا طریقہ 475
اس کی ناک خاک آلود ہو 476

صلہ رحمی کا ثواب 476

سب سے اچھے اور سب سے برے اعمال 477
عمر اور رزق میں اضافہ کا عمل 477
صلہ رحمی کرنا 477
دشمن رشتہ دار پر صدقہ کرنا افضل ہے 478
حساب آسان کرنے اور جنت میں لے جانے والی عادات 478

خاوند اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب 479

اپنے محتاج خاوند کو صدقہ دینے کا دوہرا ثواب ہے 479

بیوی بچوں پر خرچہ کرنے کا ثواب 480

بیوی بچوں' والدین اور اپنے آپ پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے 481
بیوی کے منہ کا لقمہ بھی خاوند کیلئے صدقہ ہے 481
اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کا زیادہ ثواب ہے 482
سب سے پہلے صدقہ میزان میں وزن کیا جائے گا 482
بیوی کو پانی پلانے کا بھی ثواب ملے گا 482

اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے حسنِ سلوک کا ثواب

جنت واجب ہو گئی 483
دو بیٹیوں کی اچھی پرورش کا ثواب 483
بیٹیوں اور بہنوں کی نیک پرورش کا ثواب 484
یتیم کی پرورش کا ثواب 484

بیوہ اور مسکین کے کفیل کا ثواب 485

قیامت میں عرش خداوندی کا سایہ اور جنت حاصل ہو گی 485
یتیم کی کفالت اور خرچہ کا ثواب 485
تین یتیموں کی پرورش 486
تربیت اولاد کی خاطر دوسری شادی نہ کرنے والی کا ثواب 486
حضورؐ سے بھی جنت میں پہلے داخل ہونے کی کوشش کرنے والی بیوہ 487
اللہ کے نزدیک پسندیدہ گھر 487
یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ثواب 488

مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے کا ثواب

مسلمان سے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت کرتا ہے 488
نیک لوگوں کی زیارت سے جنت ملتی ہے 489
اللہ تعالیٰ کن کن حضرات سے محبت فرماتا ہے 489
جنت کے نفیس محلات کے مستحق 490
زبر جد کے بالاخانوں کے مستحق 490
ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں وغیرہ 490
مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے کا ثواب 491
دس سال کے اعتکاف سے افضل عمل 492
پچھتر ہزار فرشتوں کی دعائیں 492
نیک لوگوں کی خدمت سے جنت میں داخلہ 493
یا تمام گناہ معاف یا بغیر حساب جنت 494
پل صراط پر اللہ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ 494
تنگدست کے صدقہ کی مختلف صورتیں 495

مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب

روز قیامت اللہ تعالیٰ سے خوشی حاصل کرے گا 496
جنت کے اونچے درجات حاصل کرنے والا شخص 496
مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے کے ثواب 496
سرور سے فرشتہ کی پیدائش 497
مریض کی عیادت کا ثواب 498
جنت میں گھر ملے گا 499
ان خصال کا حامل جنت میں جائے گا 500
حج عمرہ کے برابر ثواب اور گناہ معاف 500
ستر سال دوزخ سے دور 501

ستر ہزار فرشتوں کی دن بھر یا رات بھر دعائیں ملتی ہے 501

مریض سے دعا کرانے کا ثواب

مریض کی دعاء فرشتوں کی دعا کرنے کی طرح مقبول ہے 502

ابواب الادب والزھد وغیرھا ....

حسنِ خلق کا ثواب اور فضیلت

نیکی کیا ہے اور گناہ کیا ہے 505

کامل مؤمن کون ہے 505

اعلیٰ حسب 506

آخرت میں حضور ﷺ کے زیادہ قریب 506

جنت اور دوزخ میں لے جانے والے اکثر اعمال 506

میزان اعمال میں دو بھاری عمل 507

دو خاوند والی بیوی جنت میں کس کو ملے گی 507

تین اعلیٰ انعامات 507

جنت کے اعلیٰ درجات کا مستحق 508

حیاء کرنے کا ثواب 508

حیا جاتی ہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے 509

سچ بولنے کا ثواب 509

صدیق کا مرتبہ سچ بولنے سے حاصل ہوتا ہے 509

جنت کی ضمانت کے چھ کام 510

مسلمان بھائیوں کے ساتھ تواضع کرنے کا ثواب 510

بردباری، درگذر اور غصہ پینے کا ثواب 511

اللہ کے ہاں مراتب بلند کرانے کے اعمال 511

جہنم ایسے شخص پر حرام ہے 511

اصل پہلوان کون ہے 512

یہ تین کام موجب رحمت ہیں 512

بڑے اجر کا گھونٹ 512

من پسند حور عین ملے گی 513

ظالم اور جنایت والے کو معاف کرنے کا ثواب 513

اعلیٰ قسم کے تین کام 513
جنت میں اعلیٰ قسم کے محلات 514
تین کام جنت میں لے جائیں گے 514

قصاص اور دیت کی معافی گناہوں کا کفارہ بنے گی 515

کئی ہزار بغیر حساب کے جنت میں جانے والے 515
سونے چاندی کے بڑے بڑے شہر ملیں گے 516

کمزوروں پر شفقت' رحمت اور نرمی کرنے کا ثواب 517

آسمان والے تم پر مہربان ہوں گے 518
جنت میں جگہ ملے گی 518
مزدور اور ملازم پر نرمی کا ثواب 518
پیاسے کتے کو پانی پلانے سے کنجری بخشی گئی 519
تمام امور میں نرمی اختیار کرنے کا ثواب 519
نرمی خیر ہے 519
نرمی کا عطاء ہونا اللہ کی محبت کی دلیل ہے 520

مسلمان کا عیب چھپانے کا ثواب 520

پردہ پوشی جنت میں لے جائے گی 520
قیامت کے دن اپنے گناہوں کو پردہ میں رکھنے کا طریقہ 521

لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا ثواب 521

اللہ تعالیٰ اس کے کام میں اصلاح کردیں گے 522

کسی کی غیر موجودگی میں اس کی غیبت سے روکنے اور اس کی عزت کے تحفظ کرنے کا ثواب 522

دوزخ سے حفاظت 522
مسلمان کی عزت کے تحفظ سے دوزخ سے نجات ملے گی 523
اللہ تعالیٰ اس کی عزت کا تحفظ کرے گا 523

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت کرنے کا ثواب 524

جس سے محبت ہوگی آخرت میں آدمی اسی کے ساتھ ہوگا 524
دونوں دوست اکٹھے جنت میں جائیں گے 525

لوگوں سے محبت کرنے کا طریقہ 525

ایمان کی مٹھاس کیسے حاصل ہوتی ہے 526
باہمی محبت کرنے والے عرش الٰہی کے سایہ میں 526
نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے 527
قیامت کے دن لوگ جن پر رشک کریں گے 527
یاقوت کے ستونوں پر زبر جد کے بالا خانے کے مالک 528
اللہ ایسے لوگوں سے ضرور محبت کرتے ہیں 528
جنت کے نفیس محلات کے مالک 529
نورانی چہرے اور نور کے منبر 529
مؤمنین کو سلام کرنے کا ثواب 530
سلام کرنا اسلام پر ثابت قدم رہنے کا ایک سبب ہے 531
جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہونے کے کام 531
زیادہ نیکیاں کس طرح سلام کرنے سے ملتی ہیں 531

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنے کا ثواب 531

گھر میں سلام باعث برکت ہے 532
اللہ اس کا ذمہ دار ہے 532

مصافحہ کا ثواب

گناہ معاف ہوتے ہیں 533
سو رحمتوں کا نزول 533

خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے کا ثواب 534

پاکیزہ گفتگو کا ثواب 534

نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کا ثواب 535

ایمان کے مختلف درجات 536
نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے میں ہی نجات ہے 536
ایمان کے مختلف درجات 537
صدقہ کی مختلف صورتیں 538
دوزخ سے محفوظ کر لیا 538

خطرناک صاحب اقتدار کے سامنے کلمہ حق کہنے کا ثواب 539

مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب 540

صبر روشنی ہے 540
مؤمن کا ہر حال خیر پر مشتمل ہے 541
سب سے زیادہ آزمائش کن پر آتی ہے 541
مصیبت سے گناہ دھلتے ہیں 542
کاش ہماری کھالیں قینچی سے کاٹی جاتیں 543
آزمائش پر راضی رہنے والے کو اللہ پسند کرتا ہے 544
مسلمان پر آزمائش کی ایک وجہ یہ ہے! 544
مصیبت زدہ عورت جنت میں جائے گی 544
نورانی چہرے 545
اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی آواز سننا پسند کرتے ہیں 545
گناہوں کی معافی 546
گناہوں کا کفارہ 546
بیماری کا ثواب 546
مرض میں حالت صحت کے برابر اعمال کا ثواب 546
حالت مرض کی غلطی نہیں لکھی جاتی 547
ہمیشہ مریض رہنے کی تمنا 547
بیماری میں اللہ تعالیٰ کی شکایت نہ کرنے کا انعام 548
گناہ جھڑتے ہیں 549
بخار جہنم کی گرمی سے ہے 549
صحابہ کرام بخار کو گناہوں کا کفارہ سمجھتے تھے 550
دردِ سر کا ثواب 550
نابینا کا ثواب 550
تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹانے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب 551
اذیت کی چیز کو راستہ سے ہٹانا بھی بڑے ثواب کی بات ہے 551
راستہ سے کانٹا ہٹانے پر مغفرت ہوگئی 552
اذیت دینے والا درخت کاٹا تو جنت مل گئی 552
سانپ قتل کرنے کا ثواب 552
محنت مزدوری کا ثواب 552

بہترین رزق 553
تجارت کی فضیلت 553
حلال خوری قبولیت دعا کا سبب ہے 554

دیانتدار امانت دار تاجر کا ثواب 554

بابرکت تجارت 554
افضل تجارت کے زرین اصول 554

خرید و فروخت اور وصولی مال ورقم میں رعایت کا ثواب

مغفرت اور رحمت کا مستحق 556
تنگدست کو مہلت دینے کا ثواب 556

پشیمان کی بیع موڑ دینے کا ثواب 557

اس غلام کا ثواب جو اللہ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے مالک کے بھی 558

کونسا غلام ستر سال پہلے جنت میں جائے گا 558
قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے 559
جنت میں لے جانے والے اعمال 559

خوف خدا سے شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا ثواب

جنت میں داخل ہوگا 559
یہ عورت جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے 560
شرمگاہ کی حفاظت سے جنت ملے گی 560
روز قیامت اللہ کے سائے میں 561
شرمگاہ کی حفاظت کرنے سے دعا قبول ہوگی 561
زنا سے توبہ کرنے کا انعام 562
یہ آنکھ دوزخ پر حرام ہے 564
عبادت کی لذت دل میں محسوس ہوگی 564

شادی کرنے کا ثواب

شان و شوکت کا تاج پہنایا جائے گا 565
عورت کیلئے شادی کرانے کا ثواب 565

عورت پر سب سے بڑا حق خاوند کا ہے 566
جنت کی عورتیں یہ ہیں 566
خاوند کی اطاعت جہاد کے برابر ہے 567
خاوند راضی ہو تو جنت میں داخل ہو گی 567
جماع کا ثواب 567
حالت اسلام میں بوڑھا ہونے کا ثواب 568
زبان کی حفاظت 569
خیر کے علاوہ سے زبان کی حفاظت کا ثواب ....
افضل مسلمان کون ہے 569
بہترین زندگی کے سنہرے اصول 569
اپنی زبان قابو میں رکھو 570
ایمان کب صحیح ہوتا ہے 570
دوزخ میں لوگ بدزبانی کی وجہ سے ہی تو جائیں گے 570
زبان قابو میں رکھنے کا درجہ 571
فساد زمانہ کے وقت الگ رہنے' ذکر کو اور سکونت کی جگہ کو پوشیدہ رکھنے کا ثواب 572
افضل انسان کون ہے 573
قرب قیامت دین اور زندگی کی ہلاکت کے اسباب 573
انقطاع الی اللہ رزق بلا احتساب کا سبب ہے 574
ظالموں سے الگ رہنے اور ظلم میں اعانت نہ کرنے کا ثواب 574
توبہ 575
اللہ سے توبہ کرنے کا ثواب 575
توبہ کب قبول ہوتی ہے 576
توبہ کی وسعت 577
زندگی کے کس حصہ تک توبہ قبول ہوتی ہے 577
۹۹ قتل کرنے والے کی توبہ بھی قبول ہو گئی 577
اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ انتہائی محبوب ہے 579
طویل عمر کب سعادت بنتی ہے 579
کراماکاتبین بندے کے گناہ کب بھولتے ہیں 580
توبہ کرنے والے اور توبہ توڑنے والے کی مثال 580
گناہ سرزد ہونے کے بعد نیکی کرنے کا ثواب 581
فساد زمانہ کے وقت نیک عمل کرنے کا ثواب 582

شہید کا ثواب 582
پچاس مردوں کے برابر عمل کرنے کا ثواب 583

کمزوروں اور فقیروں کا ثواب اور فضیلت

سب سے پہلے حوض کوثر پر جانے والے حضرات 583
امت محمدیہ کے فقراء مہاجرین کی علامات 584
غریب لوگ امیروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے 585
جنت میں اکثریت مساکین کی ہوگی 588
غریب کے دکھ درد جنت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے 589
سورج کی طرح روشن لوگ 590
غریب اور امیر کی جنت میں داخلہ کے وقت حالت 590
عیالدار غریب کا اعزاز 591
غریب امیر سے کتنا افضل ہے 591
قلت مال بھی نعمت ہے 594
ضعیفوں اور مسکینوں پر جنہم کے سامنے جنت کا فخر کرنا 594
مسکین اولیاء کی قبولیت 595
قابل رشک مومن 595
اپنی مرضی کی جنت لینے والے اعمال 596
حضور ﷺ نے مومن کیلئے غربت کی دعا فرمائی 596
دنیا سے کنارہ کشی اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا ثواب 597
دنیا سے کنارہ کشی اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے 599
روح اور جسم کی راحت کا سبب 599
کرنے کے کام تو یہ ہیں 599
زاہد پر حکمت کا القاء ہوتا ہے 601
جنت میں حضور ﷺ کا مقرب بننے کا ایک طریقہ 601
اللہ وہاں سے رزق پہنچاتے ہیں جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا 601
غم و فکر میں اللہ تعالیٰ کفایت کرتے ہیں 602
قدرت کے باوجود خدا کیلئے بطور زہد اور تواضع پرانے اور ہلکے لباس پہننے کا ثواب 603
تمام مخلوقات کے سامنے جنت کی پسندیدہ پوشاک پہنے گا 603

پوشیدہ پوشاک والے اللہ کے مقبول بندے 603

اللہ تعالیٰ سے امید اور حسن ظن کا ثواب

بے حدو حساب مغفرت خداوندی 604
امید مغفرت سے بھی مغفرت حاصل ہو سکے گی 605
خوف وامید کا انعام 606
حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے 607
اللہ سے ڈرنے اور اس کے عذاب سے خوف کھانے کا ثواب 608
موت کے بعد راکھ بکھیرنے والے کی مغفرت ....
اللہ کے عرش کے سایہ میں جگہ پائے گا ....
خوف خدا کی برکت سے بالآخر دوزخ سے بھی نکال لیا جائے گا ....
خدا سے ڈرنے والے کیلئے جنت کی بشارت ....
اللہ کے خوف سے رونے کا ثواب ....
اللہ کے نزدیک محبوب ترین دو قطرے اور دو قدم ....
روز قیامت عذاب سے محفوظ ....
دوزخ پر حرام ....
ایک قطرۂ آنسو سے دوزخ کے کئی سمندر بجھ سکتے ہیں

اخلاص کا ثواب

رضائے خداوندی کا پروانہ ....
ہدایت کے چراغ ....

اخلاص کیا ہے

اعمال صالحہ کی قبولیت کیلئے اخلاص شرط ہے ....
تعارف کتب مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم ....

بسم الله الرحمن الرحيم

تقریظ و کلمات تبریک

مناظر اسلام بطل اہل سنت قاطع مرزائیت
حضرت مولانا عبد الرحیم اشعر دامت برکاتہم
امیر سوئم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ۔ امابعد !

امام شرف الدین عبد المومن بن خلف دمیاطی ساتویں صدی کے مشہور محدث اور اکابر محدثین کے استاذ ہیں' اعمال حسنہ کی ترغیب و تشویق میں ان کی کتاب "المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح" ایک عظیم کارنامہ ہے' جس کو امام موصوف نے قرآن وحدیث سے مزین و مبرہن فرمایا ہے' یہ کتاب اہل عرب میں کثرت سے مطالعہ میں دیکھی گئی ہے' ضرورت تھی کہ اردو زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے اور اردو خواں طبقہ کی زندگی سنوارنے کیلئے امام دمیاطی کی اس امانت کو ان تک منتقل کیا جائے' اللہ تعالیٰ میرے بھتیجے حضرت مولانا الحاج محمد امداد اللہ انور صاحب سلمہ اللہ کو جزائے خیر عطاء فرمائے جنہوں نے اس خدمت کو با حسن وجوہ سرانجام دیا ہے' مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے ترجمہ اور تالیف کا خاص ذوق عطاء فرمایا ہے' اس پر مزید نعمت یہ کہ ان کی کتب کو عوام و خواص پاکستان و ہندوستان میں مقبولیت بھی عطا فرمائی ہے۔ مولانا موصوف کیلئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں' اللہ تعالیٰ انکے علم و عمر میں برکت عطاء فرمائے' تادم زیست اس مبارک خدمت میں مشغول رکھے اور ولایت خاصہ کاملہ سے بہرہ ور فرمائے۔

عبد الرحیم اشعر
۱۴۲۰/۵/۴ھ

حالات مصنف

امام حافظ شرف الدین
عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطیؒ

۶۱۳ھ ـــــــ ۷۰۵ھ

نام ونسب

امام شیخ المحدثین ابو محمد شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف ابن ابی الحسن بن شرف الدین بن الخضر بن موسیٰ التونی الدمیاطی معروف بہ ابن الماجد (اہل دمیاط جب دلہن کی تعریف میں مبالغہ کرتے تھے تو کہتے تھے کانھا ابن الماجد)

پیدائش ووفات

آپ ۶۱۳ھ بمطابق ۱۲۱۷ء میں پیدا ہوئے اور ۷۰۵ھ بمطابق ۱۳۰۶ء میں اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔

معاصرین کرام

آپ کا زمانہ اسلامی علوم کی ترقی اور ترویج کا اعلیٰ درجہ کا زمانہ تھا دنیائے اسلام میں اسلام کی نابغہ روزگار ہستیاں موجود تھیں جن میں امام دمیاطی کے معاصرین میں درج ذیل اکابرین اسلام کے نام سرفہرست ہیں (۱) سلطان العلماء عزالدین بن عبدالسلام (۲) شیخ الاسلام ابن تیمیہ (۳) حافظ زکی الدین المنذری (۴) شرف یونینی (۵) حافظ ابن مسدی (۶) ابو شامہ المقدسی (۷) ابن دقیق العید (۸) نصیر الدین الطوسی (۹) مؤرخ ابن خلکان .... اس طبقہ اکابرین کے ساتھ ہی جن دیگر اکابرین نے ان سے استفادہ کیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں امام مزی، امام ابو عبداللہ ذہبی، امام برزالی، امام ابن ناصر الدین، امام ابن کیکلدی، امام تقی الدین سبکی وغیرہ رحمتہ اللہ علیہم

طلب علم

آپ کی پیدائش ۶۱۳ھ میں تونہ شہر میں ہوئی جس کو آج جزیرہ بحیرہ المنزلہ میں کوم عبداللہ بن سلام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے آپ کی عمر کا ابتدائی حصہ مصر کے مشہور شہر دمیاط میں گذرا اس شہر میں آپ نے اپنے مذہب میں تفقہ حاصل کیا اور وہیں پر امام ابو المکارم عبداللہ اور ابو عبداللہ حسین ابن منصور السعدی سے قراءات اور حدیث کا سماع کیا اور شیخ ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان سے بھی حدیث کا سماع کیا جنہوں نے امام دمیاطی کو حدیث کے علم کی طرف متوجہ کیا ورنہ انہوں نے

امام شافعی رحمہ اللہ کی فقہ اور اصول فقہ کی طرف اپنی توجہ مبذول کر رکھی تھی' اس وقت آپ کی عمر ۲۳ سال کی تھی۔ اس کے بعد آپ مصر کے شہر اسکندریہ منتقل ہو گئے اور وہاں پر سنہ ۶۲۰ھ میں علماء کے جم غفیر اور عدد کثیر سے علم حدیث کا سماع کیا خصوصاً امام ابو طاہر سلفی کے شاگردان گرامی سے۔ اس کے بعد آپ قاہرہ تشریف لے گئے اور علم حدیث کی روایت اور درایت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا اور حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری مصنف ترغیب وترھیب سے وابستہ رہے اور ان سے علم حدیث کی سماعت کی اور شرف تلمذ طے کیا۔ پھر آپ نے سنہ ۶۴۳ھ میں حج کیلئے حرمین شریفین کا سفر کیا اور پھر سنہ ۶۴۵ھ میں شام کا سفر کیا پھر جزیرہ کا پھر دو مرتبہ عراق کا' ان ممالک میں ان میں موجود اکابرین اسلام سے علوم اسلام کا سماع کیا اور علم کا خوب نفع حاصل کیا۔ اسی طرح سے آپ نے دمشق' حماۃ اور حلب کے مشائخ سے بھی علم حاصل کیا اور حلب میں حافظ ابو الحجاج یوسف بن خلیل کے حلقہ میں کافی عرصہ گذارا اور پھر ماردین اور بغداد میں بھی علمی سفر کیا' اور بغداد ہی میں امیر المؤمنین مستعصم باللہ ابو احمد عبداللہ بن مستنصر باللہ عباسی بغداد کے آخری خلیفہ کیلئے چالیس احادیث پر مشتمل " اربعین " کی تالیف کی۔ آپ کی اکثر سکونت دمشق اور قاہرہ میں رہی۔ یہیں پر انہوں نے علم کی اشاعت کی یہیں سے فقہاء علماء اور طلباء حدیث وغیرہ کے لئے مستفید ہوتے تھے۔ آپ علم کے میدان میں اس درجہ ترقی کر گئے تھے کہ امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں آپ کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا

"حافظ زمانه واستاذ الاستاذين فى معرفة الانساب وامام اهل الحديث المجمع على جلالته ' الجامع بين الدراية والرواية بالسند العالى القدر"۔

اور مؤرخ صلاح الدین بن شاکر الکتبی اپنی کتاب " فوات الوفیات " میں آپ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الامام البارع الحافظ النابه المجود الحجة علم المحدثين ' عمدة النقاد"

امام حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"ما رأيت احفظ منه"

حافظ برزالیؒ فرماتے ہیں

"كان آخر من بقى من الحفاظ واهل الحديث اصحاب الرواية العالية والدراية الوافرة"

حافظ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معجم میں فرماتے ہیں

" العلامة الحافظ الحجة احد الائمة الاعلام وبقية نقاد الحديث رحل وسمع الكثير ومعجمعه نحو الف وما تين وخمسين شيخا وله تصانيف فى الحديث والعوالى والفقه واللغة وغير ذلك ومحاسنه جمة ' كان مليح الهيأة حسن الخلق بساما فصيحا لغويا مقرء اجيدالعبارة كبير النفس صحيح الكتب مفيد جيد المذاكرة موسعاعليه الرزق وله حرمة وجلالة "

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں

حامل لواء هذا الفن اعنى صناعة الحديث وعلم اللغة فى زمانه مع كبرالسن والقدر وعلو الاسناد وكثرة الرواية وجودة الدراية وحسن التأليف وانتشار التصانيف وتردد الطلبة اليه من سائر الآفاق

تفسیر بحر محیط والے امام ابو حیان اندلسی رحمتہ اللہ علیہ ان کی مدح میں فرماتے ہیں

" حافظ المشرق والمغرب "

ان اکابرین اسلام کے ان اقوال اور شہادتوں سے آپ کی حدیث و فقہ اور دیگر علوم میں شان و شوکت اور مرتبہ علیا کا پتہ چلتا ہے' اسی طرح سے آپ کی تالیف و تصنیف کردہ کتب کے مطالعہ سے بھی آپ کی رفعت اور منزلت کا اندازہ ہوتا ہے جس طرح سے کہ آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کے اسماء گرامی نے آپ کے علم اور اخذ و سماع کا علم ہوتا ہے

اساتذہ کرام

ابن المقیر' یوسف بن عبدالمعطی الحلی' عَلَم بن صابونی' کمال بن ضریر' ابن علّیق' ابن قمیرہ' موہوب الجوالیقی' ہبۃ اللہ بن محمد بن مفرح الواعظ' شعیب بن زعفران' ابن رواح' ابن رواحہ' ابن الجمیزی' رشید بن سلمہ' مکی بن علان اور ان حضرات کے شاگردوں سے بھی علم حدیث کی سماعت کی جیسے اصحاب السّلفی' شھدہ' ابن عساکر' اور محدث ابن شاتیل کے بہت سے شاگردان' قزاز' ابن بری نحوی' ابن کلیب' ابن طبرزد' حنبل' بوصیری' خشوعی اور حافظ زکی الدین منذری صاحب الترغیب والترہیب سے بالمشافہ علم حدیث کی سماعت کی اور زندگی کا کافی حصہ ان کے پاس رہے حتیٰ کہ ان کے جانشین ہوئے۔ آپ کے اساتذہ کی تعداد جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے درر کامنہ میں نقل کی ہے ایک ہزار دو سو پچاس (۱۲۵۰) ہے۔

شاگردان گرامی

(۱) امام ابن کثیر صاحب تفسیر ابن کثیر (۲) امام ذہبی صاحب کتب اسماء الرجال والتاریخ والحدیث (۳) کمال الدین بن العدیم (۴) ابو الحسن الیونینی (۵) قاضی علم الدین اخنائی (۶) علم الدین القونوی (۷) شیخ اثیر الدین ابو حیان نحوی صاحب تفسیر بحر محیط (۸) حافظ فتح الدین ابن سید الناس (۹) العَلَم البرزالی (۱۰) زکی الدین المزی (۱۱) العمر النویری (۱۲) امام النووی (۱۳) علامہ تقی الدین السبکی (۱۴) حافظ الدین والدنیا امام ذہبی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ظاہری اور باطنی حسن و جمال اور شکل و صورت

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں آپ کی ذات ستودہ صفات میں وجاہت' احترام اور جلالت آشکار رہتی تھی'

رزق و معیشت میں خوب وسعت تھی' آپ کو مشیخة الظاهریہ اور مشیخة المنصوریہ کے بڑے اور اہم عہدوں پر فائز کیا گیا۔ حسن صورت انتہاء درجہ کی حاصل تھی وضع قطع میں ملاحت تھی' حسن خلقت تھی' مسکراہٹ تھی' جوانی کی شکل و صورت انتہائی صاف اور چکنی تھی طرز گفتگو میں فصاحت نثار ہوتی تھی' لغت کے ماہر تھے' قراءت میں روانی تھی' جید العبارۃ تھے' بڑے نفس کے مالک تھے مختلف فنون پر حاوی تھے بہترین مذاکرہ اور حسن عقیدہ کے مالک تھے۔

وفات

امام دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساتویں صدی ہجری کے تقریباً ۹۲ سال گذارے جن میں آپ نے علوم اسلامیہ کی تحصیل' تدریس اور تصنیف میں بالخصوص علم کی خدمت میں صرف فرمائی آپ کی وفات بقول حافظ ابن حجر کے اس طرح سے پیش آئی کہ آپ اپنے گھر کی طرف جانے کے لئے سیڑھی پر چڑھتے ہوئے اچانک بے ہوش ہو گئے اور خالق حقیقی کو اپنی جان دیدی' اور حافظ ابن تغری بردی نے آپ کی وفات کی یہ صورت لکھی ہے کہ آپ قاہرہ میں عصر کی نماز پڑھنے کے بعد اچانک بے ہوش ہو گئے تو آپ کو آپ کے گھر میں لے گئے اور اسی وقت وفات پا گئے۔ یہ دن اتوار کا تھا تاریخ ۱۵ ذوالقعدہ ۷۰۵ھ کی تھی' اور آپ کو قاہرہ میں باب النصر کے قبرستان میں دفن کیا گیا' آپ کی نماز جنازہ قاضی بدر الدین ابن جماعہ نے پڑھائی۔

تصنیفات

اکابرین اسلام کی کتب کے متعلق جن مصنفین نے اعلیٰ قسم کی خدمات سرانجام دی ہیں اور ہمیں ان کی کتب مہیا ہو سکی ہیں ان میں امام شرف الدین دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کی جن کتب کا تذکرہ ملتا ہے ان کی تعداد چھبیس ہے نام حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق یہ ہیں۔

۱. اخبار عبدالمطلب بن عبد مناف.
۲. اخبار بنی نوفل
۳. الأربعون الأبدال فی تساعیات البخاری و مسلم.
٤. الاربعون الحلبیه فی الاحکام النبویه.
٥. الاربعون فی الجهاد.
٦. الاربعون المتباینه بالاسناد المخرجة علی الصحیح من حدیث اهل بغداد
۷. الاربعون الصغری (مختصر الکتاب السابق)
۸. التسلی والاغتباط بثواب من تقدم من الافراط
۹. جزء فیه احادیث عوال وابدال وموافقات وتساعیات ومسافحات وانا شید ومقطعات
۱۰. ذکر ازواج النبی ﷺ واولاده واسلافه
۱۱. الذکر والتسبیح عقیب الصلوات
۱۲. السیرة النبویه (لعله الکتاب الآتی برقم ۲۰)

۱۳ صیام ستة شوال (افادفیه واجاد وجمع مالم یسبق الیه)
۱٤ العقد المثمن فیمن اسمه عبدالمؤمن
۱۵ فضل الخیل (وهو مطبوع)
۱٦ قبائل الخزرج (ویسمی ایضا : اخبار قبائل الخزرج اخی الاوس)
۱۷ قبائل الاوس
۱۸. کشف المغطی فی تبیین الصلوة الوسطیٰ (مطبوع)
۱۹. المائة التساعیه فی الموافقات والابدال العالیه.
۲۰. المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح (وهو هذا الکتاب الذی ترجمته لدیکم)
۲۱. المجالس البغدادیه
۲۲. المجالس الدمشقیه
۲۳. مختصر فی سیرة سید البشر (مخطوط فی بانکبور بالهند)
۲٤. معجم شیوخ الدمیاطی (الجزء الثالث بالمکتبه الازهریه) فی اربع مجلدات
۲۵. حواش علی البخاری بهوامش نسخته
۲٦. حواش علی مسلم بهوامش نسخته

علامہ ابن شاکر کتبی فوات الوفیات میں فرماتے ہیں کہ ان کی کتب پاکی میں حدیث اور لغت کے فن میں بیس جلدوں میں اٹھائی گئیں۔

مآخذ حالات مصنفؒ

(۱) تذکرۃ الحفاظ امام ذہبی (۲) طبقات القراء امام ذہبی (۳) فوات الوفیات ابن شاکر کتبی (۴) مرآۃ الجنان امام یافعی' (۵) طبقات الشافعیہ الکبریٰ (سبکی) (۶) تاریخ علماء بغداد ابن رافع سلامی (۷) النجوم الزاہرہ ابن تغری بردی (۸) الدرر الکامنہ ابن حجر عسقلانی (۹) المنہل الصافی ابن تغری بردی (۱۰) حسن المحاضرہ علامہ سیوطی (۱۱) شذرات الذہب ابن عماد (۱۲) درۃ الحجال ابن القاضی (۱۳) البدر الطالع (شوکانی) (۱۴) الرسالۃ المستطرفہ للکتانی (۱۵) فہرس الفہارس للکتانی (۱۶) البدایہ والنہایہ ابن کثیر (۱۷) طبقات القراء ابن الجزری (۱۸) ہدیۃ العارفین للبغدادی (۱۹) کشف الظنون حاجی خلیفہ (۲۰) ایضاح المکنون (بغدادی) (۲۱) الاعلام خیر الدین زرکلی (۲۲) معجم المؤلفین لعمر رضا کحالہ (۲۳) تاریخ الادب العربی کارل بروکلمان۔

امداد اللہ انور

دار المعارف جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۰ھ

تعارف

المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح

رحمت کے خزانے

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ امابعد

اللہ جل شانہ نے انسان کی فطرت میں شوق اور خوف دونوں کو پیدا کیا ہے شوق سے وہ اپنے منافع اور لطف و سرور کو حاصل کرتا ہے اور خوف سے اپنے نقصانات اور تکالیف سے دور رہتا ہے' اس فطرتی تقاضا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور آنحضرت ﷺ نے احادیث شریف میں جنت میں راحت حاصل کرنے کے لئے قرآن و احادیث میں شوق دلانے کے ہزاروں ارشادات ذکر کئے ہیں تاکہ انسان اپنے مقصد تخلیق میں شوق سے نیک اعمال کرے اور اللہ جل شانہ کو راضی اور خوش کر کے آخرت میں نہایت عظیم الشان درجات اور جنات کا مستحق ہو جائے' اگر آپ غور سے قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں تو عقائد و عبادات کے علاوہ باقی حصہ تقریباً اسی شوق یا خوف کے گرد گھومتا ہے۔

انسان کا سرمایہ زندگی اس کی کامیابی ہے اور کامیابی کا حقیقی مدار آخرت کی راحت اور عیش ہے اسی بنیاد پر بہت سے اکابرین محدثین نے اس شوق کے برانگیختہ کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ کے ارشادات مبارکہ کو بڑی خوش اسلوبی سے اپنی کتب میں جمع کیا ہے' آپ کتب صحاح ستہ' مسند امام احمد ' معاجم ثلاثہ امام طبرانی' مجمع الزوائد' کنز العمال اور دیگر جامع کتب کا مطالعہ کریں تو آپ کو نیک اعمال کی ترغیب اور شوق کی بے شمار احادیث ملیں گی۔

جب تک انسان کے سامنے کسی چیز کی اہمیت اور قدر کا اندازہ اور راحت و سکون کی تڑپ نہ ہو وہ اس چیز کی طلب میں محنت نہیں کرتا' اسی فطرتی تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت سے محدثین اکابرین نے فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب کے عنوان پر یادگار اور قابل قدر کتب تیار کیں جنہوں نے صدیوں سے مسلمانوں کے شوق اعمال صالحہ میں اپنا بنیادی کارنامہ انجام دیا اور بے شمار حضرات ان کے مطالعہ کی برکت سے اپنی آخرت کی زندگی کو راحتوں سے لبریز کر گئے' اس عنوان کی کتب میں سینکڑوں کتب کے نام تاریخ اسلام میں مسلمانوں کے سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہیں چند ایک کے اسماء گرامی یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

فضائل الاعمال کے نام پر ان محدثین نے کتب رقم فرمائیں امام ابی احمد حمید بن مخلد بن زنجویہ النسائی المتوفی سنہ ۲۴۸ھ' حافظ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی حنفی مصنف کنز الدقائق المتوفی سنہ ۷۱۰ھ ' ضیاء الدین المقدسی المتوفی سنہ ۶۴۳ھ

اس موضوع کی سب سے بڑی کتاب کتاب الثواب ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور امام ابو الشیخ ابن حیان کی تالیف ہے۔

الترغیب والترھیب کے نام سے بھی اکابر محدثین نے مختلف مجموعے تیار کئے جن میں زیادہ مشہور ومقبول مجموعہ امام حافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری کا ہے جو چار ضخیم جلدوں میں بار بار چھپ چکا ہے اور اردو میں بھی اس کے کئی ترجمے ہو چکے ہیں اس کی تلخیص اور اختصار حافظ ابن حجر عسقلانی نے مختصر الترغیب والترھیب کے نام سے لکھا ہے یہ بھی چھپ چکا ہے اور اس کا بھی اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے 'الترغیب والترہیب کے نام کا ایک مجموعہ امام ابو القاسم اصبہانی نے لکھا ہے مگر اس کے تمام مواد کو حافظ منذری نے اپنی ترغیب میں جمع کردیا ہے ابو القاسم اصبہانی کی کتاب کے محدثین نے اپنی بہت سی کتب میں حوالے نقل کئے ہیں ہماری کتاب المتجر الرابح میں بھی امام دمیاطی رحمہ اللہ نے اس کے بہت حوالے نقل کئے ہیں 'اس نام کی ایک کتاب ابو موسی المدینی نے اور ایک ابن زنجویہ نے لکھی ہے یہ دونوں کتب نایاب ہیں 'ایك الترغیب والترھیب امام یافعی یمنی قطب مکہ کی تالیف ہے اپنے موضوع میں مختصر مگر عمدہ کتاب ہے حال ہی میں لبنان سے چھپ کر منظر عام پر آئی ہے۔ایک کتاب ترغیب الصالحین و ترھیب الفاسقین ہے جو فقہ اور عبادات کے متعلق ہے اس کے مصنف نے تقریباً ایک سو کتب لکھی ہیں 'ایک کتاب الترغیب فی الاحادیث الصحیحہ عبادات کے متعلق امام ابو یوسف یعقوب المنصور مالکی المتوفی ۵۹۵ھ کی تالیف کردہ ہے اس موضوع پر امام نووی کی کتاب ریاض الصالحین بھی مقبول عام ہے 'ایک کتاب (فضائل اعمال) میرے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ کی ہے جو اس وقت تمام دنیا میں ترغیب اور فضائل کی کتب میں سب سے زیادہ مقبول 'مشہور اور متداول ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکات میں اور زیادہ اضافہ کریں۔

یہ کتب تو عبادات کی مجموعی احادیث پر مشتمل تھیں جن کو ان کے مصنفین نے حسب ذوق جمع کیا ہے 'بہت سے محدثین نے ایک ایک موضوع پر مستقل ترغیب کی کتابیں لکھیں جن کی فہرست بہت طویل ہے اختصار کی وجہ سے ان کو یہاں ذکر نہیں کیا جارہا

المتجر الرابح کی خوبیاں

اب آپ اپنے ہاتھوں میں موجود اپنی کتاب " **المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح** " کی خوبیوں کے متعلق بھی چند گذارشات ذہن نشین فرمالیں (۱) سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جس محدث نے اس کتاب پر قلم اٹھایا ہے اس کو محدثین نے حافظ المشرق والمغرب جیسے عظیم خطابات سے ملقب کیا ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس مصنف کے نزدیک کتب ترغیب اور فضائل اور دیگر کتب حدیث پر بڑی گہری نظر تھی بلکہ یہ کتب حفظ تھیں اسی کے پیش نظر انہوں نے کتب حدیث

میں متفرق احادیث کو حسن اسلوب سے اس کتاب کی زینت بنایا اور اس کتاب میں ترغیب و ترہیب کی کتب اور ابو الشیخ ابن حبان کی کتاب الثواب کا بھی اندراج ہو گیا جیسا کہ اس کتاب کی احادیث کا ان کتب کی احادیث کی تقابل سے علم ہوتا ہے (۲) آپ مشہور زمانہ کتاب الترغیب والترہیب کے مصنف کے حاضر باش ممتاز تلامذہ میں سے تھے اس لئے فضائل اعمال پر محنت اور تالیف کا ذوق کامل بھی اپنے استاذ امام منذریؒ سے حاصل کیا مگر چونکہ ترغیب و ترہیب میں شوق اور خوف دونوں پہلوؤں کی احادیث کو جمع کیا گیا تو انہوں نے صرف شوق اور فضائل اور ثواب کی احادیث کو ہی قلمبند کیا اور اس طرح سے اس موضوع میں اپنی کتاب کو ایک ممتاز مقام دیا (۳) امام دمیاطیؒ نے اپنی کتاب میں بقول ان کے ایسی کوئی حدیث نہیں چھوڑی جس کو آنحضرت ﷺ سے محدثین نے اپنی کتاب میں فضائل کے متعلق احادیث کو ذکر کیا ہو (۴) ہر قسم کی احادیث کو حسن طریقہ سے مرتب کر کے ان کے عنوانات علیحدہ علیحدہ قائم کئے (۵) اور ایک قسم کے کئی عنوانات پر ایک بڑا عنوان قائم کیا جیسا کہ آپ اس سب کو کتاب ہذا کی فہرست میں بھی ملاحظہ کریں گے (۶) ابواب اور عنوانات کی احادیث سے پہلے ان کے متعلقہ آیات کا بڑی مہارت سے حوالہ نقل کرتے ہیں بعض مواقع پر تو آیات احادیث الباب کے متعلق اچھی طرح سے مربوط نظر آتی ہے ورنہ غور کرنے سے تعلق معلوم ہو ہی جاتا ہے (۷) اتنا مدلل، مفصل اور حسن اسلوب سے لکھی ہوئی اس موضوع پر شاید ہی کوئی کتاب دستیاب ہو گی (۸) کتاب کے مطالعہ کے وقت پڑھنے والے کے دل پر اس کا ایسا عظیم اثر محسوس ہوتا ہے جس سے احادیث کی برکات کے ساتھ مصنف دمیاطیؒ کے اخلاص کے ثمرات کا بھی مشاہدہ ہوتا چلا جاتا ہے (۹) کتاب اتنا عظیم القدر ہے کہ گویا ایک صالح آدمی کی اس میں جان ہے (۱۰) مطالعہ کے دوران اعمال صالحہ کا ایسا شوق پیدا ہوتا ہے کہ آدمی کو گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے گویا کہ مطالعہ سے گناہ کار آدمی میں اللہ کے ولی اور دوست بننے کی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے (۱۱) دنیاوی زندگی کا سامان عیش و عشرت ان احادیث میں وارد ثواب کے مقابلہ میں بالکل ہیچ نظر آتا ہے (۱۲) آخرت اور جنت کی قدر میں ترقی ہوتی چلی جاتی ہے (۱۳) شیطان کا سر پھوڑنے کا کامیاب ترین ہتھیار ہے۔

ترجمہ کے متعلق گذارشات

یہ کتاب ناچیز نے آج سے دس سال قبل "فضائل حفظ القرآن" کی تالیف کے وقت دیکھی اور مطالعہ کی تھی اس وقت اندازہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ترجمہ کی سعادت بھی اس ناچیز کو عطاء فرمائیں گے ۱۴۱۸ھ میں ماہ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ کے ایک کتب خانہ سے اس کتاب کو خریدا اور اسی دوران مسجد نبوی اور بیت اللہ شریف میں اس کے ترجمہ کے لئے بارگاہ خداوندی میں دست نیاز پھیلائے اسی ماہ مبارک میں مدینہ طیبہ میں ناچیز اپنی ایک کتاب "جنت کے حسین مناظر" مختلف کتب سے تیار کر رہا تھا جو الحمد للہ ایک سال کے عرصہ میں تیار ہو کر ماہ رجب میں طبع ہو کر

منظر عام پر آ گئی۔ اسی سال ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں کسی وجہ سے جدہ میں رکنا پڑا تو فراغت کو غنیمت جانتے ہوئے اس کتاب المتجر الرابح کا ترجمہ شروع کر دیا اسی دوران مکہ مکرمہ بیت اللہ شریف میں حاضری بھی ہوتی رہی اور دعا بھی پھر وطن واپس آکر سال کے دوران تدریس کچھ کچھ وقت نکال کر ترجمہ لکھتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سال ۱۴۱۹ھ میں رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت کا شرف بخشا تو یہ کتاب بھی ترجمہ کی غرض سے ساتھ لے گیا اور مسجد نبوی اور بیت اللہ شریف میں ایک مہینہ کے مختصر سے بابرکت قیام میں اس کتاب کے سینکڑوں صفحات کا ترجمہ ہو گیا جس کے لئے میں نے احباب کی دعوتوں اور مقدس مقامات کی حاضری کو موقوف کر دیا تھا جو تھوڑا سا ترجمہ رہ گیا تھا اس کو ملتان واپس میں آکر مکمل کیا۔

(۱) اس کتاب کا ترجمہ سلیس اور عام فہم انداز میں کیا گیا ہے (۲) مشکل اور ضروری باتوں کی ترجمہ کے دوران بریکٹوں کے درمیان وضاحت کا اضافہ کیا گیا ہے (۳) اگر کوئی وضاحت تفصیل طلب تھی تو اس کو علیحدہ (فائدہ) کا عنوان قائم کر کے لکھا ہے (۴) اکثر فوائد ناچیز مترجم کے ہیں صرف وہ فائدہ امام دمیاطی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے جس کے اخیر میں (منہ) لکھا ہوا ہوگا (۵) اکثر مواقع میں آیات کریمہ کا ترجمہ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کی تفسیر بیان القرآن سے لیا گیا ہے (۶) اگر مصنف نے کسی آیت کی غیر معروف تفسیر کے مطابق احادیث الباب سے پہلے کسی آیت کو تحریر کیا ہے تو ہم نے بھی عام ترجمہ کی بجائے اسی تفسیر کے مطابق ترجمہ لکھ دیا ہے اور تفسیری کتب میں اس تفسیر کی طرف مراجعت کر لی ہے تاکہ مترجم کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ (۷) جن احادیث میں تکرار زیادہ محسوس ہو رہا تھا ہم نے اس کو چھوڑ کر صرف جامع اقسام کی احادیث پر اکتفاء کیا ہے (۸) آیات کے ترجمہ کے وقت بھی اسی چیز کو پیش نظر رکھا ہے (۹) مصنف کے بیان کردہ کتب حدیث کے حوالوں کو ان کی طرف سے بیان کئے گئے معیار حدیث کے ساتھ ذکر کر دیا ہے (۱۰) جنت کے متعلق مذکور احادیث کا کتاب ہذا سے انتخاب کر کے ان احادیث کا ترجمہ اور متن اپنی کتاب "جنت کے حسین مناظر" سے لیکر منسلک کیا ہے چند ایک احادیث جو رہ گئی ہیں تفصیل کا طالب ان کو "جنت کے حسین مناظر" میں ملاحظہ کر لے (۱۱) عربی عبارت کی تصحیح سے بچنے کے لئے ہم نے اصل عربی کتاب کی فوٹو کاپی کرا کر موقعہ بموقعہ چسپاں کر دی ہے دوران ترجمہ کئی مقامات پر اعراب غلط لگے ہوئے نظر آئے حتی المقدور کئی جگہ پر تصحیح کر دی گئی ہے مگر پھر بھی بعض مقامات پر اعراب کی تصحیح رہ گئی ہے اہل علم حسب موقعہ غور فرمالیں اور تصحیح بھی کر لیں۔

امداد اللہ انور

دار المعارف جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۰ھ

حرفِ آغاز

از مترجم امداد اللہ انور غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ اما بعد

انسان کا مقصد تخلیق صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے' عبادت کس طریقہ پر کرنی ہے اس کے لئے انبیاء کرام جیسی پاکیزہ ہستیاں مبعوث کی گئیں ہمارے اللہ کی شان کا کوئی حد و کنارہ نہیں ہر صفت جمال و کمال و جلال میں وہ یکتا و بے چون و چگون ہے ایسی ہستی نے اپنی عبادت کا طریقہ سکھلانے کیلئے تمام کائنات سے افضل ہستی اپنے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ان کی امت کو افضل الامم قرار دیا۔ اس لئے اس ذات کی بندگی بھی اس شان و شوق سے کرنی چاہئے جس طرح سے اپنے معبود کی شان اور اس امت کی شان عبدیت کے لائق ہے۔ صرف چند اعمال اور عقائد ہیں مقصود نہیں بلکہ اصل مدار اعمال و عقائد کے ساتھ اللہ کی ذات کیلئے محبت اور تعظیم پیدا کرنا ہے۔ جب کسی بندہ کے عقائد بھی درست ہوں اور پھر وہ عشق وللہیت کے ساتھ عباد کو سرانجام دے تو یہی انسان کی معراج ہے۔ اسی سے اللہ کی رضا' خوشنودی اور محبت حاصل ہوتی ہے اسی سے جنت کے اعلیٰ مقامات پر فائز المرامی ملتی ہے' انہی عبادت کے مختلف درجات عشق و محبت سے اقطاب' ائمہ' اوتاد' ابدال' نقباء' نجباء' حواریین' رجبیین' الختم' رحمانیون' البدلاء' ملامتیہ' فقراء' صوفیہ' عباد' زہاد' رجال الماء' افراد' امناء' قراء' احباب' محدثون' اخلاء' سمراء' ورثہ' صدیقون' شہداء اور صالحون وغیرہ پیدا ہوئے اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب۔

جب کسی شخص کے عقائد درست ہوں تو بنیادی طور پر وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے اعمال برے ہوں تو جس کو چاہے اللہ تعالیٰ اپنے عذاب میں مبتلا کرے اور جس کو چاہے بخش دے۔ (یغفر لمن یشاء ویعذب لمن یشاء)

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ سے بہت پیار ہے کیونکہ وہ رحمن بھی ہے رحیم بھی ہے شکور بھی ہے اور رؤف بھی اور غفار اور معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کیلئے کون کون سی صفات جمال و کمال کا مظاہرہ کرتا ہے یا آئندہ کرنے والا ہے۔

غفور رؤف ہونے کا مظاہرہ اس حدیث میں کیا خوب واضح فرمایا گیا ہے جس کو حضرت نعمان بن بشیرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللہ افرح بتوبة العبد من العبد اذا ضلت راحلته فی ارض فلاة فی یوم قائظ وراحلته علیها زاده ومزاده اذا ضلت ایقن بالهلاك واذا وجدها فرح بذلك فالله

اشد فرحا بتوبة عبده من هذا العبد بوجود راحلته

(مشکل الحدیث بخاری و مسلم بلفظہما)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ گناہگار کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش (راضی) ہوتا ہے جس کی سواری شدید گرم دن میں وسیع بیابان میں گم ہو گئی ہو اس سواری پر اس کا سفر خرچ اور توشہ دان ہو، جب وہ گم ہوئی ہو تو اس نے (اپنی) ہلاکت کا یقین کر لیا، یہی شخص جب اس سواری کو پالے تو اس سے خوش ہو جائے پس اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کو اس کی سواری مل گئی ہو۔

اس حدیث مبارک کی رو سے کونسا مسلمان ایسا ہے جو اپنے رب کو خوش نہ کرے۔

خوف خدا کا انعام

آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ان رجلا اسرف على نفسه فلما حضره الموت راوصى بنيه فقال اذا انامت فاحرقونى ثم ذرونى فى الريح فوالله لئن قدر على ربى ليعذ بنى عذابا ماعذبه احدا ففعلوا به ذلك فقال صلى الله عليه وسلم فيقول له الرب عند البعث ما حملك على ما صنعت ؟ فيقول خشيتك فيغفر الله عز وجل له

(مشکل الحدیث ابن فورک / ۱۰۵)

(ترجمہ) ایک شخص نے (اپنی آخرت کیلئے دنیا میں) اپنی ہلاکت اور بربادی کا بہت سامان کر لیا، جب اس کی موت کا وقت ہوا اس نے اپنے بیوی بچوں کو وصیت کی اور کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے ہوا میں بکھیر دینا اللہ کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پالیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا کہ ویسا عذاب اب تک کسی کو نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے وصیت پر عمل کیا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائیں گے کہ تو نے یہ جو (اپنے ساتھ) کیا تھا اس پر تجھے کس بات نے مجبور کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا آپ کے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ عزشانہ اسی بات پر اس کی بخشش کر دیں گے۔

اس شخص کے خوف کے مارے اپنے آپ کو جلوانے سے اللہ کی رحمت اور رافت کو جوش آگیا اور اس کی بخشش کا اظہار اپنے محبوب ﷺ کی زبان سے کرا دیا۔

اس کے اس خوف کی شدت نے اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد صادق آیا

ان رحمتى تغلب غضبى

اس رحمت کے سہارے اس سے عفو و درگذر کا معاملہ کر دیا گیا اللہ تعالیٰ کو چونکہ انسان سے

انتہاء درجہ کی محبت ہے اس لئے کبھی کبھی مسلمان نافرمان پر دنیا میں گرفت بھی کر لیتا ہے یہ گرفت اس کے گناہوں کا یا گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے اور دوسروں کیلئے باعث عبرت' اس لحاظ سے یہ گرفت بھی اللہ کی رحمت ہے تاکہ گناہگار کا دنیا میں تزکیہ ہو جائے اور قبر و حشر اور دوزخ کی ہولناک اور دردناک تکالیف سے نجات مل جائے۔ کچھ بدکار نافرمان مسلمان ایسے بھی ہیں جن کے لئے دنیاوی سزا بھی کفارہ نہیں بن سکتی' بلکہ اس کو موت کے بعد کسی ایک مرحلہ عذاب سے یا کئی مراحل عذاب سے گذرنا پڑے گا اور عذاب سے اس کا تزکیہ ہوگا تب جاکر وہ جنت میں جانے کے قابل ہوگا۔ اس لئے ہر مسلمان ہر وقت ہر گناہ سے پرہیز کرے۔ مبادا کسی عذاب کی گرفت میں نہ آجائے بعض اوقات انسان کا کوئی ایک گناہ بہت سے گناہوں اور گمراہیوں کا پیش خیمہ بن جاتا ہے اور پھر انسان اللہ کی نافرمانی کے دلدل میں ہمیشہ کیلئے پھنستا چلا جاتا ہے اگر اسی حالت میں موت آگئی تو انجام بہت بھیانک ہوگا۔ انما الاعمال بالخواتیم۔

عذاب دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ اس سے گناہگار کو عبرت ہو اور گناہ چھوڑ دے اور یہ عذاب مومن کیلئے درحقیقت رحمت ہوتا ہے۔

جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ درگذر کا معاملہ کرتے ہیں دوسری دفعہ اس کی پردہ پوشی کرتے ہیں جب گناہ میں زیادتی کرتا ہے تو پھر مواخذہ بھی ہوتا ہے اور رسوائی بھی ہوتی ہے جیسا کہ ایک شخص کسی جرم کی پاداش میں حضرت عمرؓ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو اس نے کہا کہ میرا یہ پہلا جرم ہے مجھے آپ معاف فرمادیں آپ نے ارشاد فرمایا یہ تیرا پہلا جرم نہیں بلکہ تیرے جرائم بڑھ گئے تھے اب اللہ تعالیٰ نے حد سے گزرنے والے کو بے نقاب کیا ہے۔ تیرے لئے کوئی معافی نہیں ہے اس لئے آدمی اگر چھوٹا گناہ بھی کرے تو اس کو عادت نہ بنائے ورنہ اللہ تعالیٰ کی صفت ستاریت کی بجائے صفت قہاریت کا ظہور ہوگا۔ اگر کوئی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس طرح سے معاف کردیں گے جیسا کہ اس نے گناہ کئے ہی نہ ہوں۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له بلکہ جو شخص توبہ کرے اور مومن رہے پھر نیک عمل کرتا رہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیتے ہیں۔ (الامن تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنا وكان الله غفورا رحيما)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی نیکیاں اس کے گناہوں پر غالب آجائیں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیں گے۔

(تفسیر قرطبی ۱۳/ ۷۸)

اگر انسان سے گناہ زد ہو جائے تو فوراً توبہ کرے اور کوئی نیک کام بھی کرلے۔ یہ نیک کام اس

کے گناہ کو مٹادے گا فرمان خداوندی ہے (ان الحسنات یذھبن السیئات) مگر اس نیت سے گناہ کرنا کہ بعد میں نیکی کر کے معاف کرالوں گا یہ حماقت ہے اور اس طرح سے نیکی کو گناہ کیلئے استعمال کرنا اور اس نیت اور طریقہ سے گناہ کرنا خطرناک ہے اس سے وہ گناہ قطعاً معاف نہ ہوگا۔

جس طرح سے صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اور کبیرہ گناہوں کا تزکیہ دوزخ میں ایک مدت تک جلنا ہے اسی طرح سے کفر موجب دوزخ ہے اور دوام کفر دوزخ میں دائمی طور پر عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔

ایسے ہی ایمان جنت میں داخلہ کا موجب ہے نیک اعمال جنت کے درجات میں ترقی کا سبب ہیں اور دوام ایمان دائمی خلود جنت ہے اس سب کے باوجود جنت میں داخلہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے ہوگا۔

کیونکہ انسان کے اعمال صالحہ اس درجہ کے نہیں ہیں کہ وہ جنت میں داخلہ اور خلود کا سبب بنیں حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ روز قیامت بڑے بڑے اعمال صالحہ معمولی معمولی نعمتوں کے مقابلہ میں ختم ہو جائیں گے۔ (پھر سوائے رحمت خداوندی کے سہارا کے جنت میں داخلہ اور درجات کا اور کوئی سبب نہ ہوگا) اس لئے کہ بندہ کسی صورت میں حق نعمت ادا کر ہی نہیں سکتا۔ انہیں نعمتوں اور لطف ربانی کو مدنظر رکھتے ہوئے بندے کا فرض ہے کہ اپنے پروردگار کو راضی کرے اور ایسی عبادت کرے جس طرح سے عبادت کرنے کا حق ہے وہ جس ذات کی عبادت کرے گا وہ شکور اور قدردان ہے'

اللہ تعالیٰ نیک اعمال کا قدردان ہے

شکور اللہ کا نام ہے اور شکور کا معنی ہے وہ ذات جو معمولی معمولی فرمانبرداریوں کا بدلہ بڑے بڑے درجات کی شکل میں عطاء کرے اور زندگی کے چند دنوں کے اعمال کے بدلہ میں غیر محدود آخرت کی نعمتیں عطاء کرے اور جو نیکی کا بدلہ کئی گنا دیدے اس کے متعلق عربی زبان میں کہتے ہیں شکر تلك الحسنه (اس نے نیکی کی قدردانی کی) اور جو اپنے محسن کی تعریف کرے اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے شکر ادا کیا' اگر نیکی کے بدلہ میں کثرت عنایت کی طرف غور کیا جائے تو اللہ کے سوا کوئی قدردان مطلقاً نہیں کیونکہ نیکی کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی عنایات ہی لامحدود ہیں کیونکہ جنت کی نعمتوں کی کوئی انتہاء نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کلوا واشربوا هنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیه (سورۃ الحاقہ / ۲۴) اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کی تعریف کرتے ہیں تو وہ حقیقت میں اپنے ہی عمل کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ بندوں کے اعمال بھی اسی کی تخلیق سے پیدا ہوتے ہیں۔

شکر کیا ہے

جب اللہ تعالیٰ کی ذات شکور ہے تو بندہ کو شکر گزار ہونا ضروری ہے شکر کیا ہے سیدنا حضرت سہل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کہ شکر علانیہ اور مخفی طور پر گناہوں سے بچتے ہوئے اطاعت میں کوشش صرف کر دینے کا نام ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک شکر کا معنی منعم کیلئے شکر میں تقصیر کا اعتراف کرنا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (اعملو آل داود شکرا) اے آل داود (میری نعمتوں کا) شکر ادا کرو۔

حضرت داود علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار میں آپ کا شکر کیسے ادا کروں حالانکہ شکر بھی تو آپ کی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تو نے مجھے پہچانا اور میرا شکر ادا کیا جب تو نے پہچان لیا کہ شکر بھی میری طرف سے ایک نعمت ہے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام نے عرض کیا یارب آپ مجھے اپنی ایسی نعمت سے آگاہ کریں جو مجھ پر سب سے زیادہ مخفی ہو' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داوٗد سانس لو تو حضرت داوٗد نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس نعمت کو رات دن میں کون شمار کرے گا۔

حضرت ابو بکر شبلیؒ فرماتے ہیں شکر تواضع اور نیک اعمال کی حفاظت خواہشات نفسانیہ کی مخالفت' اعمال حسنہ کی محنت' جبار ارض و سموات کا ہر وقت استحضار و مراقبہ کا نام ہے۔

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں اپنے سے اوپر والے کا شکر اس کی فرمانبرداری کرنا ہے' اپنے برابر والے کیلئے نیکی کے بدلہ میں نیکی کرنا ہے اور اپنے سے کم درجہ والے پر احسان اور فضل کرنا ہے۔ (قرطبی / ۳۹۸)

خلاصہ یہ کہ دل میں منعم (اللہ تعالیٰ) کی عظمت ہو زبان پر اس کی تعریف ہو اور اعضاء سے اس کی اطاعت ہو۔ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے اس کی عبادت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا مقرب بنالیں گے اس نماز ہی کو لے لیں جس کو مسلمان روزانہ پانچ وقت ادا کرتا ہے اس نماز کو مومن کی معراج بنایا گیا معراج عروج سے ہے نماز کی حالت میں مومن دنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرتا ہے جب تلاوت کرتا ہے تو حدیث میں آتا ہے۔ ماتقرب العبد الی اللہ سبحانہ بمثل ماخرج منہ یعنی القران

(مشکل الحدیث ص ۱۰۰)

یعنی انسان تلاوت قران کے وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا جو قرب حاصل کرتا ہے اور کسی صورت میں یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا اسی حدیث کی بناء پر امام ابو حنیفہؒ نے نماز میں طول قرات کے ساتھ قیام کو سجدہ کے طویل کرنے سے افضل بتایا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے اذا قام العبد الی الصلوۃ فانہ بین عینی الرحمن فاذا التفت قال لہ الرب تعالیٰ ذکرہ الی

من تلتفت ؟الی من هو خیر لك منی ؟ اقبل الی فانی خیر لك ممن تلتفت الیه
(مشکل الحدیث ص ۷ ۸) یعنی جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو وہ رحمٰن کے سامنے ہوتا ہے۔ مگر جب وہ (نماز کی حالت کسی طرف) متوجہ ہوتا ہے تو اس کو رب تعالیٰ ذکرہ فرماتے ہیں تو کس کی طرف متوجہ ہوتا ہے ؟ کیا کسی ایسے کی طرف متوجہ ہو رہا ہے جو مجھ سے بہتر ہے ؟ میری طرف متوجہ رہ میں تیرے لئے بہتر ہوں اس سے جس کی طرف تو متوجہ ہو رہا ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے **اذا سجد احدکم فانما سجد علی قدم الرحمن**
(مشکل الحدیث ص ۱۳۰)

(جب تم میں سے کوئی (نماز کا) سجدہ کرتا ہے تو وہ اللہ کے قدم پر سجدہ کرتا ہے) یہ بات تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثل بے مثال ہے نہ اس کے وجود کی کوئی تشبیہ ہے نہ قدم کی' مراد ان احادیث سے اللہ کی رضا کا ایسا حصول ہے جو بندے کے درجہ کو بڑھا کر خدا تعالیٰ کا قرب خاص عطا کر دیتا ہے۔

غرضیکہ بندے کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی قدر دانی اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجات پر فائز کرنا ایسی پختہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے ایسی محبت کرتا ہے جس کو کوئی اور پیش نہیں کر سکتا ماں کی محبت سارے عالم میں اپنے بچے کیلئے مشہور ہے اس کو بھی اللہ کی محبت کے سامنے کسی درجہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت حسن بصریؒ کا یہ ملفوظ مشہور ہے کہ اگر روز قیامت مجھے اختیار مل جائے کہ چاہو تو اپنا حساب اپنی اماں سے کرالو چاہو تو اپنے پروردگار سے کرالو تو میں اپنی اماں پر اللہ تعالیٰ کو ترجیح دوں گا کیونکہ وہ میری ماں سے بھی زیادہ مجھ پر مہربان ہے۔ یہ جو مخلوقات باہمی محبت کا اظہار کرتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور رحمت کا ادنیٰ سے ادنیٰ کرشمہ ہے بلکہ اس محبت کو اللہ کی محبت سے کوئی مماثلت بھی نہیں ہے۔

اب آپ اس طرف آجائیں کہ جب اللہ تعالیٰ نیکوں شعر کاروں کا ایسا قدر دان ہے تو ہمیں بھی بندگی کا اظہار کرنا چاہئے ؎

بندہ آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اسی بندگی سے اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل ہو گی جو جتنا اطاعت شعار ہو گا وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو گا ولایت اظہار کرامت کا نام نہیں کہ اگر کسی سے کرامت کا ظہور ہو تو وہ ولی ہے جس سے کرامت کا ظہور نہ ہو وہ ولی نہیں یہ عوام کا خیال ہے اولیاء کرام تو اپنے سے ظہور کرامت سے بھی خوف کھاتے ہیں کہ مبادا یہ استدراج نہ ہو جائے اصل اور بڑی کرامت اتباع سنت نبوی ہے چاہے کرامت حسی کا ظہور ہو یا نہ ہو' اتباع سنت نبوی کو کرامت معنوی کہا جاتا ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی ؒ شیخ ابن عربی سے بحوالہ فتوحات مکیہ نقل کرتے ہیں کہ کرامت معنویہ کو اللہ کے خاص بندوں کے سوا کوئی نہیں جانتا عام لوگوں کو اس کا پتہ نہیں، کرامت معنویہ یہ ہے کہ آداب شریعت کی حفاظت کرے اخلاق فاضلہ پر عمل کرے برے اخلاق سے بچے 'واجبات کو ان کے اوقات میں ادا کرے' نیکی میں سبقت کرے' حسد' حقد' بدگمانی وغیرہ سے اپنے سینہ کو صاف رکھے۔

دل کو ہر صفت مذمومہ سے پاک رکھے۔ مراقبہ مع الانفاس کا التزام کرے' حقوق اللہ کی فی نفسہ اور فی الاشیاء رعایت رکھے۔ اپنے دل میں آثار خداوندی کی جستجو کرے' اپنے سانس کے آنے جانے کو اپنے سامنے رکھے' جب سانس آئے تو باادب ہو جب نکلے تو حضوری کی خلعت سے مزین ہو' ہمارے نزدیک یہی اولیاء کرام کی معنوی کرامات ہیں جن میں نہ تو مکر کو دخل ہے نہ استدراج کو ان کرامات میں صاحب کرامت کے ساتھ سوائے مقرب فرشتوں کے اور اللہ کے برگزیدہ نیک بندوں کے اور کوئی شامل نہیں ہو سکتا (جامع کرامات الاولیاء ۱/ ٦٦)

ان سب معروضات کو سامنے رکھتے ہوئے عقائد اہل السنۃ والجماعت کو لازم پکڑے اور شریعت پر عمل کرنے کے لئے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی فقہ حنفی کی جو تمام فقہاء کی فقہ سے ہر طرح سے افضل وارجح ہے کی پیروی کریں۔ اکثر بڑے بڑے اولیاء اللہ والجماعت راحناف میں سے ہو گذرے ہیں' یہ کتاب اہل اسلام اردو خواں طبقہ کیلئے ایک ترغیب و تشویق کا ذریعہ ہے جس میں ایک کامیاب کوشش کے ساتھ بہت سی احادیث کو مستند حوالوں سے مدلل کیا گیا ہے اب بات آپ قارئین کے نصیب کی ہے۔ ترغیب بھی موجود ہے اعمال بھی شریعت کے وہی ہیں زندگی بھی اور توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہے اب دیکھتے ہیں کہ قارئین و سامعین میں کون کس درجہ کی محنت کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب اور ولایت خاصہ سے مشرف ہوتا ہے۔

نیکی کیا ہے

انسان کے ہر اس عقیدہ اور عمل کا نام ہے جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کے مطابق ہو اور اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور اس پر ثواب مرتب ہوتا ہو یعنی اگر عمل شریعت کا ہو مگر اخلاص نہ ہو یا قبولیت عمل کی شرائط مفقود ہوں جیسے کوئی اچھا کام کافر کرے تو وہ نیکی نہیں کہلائے گی۔

نیکی کی قدر و شان

کچھ مراتب ایسے ہیں جن میں انسان کو ذاتی طور پر کوئی دخل نہیں ہوتا جیسے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوت اور رسالت یا حضرات صحابہ کرام یا دیگر بہت سے مراتب تصور ان حضرات کی نیکی بھی انہیں مراتب کے مطابق ہو گی۔ بعض وہ مراتب جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انسان کے عمل سے حاصل ہوتے ہیں ان میں کئی قسم کی خارجی اور داخلی فضلیتیں بھی شامل ہو جاتی ہیں جن میں ان کے اخلاص' جدو جہد' مقام ور زمانہ کا بھی اعتبار ہو تا ہے۔

اسی طرح سے نیکی کو بھی سمجھ لیں چاہے کوئی نبی ہو یا ولی یا عام مسلمان ان کےعمل کا درجہ بھی اس کی محنت اور اخلاص اور مقام و مرتبہ اور زمان و مکان کا خوب لحاظہو تا ہے یعنی عمل ایک ہو تا ہے مگر جزاء اور انعام میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے ظاہر ہے نبی کے کسی عمل کو کسی ولی کا عمل نہیں پہنچ سکتابلکہ ساری امتیں بھی مل جائیں تب بھی تقابل نہیں ہو سکتا اسی طرح سے اللہ کے کسی دوست کا عمل عام مسلمان کے عمل سے سبقت رکھتا ہے بس یوں سمجھئے جس شخص کی اللہ تعالیٰ سے جتنا قوی نسبت ہو گی اور جتنا قوی محنت اور قوی اخلاص ہو گا اس کا نیک عمل بھی اسی درجہ کا ہو گا۔

ہم نے یہ چند سطور اپنے عزیز قارئین اور مسلمان دوستوں کیلئے کتاب "رحمت کے خزانے" کیلئے بطور تمہید کے عرض کی ہیں جو اس کتاب کے سمجھنے اور اعمال کو زیادہ قیمتی بنانے اور دنیا اور آخرت کی زندگی کو سنوارنے کیلئے مفید ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا محبوب بندہ بنائے اور ولایت خاصہ سے نوازے۔

اعمال صالحہ کو قیمتی بنانے کی صورتیں

بعض اعمال صالحہ تعداد میں کم و بیش ہوتے ہیں بعض درجہ کے اعتبار سے کم و بیش ہوتے ہیں' تعداد میں کمی بیشی کا معنی یہ ہے کہ کسی کی مثلاً نماز کم ہے کسی کی زیادہ ہے لہذا اس لحاظ سے زیادہ نماز والا شخص افضل ہوا جس نے عمر بھی بہت پائی اور نماز کا بھی پورا اہتمام رکھا' دوسرے یہ کہ درجہ کے اعتبار سے کسی کا عمل کم ہو تا ہے کسی کا زیادہ اس لحاظ سے زیادہ درجہ کے عمل والا شخص افضل ہو گا' بعض اوقات عمل کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور درجہ بھی بڑھا ہوا ہو تا ہے اور یہی سب سے زیادہ فضیلت کی بات ہے جس کو نصیب ہو جائے۔

اپنے نیک عمل کو بہتر کرنے اور بڑے مرتبہ میں لانے کیلئے ایمان' اخلاق' مجاہدہ' علم' دوام عمل' نسبت' تعلق مع اللہ اور کثرت اعمال صالحہ کو بڑا دخل ہے۔ **ایمان** بغیر ایمان کے تو کوئی عمل صالح

قبول ہی نہیں ہے ایمان کے بعد عمل کیلئے **صحیح علم** کا ہونا ضروری ہے تاکہ نیک عمل کو صحیح اور سنت ثابتہ کے مطابق بجالایا جاسکے اس کے لئے فقہ کی کتب اور ماہر عالم سے رہنمائی لی جاتی ہے 'علم کے بعد **اخلاص** کو بڑا دخل ہے۔ اگر اخلاص نہیں صرف ریاکاری اور نمود و نمائش ہے تو ایسا عمل بھی اکارت ہے عمل میں ریاکاری کو شرک میں شامل کیا گیا ہے پھر اخلاص کے بھی درجات ہیں جن کا احاطہ قلم کی جولانیوں میں نہیں لایا جاسکتا خلاصہ کے طور پر کتاب ہذا کے آخری صفحات کا ایک مضمون ''اخلاص کیا ہے'' میں دیکھ لیا جائے 'اخلاص کے بعد اس نیک عمل میں جتنا **محنت اور مشقت** برداشت کی ہو گی اس عمل کا اجر و ثواب بھی اتنا ہی بڑھ جائے گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ام المومنین سیدہ عائشہ الصدیقہؓ سے فرمایا تھا ''اجركِ على قدرِ نصبكِ'' جتنا محنت زیادہ ہو گی اتنا ہی عمل کا ثواب زیادہ ہو گا۔ ایک مجاہدہ نفس سے بھی ہوتا ہے نفس راحت' لذت' سکون' شہوت' دولت' دنیا' لہو و لعب وغیرہ کا طلب گار ہے اور مومن صالح اور پاک روح اس کی آرزو کا خون کر دیتے ہیں اپنے نفس سے مقابلہ کر کے روحانی تقاضا کو پورا کرنا جہاد اکبر کے زمرہ میں آتا ہے' محنت و مشقت کی مثال میں اجر و ثواب کا اس حدیث مبارک سے خوب اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ایک صحابی نے شہید کے عذاب قبر نہ ہونے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''شہید کیلئے (تو میدان جہاد میں) سر پر تلوار کا چمکنا ہی کافی ہے''۔ نفس زندگی اور دنیا کو پسند کرتا ہے اور دشمن کے مقابلہ میں جان ہتھیلی پر رکھ کر تلواروں اور گولیوں کے سامنے اسلام کی سربلندی کیلئے جہاد کیا جاتا ہے اسی حالت میں اگر موت آجائے تو وہ شہید ہو گا اور یہی مشقت اور جان جانے کا خوف یا جان دینے کا جذبہ شہید کی مغفرت کا سبب بن جاتا ہے۔ **اعمال صالحہ کا بروقت ادا کرنا** بھی نفس کیلئے گراں ہے حالانکہ اس کو افضل قرار دیا گیا ہے حدیث مبارک میں ہے **افضل الاعمال الصلوة لوقتها** یعنی نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا افضل الاعمال ہے' ایسے ہی کسی مظلوم اور ضرورت مند کی ضرورت کو وقت پر پورا کرنا سب اس زمرہ میں شامل ہے۔ بلکہ اگر سوچا جائے تو اسلام نام ہی مجاہدہ کا ہے اور یہ مجاہدہ روح سعید کے مطابق ہے اس میں تکلیف مالا یطاق کا تحمل نہیں ہے دوام عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ **احب الاعمال الى الله تعالى ادومها وان قل** ''عمل چاہے تھوڑا ہو مگر دائمی ہو (وقفہ اور تعطل نہ ہو) یہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے'' اس لئے اگر زیادہ عمل پر دوام نہ ہو سکے تو تھوڑا ہی کر لیا جائے مگر دائمی کیا جائے جیسا کہ حضرت ابن عمروؓ کی حدیث صوم سے ثابت ہوتا ہے۔ **نسبت** بھی عمل صالح کے مقام کو اعلیٰ و بالا کر دیتی ہے اور یہ نسبت دو طرح کی ہے ایک روحانی ایک جسمانی روحانی سے مراد عالم ہو' حافظ ہو' قاری ہو' محدث ہو' مفسر ہو' فقیہ ہو' اولیاء کے سلسلہ میں بیعت ہو' مجاز بیعت ہو' صحابی ہو' تابعی ہو' مذکورہ صفات میں سے کئی ایک یا بہت سی سے موصوف ہو اس کے عمل کا درجہ بھی اتنا ہی اونچا ہوتا ہے۔ ایک نسبت جسمانی

بھی ہے اس کا بھی کچھ لحاظ ہے اور اگر روحانی اور جسمانی دونوں نسبتیں جمع ہو جائیں تو نور علیٰ نور ہے۔
ایک صفت **تعلق مع اللہ** ہے جو شخص جتنا اللہ کا محبوب اور محب ہو گا اس کی نیکی کا درجہ بھی اتنا ہی اعلیٰ ہو گا جیسے حضرات انبیاء کرام' حضرات صدیقین' ابدال' اقطاب' اوتاد وغیرہ کبھی تو یہ تعلق انسان کی کوشش سے حاصل ہوتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود بخود ہوتا ہے جسے تصوف میں سالک مجذوب اور مجذوب سالک سے تعبیر کرتے ہیں۔ **کثرت اعمال صالحہ** بھی نیکی کی قیمت کو بڑھادیتی ہے ایک آدمی برسوں سے خدا کی راہ میں پڑا ہے اور ایک چند دن سے تو قدیم کی محبت جدید سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس نے محبوب باری تعالیٰ کی راہ میں زیادہ مشقت اٹھائی ہے۔ یہ مشقت کبھی زمانی ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ صورت میں اور کبھی مرتبی ہوتی ہے جو زمانی سے بڑھ جاتی ہے جیسے حضرت ابراہیم بن ادہم ایک جنگل میں عبادت کیلئے تشریف لے گئے تو ان کو صبح و شام غیب سے قسم قسم کے اعلیٰ کھانے ملا کرتے تھے۔ انہیں کے قریب ایک شخص پہلے سے عبادت کرتا تھا اس نے جب حضرت ابراہیم بن ادہم کے انواع و اقسام کے کھانے دیکھے تو عرض کیا یا خدا یہ کل ہی تو آیا ہے اور اس کو ایسے کھانے کھلائے جا رہے ہیں اور ایک میں ہوں جو برسوں سے پڑا ہوں مجھے وہی دال روٹی دیتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ تم اپنی حیثیت بھی دیکھو اور اس کی بھی یہ میری خاطر تاج و تخت چھوڑ کر آیا ہے اور تم' تم تو ایک گھسیارے ہو اگر دال روٹی کھانی ہے تو ٹھیک ورنہ چلے جاؤ اور رہنا پڑا ہے جا کر گھاس کھودو۔

نیک اعمال کی حیثیت

نیک اعمال کا بھی جسم ہے انہیں کا روز قیامت ترازو میں وزن ہو گا۔ یہی اعمال قبر میں مومن کے مونس بنیں گے ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے ایک واقعہ نقل کیا ہے ایک بادشاہ نے پنجرہ سے دو چڑیوں کو آزاد کیا ایک ان میں سے اڑ گئی دوسری بیٹھی رہی بادشاہ حیران ہوا کہ یہ کیوں بیٹھی ہے یہ آزاد کیوں نہیں ہونا چاہتی مگر تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ جانے والی چڑیا اپنی چونچ میں ایک تنکا لئے ہوئے واپس آئی دوسری چڑیا کی آنکھوں پہ پھیر کر ڈال دیا اس طرح سے وہ بھی پہلی کے ساتھ اڑ گئی اب بادشاہ سمجھا کہ دوسری چڑیا اندھی تھی اس تنکے سے علاج ہوا اور بینائی واپس آئی ہے چنانچہ بادشاہ نے بھی وہ تنکا اٹھا کر اپنی آنکھوں میں پھیر لیا اب جب وہ باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک جنازہ لئے لوگ قبرستان جا رہے ہیں اور میت کے سامنے دو انسان ہیں جو جھومتے اچھلتے خوشی سے خراماں خراماں آگے آگے جا رہے ہیں بادشاہ نے تعجب کرتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا بے ہودگی ہے کہ تم ایسے غم کے موقعہ پر افسوس کے بجائے اپنی میت کو اس حالت میں لے جا رہے ہو۔ لوگوں نے اس حالت سے انکار کیا پھر جب میت کو دفنانے لگے تو میت کے سامنے خوشی کا اظہار کرنے والے

دونوں شخص بھی قبر میں اتر گئے اور لوگ ان پر مٹی برابر کرنے لگے گئے بادشاہ نے پھر کہا کہ تم میت کے ساتھ دو زندہ آدمیوں کو بھی دفن کر رہے ہو تو لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا۔ بادشاہ اس حالت کو نہ سمجھا پھر ایک عالم سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میت کے آگے خوشی کا اظہار کرنے والے اور قبر میں داخل ہونے والے میت کے نیک اعمال تھے جن کو اللہ تعالی نے وجود بخشا ہے یہ قبر کی تنہائی میں میت کے مونس بنے رہیں گے۔ انہیں اعمال صالحہ سے مانوس ہو کر بہت سے اولیاء کا ملین دنیا سے وحشت اور نیکی سے انس رکھتے ہیں انہیں اعمال سے خدا ملتا ہے' انہیں اعمال کو اللہ تعالی نے ایک جسم عطا کیا ہے اگر عمل اچھے تو جسم کی شکل اچھی اگر اعمال برے تو جسم بھی بد شکل اگر انسان اپنے جسم کو ظاہری جسم اور اعمال کو باطنی جسم کہہ لے تو کچھ مضائقہ نہیں اس ظاہری جسم کی ترقی اور عمدگی اعمال کے باطنی جسم کی خوبیوں سے وابسطہ ہے اگر باطن خراب ہے تو اس مٹی کے ڈھانچے کو روزانہ نہلانے خوشبو لگانے اور عمدہ لباس سے سجانے کا کیا فائدہ ؟ یہ تو ایسے ہے جیسے کوئی گندگی کے ڈھیر کو سونے چاندی سے ڈھانپ لے اگر نفس اور روحانیت ایسی ہی تاریک اور بد شکل ہے تو ظاہری بناوٹ خود فریبی اور منقش سانپ ہے جس نے ضرور ہلاکت میں ڈالنا اور بدبودار کرنا ہے اس لئے جیسے انسان عزت داری کیلئے صفائی اور صحت کا خیال رکھتا ہے اس سے کہیں زیادہ باطنی صفائی اور ترقی کا محتاج ہے اس باطنی صفائی اور ترقی سے دنیا اور آخرت میں ایسی سر فرازی نصیب ہو گی کہ بادشاہ بھی رشک کریں گے حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا ارشاد ہے کہ جو دولت ہم فقیروں کے پاس ہے اگر اس کا دنیا کے بادشاہ کو علم ہو جائے تو وہ تلواروں کے زور سے چھیننے کیلئے ہم پر حملہ آور ہو جائیں۔ دنیا والے جس کو دولت سمجھتے ہیں اس کی اللہ والوں کی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں ایک اللہ والا بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کسی ملک کے بادشاہ نے دوران طواف میں پیش کش کر دی کہ حضرت اگر کوئی ضرورت ہو تو ارشاد فرمائیں' اللہ والے نے فرمایا کہ کہاں کہہ رہے ہو (دوران طواف بیت اللہ کے پاس میں خدا کو چھوڑ کر اپنی ضرورت تمہارے سامنے رکھوں ؟) حضرت جب مسجد حرام سے باہر گئے تو بادشاہ پھر آ پہنچا حضرت کوئی ضرورت ہو تو ارشاد فرمائیں ؟ آپ نے فرمایا کون سی ضرورت پوری کرو گے دنیا کی یا آخرت کی اس نے کہا آخرت کی تو میرے بس میں نہیں ہے کوئی دنیا کی فرمائیں ؟ تو آپ نے فرمایا کہ دنیا تو میں نے دنیا بنانے والے سے نہیں مانگی آپ سے کیا مانگوں گا......

اولیاء تو اپنے آپ کو اعمال کے جسم سے دیکھتے ہیں کہ شریعت کے مطابق ہے یا نہیں اس کی ایک حسی کرامت یوں منقول ہے کہ ایک بزرگ سے ان کے مرید نے عرض کیا کہ حضرت آپ اپنے مریدین کی طرف نہیں دیکھتے ؟ تو بزرگ نے اپنی دستار اٹھا کر اس مرید کے سر پر رکھی اور فرمایا کہ

اب ان کی طرف دیکھو جب اس نے دیکھا کہ کوئی بھی انسان نظر نہ آیا کوئی کسی جانور کی شکل میں تھا کوئی کسی جانور کی شکل میں'۔ تو اگر ہم ظاہر میں لگے رہے اور باطن ایسا خراب رہا تو اس بدن کو نہلانے خوشبو لگانے کا کیا فائدہ قبر میں جا کر پھول پھٹ کر بدبودار ہو کر کیڑوں کی خوراک بن جائے گا۔ حتی کہ کیڑے کیڑے ہو کر ختم ہو جائے گا (اللہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہمارے ابدان کو بھی سلامتی بخشے) یہ نیکی انسان کے بدن کے وزن کو باطنی نگاہ میں کم کرتی رہتی ہے اور روحانی طاقت کو بڑھاتی رہتی ہے اس روحانی طاقت کی وجہ سے بعض دفعہ اولیاء کو ظاہری کرامات سے مشرف کیا جاتا ہے کیونکہ اس روحانی مناسبت سے اس کی روح اور عمل کا تعلق سید دو عالم ﷺ سے قائم ہو جاتا ہے اور پھر ولی کے ہاتھ سے کرامات کا ظہور ہوتا ہے اس کے ہاتھ سے حضور ﷺ کے معجزات کی تکمیل ہوتی ہے اس لئے کہ کرامات حضور ﷺ کے معجزات کا تتمہ ہیں حتی کہ جامع کرامات الاولیاء کے مقدمہ میں لکھا ہے۔ کہ ولی سے ہر عضو کے اعمال صالحہ کی مناسبت سے اظہار کرامات ہوتا ہے' کون سے عضو کی برکت سے کون سی کرامات کا ظہور ہوتا ہے اس کے لئے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔ نیکی کا اثر اپنی ذات پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا اپنے گھرانے پر بھی ہوتا ہے اور متعلقین پر بھی جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہے المرء علی دین خلیلہ آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہوتا ہے یعنی صحبت اپنا عمل ضرور ظاہر کرتی ہے۔ نیکی کا اثر معاشرہ پر بھی ہوتا ہے اگر سارا معاشرہ دیندار ہو جائے تو بہت سی خرابیاں ختم ہو سکتی ہیں اگر اس معاشرہ میں کوئی گناہگار بھی چلا جائے تو اس پر نیکی کے اور نیکیوں کے اثرات مرتب ہونے لگتے ہیں۔ نیکی کا مرتبہ بڑھانے میں مقام' زمانہ اور شخصیت کا بھی دخل ہوتا ہے اگر ایک نیکی گھر میں یا مسجد میں یا جامع مسجد میں یا مسجد نبوی میں یا بیت المقدس میں یا بیت اللہ میں کی جائے تو جیسے مقام بدلتا جائے گا نیکی کا مرتبہ بھی بدلتا جائے گا۔ ایسے ہی عام دنوں کی نیکی ماہ رمضان کی نیکی' شب قدر کی نیکی' ایام حج کی نیکی میں بھی یہی لحاظ ہے' ایسے ہی تعلق مع اللہ کا جتنا درجہ کسی کو نصیب ہو گا اس کی نیکی کا بھی وہی درجہ ہو گا۔ اس لئے اگر کسی کو نیکی میں ترقی کرنے کے زمانی' مکانی اور مرتبی کسی قسم کے زیادہ سے زیادہ مواقع مل سکتے ہیں تو ان میں سستی نہ کرے اللہ کے نزدیک اس کی نیکی کی بڑی قدردانی ہو گی۔ نیکی کو اس طرح سے شان و شوکت میں بڑھانے کی کچھ تفصیل میری کتاب فضائل حفظ القرآن صفحہ ۷۵ سے ۸۷ تک موجود ہے وہ بھی اس کام میں آپ کیلئے کافی مفید ہو گی......

ضعیف روایات کی بنیاد پر عمل صالح

ہماری مختلف کتب مثلاً رحمت کے خزانے' جنت کے حسین مناظر' فضائل حفظ القرآن وغیرہ میں مختلف نیکیوں کے متعلق جو مختلف تفصیل قلم بند کی گئی ہے اس کو اکابر محدثین کی کتب سے لیا گیا ہے

پھر بعض روایات جو پایہ ثبوت کو نہ پہنچیں ہوں مگر کوئی پڑھنے والا ثواب کی امید پر اس روایت پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امید ہے کہ اس کو وہ ثواب اور اجر ضرور عطاء فرمائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے "من بلغه عن الله شئ فيه فضيلة فاخذبه ايمانا و رجاء لثوابه اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك "۱۔(ترجمہ) جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا حکم پہنچے جس کے کرنے میں فضیلت کا ذکر ہو پس اس نے ایمان کی حالت میں اس کو لیا اور ثواب کی امید سے اس پر عمل کیا' اللہ تعالیٰ اس کو اس کا وہی ثواب عطاء فرمائیں گے اگرچہ اس کا وہ ثواب (صحیح روایت میں وارد) نہیں ہوا تھا۔ اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ "من بلغه عني ثواب عمل فعمله حصل له اجره وان لم اكن قلته "۲۔ (ترجمہ) جس شخص کو میری طرف سے کسی عمل کے ثواب کی خبر پہنچی پس اس نے اس پر عمل کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا' اگرچہ میں نے اس کی خبر نہیں دی تھی۔ **نیکی کی توفیق کے اسباب** ایمان' طلب ودعا' اخلاص' درود شریف کثرت ذکر اللہ تلاوت قرآن' نوافل' خصوصاً تہجد کی نماز اور استغفار وغیرہ ہیں۔ غرضیکہ نیکی نیکی کو بڑھاتی ہے اور گناہ کو مٹاتی ہے۔ اور **نیکی سے محرومی کے اسباب** شرک' کفر' ریا' تکبر' ظلم' غیبت' انبیاء علیہم السلامؑ' صحابہ کرام' اکابرین اسلام کو برا کہنا' والدین کی نافرمانی شعائر اللہ کی توہین اور دیگر کبیرہ گناہ ہیں۔ اگر گناہ نیکی پر غالب آجائیں تو دوزخ کا مستحق بنادیتے ہیں۔

عبدہ الفقیر

امداد اللہ انور

یارب صل وسلم دائما ابدا

علیٰ حبيبك خير الخلق كلهم

تاریخ ۱۸ جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ

بمطابق ۲۸ / ۹ / ۱۹۹۹ بعد نماز ظہر

۱۔ کنز العمال (۴۳۱۳۲) تاریخ بغداد (۸/۲۹۶)' تذکرۃ الموضوعات (۲۰۸)' تنزیہ الشریعۃ (۱/۲۶۵) کشف الخفاء (۲/۳۲۷)' اسرار المرفوعۃ (۳۳۴)' موضوعات ابن جوزی (۱/۳۵۸) درر منثرہ (۱۴۷) موضوعات کبیر (ص ۱۱۵ ط میر محمد) مجمع الزوائد (۱/۱۴۹)' مطالب عالیہ (۳۰۱۹'۳۰۲۷)' المقاصد الحسنہ (۱۰۹۱)' مکارم الاخلاق ابو الشیخ' جزء الحسن بن عرفہ' نسخہ کامل الجحدری' کتاب العلم ابن عبدالبر' کامل ابن عدی' مسند ابو یعلیٰ' معجم اوسط طبرانی' دارقطنی' ابن حبان' بغوی' مرجبی فی فضل العلم' التبتل فی العبادات لابی القاسم الثغری' معجم الصدفی' زرکشی' المتسك الكبير للعزبن جماعۃ' ابن حجر مکی' فضائل القرآن ابن کثیر علی آخر تفسیرہ ۷/۵۱۲' ابو الشیخ کتاب الثواب' ابو غدہ فی قواعد علوم الحدیث (۵۷)' مقدمہ اعلاء السنن محدث ظفر احمد تھانوی' وللحدیث شواہد عن ابن عباس وابن عمر وابی ہریرہ۔

۲۔ مقدمہ اعلاء السنن محدث ظفر احمد تھانوی (۱/۵۷)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ جَزِيلَ الثَّوَابِ ، جَمِيلَ الْمَآبِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، مَنِيعَ الْحِجَابِ. مَنَحْتَ أَهْلَ الطَّاعَةِ الطَّاعَةَ وَرَغَّبْتَهُمْ فِيهَا ، وَأَوْجَدْتَ فِيهِمُ الاسْتِطَاعَةَ وَأَثَبْتَهُم عَلَيْهَا ، وَخَلَقْتَ لَهُمُ الْجِنَانَ وَسُقْتَهُمْ فَضْلاً إِلَيْها ، وَجَعَلْتَ فِى الْأَعْمَالِ مَفْضُولاً وَفَاضِلاً وَجِيهًا ، فَالرَّحْمَةُ وَمُوجِبَاتُهَا مِنْكَ ، وَالطَّاعَةُ وَثَوَابُهَا صَدَرَا عَنْكَ ، وَمَقَالِيدُ الأُمُورِ كُلُّهَا بِيَدَيْكَ ، وَالْمَبْدَأُ مِنْكَ وَالْمَصِيرُ إِلَيْكَ .

رَبِّ فَاحْمَدْ نَفْسَكَ عَنَّا لِنَفْسِكَ ، كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَكَمَالِ قُدْسِكَ . فَإِنَّا عَنِ الْقِيَامِ بِحَقِّ حَمْدِكَ عَاجِزُونَ ، وَلِعَظَمَةِ جَبَرُوتِكَ خَاضِعُونَ ، وَإِلَيْكَ فِيمَا مَنَحْتَ أَهْلَ قُرْبِكَ رَاغِبُونَ . فَجُدْ عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ جُودِكَ بِمَا تَعَلَّقَتْ بِهِ الآمَالُ ، فَإِنَّكَ وَاسِعُ الْعَطَاءِ جَزِيلُ النَّوَالِ .

وَصَلِّ اللَّهُمَّ أَتَمَّ صَلَاةٍ وَأَكْمَلَهَا ، وَأَشْرَفَهَا وَأَفْضَلَهَا ، وَأَعَمَّهَا وَأَشْمَلَهَا . عَلَى الدَّلِيلِ إِلَيْكَ ، وَالْمُرَغِّبِ فِيمَا لَدَيْكَ ، مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ ، صَلَاةً لَا يُحْصِيهَا عَدَدٌ ، وَلَا يَقْطَعُهَا أَمَدٌ ، وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ .

امابعد

یہ ایسی کتاب ہے جس میں قرآن کریم کی آیات کو اور سید المرسلین کی بہت سی احادیث کو ذکر کروں گا جو نیک اعمال کرنے والوں کے ثواب کے بارے میں افضل اعمال کے

بیان میں وارد ہیں تاکہ یہ عالی ہمت حضرات کیلئے اعلیٰ درجات کے حصول کا سبب بنے اور متقین کیلئے رب العالمین کے پڑوس میں لے جانے کا سبب بنے' مجھے اس کی طرف اس ترتیب نے متوجہ کیا جس سے نیک اعمال پر دلالت کرنے کا ارشاد موجود ہے اور مسلمان بھائی کیلئے اس تعاون نے متوجہ کیا جو ان اعلیٰ درجات کے حصول کیلئے تیار ہو چکا ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے اعلیٰ غرفات جنت میں داخل کرے گا ان اعمال کے نہ ہو سکنے کی وجہ سے جن پر عمل پیرا ہونے سے میری ہمت کوتاہ رہی مگر اس کا فضل کم ہونے والا نہیں ہے بلکہ تمام کی تمام خیر اسی کے قبضہ میں ہے جو کبھی ختم ہونے کی نہیں۔

میں نے اس کتاب کو ابواب کی شکل میں مرتب کیا اور عمدہ طریقہ سے سنوارا' اس میں مندرج احادیث کی اس کے اصل مآخذ کی طرف نشان دہی کی' صحیح اور ضعیف کو واضح کیا' پس جب میں یوں کہوں کہ فلاں محدث نے باسنادہ اس حدیث کو لکھا ہے تو اس کی سند ضعیف ہوگی ورنہ میں اس کا درجہ صحیح کا ذکر کروں گا لیکن یہ تب ہوگا جب اس حدیث کی روایت کرنے والے محدث نے اس حدیث کے درجہ حسن اور صحیح کا ذکر نہ کیا ہو۔ میں نے یہ طریقہ اس کتاب میں بطور اصطلاح کے اختیار کیا ہے ولا مشاحۃ فی الاصطلاح۔

یہ بھی جان لو کہ میں نے اس کتاب میں ہر وہ عمل ذکر کیا ہے جس کے ثواب کے متعلق آنحضرت ﷺ نے وضاحت کی ہے آنحضرت ﷺ سے آپ کے ایسے فعل اور ایسے حکم کو ذکر نہیں کیا جس کے عامل کیلئے ثواب کا آپ نے کوئی ذکر نہیں کیا' میں اس کو شاذ و نادر ہی ذکر کروں گا یا سبقت قلم سے ہوگا' اور میں ثواب کی احادیث بالکل نہیں چھوڑوں گا مگر جس کو سہو و نسیان نے چھڑا دیا ہو' اللہ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ میں نے جو ارادہ کیا ہے وہ اس کو آسان کر دے اور اس کو اپنی رضا کا ذریعہ بنا لے جس کا میں نے ارادہ کیا ہے اور یہ کہ یہ کتاب جس جس تک پہنچے وہ اس سے نفع حاصل کرے' میں اسی ذات کبریا سے استعانت لیتا ہوں اور اسی پر توکل کرتا ہوں مجھے وہی کافی ہے اور بہتر کارساز ہے۔

میں نے اس کتاب کا نام المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح رکھا ہے' میں نے اس میں ان احادیث کا انتخاب کیا جو صحیح امام بخاری' صحیح امام مسلم' سنن امام ابو داود' جامع ترمذی' سنن نسائی' سنن ابن ماجہ' مسند امام احمد' مسند ابی یعلی موصلی' مسند بزار' معاجم ثلاثہ طبرانی' صحیح ابن خزیمہ جس کا مجھے صرف اول چوتھائی حاصل ہوا۔ اور صحیح ابن

حبان' مستدرک حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین میں موجود ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی کئی احادیث کا اضافہ کیا جن کا میں نے ان کے مآخذ کے ساتھ حوالہ ذکر کردیا ہے۔

جب کوئی حدیث صحیحین میں یا ان میں سے کسی ایک میں ہوگی تو میں حدیث میں ان دونوں حوالوں کے علاوہ کوئی اور حوالہ نہیں دوں گا مگر کسی وجہ سے (حوالہ دینا ضروری ہوگا تو حوالہ دے دوں گا)۔ اور اسی طرح سے جب کوئی حدیث سنن اربعہ (ابوداود' نسائی' ترمذی' ابن ماجہ) میں ہوگی تو میں مسانید (مسند احمد' مسند بزار' مسند ابو یعلی) اور معاجم (طبرانی ثلاثہ) کا حوالہ نہیں دوں گا مگر کسی فائدہ کی وجہ سے اور جب میں کسی حدیث کا حوالہ طبرانی سے دوں گا اگر امام طبرانی نے اس حدیث کو اپنی تینوں معاجم میں ذکر کیا ہوگا یا بعض میں تو اس معجم کا حوالہ دوں گا جس کی سند اس حدیث کیلئے زیادہ صالح ہوگی۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے مکمل کرنے کا مجھ پر احسان کیا اور اس کے اختتام کی توفیق بخشی تو مجھے خیال ہوا کہ اس کتاب کے ابواب کا خلاصہ شروع کتاب میں ذکر کروں تاکہ طلبگاروں کیلئے سہولت ہو جائے۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے ان کو ذکر کرتا ہوں اور اپنے تمام امور کو بارگاہ الٰہی کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ کسی قسم کی طاقت اور قدرت کا کوئی مالک نہیں صرف اللہ علی عظیم ہی مالک ہے۔ (چونکہ مصنف نے کتاب کی فہرست کو کتاب کے درمیان اسی جگہ میں ذکر فرمایا ہے جبکہ آج کل اس کا طریقہ مروجہ یہ ہے کہ کتاب شروع کرنے سے پہلے فہرست لکھی جاتی ہے اس لئے ہم نے حضرت مصنف قدس سرہ کی فہرست مع اضافی عنوانات کے اس کتاب کے ترجمہ سے پہلے ذکر کردی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار اور قبول کرنے والے ہیں)۔

ابواب علم

علم وعلماء وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم اور علماء کا ثواب اور فضیلت قرآنی آیات کی روشنی میں

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
(آیت ۱) «شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ»

(سورۃ آل عمران / ۱۸)
(ترجمہ) گواہی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی کہ سوائے اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی
(فائدہ) اس آیت مبارکہ کی ابتداء اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک سے شروع فرمائی' دوسرے درجہ میں فرشتوں اور تیسرے درجہ میں حضرات اہل علم کو ذکر فرمایا۔ مخاطب کے لئے (اہل علم کی فضیلت اور مرتبہ کو سمجھنے کیلئے یہ آیت پاک ہی کافی ہے)۔
اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں
(آیت ۲) : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ»

(سورۃ العنکبوت / ۴۹)
(ترجمہ) بلکہ یہ کتاب (باوجود واحد ہونے کے چونکہ ہر حصہ اس کا معجز ہے اور حصص کثیر ہیں اس لئے یہ تنہا گویا) خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم عطاء ہوا ہے (یعنی علماء کو)
اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں
(آیت ۳) «يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ»
(سورۃ المجادلہ / ۱۱)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطاء ہوا ہے (یعنی علماء) درجے بلند کر دے گا

اللہ تعالیٰ اور ارشاد فرماتے ہیں۔

(آیت ۴) ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (سورۃ الزمر/۹)

(ترجمہ) آپ کہیے کہ کیا علم والے اور جہالت والے برابر ہوتے ہیں وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو اہل عقل ہیں۔

اس باب میں اللہ تعالیٰ کے اور بھی بہت سے ارشادات ہیں (جن سے اہل علم علمائے اسلام کی فضیلت اور مرتبہ ثابت ہوتا ہے)۔

احادیث کی روشنی میں

دین کی سمجھ حاصل کرنے والے اللہ کی خیر خواہی میں

(حدیث) حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ [وَيُعْطِي اللّٰهُ] ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطاء کرتے ہیں، میں (علم و خیرات کو) تقسیم کرنے والا ہوں (اور اللہ تعالیٰ عطاء کرنے والے ہیں)، اس امت کا معاملہ (دین کے سمجھ دار علماء کی وجہ سے) درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور حتی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آپہنچے۔

(فائدہ) طبرانی شریف میں یہ حدیث اس طرح سے مذکور ہے "اے لوگو! علم سیکھنے سے آتا ہے اور سمجھ سمجھنے سے آتی ہے اللہ تعالیٰ جس سے خیر خواہی کرتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطاء کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے اہل علم ہی (صحیح معنی میں) ڈرتے ہیں۔ (طبرانی)

تھوڑا سا علم حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بہتر ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَلِيلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعِبَادَةِ ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ فِقْهًا إِذَا عَبَدَ اللهَ ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلاً إِذَا أُعْجِبَ بِرَأْيِهِ﴾ (طبرانی)

(ترجمہ) تھوڑا سا علم حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے افضل ہے' اور انسان کی سمجھ کیلئے اتنا کافی ہے جب وہ (علم کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے' اور انسان کی جہالت کیلئے اتنا کافی ہے جب وہ (علم کے بعد) اپنی خود رائی کو پسند کرنے لگے۔

(فائدہ) اس حدیث شریف میں عبادت پر علم کی فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے' کتنے مبارک ہیں وہ لوگ جن کی زندگی علم حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے اور وہ دین کی سمجھ حاصل کرتے ہیں۔

فضائل علم میں عجیب حدیث

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ خَشْيَةٌ ، وَطَلَبَهُ عِبَادَةٌ ، وَمُذَاكَرَتَهُ تَسْبِيحٌ ، وَالْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ ، وَتَعْلِيمَهُ لِمَنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ ، وَبَذْلَهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ ، لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ، وَمَنَارُ سُبُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَهُوَ الْأَنِيسُ فِي الْوَحْشَةِ ، وَالصَّاحِبُ فِي الْغُرْبَةِ ، وَالْمُحَدِّثُ فِي الْخَلْوَةِ ، وَالدَّلِيلُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ ، وَالسِّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ ، وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلَّاءِ ، يَرْفَعُ اللهُ بِهِ أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ قَادَةً ، وَأَئِمَّةً ، تُقْتَصُّ آثَارُهُمْ ، وَيُقْتَدَى بِفِعَالِهِمْ ، وَيُنْتَهَى إِلَى رَأْيِهِمْ . تَرْغَبُ الْمَلَائِكَةُ فِي خُلَّتِهِمْ ، وَبِأَجْنِحَتِهَا تَمْسَحُهُمْ ، يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ ، وَحِيتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُّهُ ، وَسِبَاعُ الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ ، لِأَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ الْقُلُوبِ مِنَ الْجَهْلِ ، وَمَصَابِيحُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ ، يَبْلُغُ

الْعَبْدُ بِالْعِلْمِ مَنَازِلَ الْأَخْيَارِ ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، التَّفَكُّرُ فِيهِ يَعْدِلُ الصِّيَامَ ، وَمُدَارَسَتُهُ تَعْدِلُ الْقِيَامَ ، بِهِ تُوصَلُ الْأَرْحَامُ ، وَبِهِ يُعْرَفُ الْحَلَالُ مِنَ الْحَرَامِ ، وَهُوَ إِمَامُ الْعَمَلِ ، وَالْعَمَلُ تَابِعُهُ ، يُلْهَمُهُ السُّعَدَاءُ وَيُحْرَمُهُ الْأَشْقِيَاءُ﴾ قَالَ أَبُو عُمَرَ [رَحِمَهُ اللهُ] : هو حديثٌ حَسَنٌ . قلتُ : ولعلَّه أَرَادَ الحسنَ اللَّفْظِيَّ لَا الْحُسْنَ الْمُصْطَلَحَ بَيْنَ أَهلِ هذَا الشَّانِ[1] ، واللهُ أَعلمُ .

علم سیکھو کیونکہ اللہ کیلئے علم سیکھنا خشیت ہے' اس کی طلب عبادت ہے' اس کا مذاکرہ تسبیح ہے' اس کی بحث تمحیص جہاد ہے' جس کو علم نہیں اس کو تعلیم دینا صدقہ ہے' علم کے اہل لوگوں پر علم کو خرچ کرنا بڑا ثواب ہے کیونکہ یہ علم حلال و حرام کی نشان راہ ہے' اہل جنت کے راستوں کا مینارہ نور ہے' یہ وحشت کا انیس ہے' بے وطنی میں دولت ہے' خلوت میں باتیں کرنے والا ہے' دکھ سکھ میں رہنما ہے' دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے' دوستوں کے پاس بیٹھنے کے لئے زینت ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بہت سی اقوام کو بلند کرتے ہیں اور ان میں خیر خواہی کے قائد اور امام پیدا کر دیتے ہیں جن کے نقوش و آثار کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کے کردار کی اقتداء کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو انتہائی درجہ دیا جاتا ہے۔ فرشتے ان کی دوستی کی رغبت رکھتے ہیں' ان کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں' ان کیلئے سرسبز اور خشک مخلوق' سمندر کی مچھلیاں' اس کے جانور' خشکی کے درندے اور جانور ہر (مخلوق) استغفار کرتی ہے کیونکہ علم جہالت کے مقابلہ میں دلوں کی حیات ہے اور تاریکیوں کے مقابلہ میں بصیرتوں کی شمع ہے' علم ہی کے ذریعہ انسان دنیا اور آخرت میں صلحاء کی منازل اور بلند درجات تک پہنچتا ہے' اس میں غور و فکر روزہ کے برابر ثواب رکھتا ہے' اس کا پڑھنا پڑھانا رات کی عبادت کا ثواب رکھتا ہے' اس کی وجہ سے صلہ رحمی کی جاتی ہے' اسی سے حلال و حرام کا پتہ چلتا ہے' یہ عمل کا امام ہے عمل اس کے تابع ہے اس کا الہام سعادت مندوں کو کیا جاتا ہے اور بد بختوں کو اس سے محروم کیا جاتا ہے۔

(جامع بیان العلم و فضلہ)

علماء کے قلم شہداء کے خون سے افضل ہیں

(حدیث) حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿یُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ﴾ زَادَ غَيْرُ أَبِي نُعَيْمٍ «فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دَمِ الشُّهَدَاءِ» وقد رُوِيَ هذا عَنِ الحَسَنِ الْبِصْرِيِّ مِنْ قوله ، وهو أَشْبَهُ .

(ابو نعیم[1] ریاضۃ المتقین باسنادہ)

(ترجمہ) قیامت کے دن علماء کی قلموں اور شہداء کے خون کو تولا جائے گا۔ (ہاں اگر کسی وقت جہاد ہی کے ساتھ دین کو بچایا جا سکے تو علماء پر جہاد کرنا علم دین پڑھنے پڑھانے سے افضل ہو گا)۔

(فائدہ) ایک اور روایت میں اس کے آگے یہ اضافہ بھی ہے کہ ''پھر علماء کے قلموں کا وزن شہداء کے خون سے بھاری ہو جائے گا''

(اس حدیث کو حضرت حسن بصری کا ارشاد کہا جائے تو زیادہ مناسب ہے)

عالم اور متعلم میں ہی خیر ہے

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ . وَجَمَعَ بَيْنَ أصبعيه الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ هكَذَا ثُمَّ قَالَ : «الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْخَيْرِ وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ﴾ قوله ﴿وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ﴾ (ابن ماجہ)

(ترجمہ) اس علم کے قبض ہو جانے سے پہلے تم پر اس کا سیکھنا لازم ہے اور اس کا قبض ہونا اس کا اٹھا لیا جانا ہے۔ پھر آپ نے اپنی درمیانی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس طرح سے جمع کیا اور فرمایا عالم اور متعلم ہی خیر میں شریک ہیں باقی تمام (قسم کے) لوگوں میں خیر نہیں ہے۔

---

[1] یہ ابو نعیم: ابو نعیم اصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے محدث ہیں۔

عالم اور جاہل کی مثال

(حدیث) حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى والْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَسَدَت ، وَكَانَتْ منها طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ والْعُشْبَ الْكَثِيرَ ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ ، فَنَفَعَ اللهُ [تعالى] بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا ، وَأَصَابَ طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً . فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِينِ اللهِ [فعلم] ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ وَعَلِمَ وَعَلَّمَ ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا ، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ﴾

جس علم و ہدایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو بجر زمین پر اتری ہو اس (زمین میں) سے ایک حصہ بہت عمدہ تھا جس نے پانی کو قبول کر لیا اور گھاس بھونس بہت پیدا کیا اور اس میں سے ایک حصہ سخت تھا جس نے پانی کو (اپنے پاس) روک لیا اور اس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع پہنچایا انہوں نے اس سے خود پیا دوسروں کو پلایا اور کاشت کاری کی' اور یہ بارش ایک اور حصہ پر پڑی جو بالکل چکنی سیدھی تھی نہ تو اس نے پانی کو روکا اور نہ ہی گھاس پیدا کیا۔ پس یہ مثال ہے اس شخص کی جس نے اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کی اور اس کو اس علم نے نفع دیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا' اور یہ اس شخص کی مثال بھی ہے جس نے اس کے ساتھ سر نہیں اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کیا جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا۔ (بخاری' مسلم)

قابل رشک کون

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا﴾

(بخاری' مسلم)

(ترجمہ) رشک کرنا درست نہیں مگر دو قسم کے لوگوں پر (۱) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کے (نیک کاموں میں) خرچ کرنے پر تلا ہوا ہو (۲) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا ہو اور وہ اس کے مطابق عمل کرتا ہو اور اس کی (دوسروں کو) تعلیم دیتا ہو۔

علماء کی کئی فضیلتیں

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ ، وَإِنَّ المَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ العِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ ، وَإِنَّ العَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ حَتَّى الحِيتَانُ فِي المَاءِ ، وَفَضْلُ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ كَفَضْلِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ عَلَى سَائِرِ الكَوَاكِبِ ، وَإِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ [وإن الأنبياء] لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وُرِّثُوا العِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ﴾

(ترجمہ) جو شخص کوئی ایسا راستہ چلا جس میں اس نے علم کی جستجو رکھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیں گے' اور طالب علم جو (یہ) کر رہا ہوتا ہے اس کی خوشی میں فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور عالم کیلئے آسمان کی مخلوقات اور زمین کی مخلوقات حتی کہ پانی کی مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں۔ اور عالم کی عبادت گذار پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔ بلا شبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کرام کو دینار و درہم (دنیا کی دولت) کا وارث نہیں بنایا گیا بلکہ ان کو علم کا وارث بنایا گیا پس جس نے (انبیاء کرام کے) علم کو حاصل کیا اس نے (آخرت کی عزت اور نعمتوں کا) بڑا نصیب حاصل کیا۔ (ابو داود' ابن ماجہ' ابن حبان)

صحیح عالم کی شان

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عُلَمَاءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا فَبَذَلَه لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا وَلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا فَذٰلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَابُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِى جَوِّ السَّمَاءِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا وَشَرَى بِهِ ثَمَنًا فَذٰلِكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ هٰذَا الَّذِى آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا وَشَرَى بِهِ ثَمَنًا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْحِسَابُ﴾.

اس امت کے علماء دو قسم کے آدمی ہیں (۱) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور اس نے آگے لوگوں تک پہنچایا مگر اس کو اس کام پر کوئی طمع نہ ہوئی اور اس کے بدلے میں کوئی شے نہ خریدی، یہ عالم ایسا ہے جس کیلئے سمندر کی مچھلیاں، خشکی کے جانور اور فضاؤں میں اڑنے والے پرندے (بھی) استغفار کرتے ہیں۔ (۲) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطاء کیا لیکن اس نے لوگوں تک پہنچانے میں بخل کیا اس کو علم پر لالچ نے گھیر لیا اور اس کے بدلہ میں دنیا حاصل کی پس اس شخص کو روز قیامت دوزخ کی لگام ڈالی جائے گی اور ایک پکارنے والا ندا کرے گا یہ ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطاء کیا لیکن اس نے علم پہنچانے میں اللہ کے بندوں سے بخل کیا اور اس پر لالچ نے گھیرا اور اس کے بدلہ میں دنیا حاصل کی اس طرح سے (اس کی رسوائی کی جائے گی) حتیٰ کہ (قیامت کے دن کا لوگوں سے) حساب وکتاب ختم ہو جائے۔ (طبرانی باسنادہ)

خدا کی رحمت کے مستحق

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا﴾ (ابن ماجہ، ترمذی وقال حسن)

(ترجمہ) دنیا بھی معلون ہے اور جو کچھ اس دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو چیز اس کے ساتھ منسلک ہو اور عالم اور طالب علم۔

(فائدہ) ملعون کا معنی ہے کہ اس پر خدا کی رحمت نہیں ہوتی (امداد اللہ)۔

علماء ہدایت کے ستارے ہیں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ
كَمَثَلِ النُّجُومِ يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ
أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ﴾. (مسند احمد)

(ترجمہ) زمین میں علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں رہنمائی لی جاتی ہے پس جب ستارے بے نور ہو جائیں تو یقین ہو جاتا ہے کہ رہنمائی پانے والے راہ سے بھٹک جائیں گے۔

عالم کی عابد پر عظیم فضیلت

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں دو شخصوں کا ذکر کیا گیا ان میں سے ایک عابد تھا دوسرا عالم تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ؛ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ﴾

(ترمذی' حدیث حسن)

(ترجمہ) عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے میری تم میں سے ادنی پر' پھر آپ نے ارشاد فرمایا' اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے' آسمانوں اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی سمندر میں لوگوں کو دین کی تعلیم دینے والے کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں
(فائدہ) اس حدیث کا ترکیب نحوی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے لیکن مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو خود عالم پر رحمت کرتے ہیں اور باقی مخلوقات رحمت کی دعا کرتی ہیں (امداد اللہ)۔

علماء کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ قِفْ حَتّٰى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ﴾ . (الترغیب والترہیب ابو القاسم اصبہانی باسنادہ)

(ترجمہ) عالم اور عابد کو جب (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو عابد کو کہا جائے گا تم جنت میں چلے جاؤ اور عالم سے فرمایا جائے گا آپ ٹھہرئے اور لوگوں کیلئے شفاعت (کر کے ان کو جنت میں) لے جایئے۔

علماء سے اللہ تعالیٰ کی محبت

(حدیث) حضرت ثعلبہ بن حکمؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ [للعلماء] يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ : إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِي وَحِلْمِي فِيكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ مِنْكُمْ وَلَا أُبَالِي﴾ (طبرانی بسند جید)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کیلئے اپنی کرسی پر رونق افروز ہوں گے تو علماء سے فرمائیں گے میں نے تمہارے اندر اپنا علم اور حلم اس لئے رکھا تھا کہ جو خطائیں تم سے واقع ہوں ان کو تمہاری خاطر معاف کر دوں اور مجھے (تمہارے نافرمانی کرنے نہ کرنے میں) کوئی حرج اور خوف نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے علماء کو علم دیا ہی ان کو معاف کرنے کیلئے ہے

(حدیث) حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَبْعَثُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ إِنِّي لَمْ أَضَعْ عِلْمِي فِيكُمْ لِأُعَذِّبَكُمْ اذْهَبُوا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کو قبروں سے اٹھائیں گے تو (ان میں سے) علماء کو الگ کر دیں گے پھر فرمائیں گے اے جماعت علماء! میں نے تمہیں علم اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم کو عذاب دوں گا جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔

(فائدہ) یہ اور اس طرح کی دیگر تمام احادیث کا مصداق وہ علماء ہیں جو علم دین کے مطابق صحیح طور پر عمل کرتے ہوں علمائے سوء نہ ہوں اللہ تعالیٰ ان کی چھوٹی بڑی لغزشیں انشاء اللہ معاف فرمادیں گے (مترجم)۔

عالم اور عابد کے درمیان جنت میں ستر درجوں کا فاصلہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى العابد سَبْعُونَ دَرَجَةً بَيْنَ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ حُضْرُ الْفَرَسِ سَبْعِينَ عَامًا﴾ (اصبہانی بضعف)

(ترجمہ) عالم کی عابد پر ستر درجہ فضیلت ہے' ہر دو درجوں کے درمیان ستر سال تیز گھوڑے (کے چلنے) کا فاصلہ ہے۔

ایک فقیہ شیطان کے سامنے ہزار عابد پر بھاری ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ﴾ ۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

(ترجمہ) ایک فقیہ عالم شیطان پر ایک ہزار عبادت گذاروں سے زیادہ بھاری ہے۔

(فائدہ) عابد پر عالم کے بھاری ہونے کا ایک مطلب یہ ہے کہ عابد عالم نہیں ہوتا کہ وہ شیطان کے مکروں سے محفوظ رہ سکے (۲) مطلب یہ ہے کہ عابد صرف اپنے لئے عبادت کرتا ہے جبکہ عالم اپنی عبادت کے ساتھ اپنے علم کے مطابق بہت سے لوگوں کو بھی دوزخ سے اور شیطان کے فتنوں سے بچا کر جنت میں لے جاتا ہے (مترجم)۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں تم پر علم سیکھنا لازم ہے مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ لوگ جو اللہ کے راستہ میں شہید ہوئے جب وہ علماء کی شان و شوکت دیکھیں گے تو وہ اس کی خواہش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عالم اٹھاتا۔ حالانکہ کوئی بھی عالم بن کر پیدا نہیں ہوتا علم تو سیکھنے سے آتا ہے۔

حضرت ابو الاسودؒ (حضرت علیؓ کے شاگرد) فرماتے ہیں علم سے بڑی کوئی عزت نہیں بادشاہ لوگوں پر حاکم ہیں اور علماء بادشاہوں پر حاکم ہیں۔

حضرت عبداللہ بن المبارک سے پوچھا گیا انسان کون ہیں ؟ فرمایا علماء پوچھا گیا بادشاہ کون ہیں ؟ فرمایا زاہد (دنیا سے کنارہ کش) لوگ۔ پوچھا گیا بے وقوف کون ہے ؟ فرمایا جو دین کے بدلہ میں دنیا کمائے۔

اللہ کی رضا کیلئے علم سیکھنا سکھانا

طالب علم کی فرشتے زیارت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت صفوان بن عسال مرادیؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مسجد میں اپنی سرخ چادر کی ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ ارشاد فرمایا طالب علم کیلئے خوش آمدید' بلاشبہ طالب علم کیلئے فرشتے اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں جس چیز کی وہ طلب کرتا ہے اس سے وہ محبت کی وجہ سے ایک دوسرے پر سوار ہو کر آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں۔ (مسند احمد' طبرانی' ابن حبان' ابن ماجہ بلفظہ)

عالم اور طالب کے فضائل

(حدیث) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ سے میں نے سنا آپ نے فرمایا ﴿مَنْ غَدَا يُرِيدُ الْعِلْمَ يَتَعَلَّمُهُ لِلّٰهِ فَتَحَ اللّٰهُ لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَفَرَشَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَكْنَافَهَا ، وَصَلَّتْ عَلَيْهِ [الْمَلَائِكَةُ] وَمَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ وَحِيتَانُ الْبَحْرِ . وَلِلْعَالِمِ مِنَ الْفَضْلِ عَلَى الْعَابِدِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَصْغَرِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ . وَالْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ، أَلَا إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا ، وَلٰكِنَّهُمْ وَرَّثُوا[2] الْعِلْمَ ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظِّهِ ، وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيبَةٌ لَا تُجْبَرُ ، وَثُلْمَةٌ لَا تُسَدُّ ، وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ ، مَوْتُ قَبِيلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ﴾

(ابوداود' ابن حبان' بیہقی و ہذا لفظہ)

جو شخص طلب علم میں نکلتا اور اس کو اللہ کیلئے سیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا ایک

دروازہ کھول دیتے ہیں اور فرشتے اس کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں اور اس پر فرشتے اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔ عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر ہوتی ہے (جو ہمیں نظر ہی نہیں آتا) علماء انبیاء کے وارث ہیں، سن لو! انبیاء کرام دینار اور درہم (دولت و دنیا) کے وارث نہیں بنائے گئے بلکہ وہ علم الٰہی کے وارث بنائے گئے ہیں جس نے اس کو حاصل کیا اس نے (انبیاء کی وراثت کا) حصہ حاصل کیا۔ عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کا نقصان پورا نہیں ہوتا اور ایسا خلا ہے جو پر نہیں ہوتا، وہ ایک ستارہ ہے جو بے نور کر دیا گیا، قبیلہ کی موت عالم کی موت سے زیادہ آسان (اور سستی) ہے۔

ضروری مسائل سیکھنے سکھانے کی فضیلت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ مَا مِنْ رَجُلٍ تَعَلَّمَ كَلِمَةً أَوْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتَعَلَّمُهُنَّ وَيُعَلِّمُهُنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ﴾ (ابو نعیم فی ریاضۃ المتقین)

(ترجمہ) جو شخص بھی کوئی ایک مسئلہ یا دو مسئلے یا تین مسئلے یا چار مسئلے یا پانچ مسئلے سیکھے جن کو اللہ عزوجل نے فرض قرار دیا تھا، ان کو سکھایا بھی اور سکھایا بھی تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

افضل صدقہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ﴾ .

(ابن ماجہ)

(ترجمہ) سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھلائے

ایک آیت سیکھنا سو رکعات سے افضل، ایک مسئلہ سکھانا ہزار رکعات سے افضل

(حدیث) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لأن تغدو فتعلم آية من كتاب [الله] خير لك من أن تصلي مائة ركعة، ولأن تغدو فتعلم بابا من العلم عمل به أو لم يعمل خير من أن تصلي ألف ركعة﴾

(ابن ماجہ بسند حسن)

(ترجمہ) تو قرآن پاک کی ایک آیت سیکھ کر صبح کرے تو یہ تیرے لئے سو رکعات (نفل) پڑھنے سے افضل ہے اور اگر علم کا ایک باب (یا مسئلہ) سکھا کر صبح کرے چاہے اس پر عمل کیا جائے یا نہ اس سے بہتر ہے کہ تو ایک ہزار رکعات (نفل ادا کرے)۔

جنت کے باغ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا علم (دین) کی مجلسیں (طبرانی وفیہ رجل لم یسم)

مسلمان کی گمشدہ پونجی

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :﴿الحكمة ضالة المؤمن فحيث وجدها فهو احق بها﴾

(ترمذی وقال حسن)

(ترجمہ) حکمت (دین کی سمجھ) مومن کی متاع گمشدہ ہے جہاں بھی اس کو پائے اس کا یہ مومن ہی زیادہ حق دار ہے۔

(فائدہ) اس کا مطلب یہ ہے کہ صحیح علم دین جہاں سے ملے انسان کو حاصل کرنا چاہئے غلط لوگوں اور غلط کتابوں سے علم حاصل نہ کرے اور اگر کوئی صاحب استعداد طالب ہے تو اس تک حکمت اسلام کو پہنچانا چاہئے

پتھر' ڈھیلے اور درخت استغفار کرنے لگے

(حدیث) حضرت قبیصہ بن مخارقؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا

اے قبیصہ تمہیں یہاں کیا چیز لائی ہے؟ میں نے عرض کیا میری عمر بہت ہو گئی' میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کچھ سکھائیں جو مجھے فائدہ دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "اے قبیصہ تم جس پتھر' ڈھیلے اور درخت کے پاس سے گذرے ہو اسی نے تمہارے لئے استغفار کیا" (تمہارے علم کی طلب میں نکلنے کی وجہ سے) (مسند احمد وفی اسنادہ راولم یسم)

کامل حج کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ﴾.

(طبرانی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا ارادہ دین سیکھنے یا سکھانے کا ہی ہوتا ہے تو اس کو اس حاجی جیسا اجر و ثواب دیا جاتا ہے جس کا حج کامل ہو (کوئی جنایت یا دم نہ آیا ہو)۔

طالب علم طلب علم کے وقت اللہ کی راہ میں

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

:﴿مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جو شخص علم کی طلب میں نکلا وہ اللہ کے راستہ میں (جہاد میں) ہے حتیٰ کہ (گھر واپس) لوٹ آئے۔

(فائدہ) ابن ماجہ میں یہ حدیث اس طرح سے ہے کہ جو شخص میری مسجد میں آیا وہ اس میں دین کیلئے آیا ہے اس کو سیکھنے یا سکھانے کیلئے تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ کے درجہ میں ہے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آیا ہے وہ اس آدمی کے منزلہ میں ہے جو کسی غیر کے سامان پر نظر رکھتا ہو۔ (ابن ماجہ)

طلب علم میں ذاتی کاموں پر بھی مغفرت

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

:﴿مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ ، وَلَا تَخَفَّفَ ، وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِي طَلَبِ عِلْمٍ (٢) إِلَّا غُفِرَتْ (٣) لَهُ ذُنُوبُهُ (٤) حَيْثُ يَخْطُو عَتَبَةَ دَارِهِ﴾

(طبرانی)

جب کوئی شخص طلب علم میں اپنے گھر کی دہلیز پار کرتا ہے پھر جوتا پہنتا ہے یا موزہ یا کوئی کپڑا تو اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

طالب علم کا ثواب

(حدیث) حضرت واثلہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ طَلَبَ عِلْمًا [فأدركه كتب الله له كفلين من الأجر ، ومن طلب علمًا] فلم يدركه كَتَبَ اللهُ لَهُ كِفْلًا مِنَ الْأَجْرِ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص علم طلب کرے اور اس کو حاصل کرلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوہرا ثواب لکھ دیتے ہیں، اور جس نے علم طلب کیا مگر اس کو حاصل نہ کر سکا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک درجہ کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔

نبی اور عالم کے درجہ میں فرق

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ جَاءَهُ أَجَلُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ إِلَّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص (عالم) کا اجل آپہنچا جب کہ وہ طلب علم میں مشغول تھا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان صرف نبوت کے درجہ کا فاصلہ ہوگا (نبوت کا علم سے انتہائی بلند درجہ کا فاصلہ ہے کوئی شخص اس فرق کو معمولی فرق نہ سمجھے) (مترجم)۔

طلب علم میں مرنے والا شہید

(حدیث) حضرت ابوذر اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں دین کا ایک مسئلہ سیکھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ہزار نفل رکعات پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ دونوں حضراتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (بزار)

(ترجمہ) جب کسی طالب علم پر موت واقع ہو جبکہ وہ اسی حالت (طلب علم) میں مرا ہو تو وہ شہید ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رات کے کسی حصہ میں علم کا مذاکرہ کرنا میرے نزدیک تمام رات کی عبادت سے افضل ہے۔ حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں جو شخص یہ رائے دے کہ علم کیلئے نکلنا جہاد نہیں ہے تو اس کی رائے اور عقل میں نقص ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں طلب علم نفلی عبادتوں سے افضل ہے۔

علم دین میں ریا اور جھگڑا وغیرہ چھوڑنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ابو داود، ابن ماجہ، ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جس نے کسی باطل کے بطلان کو ظاہر کرتے ہوئے خود رائی سے پرہیز کیا اس کے لئے جنت کے ماحول میں محل بنایا جائے گا، اور جس نے حق کو ثابت کرتے ہوئے خود رائی سے پرہیز کیا اس کیلئے جنت کے درمیان میں محل بنایا جائے گا اور جس کے اخلاق اچھے ہوئے اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں محل بنایا جائے گا۔

علم کی تعلیم، تصنیف، تحریر اور روایت کرنے کا ثواب

تین چیزوں کا مرنے کے بعد بھی نفع

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ. وَمَنْ تَرَكَ[2] الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي وَسَطِهَا. وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي أَعْلَاهَا﴾ (مسلم)

جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کے عمل بھی منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین چیزوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (جیسے مسجد، مدرسہ، مسافر خانہ، ہسپتال وغیرہ بنوایا)، یا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے (مرنے والے کی تصنیف و تدریس وغیرہ سے)، یا اولاد صالح (روحانی یا جسمانی) جو اس کیلئے دعا کرے (یا ایصال ثواب کرے)۔

متعلم کے عمل کا ثواب استاذ کیلئے بھی

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ﴾.
(ابن ماجہ)

جس نے تھوڑا سا علم بھی سکھایا اس کو عمل کرنے والے (جتنا) ثواب دیا جائے گا لیکن عمل کرنے والے کے ثواب سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

(فائدہ) حضرت سمرہ کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا لوگوں نے اس علم جیسا کوئی صدقہ نہیں کیا جس کو پھیلایا جاتا ہے۔ (طبرانی)

سب سے بڑا سخی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الْأَجْوَدِ
الْأَجْوَدِ؟ اَللّٰهُ الْأَجْوَدُ الْأَجْوَدُ ، وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ ، وَرَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يُقْتَلَ﴾ .

کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی سے بھی بہت بڑے سخی کا پتہ نہ بتاؤں ؟ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑے سخی سے بہت بڑے سخی ہیں اور میں اولاد آدم میں سب سے بڑا سخی ہوں اور میرے بعد انسانوں میں سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے جس نے علم سیکھا پھر اپنے علم کو (لوگوں میں) پھیلایا یہ روز قیامت اکیلا ایک امت کی شکل میں قبر سے اٹھے گا۔ اور وہ آدمی (بھی سخی ہے) جس نے اپنی جان کی اللہ تعالیٰ کیلئے (میدان جہاد میں) سخاوت کی حتیٰ کہ اس کو شہید کر دیا گیا۔ (ابو یعلی' شعب الایمان بیہقی' باسنادہما)

ایک شخص کو ہدایت کی رہنمائی کرنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے

(حدیث) حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿وَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدَى بِهُدَاكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ فِي الصَّحِيحَيْنِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ .

(ابو داود و ھو عند الشیخین فی حدیث طویل)

(ترجمہ) اللہ کی قسم تمہاری رہنمائی سے کسی ایک شخص کا ہدایت پانا تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(فائدہ) آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عرب سرخ اونٹوں کو سب سے بڑی دولت سمجھتے تھے کیونکہ وہ ان کے دودھ کو پینے کے کام میں لاتے تھے گوشت کو کھانے کے' اون کو لباس کے لئے اور سفر اور بار برداری کا کام بھی انہیں سے لیتے تھے گویا کہ ان کی زندگی کی اکثر ضروریات ان سے پوری ہو جاتی تھیں۔ (مترجم)

مبلغین اسلام کیلئے حضورؐ کی خاص دعا

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ

سے فرماتے ہوئے سنا (ابوداود، ترمذی و صحیح وابن حبان الا انہ قال رحم اللہ)
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس شخص کا چہرہ تروتازہ رکھے جس نے ہم سے (بلاواسطہ یا بالواسطہ) کوئی دین کی بات سنی پھر اس کو اسی طرح سے پہنچایا جس طرح سے اس کو سنا تھا کیونکہ بعض وہ لوگ جن کو بات پہنچائی جارہی ہے وہ سننے والے سے زیادہ لائق اور زیادہ حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔

کتابتِ علم تہجد پڑھنے سے افضل ہے

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا میں رات کو تہجد پڑھوں یا علم دین کو لکھوں؟ تو فرمایا علم کو لکھو (کیونکہ علم دین کے لکھنے کا لکھنے والے کو بھی نفع ہوگا اور دوسرے لوگوں کو بھی لکھنے والے کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی لیکن تہجد! تو صرف اس کے ادا کرنے کا (ایک ہی درجہ کا) ثواب ہوگا۔

قرآن وسنت پر عمل کرنے اور ان کو مضبوطی سے تھامنے کا ثواب

اللہ کی محبت اور گناہوں کی مغفرت نصیب ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

اے نبی آپ فرمادیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت (بھی) کریں گے اور تمہارے گناہ (بھی) بخش دیں گے۔

(فائدہ) اس مسئلہ میں آیات بہت زیادہ ہیں ہم نے صرف ایک آیت پر اکتفاء کیا ہے۔ (مترجم)

تم گمراہ اور ہلاک نہیں ہوگے

(حدیث) حضرت ابو شریح الخزاعیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: **﴿أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ﴾ قَالُوا : بَلَى . قَالَ : ﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ . فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَ لَنْ تَهْلِكُوا بَعدَهُ أَبَدًا﴾**

(طبرانی، بزار)

(ترجمہ) تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور گواہی دیتے ہیں) آپ نے فرمایا اس قرآن پاک کی ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں، تم اس کو مضبوطی سے تھامو تو تم کبھی گمراہ نہ ہوؤ اور کبھی ہلاک نہ ہوؤ۔

سنت کو زندہ کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے ایک دن ارشاد فرمایا "اے بلال جان لو!" عرض کیا یا رسول اللہ کیا جانوں؟ فرمایا جان لو! جس نے میری اس سنت کو زندہ کیا (عمل کر کے یا لوگوں میں اس کی اشاعت کر کے) جس کو میرے (اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد کسی زمانہ میں) چھوڑ دیا گیا تو اس کو اس شخص کا ثواب بھی ملے گا جس نے اس (سنت کے احیاء کے بعد اس پر) عمل کیا بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے۔ اور جس نے کوئی گمراہ کن بدعت (دین میں نئی بات) ایجاد کی جس کو نہ اللہ نے پسند کیا ہو نہ اس کے رسول نے تو اس پر ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی ہو گا جنہوں نے اس بدعت پر عمل کیا یہ بوجھ لوگوں کے (گناہوں کے) بوجھ سے کچھ کم نہ کرے گا۔
(ابن ماجہ' ترمذی و قال حدیث حسن)

(فائدہ) یعنی جس سنت پر لوگوں نے کسی زمانہ میں یا کسی علاقہ میں عمل کرنا چھوڑ دیا ہو وہاں پر کسی کا اس سنت پر عمل کرنے اور اس سنت کو زندہ کرنے کا ثواب یہ ہے کہ زندہ کرنے والے کو ان لوگوں کے ثواب جتنا ثواب ہو گا اور لوگوں کے عمل کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہو گی۔ اسی طرح سے بدعت کے موجد کو ایجاد کا گناہ بھی ہو گا اور بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کا گناہ بھی موجد پر ہو گا اور بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کمی نہیں ہو گی۔

ابواب طہارۃ

طہارۃ، مسواک، وضو، غسل، تحیۃ الوضو وغیرہ کا ثواب

(۲) ابواب الطہارۃ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

«إِنَّ اللّٰهَ يحبُّ التوابينَ ويحبُّ المتطهرينَ» (سورۃ البقرہ / ۲۲۲)

(ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے

وضو کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں «يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ»

اے لوگو! ایمان والو! جب تم نماز کیلئے اٹھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ، اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت (دھوؤ)۔ اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو، اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو، یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین (کی جنس) پر سے (ہاتھ مار کر) اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرمائے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

وضو سے تمام صغیرہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

:﴿إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ[1] الْمَاءِ ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ﴾

(مسلم)

جب کوئی مسلمان مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا مونہہ دھوتا ہے تو اس کے مونہہ سے ہر گناہ جس کی طرف اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پانی سے یا پانی کے آخری قطرہ سے نکل جاتا ہے۔ پس جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ہر وہ گناہ جس کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو ہر وہ گناہ جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (مسجد کی طرف) گناہوں سے پاک صاف ہو کر جاتا ہے (اور اس کی نماز اللہ تعالیٰ کی طرف سے نمازی کیلئے انعام ہوتی ہے)۔

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز کے ارادہ سے وضو کیلئے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی ہتھیلیوں سے پہلے قطرہ کے ساتھ سب گناہ گر جاتے ہیں' پھر جب وہ کلی کرتا اور ناک میں پانی چڑھاتا اور ناک کو جھاڑتا ہے تو ہر گناہ اس کی زبان اور ہونٹوں سے پہلے قطرہ کے ساتھ گر جاتا ہے' پھر جب وہ اپنا مونہہ دھوتا ہے تو ہر گناہ اس کے کان اور آنکھ سے پہلے قطرہ کے ساتھ گر جاتا ہے' پھر جب وہ کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو (اور اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو) پھر جب وہ نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کر دیتے ہیں اور اگر (وضو کر کے) بیٹھ جاتا ہے (نماز نہیں پڑھتا)

تو گناہوں سے پاک ہو کر بیٹھتا ہے۔ (مسند احمد بسند حسن)

ایک نماز سے دوسری نماز تک کے صغیرہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ [ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ] إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا﴾
(نسائی)

جو شخص وضو کرتا ہے اور وضو بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر (کوئی سی فرض) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے (صغیرہ) گناہ اس نماز سے لیکر اگلی نماز کے درمیان تک کے معاف کر دئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس نماز کو ادا کر لے۔

اگلے پچھلے صغیرہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت حمران کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے وضو کا پانی منگایا وہ ٹھنڈی رات میں (کہیں) باہر جانا چاہتے تھے' میں آپ کے پاس پانی لایا تو آپ نے اپنا مونہہ اور ہاتھ دھوئے تو میں نے عرض کیا اس سخت ٹھنڈی رات میں آپ کو اتنا کافی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوءَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ﴾
(بزار بسند حسن)

(ترجمہ) جو شخص (نماز کیلئے یا ویسے ہی ثواب اور طہارت کیلئے) اچھی طرح وضو کرے تو اس کے اگلے پچھلے (تمام صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(نوٹ) اعمال صالحہ سے صغیرہ (چھوٹے) گناہ معاف ہوتے ہیں بڑے گناہ توبہ کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔

اعضائے وضو کی روشنی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا (بخاری، مسلم)

﴿إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ﴾

میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حالت میں بلائے جائیں گے کہ ان کے آثار وضو سے (اعضائے وضو) چمکتے ہوں گے پس تم میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ اپنی چمک دمک کو زیادہ کرے تو اس کو یہ کر لینا چاہئے۔

جنت کے زیور

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست حضور ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا (مسلم وابن خزیمہ بلفظہ)

(ترجمہ) جنت کے زیور (کنگن وغیرہ) مومن کو وہاں تک پہنائے جائیں گے جہاں تک وضو (کرتے وقت وضو کا پانی) پہنچے گا۔

سردی اور مشقت میں وضو کا ثواب

جنت میں درجات بلند

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ﴾
قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ : ﴿إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ! فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ !﴾ (مسلم)

(ترجمہ) کیا میں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف کرتے ہیں اور (جنت میں) درجات بلند کرتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ (ضرور بتایئے)! آپ نے فرمایا وضو کو مشقت کے موقعوں میں اچھی طرح سے کرنا اور مساجد کی طرف زیادہ قدموں سے چل کر جانا اور ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تمہارے لئے کوشش اور محنت کی جگہ ہے' یہی تمہارے لئے کوشش اور

محنت کا مقام ہے (تاکہ گناہوں سے بچ جاؤ اور درجات کی بلندی حاصل کرو)۔

سردی کے وضو کا دوہرا ثواب

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

:﴿مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص سخت سردی میں اچھی طرح پانی کے ساتھ وضو کرے اس کو ثواب کا دوہرا حصہ ملتا ہے (ایک حصہ وضو کا دوسرا سردی سہنے کا)۔

مسواک کا ثواب

اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ﴾

(نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، بخاری معلقا، احمد من حدیث ابن عمر والطبرانی من حدیث ابن عباس وزاد فیہ ومجلاۃ للبصر)۔

(ترجمہ) مسواک مونہہ کی صفائی کا آلہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے (طبرانی کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ یہ مسواک) نظر کو بھی تیز کرتا ہے۔

فرشتہ تلاوت کرنے والے کے مونہہ پر اپنا مونہہ رکھتا ہے

(حدیث) حضرت علیؓ نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

:﴿إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ فَيَدْنُو مِنْهُ [كلما قرأ آية] أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا حَتَّى يَضَعَ

فَاهُ عَلَى فِيهِ فَمَا يَخرجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِى جَوْفِ الْمَلَكِ ، فَطَهِّرُوا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ﴾

جب کوئی بندہ مسواک کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی تلاوت قرآن کو سنتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے' جب بھی وہ کوئی آیت یا اس کے برابر کا کوئی (قرآن پاک کا) جملہ تلاوت کرتا ہے تو یہ فرشتہ اس کے مونہہ پر اپنا مونہہ رکھ لیتا ہے پس قرآن پاک کا جو حصہ بھی نمازی کے مونہہ سے نکلتا ہے وہ سیدھا فرشتے کے اندر جاتا ہے اس لئے اپنے مونہوں کو قرآن پاک کیلئے پاک رکھا کرو۔ (بزار بسند جید)

مسواک والی نماز بغیر مسواک والی سے ستر درجہ افضل

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ﴾ .

(کتاب السواک ابو نعیم بسند حسن)

(ترجمہ) مسواک کر کے دو رکعات پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعات پڑھنے سے افضل ہے۔

ہمیشہ وضو سے رہنے کا ثواب

وضو پر وضو کرنے سے دس نیکیاں

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے

﴿مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ﴾ .

(ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجہ باسانید ہم)

جو آدمی وضو پر وضو کرے گا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حضرت بلالؓ کی شان

(حدیث) حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ایک دن صبح کے وقت تشریف لائے اور حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا اے بلال تم کس وجہ سے مجھ سے پہلے جنت میں سبقت کر گئے؟ گذشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سامنے تیرے چلنے کی آواز سنی تو حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جب بھی اذان دی ہے تو دو رکعتیں ادا کی ہیں اور جب بھی وضو ٹوٹا ہے میں نے اسی وقت وضو کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ہاں) اسی وجہ سے (ابن خزیمہ)

(فائدہ) اس حدیث میں حضرت بلال کا حضور ﷺ سے آگے چلنے کا مطلب علامہ ابن قیم نے حادی الارواح میں یہ لکھا ہے کہ

حضور ﷺ جب سب سے پہلے جنت میں تشریف لے جائیں گے تو حضرت بلال بطور دربان کے حضور ﷺ کے آگے آگے چلیں گے۔ (مترجم)

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿مَا مِنكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ يَقُولَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

(ترجمہ) تم میں سے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر **اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمد اعبده ورسوله** پڑھتا ہے تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

دو وضوؤں کے درمیان کے گناہ معاف

(حدیث) حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا "جو شخص وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے پھر تین مرتبہ کلی کرتا ہے اور تین مرتبہ

ناک میں پانی ڈالتا ہے اور تین مرتبہ اپنا مونہہ دھوتا ہے اور تین مرتبہ اپنے ہاتھ کہنیوں تک (دھوتا ہے) پھر اپنے سر کا مسح کرتا ہے پھر اپنے پاؤں دھوتا ہے پھر کوئی بات نہیں کرتا حتیٰ کہ یہ کہتا ہے **لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمد اعبده ورسوله**

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان کے (چھوٹے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(ابو یعلی باسنادہ)

بخشش کا پروانہ

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۂ کہف کی تلاوت کرلے تو وہ اس کیلئے قیامت کے دن نور بنے گی اس کی تلاوت کی جگہ سے لیکر مکہ مکرمہ تک۔ اور جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات تلاوت کیں اور (اس دن) دجال کا ظہور ہو گیا تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور جس نے وضو کیا پھر یہ پڑھا **سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك**

تو اس کی یہ دعا ایک کاغذ پر لکھ کر ایک صندوق میں رکھ دی جائے گی پھر اس (صندوق کو) قیامت تک نہیں کھولا جائے گا (پھر جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کے حساب کے وقت یہ کاغذ نکال کر اس کا وزن کیا جائے گا اور اس کی برکت سے انشاء اللہ اس کی بخشش ہو گی)

(طبرانی بسند جید و نسائی)

وضو کے بعد کی دو رکعات کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا اے بلال! تم مجھے سب سے زیادہ مقبول عمل بتاؤ جو تم نے اسلام میں کیا ہو؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے سامنے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال نے عرض کیا میں نے اپنی سمجھ میں کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس سے میں پر امید ہوں سوائے اس کے کہ میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس

وضو کے ساتھ کچھ نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں جو میری مقدر میں پڑھنے کیلئے لکھی گئی۔
(بخاری، مسلم)

جنت کا انعام

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، وَيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾
(مسلم)

(ترجمہ) جو شخص وضو کرے اور وضو بھی اچھی طرح سے کرے پھر دو رکعات ظاہر اور باطن کی توجہ کے ساتھ ادا کرے تو اس کے لئے جنت لازم کر دی جاتی ہے۔

سابقہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت عثمانؓ نے وضو کیا پھر فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر فرمایا **﴿مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .** (بخاری، مسلم)

جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح سے ادا کیں کہ ان کی ادائیگی کے وقت اپنے نفس سے کوئی بات چیت نہ کی تو اس کے سابقہ (چھوٹے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

نماز کے ابواب

اذان، اقامت، نماز، جماعت، امامت، مساجد، بعد نماز اذکار وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کی رضا کیلئے اذان دینے کا ثواب

موذن کی فضیلت قرآن پاک میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

«وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ : إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ»

اور بات کے لحاظ سے اس شخص سے زیادہ کون بہتر ہے جس نے اللہ کی طرف (نماز' اسلام اور اعمال صالحہ کی) دعوت دی اور نیک عمل کئے اور کہا کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میرے علم کے مطابق یہ آیت موذنین (کی فضیلت) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(حدیث) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلی صف (میں نماز پڑھنے والوں) پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور موذن کی مغفرت کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کی (اذان کی) رطب ویابس (خشک وتر) ہر مخلوق تصدیق کرتی ہے اور جتنے لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ان کے ثواب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے۔ (احمد' نسائی)

(کیونکہ اسی موذن نے ہی ان کو نماز کی دعوت کیلئے اذان دی ہے اور عمل کرنے والے اور دعوت دینے والے دونوں ثواب میں برابر کے حصہ دار ہیں)۔

(فائدہ) اور "جہاں تک آواز پہنچنے سے مغفرت" کا مطلب وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اسی درجہ کی مغفرت فرماتے ہیں جس درجہ میں اس نے اپنی آواز کو اونچا کیا۔ اس کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ جہاں تک مؤذن کی اذان کی آواز پہنچتی ہے اگر اتنا فاصلہ تک بھی مؤذن کے گناہ ہوں تو ان کو بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔

مؤذن پر اللہ کا ہاتھ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

:﴿یَدُ الرَّحْمٰنِ فَوْقَ رَأْسِ الْمُؤَذِّنِ وَإِنَّهُ لَيُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ أَيْنَ بَلَغَ﴾ ۔

(طبرانی باسنادہ)

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ مؤذن کے سر پر ہوتا ہے اور جہاں تک اس کی (اذان کی) آواز پہنچتی ہے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

اذان کے ثواب کا کسی کو اندازہ نہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے پھر ان کو (اذان اور پہلی صف میں نماز کا) موقعہ نہ ملے سوائے اس کے کہ وہ اس میں قرعہ اندازی کریں تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ (بخاری، مسلم)

(لیکن ان کو ان کے ثواب کا علم نہیں اس لئے وہ قرعہ اندازی نہیں کرتے بلکہ سبقت کی بھی کوشش نہیں کرتے)۔

اگر اذان کے ثواب کا علم ہو تو تلواریں چلنے لگیں

(حدیث) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّأْذِينِ لَتَضَارَبُوا عَلَيْهِ بِالسُّيُوفِ﴾ ۔ (احمد باسنادہ)

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان کا کتنا ثواب ہے تو وہ (اذان دینے کیلئے) تلواروں سے مقابلہ کر کے (سبقت لے کر اذان دینے کی) کوشش کرنے لگیں۔

قیامت میں مؤذنین کی گردنیں لمبی ہوں گی

(حدیث) حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے ﴿الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (مسلم)
قیامت کے دن مؤذن سب لوگوں میں لمبی گردنوں والے ہوں گے۔
(فائدہ) لمبی گردن کا ایک مطلب یہ ہے کہ ان کے عمل کثیر ہوں گے جو ان کو اذان اور نماز کی برکت سے حاصل ہوں گے یا حقیقۃ ان کی گردنیں لمبی ہوں گی کہ لوگ تو روز قیامت کے رش اور رنج میں ہوں گے کسی کا پسینہ اس کے مونہہ تک پہنچ رہا ہوگا کسی کے کانوں تک اور کسی کا سر سے بھی اوپر تو گویا کہ اس دن مؤذن حضرات دیگر لوگوں سے گردنوں کے اعتبار سے طویل ہوں گے اور سروں کے اعتبار سے بلند ہوں گے 'یا یہ کہ ان کی گردنیں دراز نہیں ہوں گی بلکہ ان کا مقام و مرتبہ بلند ہوگا کیونکہ وہ روز قیامت کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے جب کہ لوگ حشر کی قسم و قسم کی تکالیف میں مبتلا ہوں گے یہ مؤذن ان کی مصیبت کو ان پر بیٹھ کر دیکھ رہے ہوں گے۔

(منہ مع تغیر یسیر)

قیامت میں کستوری کے ٹیلہ پر

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿ثَلَاثَةٌ لَا يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ : رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ ، وَدَاعٍ يَدْعُو إِلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ﴾
تین قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جن کو بڑی گھبراہٹ بھی نہیں گھبرائے گی نہ ان سے حساب کتاب ہوگا یہ لوگ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے جب تک کہ باقی مخلوقات حساب کتاب سے فارغ نہ ہو جائیں (۱) وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے قرآن پڑھا اور اس کے ساتھ کسی قوم کی امامت کرائی جب کہ وہ قوم اس سے راضی تھی

(۲) وہ مؤذن جو نمازوں کی طرف صرف اللہ کی رضا جوئی کیلئے پکارے (۳) وہ غلام جو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اور اپنے اور اپنے مالکوں کے درمیان بہت اچھا رہا (طبرانی)

قبروں سے نکلتے وقت اذان دے رہے ہوں گے

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب مؤذن حضرات اور تلبیہ کہنے والے (حاجی حضرات) قبروں سے کھڑے ہوں گے تو مؤذن اذان دے رہے ہوں گے اور تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہہ رہے ہوں گے۔ (طبرانی)

مؤذن شہید کی طرح

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّهِيدِ الْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ، يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ مَا يَشْتَهِي بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ﴾. (طبرانی)

(ترجمہ) اللہ کی رضا کیلئے اذان دینے والا اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو وہ جو چاہے اذان اور اقامت کے درمیان اللہ تعالیٰ سے تمنا کر سکتا ہے۔

اذان کی برکت سے عذاب نہیں آتا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا أُذِّنَ فِي قَرْيَةٍ أَمَّنَهَا اللهُ [عز وجل] مِنْ عَذَابِهِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ﴾ (طبرانی)

(ترجمہ) جب کسی بستی میں اذان دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے عذاب سے بچا دیتے ہیں۔

تنہا اذان دیکر نماز پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے

﴿يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : انْظُرُ إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ ، يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ﴾

تیرا رب بکریوں کے اس چرواہے کو بہت پسند کرتا ہے جو پہاڑ کے کسی ٹکڑے پر نماز کیلئے اذان دیکر نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اذان دیکر نماز ادا کرتا ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے (اس) بندے کو معاف کیا اور اس کو جنت میں داخل کیا۔ (ابوداود' نسائی)

بارہ سال اذان دینے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً ، وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً﴾ (ابن ماجہ' حاکم)

(ترجمہ) جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور ہر روز کی اذان کا ثواب ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کا ثواب تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

سات سال کی اذان کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

:﴿مَنْ أَذَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِينَ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ﴾

(ابن ماجہ' ترمذی)

(ترجمہ) جو شخص اللہ کی رضا کیلئے سات سال اذان دیتا ہے تو اس کیلئے دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

اذان کے جواب کا ثواب

جنت کا داخلہ

(حدیث) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب

موذن الله اکبر الله اکبر کہتا ہے تو تم میں سے کسی نے الله اکبر الله اکبر کہا پھر وہ اشھد ان لااله الا الله کہتا ہے تو اس نے بھی اشھد ان لااله الا الله کہا۔ جب وہ اشھد ان محمد ارسول الله کہتا ہے تو اس نے بھی اشھد ان محمد ارسول الله کہا۔ جب وہ حی علی الصلوة کہتا ہے تو اس نے لاحول ولا قوة الا بالله کہا، پھر جب وہ حی علی الفلاح کہتا ہے تو اس نے لاحول ولاقوة الا بالله کہا۔ پھر جب وہ الله اکبر الله اکبر کہتا ہے تو اس نے الله اکبر الله اکبر کہا۔ پھر جب وہ لااله الا الله کہتا ہے تو اس نے لااله الا الله کہا اپنے دل سے (اقرار کرتے ہوئے) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

اذان کے بعد ان کلمات کے پڑھنے سے گناہ معاف

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

جو شخص موذن کی اذان سننے کے وقت یہ کلمات پڑھے : **وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا .**

تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (مسلم)

اذان کے بعد کی اس دعا سے حضور ﷺ کی شفاعت

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

جب کوئی شخص اذان کو سن کر یہ دعا پڑھے : **اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾**

تو اس کیلئے روز قیامت میری شفاعت لازمی ہو جاتی ہے۔ (بخاری)

اذان اور تکبیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ، زَادَ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَتِهِ : (١) قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : ﴿سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾.

اذان اور اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی (ترمذی میں آگے یہ اضافہ بھی ہے کہ) صحابہ کرام نے عرض کیا پھر ہم کیا دعا کریں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت اور سلامتی کی طلب کرو۔

اقامت کے وقت دعا کا مرتبہ

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں دعا کرنے والے کی دعا کو رد نہیں کیا جاتا (۱) جب نماز کی اقامت کہی جائے (۲) اور جہاد فی سبیل اللہ کی صف میں

(ابو داود' ابن خزیمہ' ابن حبان)

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی اقامت (تکبیر) کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

نماز کا ثواب

نماز سے گناہ جھڑتے ہیں

(حدیث ابوذرؓ) آنحضرت ﷺ (ایک مرتبہ) سردی میں باہر تشریف لے گئے جب کہ اس وقت (درختوں کے) پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ نے درخت کی ایک ٹہنی کو پکڑا تو اس سے پتے جھڑنا شروع ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے کہا لبیک

یارسول اللہ تو آپ ؐ نے فرمایا

﴿إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّيَ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ﴾ (مسند احمد)

جب کوئی مسلمان بندہ اللہ کی رضا کیلئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس سے اسی طرح سے جھڑتے ہیں جس طرح سے یہ پتے اس درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

(فائدہ) نماز سب سے افضل عمل ہے (ابن ماجہ 'موطامالک 'ابن حبان' حاکم)

نماز نور ہے۔ (مسلم)

مسلمان جیسا کون ہو سکتا ہے

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی ؒ فرماتے ہیں اے انسان تیرے جیسا کون ہو سکتا ہے تو جب چاہے اپنے مولیٰ کے پاس جانے کیلئے بغیر اجازت کے جا سکتا ہے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کیسے ؟ فرمایا (اس طرح سے کہ) تو اچھی طرح سے وضو کر لے اور محراب (مسجد) میں داخل ہو جا تو تو اپنے مولیٰ کے پاس داخل ہو گیا (اب) تو اس سے بغیر کسی ترجمان کے کلام کر سکتا ہے۔

نماز کے رکوع اور سجدہ کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور نیک کام کیا کرو امید ہے کہ تم فلاح پا جاؤ گے۔

قبر والے کے نزدیک دو رکعات کی اہمیت

(حدیث ابوہریرہؓ) آنحضرت ﷺ ایک قبر کے پاس سے گذرے تو فرمایا یہ قبر والا کون ہے ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا فلاں شخص ہے آپ نے فرمایا تمہاری بقایا دنیا میں سے اس شخص کو دو رکعات (ادا کرنا) زیادہ محبوب ہے۔ (طبرانی)

جنت میں داخلہ کا عمل

(حدیث ثوبانؓ) حضرت معدان بن ابی طلحہؒ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے ملا اور ان سے کہا آپ مجھے اس عمل کے متعلق بتائیں جس پر میں عمل کروں اور اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائیں...... تو حضرت ثوبان خاموش رہے پھر میں نے سوال کیا تو وہ پھر خاموش رہے پھر میں نے ان سے تیسری مرتبہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا (مسلم)
(نماز کی حالت میں) اپنے اوپر کثرت سے سجدے کرنا لازم کرلو کیونکہ تم جو سجدہ بھی اللہ کی رضا کیلئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں تمہارا درجہ بلند کریں گے اور اس کے بدلہ میں تمہارا ایک گناہ معاف کریں گے۔

نفل نماز میں زیادہ سجدے کرنے سے جنت میں حضورﷺ کی رفاقت

(حدیث) حضرت ربیعہ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں رات کو آنحضرت ﷺ کے پاس ہوتا تھا۔ میں آپ کے پاس آپ کے وضو کا پانی اور ضرورت کی چیز لیکر آیا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا مجھ سے مانگو، میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ فرمایا کوئی اور چیز؟ میں نے عرض کیا بس یہی۔ فرمایا **فاعنی علی نفسك بكثرة السجود** تو تم اپنے لئے زیادہ سجدوں (نماز نفل) کے ساتھ میری مدد کرو (تاکہ تم جنت میں میرے ساتھ رہو)۔ (مسلم)
(فائدہ) طبرانی شریف میں یہ حدیث کچھ تفصیل سے اس طرح ہے کہ میں دن کے وقت حضور ﷺ کی خدمت کرتا تھا جب رات ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کے دروازہ کی ٹیک لگاتا اور وہیں رات گذارتا اور آپ سے ہمیشہ سنا کرتا تھا آپ یہ فرماتے تھے **سبحان الله سبحان ربی** حتی کہ میں یہ سن سن کر تھک جاتا یا میری آنکھوں میں نیند غالب آجاتی اور میں سو جاتا۔ ایک دن حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ربیعہ! مجھ سے مانگو میں تمہیں (کچھ) دینا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے کچھ مہلت دیں تاکہ میں سوچ لوں پھر میں نے سوچا کہ دنیا مٹنے اور ختم ہونے والی ہے

پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے دوزخ سے نجات دیدیں اور جنت میں داخل کردیں۔ تو آپ خاموش ہوگئے پھر فرمایا تمہیں اس (دعا) کا کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے اس کا کسی نے نہیں کہا لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا فانی اور ختم ہونے والی ہے اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جس پر آپ فائز ہیں اس لئے میں نے پسند کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "میں دعا کرتا ہوں تم بھی اپنے زیادہ سجدوں (یعنی کثرت ادائے نماز) کے ساتھ میری مدد کرو۔

اللہ کے نزدیک انسان کی سب سے پسندیدہ حالت

(حدیث حذیفہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (طبرانی)

﴿مَا مِنْ حَالَةٍ يَكُونُ الْعَبْدُ عَلَيْهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا يُعَفِّرُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ﴾

بندے کی جتنی حالتیں بھی ہیں ان میں سے پسندیدہ ترین حالت اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سجدہ کی حالت میں اس طرح سے دیکھے کہ اس کا چہرہ خاک آلود ہو۔

بندہ کی رب کے سب سے زیادہ قریب حالت

(حدیث ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

﴿أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ﴾

(مسلم)

اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب بندہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہو۔ پس تم (سجدہ میں اللہ تعالیٰ سے) بہت زیادہ دعا کیا کرو۔

نماز میں سجدہ کی بجائے قیام کو طویل کرنا افضل ہے

(حدیث جابرؓ) آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کونسی نماز سب (نمازوں) سے افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا طول القنوت (طویل قیام کرنا) (مسلم)

(فائدہ) بعض علماء فرماتے ہیں کہ دن کو نماز میں سجدے زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو نماز میں قیام طویل کرنا افضل ہے۔
امام شافعی مطلقاً سجدہ کو افضل قرار دیتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ قیام کو افضل قرار دیتے ہیں کیونکہ حالت قیام میں کھڑے ہونے کی مشقت زیادہ ہے اور نیز حالت قیام میں تلاوت کلام اللہ بھی شامل ہے جو دوسری احادیث کی رو سے سجدہ سے افضل معلوم ہوتی ہے نیز اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی نصیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی طرف سب سے زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ (مترجم)

فرض نمازوں کی ادائیگی اور پابندی کا ثواب

اجر عظیم (جنت) ملے گی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **(وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا)**

اور جو نماز کی پابندی کرنے والے ہیں اور جو زکوۃ دینے والے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اعتقاد رکھنے والے ہیں ایسے لوگوں کو ہم ضرور ثواب عظیم عطاء کریں گے۔

نمازوں کی پابندی سے جنت لازم ہو جاتی ہے

(حدیث عبادہ بن صامتؓ) جناب رسول اللہ ﷺ! نے ارشاد فرمایا

﴿خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى العِبَادِ ، فَمَنْ جَاءَ (۱) بِهِنَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ (۲) مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ﴾

(ترجمہ) پانچ نمازیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے جو شخص

ان کو ادا کرے گا ان میں سے کسی نماز کے حق کو کچھ بھی معمولی سمجھ کر ضائع نہیں کرے گا تو اس بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک عہد (تیار) ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ضرور داخل کریں گے۔ اور جو شخص ان نمازوں کو ادا نہیں کرے گا تو اس کا اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عہد نہیں، چاہے تو اس کو عذاب دے چاہے تو اس کو جنت میں داخل کرے۔ (ابو داود، نسائی، ابن حبان)

تمام اعمال صالحہ میں نماز افضل ہے

(حدیث ابن عمرؓ) ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اعمال میں سے افضل عمل کا سوال کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز۔ اس نے پوچھا پھر کونسا (عمل افضل ہے) آپ نے (پھر) فرمایا نماز۔ اس نے پوچھا پھر کونسا (عمل افضل ؟) آپ ﷺ نے فرمایا نماز تین مرتبہ (یہی جواب دیا)۔ اس نے پوچھا پھر کونسا (عمل افضل ہے) آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ (مسند احمد، ابن حبان)

جنت میں سلامتی سے داخلہ

(حدیث) ابو ہریرہؓ وابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں جناب رسول اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے تین مرتبہ فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک جھکا لیا، آپ کی اس حالت کو دیکھ کر ہم میں سے بھی ہر شخص نے اپنا چہرہ جھکایا اور رونے لگا کسی کو یہ نہ معلوم ہو سکا کہ آپ نے کس لئے حلف اٹھایا ہے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا جبکہ آپ کے چہرہ انور میں خوشی جھلک رہی تھی اور یہ خوشی ہمارے نزدیک سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا (نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَكَبَّ ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا يَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى - وَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ - قَالَ : ﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ﴾

(ترجمہ) جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے' رمضان کے روزے رکھتا ہے' زکوۃ نکالتا ہے سات بڑے گناہوں سے بچتا ہے اس کے لئے جنت کے (تمام) دروازے کھول دئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا سلامتی سے (اس میں) داخل ہو جا۔

(نوٹ از مترجم) سات بڑے گناہ یہ ہیں۔ (۱) اللہ کا شریک ٹھہرانا (۲) ناحق قتل کرنا (۳) پاکدامن عورت پر تہمت لگانا (۴) عین حالت جنگ میں فرار اختیار کرنا (۵) سود کھانا (۶) یتیم کا مال کھانا (۷) ہجرت کرنے کے بعد کسی عورت کیلئے پھر واپس لوٹ جانا۔ ایک دوسری حدیث میں سود کھانے کی بجائے مسلمان والدین کی نافرمانی کا ذکر ہے اور ہجرت کرنے کے بعد کسی عورت کیلئے پھر لوٹ جانے کی بجائے بیت اللہ میں بے دینی کے مرتکب ہونے کا ذکر ہے۔ (مترجم)

زیادہ اعمال کی وجہ سے شہید سے بھی افضل

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ دو شخص قبیلہ قضاعہ کی شاخ بلی کے تھے دونوں نے حضور ﷺ کے پاس اسلام قبول کیا پھر ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا' حضرت طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ان دونوں میں سے بعد والے کو شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا ہے' میں نے اس سے تعجب کیا' جب صبح ہوئی تو میں نے یہ بات رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کی...... تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَوَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانَ ؟ وَصَلَّى سِتَّةَ آلَافِ رَكْعَةٍ ؟ وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَةً صَلَاةَ سَنَةٍ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَابْنُ حِبَّانَ بِنَحْوِهِ أَطْوَلَ مِنْهُ وَزَادُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿فَلَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾ . (مسند احمد)

کیا اس نے پہلے مرنے والے کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے ؟ کیا اس نے (سال بھر میں) چھ ہزار رکعتیں نہیں پڑھی تھیں اور (اس نے) پورے سال کی اتنی اور اتنی رکعات نہیں ادا کی تھیں۔

ابن ماجہ اور ابن حبان میں یہ حدیث طویل طور پر ذکر کی گئی ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے "

اسی وجہ سے تو ان دونوں کے درمیان آسمان وزمین کے فاصلہ سے بھی زیادہ فاصلہ ہے"۔

فرض نمازیں چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہیں

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا (مسلم)

﴿الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ﴾

پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے دوران کیے جائیں جب تک کہ بڑے گناہ غالب نہ ہو جائیں۔

گناہوں سے دوزخ کی بھڑکائی ہوئی آگ کو نمازوں سے بجھالو

(حدیث ابن مسعودؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا (طبرانی)

﴿يُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَةِ كُلِّ صَلَاةٍ ، فَيَقُولُ : يَا بَنِي آدَمَ قُومُوا فَأَطْفِئُوا مَا أَوْقَدْتُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَقُومُونَ فَيَتَطَهَّرُونَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَإِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَتَمَةُ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَيَنَامُونَ فَمُدْلِجٌ فِي خَيْرٍ وَمُدْلِجٌ فِي شَرٍّ﴾

ہر نماز کے وقت ایک منادی (فرشتہ) کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے اے انسانو! اٹھو اور اس آگ کو بجھالو جس کو تم نے اپنی جانوں کیلئے جلا رکھا ہے تو وہ اٹھتے ہیں اور وضو کرتے ہیں تو ان کے ان گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے جو انہوں نے ان دو نمازوں کے درمیان کیے ہوتے ہیں۔ پھر جب عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو بھی وہ ایسے ہی (ندا) کرتا ہے' پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے تو بھی وہ ایسے ہی (ندا) کرتا ہے' پھر جب عشاء کا وقت ہوتا ہے تو بھی وہ ایسے ہی (ندا) کرتا ہے۔ پھر جب وہ سوتے ہیں تو ان میں بعض تو خیر کے مسافر ہوتے ہیں اور بعض (نمازیں نہ پڑھ کر) شر کے مسافر ہوتے ہیں۔

صدیقین اور شہداء کا درجہ

(حدیث عمرو بن مرہ جهنیؓ) ایک شخص جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں اللہ کے سوا معبود نہ ہونے کی اور آپ کے رسول ہونے کی گواہی دوں اور پانچوں نمازیں ادا کروں، زکوۃ نکالوں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی تراویح ادا کروں تو میں کن حضرات میں سے ہوں گا ؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا "صدیقین اور شہداء میں سے"

(بزار، ابن خزیمہ، ابن حبان)

جنت کی ضمانت

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے اپنے پاس بیٹھنے والے حضرات سے فرمایا

﴿اكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ﴾ قُلْتُ : مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : ﴿الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ

(طبرانی)

تم مجھے چھ کاموں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی (چھ چیزیں) ہیں ؟ ارشاد فرمایا (۱) نماز (۲) زکوۃ (۳) امانت (۴) شرمگاہ (۵) پیٹ (۶) زبان (کی حرام اور ناجائز سے حفاظت کرنا)۔

فرشتوں کی گواہی

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں اور (یہ) نماز فجر اور نماز عصر کے وقت (باہم) ملتے ہیں پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے ساتھ رہے تھے وہ اوپر جاتے ہیں ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے جب کہ وہ تمہارے حال سے بخوبی واقف ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ؟ تو وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز

پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز ہی پڑھ رہے تھے۔

(بخاری، مسلم)

(ابن خزیمہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ فرشتے بارگاہ خداوندی میں سفارش کرتے ہیں کہ) آپ بھی ان کو قیامت کے دن معاف فرمادیں۔

فجر اور عصر کی نماز پڑھنے والا دوزخ سے محفوظ

(حدیث زہیر بن عمارہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ (مسلم)

وہ شخص دوزخ میں ہرگز نہیں جائے گا جو صبح کی اور عصر کی نماز ادا کرے گا۔

(فائدہ) یہ دو نمازیں زیادہ مشقت کی ہیں فجر میں نیند کا غلبہ اور سستی بہت ہوتی ہے اور عصر کے وقت تجارت کا بازار گرم ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر نماز کیلئے جانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ (مترجم)

نماز قیامت کا نور اور نجات کی دلیل ہوگی

(حدیث ابن عمروؓ) ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کا ذکر کیا تو فرمایا

﴿مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ﴾ (مسند احمد حدیث صحیح، طبرانی، ابن حبان)

جس شخص نے نماز کی حفاظت کی تو یہ نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات ہوگی، اور جو اس کی حفاظت نہیں کرے گا اس کے لئے کوئی نور، کوئی برہان اور کوئی نجات نہیں ہوگی اور یہ روز قیامت قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

نماز کو اس کے وقت میں پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا الصلوة علی وقتها نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ (بخاری، مسلم)

وقت پر نماز پڑھنے پر جنت کا وعدہ

(حدیث ابو قتادہؓ) جناب رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ عَهِدتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي﴾ . (ابو داود)

میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں (اور) اپنے ہاں یہ عہد کیا ہے کہ جو شخص ان کی ان کے وقت میں ادائگی کی پابندی کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرے گا تو اس کیلئے میرا کوئی عہد نہیں ہے۔

نماز نمازی کیلئے دعا کرتی ہے

(حدیث انس بن مالکؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تمام نمازیں ان کے اوقات میں ادا کرے ' ان کیلئے اچھی طرح سے وضو کرے ' ان کا قیام ان کا خشوع ' ان کا رکوع اور سجود پورا پورا ادا کرے تو وہ نماز (نمازی کے پاس سے) سفید اور روشن ہو کر جاتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری اس طرح سے حفاظت کرے جس طرح سے تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو شخص بے وقت (قضاء کر کے) نماز پڑھے ' نہ اس کیلئے اچھی طرح سے وضو کرے اور نہ اس کا خشوع ' نہ رکوع اور نہ سجود پورا کرے تو وہ (نمازی کے پاس سے) اس حالت میں جاتی ہے کہ کالی سیاہ ہوتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح سے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا حتی کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے (اوپر آسمان کی طرف سفر کر کے جاتی ہے پھر اس کو نامقبول نماز ہونے کی وجہ سے) ایسے لپیٹا جاتا ہے جیسے پرانے کپڑے کو پھر اس کو ایسے نمازی کے مونہہ پر (واپس) مار دیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

آسمان کے دروازے کھل گئے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے کہ جماعت میں سے ایک آدمی نے یہ پڑھا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سبحان اللہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات کہنے والا کون ہے ؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میں نے کہے ہیں' تو آپؐ نے ارشاد فرمایا عجبت لھا فتحت لھا ابواب اسماء میں ان کلمات سے حیران ہوں ان (کی عظمت) کی وجہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔
حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں جب سے میں نے حضور ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔ (مسلم)

(فائدہ) اگر کوئی شخص ان کلمات کو تکبیر افتتاح کے بعد نفل نمازوں میں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ فرائض اور واجبات میں نہ پڑھے۔ (مترجم)

ربنا و لك الحمد حمد ا كثيرا کی عجیب فضیلت

(حدیث) حضرت رفاعہ بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع الله لمن حمده کہا' ایک آدمی نے آپؐ کے پیچھے کہا ربنا ولك الحمد حمد ا كثيرا طيبا مباركا فيه' جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ بولنے والا کون تھا؟ ایک شخص نے کہا میں تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها
میں نے تینتیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا جو اس میں پہل کر رہے تھے کہ ان میں سے ان کلمات کو کون لکھے۔ (بخاری)

(فائدہ) اس کلمہ کو بھی نوافل میں پڑھا جا سکتا ہے۔ (مترجم)

جماعت کی نماز کی فضیلت

جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہے

(حدیث ابن عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (بخاری، مسلم)
جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیں درجہ افضل ہے۔

جماعت کی نماز کے فضائل

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ اس کے گھر میں نماز پڑھنے سے اور بازار میں (دوکان پر) نماز پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی وضو کرتا ہے اور وضو بھی اچھے طریقہ سے کرتا ہے پھر مسجد کی طرف جاتا ہے وہ (گھر یا دکان سے) نماز ہی کیلئے نکلا ہے تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کا ایک درجہ (جنت میں) بلند کر دیا جاتا ہے اور اس قدم اٹھانے کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر ہے فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما اے اللہ اس پر رحمت فرما۔ اور تم میں سے جو کوئی (اگلی) نماز کی انتظار میں رہے تو وہ بھی نماز میں شمار کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے (ایسے آدمی کیلئے فرشتے یوں دعا کرتے ہیں) اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس کی توبہ کو قبول فرما (فرشتے اس نمازی کیلئے اس وقت تک یہ دعا کرتے رہتے ہیں) جب تک کہ وہ کسی کو تکلیف نہ دے یا وضو نہ توڑے۔ (بخاری، مسلم)

صحابہ کرام کے نزدیک جماعت کی اہمیت

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو یہ بات پسند آئے کہ وہ کل (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے حالت اسلام میں ملاقات کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ ان فرض نمازوں کی حفاظت کرے جب بھی ان کے لئے اذان دی جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے راستوں کو شریعت بنایا ہے اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے راستوں میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو جیسا کہ یہ پیچھے رہ جانے والا (کمزور مسلمان) پڑھتا ہے تو تم نے اپنے نبی کے طریقہ کو چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کے طریقہ کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ ہر وہ شخص جو وضو کرتا ہے اور وضو کو بھی اچھے طریقہ (آداب و مستحبات) کے ساتھ کرتا ہے پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف جاتا ہے تو ہر اس قدم کے بدلہ میں جو وہ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتے ہیں' اور اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس سے اس کی وجہ سے ایک گناہ بخش دیتے ہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ ان نمازوں سے کوئی شخص پیچھے نہیں رہتا تھا مگر منافق جس کا نفاق معلوم تھا (صحابہ کی جماعت کی نماز کیلئے) حالت یہ تھی کہ بیمار نمازی دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر پہنچتا تھا اور اس کو صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کو جماعت کی نماز پسند ہے

(حدیث) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا **إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمْعِ** (مسند احمد)
اللہ تبارک وتعالیٰ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

چالیس روز جماعت سے نماز کا ثواب

(حدیث انس بن مالکؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترمذی شریف)
(ترجمہ) جو شخص چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت میں نماز ادا کرے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں (۱) دوزخ سے آزادی (۲) منافقت سے آزادی (کیونکہ چالیس دن کے بعد اس کو نماز کی عادت ہو جائے گی اور پھر نماز کی برکت سے باقی گناہ چھوٹنے لگ جائیں گے اور دین کی پابندی شروع ہو جائے گی) (انشاء اللہ)۔

جماعت کی نفری میں اضافہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک دن حضور ﷺ کے

ساتھ صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے پوچھا کیا فلاں موجود ہے ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں آپ نے پوچھا فلاں موجود ہے ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ دو نمازیں (فجر اور عشاء) منافقوں پر سب نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان دونوں کا کتنا بڑا اجر ہے تو تم گھٹنوں کے بل سمٹ کر بھی آجاؤ' بلا شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے

(یعنی) جس طرح سے فرشتوں کے بڑے مراتب ہیں ان سے کوئی حساب کتاب نہیں اللہ تعالیٰ کی رضا ان کو حاصل ہے اس طرح سے پہلی صف میں نماز پڑھنے والوں کو بھی انعام واکرام ملیں گے یا یہ معنی ہے کہ جس طرح سے تمہاری صف ہے فرشتے بھی اسی طرح سے صف باندھتے ہیں۔ (مترجم)

اگر تمہیں معلوم ہو کہ پہلی صف کی کیا فضیلت ہے تو تم اس کیلئے جلدی کرو۔ بلا شبہ آدمی کی نماز دوسرے آدمی کے ساتھ بہت پاکیزہ ہے اکیلے نماز پڑھنے سے اور آدمی کی نماز دو شخصوں کے ساتھ ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اسی طرح سے جتنی جماعت بڑھتی جائے گی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی جائے گی۔

(احمد' ابو داود' نسائی' ابن خزیمہ' ابن حبان)

عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا ثواب

فجر کی نماز میں فرشتے موجود ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

آفتاب کے ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجئے اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز حاضر ہونے کا وقت ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے اس وقت رات اور دن کے فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

ساری رات کی نماز کا ثواب

(حدیث) حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا (مسلم، ابو داود، ترمذی بلفظہما)

(ترجمہ) جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات تک نماز ادا کی، اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھی گویا کہ اس نے تمام رات نماز میں گذاری۔

اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں

(حدیث سمرہ بن جندبؓ) جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ﴾ (ابن ماجہ)

جس شخص نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے۔

صبح کی نماز جماعت سے پڑھنا تمام رات کے نوافل سے افضل ہے

حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابو خیثمہ کو نہ پایا پھر آپ صبح سویرے بازار چلے گئے سلیمان کا گھر بھی مسجد اور بازار کے درمیان میں پڑتا تھا تو حضرت عمر سلیمان کی والدہ شفاؓ کے پاس سے گذرے اور ان سے پوچھا میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے عرض کیا ساری رات نماز پڑھتا رہا اس کی آنکھوں میں نیند غالب آگئی تھی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں صبح کی نماز باجماعت میں شامل ہو جاؤں تو یہ میرے نزدیک محبوب ہے اس سے کہ میں ساری رات عبادت میں گذاروں۔ (موطا مالک)

کوئی جماعت کی نیت سے جائے مگر جماعت جاچکی ہو

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ (ابو داود، نسائی، حاکم)

﴿مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا﴾

جو شخص وضو کرتا ہے اور وضو بھی اچھی طرح سے کرتا ہے پھر مسجد کی طرف جاتا ہے لیکن لوگوں کو دیکھتا ہے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ان جیسا اجر دیں گے جن لوگوں نے اس نماز کو ادا کیا اور جماعت میں شامل ہوئے اور ان کے اجر و ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

امام کی امامت کا ثواب

(حدیث عبداللہ بن عمرؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ [۲] الْمِسْكِ - أُرَاهُ قَالَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ. وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ﴾ (ترمذی)

تین قسم کے لوگ قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے (۱) وہ غلام (اور نوکر) جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مالکوں کا حق بھی ادا کیا (۲) وہ آدمی جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے راضی رہے (۳) وہ شخص جو پانچوں نمازوں کیلئے روزانہ رات دن اذان دے۔

آمین کہنے کا ثواب

سابقہ گناہ معاف

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا : آمِينَ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ [قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم "آمین" کہو پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی (عاجزی، طلب اور آواز میں) تو اس

کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ الذِينَ (۱) خَلْفَهُ آمِين اَلْتَقَت مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلِ الْأَرْضِ آمِين غَفَرَ اللّٰهُ لِلْعَبْدِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ قَالَ : ﴿وَمَثَلُ الَّذِى لَا يَقُولُ آمِين كَمَثَلِ رَجُلٍ غَزَا مَعَ قَوْمٍ ، فَاقْتَرَعُوا فَخَرَجَ سِهَامُهُمْ وَلَمْ يَخْرُجْ سَهْمُهُ ، فَقَالَ مَا لِسَهْمِي لَمْ يَخْرُجْ ! قَالَ إِنَّكَ لَمْ تَقُلْ آمِينْ﴾

"جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے آمین کہیں تو اس آمین کو آسمان اور زمین والے (فرشتے) اٹھا لیتے ہیں (اور) اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔" فرمایا اور اس شخص کی مثال جو آمین نہیں کہتا اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک قوم کے ساتھ مل کر جنگ کی پھر انہوں نے قرعہ اندازی کی تو ان سب کے قرعے نکل آئے مگر اس شخص کا نہ نکلا اور اس نے کہا میرے قرعہ کو کیا ہوا وہ کیوں نہیں نکلتا تو کسی نے کہا اس لئے کہ تم نے آمین نہیں کہی۔

(ابو یعلی موصلی)

(فائدہ) مقتدی اور امام اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کو سب کو آمین آہستہ کہنی چاہئے جیسا کہ بہت سی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

جماعت کی پہلی صف میں نماز پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ﴾

(ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر یا پہلی صفوں پر رحمت فرماتے ہیں۔

(حدیث ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي [النداء] وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا [۲] عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا﴾ (بخاری، مسلم)

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں نماز پڑھنے میں کتنا اجرو ثواب ہے پھر ان کو ان کا موقعہ نہ ملے سوائے اس کے کہ وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کریں تو قرعہ اندازی کرنے لگیں۔

صفوں کی داہنی طرف نماز پڑھنے کا ثواب

(حدیث عائشہؓ) آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

:﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ [۳] الصُّفُوفِ﴾ (ابوداود، ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کی داہنی اطراف (میں نماز پڑھنے والوں) پر رحمت بھیجتے ہیں۔

نماز کی صفوں کو ملانے کا ثواب

(حدیث عائشہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ﴾

(ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت فرماتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔

صف میں خلا پر کرنے سے جنت میں محل بنے گا

(حدیث عائشہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ (طبرانی)

جو شخص صف کے درمیانی خلا کو پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس عمل کے بدلہ میں ایک

درجہ (جنت میں) بلند کردیتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے

(حدیث ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾ (مسلم)

میری اس مسجد (نبوی) میں نماز پڑھنا ایک ہزار سے بہتر ہے باقی مساجد سے سوائے مسجد حرام کے۔

مسجد حرام میں نماز کا ثواب

(حدیث جابرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ﴾

(مسند احمد، ابن ماجہ)

میری مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے اس کے علاوہ کی مساجد میں نماز پڑھنے سے مگر مسجد حرام میں اور مسجد حرام (بیت اللہ) میں ایک نماز افضل ہے ایک لاکھ نماز پڑھنے سے۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی فضیلت

(حدیث انس بن مالکؓ) جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا تَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ [وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ] وَبَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ﴾ (مسند احمد)

(ترجمہ) جس نے میری مسجد میں چالیس (فرض) نمازیں (مسلسل) ادا کیں ان میں سے کوئی نماز نہ چھوٹی تو اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے اور عذاب سے براءت لکھ دی جاتی ہے اور وہ منافقت سے بری کر دیا جاتا ہے۔

مسجد بیت المقدس میں نماز کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ کی حدیث میں ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

«وَصَلَاةٌ
فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَفْضَلُ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ بِخَمْسِمِئَةِ صَلَاةٍ».

(ابن خزیمہ)

(ترجمہ) اور مسجد بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنا افضل ہے باقی مساجد سے پانچ سو نمازوں سے

مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے تمام گناہ معاف

(حدیث ابن عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ (۱) حُكْمَهُ، وَمُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّهُ لَا يَأْتِي هَذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ

(احمد' نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم)

(ترجمہ) جب حضرت سلیمان بن داودؑ بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حکومت مانگی جو الٰہی حکومت کے موافق ہو جائے اور ایسی سلطنت اور حکومت مانگی جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو اور یہ کہ اس مسجد میں جو شخص نماز ہی کے ارادہ سے آئے تو وہ گناہوں سے اس طرح سے پاک صاف ہو جائے جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو" پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت سلیمان کو (پہلی) دو تو مل گئیں اور مجھے امید ہے کہ آپ کی تیسری دعا بھی قبول ہو گئی ہو گی۔

مختلف مساجد میں نماز کا ثواب

(حدیث انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۳)

(ترجمہ) آدمی کا اپنے گھر میں (اکیلے) نماز پڑھنا ایک نماز کے برابر ہے اور اس کا

قبیلوں (اور محلوں) کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے 'اور جس مسجد میں جمعہ کی جماعت ہوتی ہے اس میں پانچ سو گنا اور مسجد اقصیٰ کی ایک نماز پچاس ہزار گنا اور میری مسجد کی ایک نماز پچاس ہزار گنا اور مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ گنا (کا ثواب رکھتی ہے)۔

مسجد قباء کی نماز کا ثواب

(حدیث اسید بن ظہیرؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ﴾ (ابن ماجہ 'ترمذی)

مسجد قباء میں نماز پڑھنا ایک عمرہ (کے ثواب) کے برابر ہے۔

(فائدہ) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں اگر میں مسجد قباء میں نماز پڑھوں تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھوں۔

(حاکم وقال علی شرط البخاری ومسلم)

عورت کا گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب

(حدیث ام سلمہؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا وَصَلَاتُهَا فِي دَارِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا خَارِجَ (۱)﴾

(طبرانی)

عورت کا اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا بہتر ہے اپنے حجرہ میں نماز پڑھنے سے 'اور اس کا اپنے حجرہ میں نماز پڑھنا بہتر ہے اس کے اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے اور اس کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے گھر سے باہر نماز پڑھنے سے (مطلب یہ ہے کہ عورت جتنا چھپی ہوئی جگہ پر نماز پڑھے اتنا افضل ہے)۔

(حدیث) حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی بیوی جناب کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو حالانکہ

تمہارا اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا تمہارے حجرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے حجرہ میں نماز پڑھنا بہتر ہے تمہارے گھر میں نماز پڑھنے سے اور تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے تمہاری قوم کی مسجد (محلّہ کی مسجد) سے اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے راوی کہتا ہے کہ پھر اس خاتون نے خواہش کی تو اس کیلئے گھر کے انتہائی اندھیرے کونے میں مسجد (کی جگہ) بنائی گئی اور وہ اس میں نماز پڑھتی رہی حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملی (یعنی فوت ہو گئی)۔

(احمد ابن خزیمہ ابن حبان)

(فائدہ) حضرت ابو عمرو شیبانیؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو دیکھا کہ آپ عورتوں کو جمعہ کے دن مسجد سے نکال رہے تھے اور فرما رہے تھے تم اپنے گھروں کی طرف چلی جاؤ (تمہاری نماز کیلئے) تمہارے گھر بہتر ہیں۔ (طبرانی)

اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنوانا

(حدیث عثمانؓ) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَنَی اللهُ لَهٗ بَیْتًا فِي الْجَنَّة

(بخاری، مسلم)

جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کی جستجو میں کوئی مسجد تعمیر کرائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں۔

جنت میں یاقوت کا محل

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ بَنَی بَیْتًا یُعْبَدُ اللهُ فِیْهِ مِنْ مَالٍ حَلَالٍ بَنَی اللهُ لَهٗ بَیْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ دُرٍّ وَیَاقُوتٍ﴾.

(طبرانی، بزار)

جو شخص کوئی ایسی مسجد حلال مال سے تعمیر کرے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت میں موتی اور یاقوت سے محل بناتے ہیں۔

(حدیث انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کیلئے چھوٹی مسجد

بنائے یا بڑی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بناتے ہیں۔ (ترمذی باسنادہ)

مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے کا ثواب

مسجد کی صفائی سے جنت ملے گی

(حدیث ابن عباسؓ) ایک عورت مسجد نبوی سے کوڑا کرکٹ چنا کرتی تھی جب وہ فوت ہوئی تو آنحضرت ﷺ کو اس کے دفن کی اطلاع نہ کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا جب تمہارا کوئی شخص فوت ہو جائے تو تم مجھے بتایا کرو اور آپؐ نے اس عورت پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا میں نے اس عورت کو مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھانے کی وجہ سے جنت میں دیکھا ہے۔ (طبرانی)

(حدیث) ایک عورت مدینہ شریف میں مسجد (نبوی) کی صفائی کیا کرتی تھی جب وہ فوت ہوئی تو اس کا آنحضور ﷺ کو نہ بتایا گیا تو آپ ﷺ اس کی قبر کے پاس سے گذرے اور پوچھا یہ کس کی قبر ہے؟ تو حضرات صحابہؓ نے عرض کیا ام محجن کی۔ آپ نے پوچھا وہ عورت جو مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی؟ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے صحابہؓ کو صف میں کھڑا کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی (اس قبر والی کو مخاطب کر کے) فرمایا تو نے کونسا عمل افضل پایا؟ تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ (مرنے کے بعد) سن رہی؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم اس سے زیادہ نہیں سنتے (یعنی یہ تم سے زیادہ میری بات کو سن رہی ہے) پھر آپ ﷺ نے بتایا کہ اس عورت نے جواب دیا ہے "مسجد کا کوڑا کرکٹ" (میں نے افضل عمل پایا ہے)۔ (ابو الشیخ ابن حبان)

مسجد صاف کرنے سے جنت کا محل ملے گا

(حدیث ابو سعید خدریؓ) آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ أَخْرَجَ أَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ . (ابن ماجہ)

جس شخص نے مسجد سے کوڑا کرکٹ باہر کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

مسجد کی صفائی جنت کی حور کا حق مہر ہے

(حدیث ابو قرصافہؓ) جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ابْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاَخْرِجُوا الْقُمَامَةَ مِنْهَا ، فَمَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ فَقَالَ : رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : وَهٰذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِي تُبْنَى فِي الطَّرِيقِ ؟ قَالَ : ﴿نَعَمْ وَاِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُوْرُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ﴾ .

(طبرانی)

مساجد تعمیر کرو اور ان سے کوڑا کرکٹ باہر نکالا کرو، پس جو شخص خالص اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنوائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بنائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اور وہ مسجدیں جو راستوں پر بنی ہوتی ہیں (جن کا کوئی صفائی کرنے والا نہیں ہوتا؟) آپ نے فرمایا ہاں ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرنا حور عین کا حق مہر ہے۔

مساجد کی طرف نماز کیلئے چل کر جانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ)

(جب اذان ہو تو) اللہ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت (کو نماز کے وقت تک کیلئے) چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں علم ہے۔

مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنے کا زیادہ ثواب

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے وضو کیا اور وضو بھی اچھے طریقہ سے کیا پھر وہ نماز ہی کے ارادہ سے چلا تو وہ نماز ہی میں (شمار) ہوگا جب تک اس کا نماز کا ارادہ رہے گا اور اس کے دو قدموں میں سے ایک کی جگہ نیکی لکھی

جائے گی اور دوسرے قدم کے بدلہ میں گناہ مٹایا جائے گا۔ لیکن جب تم میں سے کوئی شخص اقامت (تکبیر) سن لے تو پھر جلدی نہ کرے بلاشبہ تم میں سے اجروثواب کے اعتبار سے بڑے درجہ میں وہ ہے جس کا گھر تم میں سے زیادہ دور ہو۔ حاضرین نے پوچھا اے ابو ہریرہ! یہ کیوں؟ فرمایا اس کے زیادہ قدموں کی وجہ سے (مسجد کی طرف آنے جانے کے لحاظ سے)۔ (مالک، بخاری، مسلم)

ہر قدم کے بدلہ میں نیکی یا گناہ معاف ہوتا ہے

(حدیث ابن عمرؓ) جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا﴾

(احمد، ابن حبان)

جو شخص جماعت والی مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کا ایک قدم گناہ کو مٹاتا ہے اور دوسرا اس کے لئے نیکی کو لکھتا ہے آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی۔

دور سے چل کر مسجد میں آنے کا ثواب

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں زمین کے کچھ حصے مسجد نبوی کے پاس فارغ پڑے ہوئے تھے۔ بنو سلمہ (قبیلہ) نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قریب گھر بنالیں جب یہ بات جناب نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم ارادہ کر رہے ہو کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اے بنو سلمہ! اپنے انہیں گھروں میں رہو تمہارے قدموں کو (جن سے چل کر تم مسجد میں نماز کے لئے دور سے آتے ہو) لکھا جاتا ہے تم اپنے گھروں میں ہی رہو تمہارے قدموں کو لکھا جاتا ہے۔ تو بنو سلمہ کہتے ہیں کہ پھر ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ ہم منتقل ہو جائیں۔ (مسلم)

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انصار (صحابہؓ) کے گھر مسجد نبوی سے دور تھے انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ (مسجد کے) قریب گھر بنالیں تو یہ آیت نازل ہوئی ونکتب ماقدموا وآثارھم (اور ہم لکھتے ہیں ان اعمال کو جو وہ آگے بھیجتے ہیں اور ان

کے آثار قدم کو) اس کے بعد یہ حضرات انصار وہیں رہے۔

جنت میں صبح وشام کی مہمانی

(حدیث ابو ہریرۃؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

(مسلم)

جو شخص صبح کو مسجد کی طرف (نماز کیلئے) جاتا ہے یا شام کو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں جب بھی وہ صبح کو یا شام کو (مسجد میں نماز کیلئے) جائے۔

جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب

(حدیث ابو امامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (طبرانی)

صبح وشام مسجد کی طرف (نماز کے لئے پابندی سے) جانا جہاد فی سبیل اللہ میں سے ہے۔

حج کے برابر ثواب

(حدیث ابو امامہؓ) جناب ﷺ نے ارشاد فرمایا

«مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ

(ابو داود بسند حسن)

(ترجمہ) جو شخص اپنے گھر سے فرض نماز پڑھنے کے لئے نکلتا ہے تو اس کا اجر احرام باندھ کر جانے والے حاجی جیسا ہے اور جو نماز چاشت پڑھنے کے لئے نکلے اس کو کسی اور کام نے نہ نکالا ہو اسی نماز نے ہی گھر سے نکالا ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جن کے درمیان کوئی فضول (کام یا فضول بات) نہ ہو تو اس کو سات آسمانوں سے اوپر علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ کی زیارت کرنے والا

(حدیث سلمانؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ﴾ (طبرانی بسند جید)

(ترجمہ) جو شخص اپنے گھر میں وضو کرتا ہے پھر وضو بھی اچھے ہی طریقے سے کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والا ہے اور جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے زیارت کرنے والے کی عزت واکرام کرے۔

تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہیں

(حدیث ابو امامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ مَنْ(1) دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ﴾ (ابو داود' ابن حبان)

(ترجمہ) تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ خود اٹھاتا ہے اگر وہ زندہ رہیں تو ان کو رزق دیا جاتا ہے اور محتاجی سے بچایا جاتا ہے اور اگر مر جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ (۱) جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور (ان کو) سلام کہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔(۲) وہ شخص جو مسجد کی طرف جائے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ (۳) اور جو شخص اللہ کے راستہ میں نکلے (خواہ وہ جہاد ہو یا کوئی اور دین کا کام جیسے طلب علم وغیرہ) وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔

اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے کا ثواب

(حدیث بریدہؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ(1) فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (ابو داود' ترمذی)

(ترجمہ) اندھیری راتوں میں مسجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کے لئے کامل نور کی خوشخبری سنادو۔

مسجد کو آباد کرنے والے اور اس میں خیر کے لئے بیٹھنے والے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾

(سورۃ التوبہ / ۱۸)

(ترجمہ) مساجد کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہو اور قیامت کے دن پر (ایمان لایا ہو)۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(سورۃ النور / ۳۶، ۳۷، ۳۸)

(ترجمہ) وہ ایسے گھروں (یعنی مسجدوں) میں ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے، ان میں سے ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوۃ دینے سے نہ خرید و فروخت غفلت میں ڈال سکتی ہے اور نہ فروخت، وہ ایسے دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی، انجام یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا اور ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا، اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بے شمار دیتا ہے۔

قیامت میں اللہ کے عرش کے سائے تلے

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللهَ [عز وجل] وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) سات قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے (عرش کے) سائے تلے جگہ دیں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل حکمران۔ (۲) وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے کرتے پروان چڑھا۔ (۳) وہ شخص جس کا دل (ہر وقت نماز اور ذکر اللہ کے لئے) مسجد کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ (۴) وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں اسی حالت میں آپس میں ملتے ہیں اور اسی پر علیحدہ ہوتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جس کو کوئی منصب و جمال والی عورت گناہ کی دعوت دے اور یہ جواب دے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جو کسی قسم کا صدقہ کرے پھر اس کو اس طرح سے چھپائے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (یعنی صدقہ کر کے اس کو اچھی طرح سے چھپائے) (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں (آنسوؤں سے) بہہ پڑیں۔

ہر متقی کا گھر مسجد ہے

(حدیث ابو الدرداءؓ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿ المسجد بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ وَتَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللهِ إِلَى الْجَنَّةِ ﴾

(طبرانی، بزار)

(ترجمہ) مسجد ہر متقی کا گھر ہے، وہ شخص جس کا گھر مسجد ہو (یعنی اکثر مسجد میں رہ کر عبادت کرتا ہو) اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری اٹھا لیتے ہیں روح، رحمت اور پل صراط عبور کرنے کے ساتھ اللہ کی خوشنودی کی جگہ جنت تک۔

ایسے شخص کیلئے ایمان کی گواہی دو

(حدیث ابو سعید خدریؓ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (ترمذی)

﴿إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ: اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) الْآيَة﴾

(ترجمہ) جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد میں عبادت کیلئے آنے جانے کی عادت بنالی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو (کیونکہ) اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں بے شک اللہ کی مساجد کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہو۔

اللہ کی خوشی

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللهُ [تعالى] إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ﴾

(ترجمہ) جو شخص نماز اور ذکر اللہ کیلئے مسجد کو اپنا مرکز بنالے تو اللہ تعالی اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے غائب رہنے والے شخص کے گھر والے اپنے غائب کے واپس آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم)

شیطان سے بچنے کا طریقہ

(حدیث معاذ بن جبلؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ(۱) وَالنَّاحِيَةَ(۲) فَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ﴾.

(ترجمہ) بکریوں کے بھیڑیے کی طرح شیطان بھی ایک قسم کا بھیڑیا ہے جو دور کی اور ایک طرف کی بکریوں کا شکار کرتا ہے تم اپنے آپ کو متفرق جماعتوں میں تقسیم نہ کرنا بلکہ ایک ہی جماعت کو اور جس طرف مسلمانوں کی غالب اکثریت ہو اس کو اور مسجد کو لازم پکڑنا۔ (مسند احمد)

مسجد کے اوتاد، فرشتوں کے ہم نشین

(حدیث عبداللہ بن سلامؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ ، إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ ، وَإِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ﴾
(حاکم)

(ترجمہ) بلاشبہ مسجد کے کچھ اوتاد ہیں (مسجد سے باہر کہیں) چلے جائیں تو فرشتے ان کو ڈھونڈتے ہیں، اگر یہ مریض ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اگر کسی کام میں مشغول ہوں تو وہ فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

(فائدہ) اوتاد سے مراد وہ مسلمان ہیں جو زیادہ تر اپنا وقت مسجد میں عبادت، اعتکاف، ذکر اللہ تلاوت قرآن پاک اور نوافل میں گزارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس کی توفیق دے آمین۔ (مترجم)

خدا کا ہم نشین

سید التابعین حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص مسجد میں بیٹھے وہ اپنے رب کی مجلس میں بیٹھتا ہے اس لئے اس کا حق ہے کہ (مسجد میں) خیر ہی کی بات کرے۔

مسجد میں نماز کی انتظار میں بیٹھنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

: (يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)

(سورۃ آل عمران ۲۰۰)

(ترجمہ) اے ایمان والو! خود صبر کرو اور مقابلہ میں (بھی) صبر کرو اور مقابلہ کیلئے مستعد رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پورے کامیاب رہو۔

نماز کا منتظر نماز میں شمار ہوتا ہے

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مُصَلَّاهُ أَوْ يُحْدِثْ﴾

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک اس وقت تک نماز میں (شمار ہوتا ہے) جب تک کہ اس کو نماز روکے رکھے اور فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں اے اللہ اس کو معاف کریں ہیں۔ اے اللہ اس پر رحم فرمائیں' جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ سے نہ اٹھے یا بے وضو نہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

بارگاہ خداوندی میں فرشتوں کے تقرب کی چند وجوہ

(حدیث ابن عباسؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي - وَفِي رِوَايَةٍ [رَبِّي] - فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ لَا أَعْلَمُ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ - أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي [1] - فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ - أَوْ قَالَ : [مَا] بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ - قَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ نَعَمْ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾

(ترمذی)

(ترجمہ) میرے پاس رات کو (خواب میں) میرے پروردگار سب سے خوبصورت شکل و صورت میں ملے اور فرمایا اے محمدؐ! میں نے عرض کیا میں حاضر اے میرے پروردگار! سعادت آپ ہی کی طرف سے ہے۔ ارشاد فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے ملأ اعلیٰ

کس بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں! میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں۔ تو انہوں نے اپنا دست مبارک میرے کندھوں کے درمیان رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان (یا فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان) تھا میں نے جان لیا پھر پوچھا اے محمدؐ! آپ کو معلوم ہے ملأ اعلیٰ کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں درجات اور کفارات میں اور نماز کی جماعتوں کی طرف قدم اٹھانے اور سردیوں میں اچھی طرح سے وضو کرنے میں اور نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار (کے ثواب کے بارہ) میں، پس جس نے ان کی حفاظت کی تو اس نے خیر کے ساتھ زندگی گزاری اور خیر پر ہی اس کی وفات ہوئی اور گناہوں کے متعلق ایسے ہو گیا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو (یعنی گناہوں سے پاک ہو گیا ہو)۔

(فائدہ) فرشتوں میں باہمی جھگڑے کا مطلب یہ ہے کہ وہ باہمی رش کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلندی کیلئے کیونکہ بندوں کے اعمال صالحہ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔ (منہ)

نماز کی انتظار میں نماز کا ثواب

(حدیث عقبہ بن عامرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿القَاعِدُ عَلَى الصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ﴾

(ترجمہ) نماز کی انتظار میں بیٹھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی طرح ہے مسلمان اسی وقت سے نماز پڑھنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے جب وہ گھر سے نکلتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ جائے۔

نماز کی انتظار کی قرآن میں فضیلت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ**

(ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں یہ (مذکورہ) آیت اس نماز کی انتظار (کی فضیلت) میں نازل ہو ئی ہے جس کو عشاء کی نماز کہتے ہیں۔ (ترمذی)

فرشتوں کے سامنے فخر

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر جو لوٹ آیا وہ لوٹ آیا اور جو (وہاں مسجد میں) رہ گیا رہ گیا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ جلدی سے تشریف لائے اور فرمایا

﴿أَبْشِرُوا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى﴾

(ابن ماجہ)

(ترجمہ) تم خوش ہو جاؤ یہ تمہارے پروردگار ہیں جنہوں نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں میرے بندوں کی طرف دیکھو جو ایک فرض (نماز) ادا کر چکے ہیں اور دوسری کی انتظار میں لگے بیٹھے ہیں۔

نماز صبح کے بعد ذکر اللہ کیلئے طلوع آفتاب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھنے کا ثواب

کامل حج و عمرہ کا ثواب

(حدیث انس مالکؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ﴾ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ﴾ (ترمذی حدیث حسن)

(ترجمہ) جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر اللہ تعالی کا ذکر کرنے بیٹھ گیا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا پھر دو رکعات ادا کیں تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا پورے (حج و عمرہ) کا، پورے (حج و عمرہ) کا، پورے (حج و عمرہ) کا۔

گناہ معاف ہوں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں

(حدیث سہل بن معاذ عن ابیہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَي الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ[1] كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ﴾ .

(مسند احمد، ابو داود)

(ترجمہ) جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اسی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے حتی کہ دو رکعات نماز اشراق ادا کرے اور خیر کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

سب سے بہتر مال غنیمت

(حدیث عمرؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جس نے بہت زیادہ اموال غنیمت حاصل کئے اور جلدی واپس آگئے۔ تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا ہمارے علم میں کوئی لشکر ایسا نہیں روانہ ہوا کہ وہ جلدی واپس آ گیا ہو اور شاندار غنیمت بھی ساتھ لایا ہو۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً؟ قَوْمٌ شَهِدُوا[2] صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، أُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً﴾

(بزار، ابن حبان)

(ترجمہ) کیا میں تمہیں اس قوم کا نہ بتاؤں جو سب سے بہتر غنیمت حاصل کرنے والی اور جلدی واپس آنے والی ہے وہ قوم جو صبح کی نماز میں شامل ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے یہ لوگ سب جلدی (گھروں کو) کو لوٹنے والے ہیں اور سب سے بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔

عصر پڑھ کر سورج غروب ہونے تک ذکر اللہ کا ثواب

چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ ثواب

(حدیث انسؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً﴾ (ابوداود)

(ترجمہ) میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر شروع کرتی ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے (یہ) میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے چار غلاموں کو آزاد کروں۔ اور یہ بھی مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے عصر کی نماز سے لے کر یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔

صبح، عصر اور مغرب کی نمازوں کے بعد اذکار کا ثواب

چوتھے کلمہ کا عظیم ثواب

(حدیث ابوذرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(ترجمہ) جو شخص نماز فجر کے بعد جبکہ وہ قدم اٹھا رہا ہو بات کرنے سے پہلے یہ پڑھے" اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ دس گناہ معاف کرتے ہیں اور دس درجات بلند کرتے ہیں۔ اور اس کا یہ تمام دن ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور اس کو شیطان سے محفوظ کر دیا جائے گا۔ اور کسی گناہ کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہو گیا ہو (دوزخ میں) نہیں جائے گا ہاں اگر اللہ کا شریک ٹھہرایا ہو تو (پھر وہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔
(ترمذی حدیث حسن صحیح)

(فائدہ) حدیث معاذ بن جبلؓ میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو شخص ان کلمات (یعنی چوتھے کلمہ) کو عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے گا اس کو ویسا ہی ثواب رات میں بھی ہو گا۔ (نسائی شریف)

روئے زمین پر سب سے افضل

(حدیث ابو امامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
جو شخص صبح کی نماز کے بعد قدم اٹھانے سے پہلے سو ۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحد لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر
تو وہ شخص اس دن روئے زمین کے انسانوں سے افضل ہو گا ہاں اگر کسی نے اس جیسا عمل کیا (یہی عمل اس نے کیا) یا اس کے عمل سے بھی زیادہ کوئی نیک عمل کیا (تو وہ افضل ہو گا)۔ (طبرانی شریف)

دوزخ سے پناہ لکھ دی جاتی ہے

(حدیث) حضرت مسلم بن حارثؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا

﴿إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ

فَقُلْ [قبل] أَنْ تَتَكَلَّمَ : اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّكَ

،،جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو (کوئی) بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہا کر اللھم اجرنی من النار (اے اللہ مجھے آگ سے پناہ عطاء فرما)
پس اگر تو اسی دن فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیں گے۔

اور جب تو نماز مغرب ادا کر لے تو کوئی بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہہ اللھم اجرنی من النار (اے اللہ مجھے آگ سے پناہ عطا فرما) پس اگر تو اس رات کو فوت ہو گیا تو تیرے لئے اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزادی لکھ دیں گے۔ (ابو داود، نسائی)

صبح اور عصر کی نماز کے استغفار کا ثواب

(حدیث معاذؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "جو شخص نماز فجر کے بعد تین مرتبہ اور نماز عصر کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے" استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔ (عمل الیوم واللیلہ ابن سنی)

ابواب نوافل

نوافل، وتر، تہجد، چاشت، صلوۃ التسبیح، صلوۃ الحاجۃ وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گھر میں نوافل کا ثواب

نوافل اور سنتیں مسجد میں پڑھنے کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے

(حدیث زید بن ثابتؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ﴾ (نسائی، ابن خزیمہ)

(ترجمہ) اے لوگو! گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی سب سے زیادہ فضیلت والی نماز اس کے گھر کی (نماز) ہے مگر فرض نمازیں (ان کو مساجد میں ادا کیا کرو)۔

(حدیث جابرؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا﴾

(مسلم شریف)

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں (فرض) نماز ادا کر لے تو اپنی نماز میں سے کچھ حصہ گھر کیلئے بھی چھوڑ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر نازل کرتے ہیں۔

(حدیث ابو موسیٰ اشعریؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ﴾

(ترجمہ) اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا جاتا زندہ (گھر) اور مردہ (گھر) کی مثل ہے۔ (بخاری)

(نوٹ) جس شخص کو خود پر کامل بھروسہ ہو فرض نماز مسجد میں پڑھ کر سنتیں اور نفل گھر میں پڑھے اس کیلئے یہی افضل ہے۔ مگر آج کل کے زمانہ میں سستی غالب ہے پورے ارادہ کے باوجود آدمی گھر میں جا کر سنتیں اور نوافل نہیں پڑھ سکتا اس لئے علماء کرام نے یہی لکھا ہے کہ اب سنت اور نفل بھی مسجد ہی میں پڑھے جائیں۔ (مترجم)

روزانہ بارہ سنتیں ادا کرنے کا ثواب

جنت میں محل

(حدیث ام حبیبہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ تَعَالَى فِي كُلِّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِيهِ ﴿أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ** (مسلم والترمذی بزیادۃ)

(ترجمہ) جو مسلمان فرضوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعات اللہ تعالیٰ کیلئے بطور سنت کے ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔ چار رکعات نماز ظہر سے پہلے، دو رکعات اس کے بعد، مغرب کے بعد دو رکعات' عشاء کے بعد دو رکعات' نماز فجر کے بعد دو رکعات۔

فجر کی دو سنتیں تمام دنیا سے زیادہ محبوب

(حدیث عائشہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(ترجمہ) فجر کی دو سنتیں دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ یہ دو رکعتیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

ظہر کی سنتوں کا ثواب

دوزخ سے آزادی

(حدیث ام حبیبہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ يُحَافِظْ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ﴾

(ترجمہ) جو شخص چار رکعات (سنت) ظہر سے پہلے اور چار رکعات (سنت دو مؤکدہ اور دو غیر مؤکدہ) ظہر کے بعد ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیتے ہیں۔

(مسند احمد' ابو داود' ترمذی' نسائی، ابن خزیمہ)

تہجد جیسا ثواب

(حدیث عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ

(ترجمہ) چار رکعات زوال کے بعد اور نماز ظہر سے پہلے ایسی ہیں جن کو رات کے جاگنے (اور اس میں تہجد ادا کرنے) کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ ہر مخلوق اس وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔

يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ﴾.

(ترجمہ) کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے

سائے کبھی ایک طرف کو کبھی دوسری طرف کو اس طور پر جھکتے جاتے ہیں کہ خدا کے تابع ہیں اور وہ چیزیں بھی عاجز ہیں۔ (ترمذی)

اولوالعزم رسولوں کی نماز، اللہ کی نظرِ رحمت

(حدیث ثوبانؓ) جناب رسول ﷺ بہت پسند کرتے تھے کہ وہ دو پہر کے بعد نماز پڑھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپؐ اس وقت نماز پڑھنے کو بہت پسند فرماتے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَنْظُرُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالرَّحْمَةِ إِلَى خَلْقِهِ وَهِيَ صَلَاةٌ كَانَ يُحَافِظُ عَلَيْهَا آدَمُ وَنُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى﴾ . (بزار)

(ترجمہ) اس گھڑی میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالی اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھتے ہیں اور یہ وہ نماز ہے جس کی حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پابندی کرتے تھے۔

حضور ﷺ کی پابندی

حضرت قابوسؒ اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے والد صاحب نے حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو کونسی نماز زیادہ محبوب تھی جس کی آپ پابندی کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا آپؐ ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے ان میں قیام طویل کرتے تھے، رکوع اور سجود اچھے طریقہ سے ادا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

(فائدہ) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں دن کی سنتوں میں سے کوئی نماز رات کی تہجد کی برابر نہیں کر سکتی مگر ظہر سے پہلے کی چار سنتیں۔ ان کی فضیلت دن کی سنتوں پر ایسی ہے جیسے نماز باجماعت کی فضیلت تنہا نماز پڑھنے پر۔

عصر کی چار سنتوں کا ثواب

حضور ﷺ کی دعائے رحمت

(حدیث ابن عمرؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿رَحِمَ اللّٰہُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا﴾

(ابو داود، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان)

(ترجمہ) اللہ تعالی اس شخص پر رحم فرمائیں جو عصر (کے فرضوں) سے پہلے چار رکعات (سنت) ادا کرے۔

دوزخ کی آگ پر بدن حرام

(حدیث ام سلمہؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَرَّمَ اللّٰہُ بَدَنَہٗ عَلَى النَّارِ﴾ (طبرانی)

(ترجمہ) جو شخص نماز عصر سے پہلے چار رکعات (سنتیں) ادا کیا کرے اللہ تعالی اس کے بدن کو دوزخ پر حرام کر دیتے ہیں۔

مغرب کے بعد کے نوافل کا ثواب

بارہ سال کی عبادت کا ثواب

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عَدَلْنَ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً﴾ (ابن ماجہ ابن خزیمہ و ترمذی و قال غریب)

(ترجمہ) جو شخص مغرب کے فرائض کے بعد چھ رکعات ادا کرے ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ (چھ رکعات) بارہ سال کی عبادت کے ثواب کے برابر ہو جاتی ہیں۔

جھاگ کے برابر بھی گناہ معاف

(حدیث) حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مغرب کے بعد چھ رکعات (نوافل) ادا کئے اور ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوبُهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ﴾ (طبرانی)

(ترجمہ) جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات (نفل) ادا کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔

بیس رکعات کا ثواب جنت میں محل

(حدیث عائشہؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾

(ابن ماجہ)

(ترجمہ) جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعات (نفل) ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

(فائدہ) روز بیس رکعات ادا کر کے جنت میں روزانہ ایک ایک محل بنواتے رہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (مترجم)

عشاء کے بعد چار رکعات کا ثواب

(حدیث ابن عمرؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ وَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ كَعِدْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ . (طبرانی)

(ترجمہ) جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی پھر مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات (نفل) ادا کیئے تو یہ لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر ہیں۔

نمازوتر کا ثواب

اللہ تعالیٰ وتروں کو پسند کرتے ہیں

(حدیث علیؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ﴾

(ابو داود، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ترمذی وحسنہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہیں وتر کو پسند کرتے ہیں، اے اہل قرآن (حافظین قرآن اور مسلمانو) وتر پڑھا کرو۔

شہید کا ثواب

(حدیث ابن عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ صَلَّى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرُكِ الْوَتْرَ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ﴾۔

(طبرانی)

(ترجمہ) جس نے چاشت کی نماز ادا کی، مہینہ میں تین دن روزے رکھے اور سفر اور گھر میں وتروں کی نماز نہ چھوڑی اس کے لئے شہید کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی

(حدیث حضرت خارجہ بن خدافہؓ) فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ﴿قَدْ أَمَدَّكُمُ اللّٰهُ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوَتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ الْآخِرِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ﴾

(ابو داود، ابن ماجہ، ترمذی)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے یہ نماز تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہے یہ وتروں کی نماز ہے۔ اس کا وقت اللہ تعالیٰ نے تمہارے

لئے عشاء کے بعد سے فجر طلوع ہونے تک مقرر کیا ہے۔
(فائدہ) حدیث شریف میں سرخ اونٹوں کی مثال اجر عظیم کے سمجھانے کیلئے دی ہے کیونکہ عرب میں جس کے پاس سرخ اونٹ ہوتے تھے تو ان سے اس کی ہر ضرورت پوری ہوتی تھی' کھانے کیلئے ان کا گوشت کام آتا تھا' پینے کیلئے ان کا دودھ' خیمے کیلئے ان کا چمڑا' پہنے کیلئے ان کی اون' سامان اٹھانے اور سواری کیلئے خود اونٹ کام آتے تھے اگر دوران سفر ان کے پاس پانی ختم ہو گیا تو لاغر اونٹ کو ذبح کر کے اس کے پیٹ سے اونٹ کے معدے میں اسٹور شدہ پانی نکال کر ضرورت پوری کرتے تھے' غرض اونٹ اس زمانہ کی تقریباً ہر ضرورت میں کار آمد تھا۔ (مترجم)

وضو کر کے سونے کا ثواب

دنیا و آخرت کی خیر کے مطالبہ کی قبولیت

(حدیث ابو امامہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ﴾ (ترمذی حدیث حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے وضو کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر کی ٹیک لگائی حتی کہ اس کو نیند آگئی پھر رات کی کسی گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی خیر میں سے کوئی سی خیر بھی طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ خیر عطاء کرتے ہیں۔

فرشتہ اس کے لباس میں سوتا ہے

(حدیث ابن عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ فَلَا يَسْتَيْقِظُ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ)جو شخص وضو کی حالت میں سوتا ہے اس کے قمیص وغیرہ میں فرشتہ بھی رات گزارتا ہے۔ پس جب بھی وہ شخص بیدار ہوتا ہے فرشتہ یہ دعا کرتا ہے اے اللہ اپنے فلاں بندے کو معاف کردے کیونکہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔

تہجد اور رات کی عبادت کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **(تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)** (سورۃ سجدہ / ۱۶۔۱۷)

(ترجمہ) ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں، سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے۔ **(إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ)** (سورۃ الذاریات / ۱۵،۱۸)

(ترجمہ) بے شک متقی لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے اور ان کے رب نے ان کو جو (ثواب) عطا کیا ہوگا وہ اس کو (خوشی خوشی) لے رہے ہوں گے (اور کیوں نہ ہو) وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکوکار تھے' وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں استغفار کرتے تھے۔

تمام نوافل سے افضل نماز

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ﴾

(ترجمہ) رمضان شریف کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں۔ اور فرضوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم شریف)

جنت میں سلامتی سے داخلہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں سب سے پہلی مرتبہ جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپؐ کی طرف جانے لگے میں بھی ان لوگوں میں تھا جو آپ کے پاس آئے تھے پس جب میں نے غور سے آپ کے چہرہ کو دیکھا اور تحقیق کی تو میں یہی جانا کہ آپ کا چہرہ مبارک کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے جو کلام آپ کا سنا وہ یہ تھا آپ نے ارشاد فرمایا

﴿أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ﴾ (ترمذی، حدیث حسن صحیح، ابن ماجہ، حاکم)

(ترجمہ) اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

جنت کے بالاخانے

(حدیث ابو مالک اشعریؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) جنت کے بالاخانے ایسے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے نظر آئے گا اور اندر کا باہر سے نظر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس شخص کیلئے بنایا ہے جو (دوسروں کو) کھانا کھلائے۔ سلام پھیلائے اور رات کو اس وقت نماز (نوافل، تہجد) ادا کرے جب لوگ سو رہے ہوں۔

جنت میں اڑنے والا گھوڑا ملے گا

(حدیث علیؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ أَعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ أَسْفَلِهَا خَيْلٌ مِنْ ذَهَبٍ مُسْرَجَةٌ مُلْجَمَةٌ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوتٍ لَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ لَهَا أَجْنِحَةٌ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَيَرْكَبُهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَتَطِيرُ بِهِمْ حَيْثُ شَاؤُوا فَيَقُولُ الَّذِينَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةً يَا رَبِّ بِمَ[۲] بَلَغَ عِبَادُكَ هَذِهِ الْكَرَامَةَ كُلَّهَا؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُونَ. وَكَانُوا يَصُومُونَ وَكُنْتُمْ تَأْكُلُونَ وَكَانُوا يُقَاتِلُونَ وَكُنْتُمْ تَجْبُنُونَ﴾.

جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی اور نیچے سے سونے کا گھوڑا جس کو زین اور لگام موتی اور یاقوت کی لگی ہو گی نہ تو یہ لید کرے گا نہ پیشاب کرے گا۔ اس کے پر بھی ہوں گے اس کا قدم تا حد نگاہ تک پڑے گا اس پر جنتی سوار ہوں گے۔ اور یہ ان کو اٹھا کر اڑے گا جہاں یہ چاہیں گے۔ پس جو لوگ ان جنتیوں سے نچلے درجہ میں ہوں گے وہ عرض کریں گے یا رب تیرے یہ بندے اس بڑی عظمت کو کیسے پہنچے؟ ان کو کہا جائے گا یہ رات کو نوافل پڑھتے تھے جب تم سوتے ہوتے تھے اور یہ (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے جب تم کھاتے پیتے تھے اور یہ (اللہ کی راہ میں) جہاد کرتے تھے جب تم بزدلی دکھاتے تھے۔ (کتاب التہجد ابن ابی الدنیا)

رات کے نوافل کے ثواب کا اندازہ

(حدیث انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي تَعْدِلُ بِعَشَرَةِ آلَافِ صَلَاةٍ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ وَالصَّلَاةُ بِأَرْضِ الرِّبَاطِ تَعْدِلُ بِأَلْفَيْ أَلْفِ صَلَاةٍ وَأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ الرَّكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا الْعَبْدُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ لَا يُرِيدُ بِهِمَا إِلَّا مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾ (ابو شیخ ابن حبان)

میری مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا دس ہزار نمازوں کے برابر ہے (ثواب کے اعتبار سے)' اور مسجد حرام (بیت اللہ) میں ایک نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور

میدان جنگ میں ایک نماز دولاکھ نمازوں کے برابر ہے اور ان سب سے زیادہ ثواب والی وہ دو رکعات ہیں جن کو انسان رات کے درمیانی حصہ میں ادا کرتا ہے اس کا اور کوئی منشا نہیں ہوتا بس وہ اللہ کے پاس جو انعامات ہیں ان کا طلب گار ہوتا ہے۔

ذاکرین الٰہی میں شمار

(حدیث ابو ہریرہؓ، ابو سعیدؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ﴾

(ابو داود، نسائی۔ ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم)

(ترجمہ) جو شخص رات کو خود بھی جاگتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے پھر یہ دونوں اکٹھے دو رکعات ادا کرتے ہیں، تو یہ اللہ کے زیادہ یاد کرنے والے مردوں اور زیادہ یاد کرنے والی عورتوں میں سے لکھے جاتے ہیں۔

اللہ کا بندہ سے سب سے زیادہ قرب کا وقت

(حدیث عمر بن عبسہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ [جل جلاله] مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرِ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ﴾ (ابن خزیمہ، ترمذی، حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) اللہ جل شانہ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانہ حصہ میں ہوتے ہیں۔ اگر تم میں توفیق ہو کہ تم اس گھڑی میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو تم ایسا کرلو۔

اللہ تعالیٰ تین قسم کے آدمیوں سے محبت کرتے ہیں

(حدیث ابو الدرداءؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ وَيَسْتَبْشِرُ بِهِمْ ؛ الَّذِي إِذَا انْكَشَفَتْ

فِئَةٌ قَاتَلَ وَرَاءَهَا بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ ، وَإِمَّا أَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ وَيَكْفِيَهُ ، فَيَقُولُ : انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هٰذَا كَيْفَ صَبَرَ لِي بِنَفْسِهِ . وَالَّذِي لَهُ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ وَفِرَاشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ يَذَرُ شَهْوَتَهُ وَيَذْكُرُنِي ، وَلَوْ شَاءَ رَقَدَ . وَالَّذِي إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ رَكْبٌ فَسَهِرُوا ثُمَّ هَجَعُوا فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِي ضَرَّاءَ وَسَرَّاءَ﴾ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے محبت کرتے ہیں، ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں اور ان سے خوش ہوتے ہیں (۱) وہ شخص کہ جب اس کے سامنے دشمن اسلام فوج سامنے آتی ہے تو یہ بذات خود اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ان کے سامنے جنگ کرتا ہے پھر یا تو قتل ہو جاتا ہے یا اس کی اللہ تعالیٰ مدد کرتے ہیں اور (کافروں کے مقابلہ میں) اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور (فرشتوں سے) فرماتے ہیں میرے بندے کی طرف دیکھو اس نے میرے لئے اپنی جان پر کیسے صبر کیا ہے۔ (۲) وہ شخص جس کی بیوی خوبصورت ہو بستر بھی نرم اور خوبصورت ہو پھر بھی وہ رات کے وقت (عبادت کیلئے) اٹھ کھڑا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس نے اپنی شہوت کو چھوڑا ہے۔ اگر یہ چاہتا تو سو سکتا تھا۔ (۳) وہ شخص جو سفر میں ہو اور اس کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ (سفر کر رہے) ہوں اور وہ بے آرام ہونے کی وجہ سے سو جائیں مگر یہ شخص سحری کے وقت راحت اور تکلیف میں (ہر حالت) (عبادت کیلئے) اٹھ کھڑا ہو۔

رات کو دس آیات تلاوت کرنے کا ثواب

(حدیث فضالہ بن عبیدؓ و تمیم داریؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ[4] لِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ اقْبِضْ فَيَقُولُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ بِهٰذِهِ الْخُلْدُ وَبِهٰذِهِ النَّعِيمُ﴾ .

(ترجمہ) جو شخص رات کو دس آیات تلاوت کرے اس کے لئے ایک قنطار (ثواب) لکھا جاتا ہے اور یہ ایک قنطار دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے جب قیامت کا دن

ہوگا تو تیرا رب اس کو کہے گا (آیات) پڑھتا جا اور (جنت کے درجات) چڑھتا جا، ہر ایک آیت کے بدلہ میں ایک (جنت کا) درجہ ہے حتیٰ کہ اس شخص کو جتنا آیات یاد ہوں گی ان کے مطابق آخر تک پہنچ جائے گا تو اللہ عزوجل اس بندے سے فرمائیں گے قبضہ کر لے تو بندہ اپنے ہاتھ (کے اشارہ) سے عرض کرے گا اے پروردگار آپ بہتر جانتے ہیں (میں کس چیز کا قبضہ کروں؟) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس ادائی جنت اور نعمتوں کے گھر پر قبضہ کر لے۔ (طبرانی بسند حسن)

رات کو سو آیات یا دو سو آیات پڑھنے کی فضیلت

(حدیث ابوہریرہؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ . وَمَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ الْمُخْلِصِينَ﴾ (ابن خزیمہ، حاکم علی شرط مسلم)

(ترجمہ) جو شخص رات کے وقت سو آیات کے ساتھ نماز (نوافل) ادا کرے وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص رات کے وقت دو سو آیات کے ساتھ نماز (نوافل) ادا کرے وہ ساری رات نماز پڑھنے والوں اور مخلص لوگوں میں سے لکھا جائے گا۔

رات کے کثرت نوافل میں حضورؐ کے پاؤں پر ورم آجاتی تھی

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کو اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ میں نے عرض کیا آپ اتنا قیام کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری، مسلم)

رات کو زیادہ سونے والا قیامت میں فقیر ہوگا

(حدیث جابرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ : يا بني لا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ ، فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾. (ابن ماجہ)

(ترجمہ) حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصیحت کی کہ اے بیٹے رات کو نیند زیادہ نہ کرنا کیونکہ رات کو زیادہ سونا آدمی کو قیامت کے دن میں (اعمال صالحہ کی کمی کے لحاظ سے) فقیر بنا دیتا ہے (یعنی راتوں کو عبادت کرنے والوں کے درجات بہت بلند ہوں گے ان کے مقابلہ میں چاہے یہ کتنا ہی نیک ہو پھر بھی کم مرتبہ رہ جائے گا)۔

رات کے عبادت گزاروں کے انعامات کا کسی نبی اور فرشتہ کو بھی علم نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں توراۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جن کے پہلو بستروں سے (رات کے وقت عبادت کی خاطر) الگ رہتے ہیں ایسی چیزیں (اور انعامات) تیار کئے ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آئیں اور نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی مرسل نبی' (پھر) فرمایا اور ہم اس کو یوں پڑھتے ہیں۔

(فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)

(ترجمہ) کوئی نفس نہیں جانتا جو ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈ میں سے چھپا کے رکھا گیا ہے ان کی جزاء کے طور پر جو وہ عمل کرتے تھے۔ (حاکم وقال صحیح الاسناد)

حضرت دیک فرشتہ تہجد وغیرہ کیلئے اٹھاتا ہے

یوسف بن مہرانؒ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے مرغ کی شکل کا ایک فرشتہ ہے جس کے پنجے لولو کے ہیں اور کلغی سبز زبرجد کی ہے جب رات کی پہلی تہائی گزرتی ہے تو وہ اپنے پر مارتا اور مرغ والی آواز نکالتا ہے اور کہتا ہے رات کو عبادت کرنے والے کھڑے ہو جائیں۔ پھر جب آدھی رات گزرتی ہے تو بھی وہ اپنے پروں سے پھڑ پھڑاتا اور آواز نکالتا ہے اور کہتا ہے کہ تہجد پڑھنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہئے پھر جب رات کی دو تہائیاں گزر جاتی ہیں تو پھر مارتے ہوئے کہتا ہے نماز پڑھنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہئے پھر جب فجر طلوع ہوتی ہے تو پر مار کر کہتا ہے غافلوں کو کھڑے ہو جانا چاہئے اس حال میں کہ ان پر ان کے گناہوں کے بوجھ موجود ہیں۔ وقد روی مرفوعا)

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنے والے

بعض بزرگوں نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا پھر فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا! مجھے میرے غلبہ اور میرے جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کے لئے جنت کو شان و شوکت سے خوب سجاؤں گا کیونکہ اس نے میرے لئے عشاء کے وضو سے چالیس سال تک فجر کی نماز ادا کی ہے کہتے ہیں کہ یہ بزرگ کہا کرتے تھے کہ نیند جب عقل کو خمار میں کرنے لگے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے (اس لئے یہ خوب چوکس ہو کر ساری رات عبادت کرتے تھے نیند کو ذرہ برابر پاس نہیں آنے دیتے تھے)

(نوٹ) ہمارے امام اعظم ابو حنیفہؒ قدس سرہ کے بارہ میں بھی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ نے بھی عشاء کے وضو سے چالیس سال تک صبح کی نماز ادا کی ہے اللہ تعالیٰ یہ فضیلت ہمیں بھی نصیب فرمائے آمین۔ (مترجم)

حضرت ابن مسعودؓ کی عبادت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حالت تھی کہ جب لوگوں کی آنکھیں لگ جاتی تھیں تو یہ اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور ان سے صبح تک تلاوت' ذکر اور رونے کی آوازیں ایسے سنائی دیتی تھیں جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی ہے۔

رات کی عبادت کیلئے اکابر اولیاء کے حالات

حضرت شداد بن اوسؓ

جب حضرت شدادؓ اپنے بستر پر جاتے تھے تو ایسے ابال کھاتے تھے جیسے دانہ ہانڈی میں ابلتا ہے' آپ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! مجھے دوزخ کی یاد نے سونے سے روک رکھا ہے' پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

حضرت طاؤسؒ

حضرت طاؤسؒ اپنا بستر بچھاتے اور اس پر لیٹ جاتے تھے پھر ایسے ابلتے تھے جیسے دانہ ہانڈی میں ابلتا ہے' پھر جلدی سے اٹھ کھڑے ہوتے' بستر کو لپیٹ دیتے اور صبح تک نماز

پڑھتے رہتے پھر فرماتے عبادت گزاروں کی نیند کو دوزخ کے ذکر نے اڑادیا ہے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی روادؒ

حضرت عبدالعزیز بن ابی روادؒ کی یہ حالت تھی کہ جب رات ہوتی (یعنی سونے کا وقت ہوتا) تو یہ اپنے بستر کے پاس آتے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیر کر کہتے "تم بہت نرم ہو لیکن اللہ کی قسم جنت میں تجھ سے بھی زیادہ نرم بستر موجود ہیں" اس کے بعد وہ ساری رات نماز میں گذار دیتے۔

حضرت صلہ بن اشیمؒ

حضرت صلہ بن اشیمؒ ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب سحری کا وقت ہوتا تو کہتے "الٰہی! میرے جیسا جنت کی طلب نہیں کر سکتا آپ مجھے اپنی رحمت کے طفیل جہنم سے ہی پناہ دیدیں"۔

حضرت مسروقؒ

حضرت مسروقؒ کی بیوی فرماتی ہیں حضرت مسروق کی یہی حالت رہی کہ طویل طویل نماز پڑھنے سے ان کی پنڈلیاں سوجی رہتی تھیں۔ یہ کہتی ہیں اللہ کی قسم! میں ان کے پیچھے بیٹھ کر ان پر ترس کھاتے ہوئے روتی تھی۔

حضرت سری سقطیؒ

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت سری (سقطیؒ) سے زیادہ عبادت گذار کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے (زندگی کے) اٹھانوے سال گذارے ہیں وہ مرض الوفات کے علاوہ کبھی لیٹے ہوئے دکھائی نہیں دئے۔

حضرت ابو محمد جریریؒ

ابو محمد مغازلیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محمد جریریؒ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں عبادت کرتے رہے (اس عرصہ میں) نہ تو آپ کبھی سوئے ہیں نہ کوئی بات کی ہے نہ کسی ستون کی ٹیک لگائی ہے نہ کسی دیوار کی اور نہ کبھی اپنے پاؤں پھیلائے ہیں۔

حضرت مالک بن دینارؒ

حضرت مغیرہ بن حبیبؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینار کی تاک میں لگا رہا' آپ نے عشاء کے بعد وضو کیا پھر اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیا تو اس سے آنسو گرنے لگے۔ پھر آپ نے عرض کیا اے اللہ! مالک کے بوڑھاپے کو دوزخ پر حرام فرمادے۔ اے میرے مالک! آپ کو معلوم ہے جنتی کون ہے اور دوزخی کون۔ مالک ان دونوں میں سے کن سے ہے؟ اور مالک کا گھر کونسا ہے؟ آپ یہی کہتے رہے حتیٰ کہ صبح طلوع ہو گئی۔

حضرت عمرو بن عتبہؒ

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقدؒ ہر رات (گھر سے) نکل کر (اپنے نفس کو بیدار کرنے اور تنبیہ کرنے کیلئے) قبروں پر جاتے اور ان پر کھڑے ہو کر کہتے تھے اے قبروں والو! اعمالنامے لپیٹے جا چکے اور اعمال اٹھائے جا چکے' پھر قدم سیدھے کر کے کھڑے ہو جاتے اور ساری رات نماز پڑھتے رہتے پھر (طلوع فجر کے وقت) واپس ہوتے اور صبح کی نماز میں شریک ہوتے۔

حضرت یحییٰؑ کو اللہ تعالیٰ کی تنبیہ

علی بن ابی الحسن فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰؑ نے ایک رات جو کی روٹی سیر ہو کر کھالی جس کی وجہ سے ان کو بغیر وظیفہ کئے ہوئے نیند آگئی حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ "اے یحییٰؑ! کیا تم نے اپنے لئے میرے گھر سے بہتر کوئی گھر ڈھونڈ لیا ہے؟ کیا تم نے میرے پڑوس سے بہتر کوئی اور پڑوس تلاش کر لیا ہے؟ مجھے میرے غلبہ اور میرے جلال کی قسم! اگر تم ایک مرتبہ جنت الفردوس کی طرف جھانک لو تو اس کے شوق سے تمہارا جسم پگھل جائے اور روح نکل جائے' اور اگر تم ایک مرتبہ دوزخ کی طرف جھانک لو تو تمہارا بدن پگھل جائے اور آنسوؤں کے بعد پیپ کے ساتھ رونے لگو اور ٹاٹ کے ساتھ لوہے کو پہن لو۔

حضرت مالک بن دینار کو تنبیہ

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں ایک رات میں اپنا وظیفہ بھول کر سو گیا میں نے خواب میں ایسی نوجوان لڑکی دیکھی جیسا کہ خوبصورت ترین لڑکیاں ہوتی ہیں اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کیا آپ اچھی طرح سے پڑھ سکتے ہیں ؟ میں نے کہا ہاں۔ تو اس نے وہ رقعہ میری طرف پھینک دیا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا

(ترجمہ) (۱) کیا تمہیں لذتوں اور جھوٹی امیدوں نے جنت کی گورے رنگ والی خوب محبت کرنے والی حوروں سے بے پرواہ کر دیا ہے۔

(۲) جہاں تو ہمیشہ زندہ رہے وہاں موت نہ آئے گی اور جنتوں میں خوبصورت (عورتوں) سے کھیل کود کرے گا۔

(۳) اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ قرآن پاک کے ساتھ تہجد ادا کرنا نیند کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت ازہر بن مغیثؒ

حضرت ازہر بن مغیثؒ راتوں کو عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔ یہ فرماتے ہیں میں نے (ایک رات) خواب میں ایک عورت کو دیکھا جو دنیا والوں کی عورتوں کے مشابہ نہیں تھی۔ میں نے اس سے کہا تم کون ہو ؟ اس نے کہا حور ہوں۔ میں نے کہا تم اپنے ساتھ میری شادی کرو گی ؟ اس نے کہا میرے مالک (اللہ تعالیٰ) کو میرے نکاح کا پیغام دو اور میرا حق مہر ادا کرو' میں نے پوچھا تمہارا حق مہر کیا ہے ؟ اس نے کہا طویل تہجد ادا کرنا۔

حضرت علاء بن زیادؒ

حضرت علاء بن زیادؒ ہر رات ایک ختم قرآن پاک کا فرماتے تھے۔ ایک رات انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا آج رات میں کچھ فرصت محسوس کر رہا ہوں جب رات کا اتنا حصہ گذر جائے تو مجھے جگا دینا۔ جب بیوی نے ان کو اس وقت پر جگایا تو ان کو تھکان محسوس ہوئی اور بیوی سے فرمایا مجھے کچھ دیر کیلئے چھوڑ دو۔ یہ پھر سو گئے ' تو ان کے پاس ایک آنے والا خواب میں آیا اور ان کے سر کے بالوں کے اگلے حصہ سے پکڑا اور کہا اے ابن زیاد ! کھڑے ہو جاؤ اپنے رب کو یاد کرو (تمہارا رب) تمہیں یاد کر رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ

آپ گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور ان کے یہ بال ان کے سر کے اگلے حصہ سے اسی طرح سے اٹھے رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہوئے تب بھی وہ بال کھڑے ہوئے تھے۔

حضرت ربیع بن خثیمؒ

حضرت ربیع بن خثیمؒ کی بیٹی نے پوچھا اے ابا جان! کیا بات ہے میں لوگوں کو دیکھتی ہوں وہ تو سو جاتے ہیں مگر آپ نہیں سوتے؟ تو انہوں نے فرمایا اے بیٹی! تیرا باپ جہنم سے ڈرتا ہے (اس لئے اس کو نیند نہیں آتی)۔

حضرت اویس قرنیؒ

حضرت ربیعؒ فرماتے ہیں میں حضرت اویس قرنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو میں نے دیکھا کہ آپ فجر کی نماز پڑھ کر تشریف فرما ہیں۔ پھر آپ بیٹھے رہے میں نے سوچا کہ آپ کو آج تسبیح کرنے کی بجائے اپنی طرف مشغول رکھوں گا تو آپ اپنی اسی جگہ پر رہے حتیٰ کہ آپ نے ظہر کی نماز ادا کر لی پھر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے (نوافل پڑھتے رہے) حتیٰ کہ عصر کی نماز پڑھ لی' پھر اپنی اسی جگہ پر بیٹھے رہے حتیٰ کہ مغرب کی نماز بھی پڑھ لی۔ پھر اپنی جگہ پر بیٹھے رہے حتیٰ کہ عشاء کی نماز بھی پڑھ لی' پھر اپنی جگہ پر بیٹھے رہے حتیٰ کہ صبح کی نماز بھی پڑھ لی پھر آپ بیٹھے تو ان کی آنکھیں ان پر غالب آگئیں (یعنی ان کو نیند آنے لگی) تو آپ نے فرمایا "اے اللہ! میں آپ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں بہت سونے والی آنکھ سے اور ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہو۔ (حضرت ربیع کہتے ہیں) میں نے کہا مجھے حضرت اویس کی طرف سے (ان کے حالات و عبادت معلوم کرنے کیلئے) اتنا کافی ہے۔ پھر میں واپس آگیا۔

حضرت احمد بن حربؒ

حضرت احمد بن حربؒ فرماتے ہیں "بڑے تعجب کی بات ہے اس شخص کیلئے جو یہ جانتا ہے کہ جنت اس کے اوپر مزین ہو چکی ہے اور دوزخ اس کے نیچے دہکائی جا چکی ہے ان دونوں کے درمیان میں رہنے والا کیسے سو سکتا ہے"؟

حضرت صلہ بن اشیمؒ

حضرت صلہ بن اشیم کی پنڈلی نماز میں طویل قیام کی وجہ سے اکڑ گئی تھی۔ یہ عبادت میں ایسی انتہاء کو پہنچ گئے تھے کہ اگر ان کو یہ کہا جائے کہ کل قیامت ہوگی تو ان (کے خوف اور عبادت) میں کوئی اضافہ نہ ہو۔ جب سردی پڑتی تھی تو یہ چھت پر لیٹ جاتے تھے کہ سردی ان کو سونے نہ دے اور جب گرمی ہوتی تھی کمرے کے اندر لیٹتے تھے تاکہ ان کو (کہیں سے ہوا نہ لگنے سے) گرمی اور اور نم لاحق ہو اور ان کو نیند نہ آئے۔ جب یہ فوت ہوئے تو سجدہ کی حالت میں تھے۔ یہ فرمایا کرتے تھے

(اے اللہ! میں آپ سے اپنی) ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہوں آپ بھی میرے ساتھ (اپنی) ملاقات کو پسند فرمالیں۔

ایک بڑے درجہ کی عابدہ خاتون

حضرت (ابراہیم) خواصؒ فرماتے ہیں ہمارے قافلہ میں ایک عبادت گذار خاتون آکر شامل ہوئی جو روزے رکھ رکھ کر کالی پڑچکی تھی، رورو کر اندھی ہوچکی تھی، نماز پڑھ پڑھ کر چلنے پھرنے کے قابل نہ رہی یہ خاتون بیٹھ کر نماز ادا کرتی تھی، ہم نے اس کو سلام کیا اور کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور درگذر کا اس کے سامنے ذکر کیا تاکہ ہم اس کی مشکل کو آسان کریں۔ لیکن اس نے ایک چیخ ماری اور کہا میری ذات کے متعلق میرے علم نے دل کو زخمی کرڈالا ہے اور میرے جگر کو زخم زخم کردیا ہے اللہ کی قسم! میں تو پسند کرتی ہوں کاش کہ اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ کرتے اور میں کوئی چیز نہ ہوتی۔ پھر وہ اپنی نماز کی طرف مشغول ہوگئی۔

حضرت حبیبہ عدویہؒ کی مناجات اور عبادت الٰہی

حضرت حبیبہ عدویہؒ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتی تھیں تو اپنے چھپر پر کھڑی ہوکر اپنے اوپر قمیص اور اوڑھنی کو مضبوط کس لیتی تھیں، پھر کہتی تھیں اے الٰہی! ستارے خوب روشن ہوگئے، آنکھیں سوگئیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کرلئے، ہر دوست اپنے دوست کے ساتھ خلوت میں چلا گیا میں آپ کے سامنے کھڑی ہوں۔ پھر آپ نماز کی طرف متوجہ ہوجاتیں، جب سحری کا وقت ہوتا فجر طلوع ہوتی تو کہتیں اے الٰہی

!یہ رات چلی گئی یہ دن روشن ہونے لگا کاش کہ مجھے معلوم ہو تا کہ آپ نے میری رات کو قبول کیا ہے تاکہ میں مبارک کے قابل ہو جاؤں ؟ یا آپ نے اس کو رد کر دیا ہے تاکہ مجھے تعزیت کی جائے ؟ مجھے آپ کے غلبہ کی قسم ! میرا اور آپ کا یہی طریقہ رہے گا جب تک آپ مجھے زندہ رکھیں گے۔ مجھے آپ کی عزت کی قسم !اگر آپ نے مجھے اپنے دروازہ سے ٹھکرا دیا تو میں پھر بھی اس کو لپٹی رہوں گی کیونکہ آپ کی سخاوت اور کرم میرے دل میں بس چکا ہے۔

حضرت معاذہ عدویہؒ

حضرت معاذہ عدویہؒ کی یہ حالت تھی جب دن ہو تا تو فرماتیں یہی دن ہے جس میں میں نے مرنا ہے پھر کھانا نہ کھاتیں حتیٰ کہ شام ہو جاتی' پھر جب رات ہوتی تو کہتیں یہ وہ رات ہے جس میں میں نے مرنا ہے پھر صبح تک نماز ادا کرتیں۔

حضرت زمعہؒ

قاسم بن راشد شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت زمعہؒ ہمارے پاس وادیٔ محصب میں ٹھہرے ہوئے تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی اور بیٹیاں بھی تھیں' یہ رات کو عبادت کرتے اور طویل رات تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔ جب سحری کا وقت ہو تا تو بلند آواز سے یہ کہتے اے خوشیوں میں مصروف قافلہ والو ! کیا تم اس تمام رات میں سوتے رہو گے ؟ کیا تم اٹھ کر کوچ نہیں کرو گے ؟ تو وہ اچھل کر کھڑے ہو جاتے پھر کسی طرف سے رونے کی آواز سنائی دیتی تھی اور کسی طرف سے دعائیں کرنے کی اور کسی طرف سے قرآن پاک پڑھنے کی اور کہیں سے وضو کرنے کی۔ پھر جب صبح طلوع ہوتی تھی تو یہ بلند آواز سے فرماتے "صبح کے وقت مسرور قوم کو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنی چاہئے۔"

حضرت صفوان بن سلیمؒ

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن سلیم نے قسم اٹھائی تھی کہ مرتے دم تک اپنا پہلو زمین سے نہیں لگائیں گے۔ چنانچہ آپ تیس سال سے زائد عرصہ تک اسی حالت میں رہے جب ان کی وفات قریب ہوئی اور حالت نزع اور

مرض تیز ہو گیا تب بھی وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے نے آپ سے عرض کیا اے ابا جان! کاش کہ اب اپنا پہلو (زمین سے) لگا لیتے؟ تو آپ نے فرمایا پھر تو میں اللہ تعالیٰ کیلئے نذر اور حلف کو پورا نہیں کر پاؤں گا۔ چنانچہ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

(حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں) مجھے ایک گور کن نے بتایا کہ میں نے ایک شخص کیلئے قبر کھودی تو مجھ سے ایک قبر کھل گئی میں نے اس کی کھوپڑی کو اٹھایا تو سجدہ کی کثرت نے اس کی ہڈی پر نشان بنا دیا تھا۔ میں نے کسی آدمی سے پوچھا یہ قبر کس کی ہے؟ اس نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں؟ یہ حضرت صفوان بن سلیمؒ کی قبر ہے۔

اس شخص کا ثواب جو رات کو نوافل کی نیت کرے مگر نیند آجائے

(حدیث) حضرت ابوذرؓ یا حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ [بِقِيَامِ] سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنَامُ عَنْهَا إِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْهِ ، وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ مَا نَوَى﴾ (ابن حبان واللفظ لہ والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ)

(ترجمہ) جو شخص رات کے کسی وقت میں نوافل پڑھنے کا دل میں ارادہ کرلے پھر بغیر پڑھے اس کو نیند آجائے تو اس کی نیند ہدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر اس کی نیت کی وجہ سے عطا کیا ہے' اور جس عمل کی اس نے نیت کی اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ بندے کیلئے لکھ دیتے ہیں۔

اس شخص کا ثواب جو اپنا وظیفہ کئے بغیر سو جائے اور پھر اس کو قضا کرلے

(حدیث عمر بن خطابؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو شخص اپنے وظیفہ یا کسی نیک عمل کرنے کے بغیر سو جائے پھر اس کو نماز فجر

اور نماز ظہر کے درمیانی وقت میں قضاء کرلے تو اس کے لئے ویسا ثواب لکھا جاتا ہے گویا کہ اس نے اس وظیفہ کو رات میں ہی ادا کیا ہے۔

صلوۃ الضحی (چاشت) اور اس کو ہمیشہ پڑھنے کا ثواب

صلوۃ الضحی جسم کے ہر جوڑ کا صدقہ ہے

(حدیث ابوذرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ[۲] عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَتُجْزِئُ عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ [يركعهما] مِنَ الضُّحَى﴾ (مسلم)

(ترجمہ) تم میں سے جو شخص بھی صبح کو اٹھتا ہے اس کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر حمد وثنا صدقہ ہے، ہر کلمہ طیبہ صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ ان سب کاموں کی جگہ دو رکعات جن کو آدمی چاشت کے وقت ادا کرے کافی ہو جاتی ہیں۔

صغیرہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **﴿مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ﴾**۔

(مسند احمد، ابو داود)

(ترجمہ) جو شخص صبح کی نماز کا سلام پھیر کر اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے حتی کہ چاشت کی دو رکعات ادا کرے اور اچھی بات کرے تو اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کی جھاگ سے زیادہ بھی کیوں نہ ہوں۔

صلوۃ الضحیٰ ادا کرنے والوں کیلئے جنت کا ایک مخصوص دروازہ

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الضُّحَى ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُدِيمُونَ صَلَاةَ الضُّحَى؟ هَذَا بَابُكُمْ فَادْخُلُوهُ﴾.

(طبرانی)

(ترجمہ) جنت کا ایک دروازہ ہے جس کو باب الضحیٰ کہا جاتا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی کرنے والا ندا کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ صلوۃ الضحیٰ ادا کرتے تھے؟ یہ ہے تمہارا دروازہ تم اس سے (جنت میں) داخل ہو جاؤ۔

تمام دن اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں

(حدیث نعیم بن ہمارؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا بْنَ آدَمَ لَا تَعْجِزْ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ﴾

(ابو داود)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے انسان! اپنے دن کے شروع میں چار رکعات ادا کرنے سے عاجز مت بن میں اخیر دن تک تیری کفایت کروں گا۔

صلوۃ الضحیٰ کے مختلف فضائل

(حدیث ابو الدرداءؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كُفِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلَّى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللهُ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ [تعالى] لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا لِلَّهِ [تعالى] مَنٌّ يَمُنُّ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ وَصَدَقَةٌ. وَمَا مَنَّ اللهُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ﴾ (طبرانی)

"جو شخص صلوۃ الضحیٰ کی دو رکعات ادا کرے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جاتا۔ اور جو چار رکعات ادا کرے وہ عابدوں میں سے لکھا جاتا ہے' اور جو چھ رکعات ادا کرے اس کی تمام دن کفایت کی جاتی ہے۔ اور جو آٹھ رکعات ادا کرے اس کو اللہ تعالیٰ رات دن نماز پڑھنے والوں میں لکھ دیتے ہیں اور جو بارہ رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔ اور کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں گذرتی مگر اللہ تعالیٰ اس میں اپنے بندوں پر کوئی احسان اور صدقہ کرتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے کسی بندہ پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کو اپنی یاد کا دل میں ڈالتا ہے۔"

جنت میں سونے کا محل

(حدیث انس بن مالکؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترمذی' ابن ماجہ)

جو شخص ضحیٰ کی بارہ رکعات نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں سونے کا ایک محل بناتے ہیں

صلوۃ التسبیح کا ثواب

صغیرہ کبیرہ تمام گناہ معاف

(حدیث ابن عباسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبد المطلبؓ سے فرمایا

﴿يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاه أَلا أُعْطِيكَ؟

أَلا أَمْنَحُكَ؟ أَلا أَحْبُوكَ؟ أَلا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ؟ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ كُلَّهُ، أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَقَدِيمَهُ وَجَدِيدَه وَخَطَأَهُ وَعَمْدَهُ وَصَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ وَسِرَّهُ وَعَلانِيَتَهُ. عَشْرُ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ فَقُلْ وَأَنْتَ قَائِمٌ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ

عَشْرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُ وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ. إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً ﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ﴿فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَ اللهُ لَكَ﴾. (ابوداود' ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

"اے عباس اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو اس (ہدیہ کی) دس خصوصیات نہ بتاؤں؟ جب آپ اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سب گناہ معاف فرمادیں (۱) پہلے بھی (۲) پچھلے بھی (۳) پرانے بھی (۴) نئے بھی (۵) بھول والے بھی (۶) جان کر کئے ہوئے بھی (۷) چھوٹے بھی (۸) بڑے بھی (۹) چھپے ہوئے بھی (۱۰) ظاہر بھی۔ یہ دس حالتیں ہیں۔

آپ چار رکعات پڑھیں' اس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت تلاوت کریں جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوں تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ یہ کہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر آپ رکوع کریں اور رکوع کے اندر بھی (یہ کلمات) دس مرتبہ کہیں' پھر رکوع سے اپنا سر اٹھائیں تو (قومہ میں) یہ کلمات دس مرتبہ کہیں' پھر سجدہ میں جائیں اور سجدہ کی حالت میں دس مرتبہ کہیں' پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور (جلسہ) میں ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں پھر (دوبارہ) سجدہ کریں اور ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اپنا سر اٹھائیں تو ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوئے آپ اس طرح سے چاروں رکعات میں کریں۔

اگر آپ میں ہمت ہو کہ آپ اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو پڑھ لیا کریں' اور

اگر ہمت نہ ہو تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ' اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر (یہ بھی) نہ کر سکیں تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں"

طبرانی نے یہ اضافہ بھی آخر میں ذکر کیا ہے کہ "اگر آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرما دیں گے"۔

نماز حاجت کا ثواب

نماز حاجت کا پہلا طریقہ

– عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ أَعْمَى أَتَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي ، قَالَ : ﴿أَوأَدعُكَ﴾ قَالَ : يا رسولَ إِنَّهُ قَدْ شَقَّ عَلَّي ذِهَابُ بَصَرِي قَالَ : ﴿فَانْطَلِقْ فَتَوَضأْ ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّي مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحمةِ. يا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَى رَبِّي بِكَ أَنْ يَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي﴾ فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللهُ عَنْ بَصَرِهِ ،

(حدیث حضرت عثمان بن حنیفؓ) ایک نابینا صحابیؓ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کی بینائی واپس کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہارے لئے دعا کروں؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی کھو جانے سے مجھے بہت تکلیف ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا "تم جا کر وضو کرو پھر دو رکعات نماز پڑھو پھر یہ دعا کرو اللهم انی اسألك واتوجه اليك بنبيى محمد نبى الرحمة يا محمد انى اتوجه الى ربى بك ان يكشف لى عن بصرى اللهم شفعه فى و شفعنى فى نفسى جب وہ (نماز پڑھ کر

اور یہ دعا کر کے) لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی درست فرما دی تھی۔

(ترمذی وصححہ' نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم)

(دعا کا ترجمہ) اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور اپنے نبی حضرت محمد نبی رحمت کے وسیلہ سے آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں آپ کے ساتھ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں کہ وہ (رب تعالیٰ) میری بینائی کا پردہ کھول دیں۔ اے اللہ! حضور ﷺ کی میرے حق میں سفارش قبول فرمالیں اور میری سفارش بھی میرے حق میں قبول فرمالیں۔

(نوٹ) یا تو یہ دعا اس صحابی کیلئے مخصوص تھی اگر اس کو عام ہر مسلمان کیلئے سمجھیں تو پھر ضرورت مند مندرجہ بالا دعا کے الفاظ "یکشف لی عن بصری" کی جگہ اپنی ضرورت کا ذکر کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنی منشاء سے ضرور اس کی دعا کو قبول فرمائیں گے۔

نماز حاجت کا دوسرا طریقہ

(حدیث عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

جس شخص کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہو یا کسی انسان کے ساتھ تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور وضو بھی اچھی طرح سے کرے' پھر دو رکعات نماز ادا کرے' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے' پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے' پھر یہ دعا پڑھے ابن ماجہ شریف میں ہے کہ "پھر وہ شخص دنیا اور آخرت کی جس ضرورت کا چاہے سوال کرے وہ پوری ہوگی۔ (ترمذی' ابن ماجہ' حاکم)

نماز حاجت کا تیسرا طریقہ

(حدیث ابن مسعودؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً تُصَلِّيهِنَّ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَتَتَشَهَّدُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا تَشَهَّدْتَ فِي آخِرِ صَلَاتِكَ فَأَثْنِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ [وصل]

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [ثم اسجد] وَاقْرَأْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَقُلْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [عشرمرات] ثُمَّ قُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْأَعْلَى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ ، ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ ثُمَّ سَلِّمْ يَمِينًا وَشِمَالًا . وَلَا تُعَلِّمُوهَا السُّفَهَاءَ فَإِنَّهُمْ يَدْعُونَ بِهَا فَيُسْتَجَابُونَ ﴾

(حاکم)

بارہ رکعات ایسی ہیں جن کو چاہے تو دن میں پڑھ لو یا رات میں اور ہر دو رکعات کے درمیان تشہد بیٹھو پھر جب آخری تشہد پڑھو تو اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کرو اور جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجو پھر سجدہ کرو اور سجدہ ہی میں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھو' اور دس مرتبہ لا اله الا الله وحد لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیء قدير پڑھو پھر یہ دعا پڑھو اللهم انى اسئلك بمعاقد العزمن عرشك ومنتهى الرحمة من كتابك واسمك الاعظم وجدك الاعلى وكلماتك التامة .

پھر اپنی حاجت کا سوال کرو پھر (سجدہ سے) اپنا سر اٹھاؤ پھر دائیں بائیں سلام پھیر دو۔

یہ نماز حاجت بے وقوفوں کو مت سکھانا ورنہ وہ اس کے ساتھ (بے وقوفی کی) دعائیں کریں گے اور ان کی وہ دعائیں قبول ہوں گی۔

امام حاکمؒ کہتے ہیں کہ حمید بن حربؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور اس کو حق پایا ہے' ابہم بن علی دبیلی فرماتے ہیں میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور حق پایا ہے' امام حاکم کہتے ہیں کہ ہمیں ابو زکریا نے فرمایا کہ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور حق پایا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور حق پایا ہے۔

ابواب جمعہ

جمعہ، غسل وخوشبو، جمعہ کے دن مختلف سورتوں کی تلاوت وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعہ کے دن جمعہ کے لئے غسل کا ثواب

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک طہارت

(حدیث ابو قتادہؓ) حضرت عبداللہؓ بن ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس میرے والد صاحب اس وقت تشریف لائے جب میں جمعہ کے دن غسل کر رہا تھا' انہوں نے پوچھا تمہارا یہ غسل جنابت کی وجہ سے ہے یا جمعہ کیلئے ؟ میں نے کہا جنابت کی وجہ سے انہوں نے فرمایا پھر تم دوسرا غسل کرو کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ فِي طَهَارَةٍ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى﴾

(طبرانی' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری و مسلم)

(ترجمہ) جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے گا وہ دوسرے جمعہ تک طہارت کے ساتھ رہے گا (یعنی گناہوں میں آلودہ نہیں ہوگا یا یہ کہ اس کے اگلے جمعہ تک کے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے)۔

گناہوں سے صفائی

(حدیث ابو امامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ أُصُولِ الشَّعَرِ اسْتِلَالًا﴾

(طبرانی)

جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے بڑی اچھی طرح سے کھینچ لیتا ہے۔

نماز جمعہ کا ثواب' جمعہ کے دن اور اس کی مخصوص گھڑی کی فضیلت

(حدیث ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَاسْتَمَعَ (۱) وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةَ وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے وضو کیا اور وضو کو اچھے طریقہ سے کیا پھر جمعہ کیلئے حاضر ہوا اور (اس کے خطبہ کو غور سے) سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک اور مزید تین دن تک (کل دس دن) کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو فَذَلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا . وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾

(ابو داود' ابن خزیمہ)

(ترجمہ) جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں' (۱) جو جمعہ میں حاضر ہو کر فضول کام یا فضول باتیں کرتا رہا تو اس کا یہی حصہ ہو گا نماز جمعہ سے' (۲) وہ شخص جو جمعہ میں حاضر ہوا دعا کے لئے تو یہ شخص ایسا ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو عطاء کرے چاہے تو نہ کرے (۳) وہ شخص جو جمعہ میں حاضر ہوا خاموشی اور سکوت کے ساتھ اور کسی مسلمان کی گردن نہ پھلانگی اور کسی کو ایذا نہ پہنچائی تو ایسے شخص کیلئے اگلے جمعہ تک اور مزید تین دن تک یہ نماز جمعہ کفارہ بنے گی اور

(دس دن کے کفارہ کی وجہ یہ) ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص ایک نیکی کرے گا اس کو دس گنا (ثواب) ملے گا۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہوں کی بخشش دس دن تک اس شخص کیلئے ہو گی جو جمعہ کے مکمل آداب بجالائے گا۔ (مترجم)

قیامت میں جمعہ اور جمعہ پڑھنے والوں کی شان

(حدیث ابو موسی اشعریؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿تُحْشَرُ الْأَيَّامُ عَلَى هَيْئَتِهَا وَتُحْشَرُ الْجُمُعَةُ زَهْرَاءَ مُنِيرَةً أَهْلُهَا يَحُفُّونَ بِهَا كَالْعَرُوسِ تُهْدَى إِلَى خِدْرِهَا تُضِيءُ لَهُمْ يَمْشُونَ فِي ضَوْئِهَا أَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضًا وَرِيحُهُمْ كَالْمِسْكِ يَخُوضُونَ فِي جِبَالِ الْكَافُورِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الثَّقَلَانِ لَا يَطْرِفُونَ تَعَجُّبًا حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا يُخَالِطُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُونَ الْمُحْتَسِبُونَ﴾ (ابن خزیمہ بسند حسن)

(روز قیامت) تمام دنوں کو ان کی اپنی اصل حالت پر پیش کیا جائے گا جبکہ جمعہ کو چمکتا دمکتا ہوا پیش کیا جائے گا۔ جمعہ پڑھنے والوں کو جمعہ کا دن ایسی دلہن کو جس کو اس کے حجلہ عروسی میں (خراماں خراماں) لے جایا جائے کی طرح اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہو گا۔ یہ دن ان حضرات کیلئے روشن ہو گا جس کی روشنی میں یہ چلیں گے۔ ان جمعہ پڑھنے والوں کے رنگ (پہاڑی) برف کی طرح (سفید) ہوں گے' ان کی خوشبو مشک (کستوری) کی طرح ہو گی۔ (یہ) کافور کے پہاڑوں پر آپس میں باتیں کرتے ہوں گے۔ ان کی طرف جنات اور انسان دیکھتے ہوں گے جب تک یہ جمعہ والے جنت میں داخل نہیں ہوں گے ان پر سے رشک کی نگاہوں کو نہیں پھیریں گے۔ ان کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھ سکے گا سوائے ان اذان دینے والوں کے جو صرف اللہ کی رضا کیلئے اذان دیتے ہوں گے۔

ہر جمعہ کی ہر گھڑی میں چھ لاکھ مسلمان دوزخ سے آزاد

(حدیث انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً لَيْسَ فِيهَا سَاعَةٌ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا سِتُّمِئَةِ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ﴾ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ ﴿كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ﴾ .
(مسند ابو یعلی باسنادہ)

(ترجمہ) جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں اس میں کوئی گھڑی ایسی نہیں گذرتی مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں چھ لاکھ (مسلمان) دوزخ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں (بعض راویوں نے یہ الفاظ بھی ذکر کئے ہیں کہ) ان سب پر دوزخ واجب ہو چکی تھی۔

جمعہ کے دن کے فضائل

(حدیث ابو لبابہ بن عبد المنذرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔

﴿إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ . مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾
(مسند احمد، ابن ماجہ باسناد حسن)

(ترجمہ) جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں کا سردار اور ان سب سے بڑا دن ہے، یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے دن اور عید الفطر کے دن سے بھی بڑا دن ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں (۱) اسی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا (۲) اسی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اتارا (۳) اسی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وفات دی (۴) اسی میں ایک گھڑی ایسی ہے جب بھی کوئی بندہ اس میں اللہ سے سوال کرتا ہے تو اس کو عطاء کرتے ہیں جب تک کہ اس میں حرام چیز کا سوال نہ کرے (۵) اسی میں قیامت قائم ہو گی۔ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی آسمان اور کوئی زمین اور کوئی ہوا اور کوئی پہاڑ اور کوئی دریا و سمندر ایسا نہیں ہے مگر یہ سب جمعہ کے دن سے محبت کرتے ہیں۔

(فائدہ) اس حدیث کے چار نمبر کی فضیلت میں جو مقبولیت دعا کا ذکر کیا گیا اس کے متعلق ایک حدیث میں اس کے وقت کی تعیین میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ گھڑی امام کے خطبہ دینے کے لئے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز جمعہ کے سلام پھیرنے تک ہے
(مسلم شریف)

اور ایک حدیث میں عصر کے بعد اس کو تلاش کرنے کا فرمایا گیا ہے
(ابوداود' نسائی' حاکم)

نماز جمعہ کی طرف جانے اور خوشبو لگانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا نُودِیَ لِلصَّلَاۃِ مِنْ یَومِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا إِلَی ذِکْرِ اللہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَکُمْ إِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُونَ)**

(اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ اور نماز) کیلئے جلدی جلدی پہنچو اور خرید و فروخت چھوڑ دو' یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

(فائدہ) نماز جمعہ میں شرکت مسلمانوں کیلئے کتنا باعث اجر و ثواب ہے اس کا اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم ہے کچھ ثواب ذیل کی احادیث میں بھی بیان کیا گیا ہے ان کو ملاحظہ فرمالیں۔ (مترجم)

ایک ہفتہ کے گناہ معاف

(حدیث سلمانؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یومَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَھَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّھْرِ وَیَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہِ وَیَمَسُّ مِنْ طِیبِ بَیْتِہِ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّی مَا کُتِبَ لَہُ ثُمَّ یُنْصِتُ إِذَا تَکَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَہُ مَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْأُخْرَی﴾

(بخاری شریف)

(ترجمہ) جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور اپنی توفیق کے مطابق پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگاتا ہے' پھر (گھر سے) نکلتا

ہے تو کسی بھی قسم کے دو شخصوں میں علیحدگی نہیں ڈالتا' پھر جو اس کیلئے ضروری قرار دیا گیا (سنت مؤکدہ) نماز کو ادا کرتا ہے پھر جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو یہ خاموش ہو جاتا ہے تو اس کے اس جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے نماز روزہ کا ثواب

(حدیث اوس ابن اوسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا﴾

(احمد' ابو داود' ترمذی وحسنہ' نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس نے (بیوی کو جنابت کا) غسل کرایا اور خود بھی غسل (یعنی غسل جنابت) کیا اور خود بھی صبح جلدی سے اٹھا اور (بیوی کو بھی) سویرے اٹھایا (اور جمعہ کیلئے) چل دیا (اگر اس کا گھر دور تھا جیسے حضورؐ کے زمانہ میں بہت دور کی جگہ جمعہ قائم ہوتا تھا اس لئے جلدی سے چل کر نماز جمعہ تک جمعہ میں پہنچ گیا) اور اس کے سفر میں سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھ (کر اس کا خطبہ) سنا اور فضول بات نہیں کی تو اس کو ہر ایک قدم کے بدلہ میں ایک سال کے عمل کا ثواب ملے گا ایک سال کے روزوں کا اجر اور ایک سال (کی رات) کی نوافل کا اجر۔

جمعہ میں سویرے پہنچنے کا ثواب

جلدی پہنچنے والوں کا ثواب

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ

فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ﴾ (بخاری و مسلم وغیرہ)

(ترجمہ) جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت کا (یعنی ضروری) غسل کیا پھر (صبح سویرے) پہلی گھڑی میں چل پڑا تو گویا کہ اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو (صبح کی) دوسری گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے ایک گائے (اللہ تعالیٰ کیلئے) قربان کی۔ اور جو تیسری گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی۔ اور جو چوتھی گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی کی قربانی کی۔ اور جو پانچویں گھڑی میں روانہ ہوا تو گویا کہ اس نے ایک انڈا قربان کیا لیکن جب امام (خطبہ کیلئے) کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے جمع ہو کر ذکر اللہ (یعنی خطبہ) سنتے ہیں پھر کسی کا ثواب نہیں لکھتے۔

(فائدہ) کچھ احادیث میں مختلف گھڑیوں کے ثواب کی بجائے یہ ہے کہ جو سب سے پہلے آئے اس کا پھر دوسرے کا پھر تیسرے کا اسی ترتیب سے مذکورہ ثواب لکھا جاتا ہے۔ (مترجم)

قیامت میں اللہ کے ساتھ قریب ہونے کے درجات

حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جمعہ کے دن (جمعہ کیلئے) نکلا تو حضرت ابن مسعودؓ نے تین حضرات کو دیکھا جو ان سے بھی پہلے جمعہ کیلئے پہنچے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا میں چار میں سے چوتھا ہوں اور چار میں سے چوتھا شخص اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہے۔ (کیونکہ) میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ الْأَوَّلُ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ ثُمَّ الرَّابِعُ﴾ وَمَا رابعُ أَرْبَعَةٍ بِبَعِيدٍ،

(ابن ماجہ باسناد حسن)

(ترجمہ) لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک جمعات کی طرف جانے کے مطابق بیٹھیں گے (سب سے زیادہ قریب) پہلے پہنچنے والا پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا ہوگا۔ اور چار میں سے چوتھا (بیٹھنے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ سے) دور نہیں ہے۔

جنت میں اللہ تعالیٰ کا قرب

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی طرف جلدی جایا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ جنت والوں کے سامنے ظاہر ہوں گے کافور کے ٹیلہ پر، تو یہ جنت والے اپنے جمعہ میں جلدی پہنچنے کے اعتبار سے اللہ کے قریب قریب بیٹھیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کیلئے کرامت اور بزرگی کے لحاظ سے ایسی نعمت کا اضافہ کرے گا جس کو انہوں نے پہلے نہیں دیکھا ہوگا۔ جب یہ اپنی بیویوں کی طرف لوٹیں گے تو ان کو (بطور عزت اور فخر کے اپنی بیویوں کو) بتائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے اضافہ کیا ہوگا۔

یہ حدیث بیان کر کے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ مسجد میں داخل ہو گئے جس میں جمعہ کے دن کچھ حضرات موجود تھے جو حضرت سے بھی پہلے پہنچ گئے تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا یہ دو شخص ہیں اور میں تیسرا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس تیسرے میں بھی برکت ہو گی (یعنی یہ بھی قیامت اور جنت میں اللہ کے قریب بیٹھے گا)

(طبرانی شریف)

(فائدہ از مصنف) حضرت ابو طالب مکیؒ فرماتے ہیں کہ پہلی صدی (ہجری) میں دیکھا جاتا تھا کہ سحری اور فجر کے بعد لوگوں سے راستے بھرے ہوتے تھے دیئے لیکر چلتے تھے اور عید کے دنوں کی طرح جامع مسجد میں رش کر دیتے تھے حتی کہ یہ صورت حال ختم ہو گئی۔

کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلی بدعت جو اسلام میں شروع ہوئی وہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں سویرے سویرے نہ پہنچنے کی ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کیا ہو گیا مسلمان یہودیوں اور عیسائیوں سے حیا کیوں نہیں کرتے وہ تو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گھروں کی طرف صبح سویرے پہنچ جاتے ہیں ہفتہ کے دن یا اتوار کے دن؟ اور دنیا کے طلبگار بازاروں میں خرید و فروخت اور منافع کیلئے کیسے سویرے سویرے پہنچ جاتے ہیں؟ یہ آخرت کے طالب ان سے آگے کیوں نہیں بڑھتے۔

جمعہ کے دن سورہ آل عمران پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ السُّوْرَةَ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ

يومَ الجمُعَةِ صلَّى عَلَيْهِ اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ﴾ .

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص جمعہ کے دن اس سورت کی تلاوت کرتا ہے جس میں آل عمران کا ذکر ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک رحمت فرماتے ہیں۔

روز جمعہ سورہ کہف کی تلاوت کا ثواب

(حدیث ابو سعید خدریؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ﴾

(نسائی، حاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس شخص نے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کی تو یہ اس کیلئے دو جمعوں کے درمیان نور کے ساتھ چمکتی رہے گی۔

(فائدہ) حضرت ابو سعید خدریؓ سے موقوفاً مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کو شب جمعہ میں تلاوت کرے گا تو اس کیلئے ایک نور چمکے گا اس پڑھنے والے سے کعبہ تک (سنن دارمی موقوفاً)

(فائدہ دوم) مصنف فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعیؒ نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں سورت کہف کی تلاوت کو مستحب بتلایا ہے۔

شب جمعہ میں سورہ یس کا ثواب

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ قَرَأَ سُورَةَ يس فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ﴾ (الاصبہانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص شب جمعہ میں سورہ یس کی تلاوت کرے گا اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

شب جمعہ میں سورۃ دخان کا ثواب

(حدیث ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَان لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ﴾ ۔
(ترمذی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص سورۃ حم دخان کی شب جمعہ میں تلاوت کرے گا اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(حدیث ابو امامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَان فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾
(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص شب جمعہ یا بروز جمعہ سورۃ دخان کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلہ میں جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

ابواب جنازہ

جنازہ، وصیت، ثنائے میت، تعزیت، غسل، کفن، دفن، شہادت، اقرباء اور بچوں کی وفات وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنازہ کے فضائل وثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ)

(سورۃ آل عمران / ۱۵۸)

(ترجمہ) ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش روز قیامت ہی میں ملے گی پس جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل ہو گیا وہ پورا پورا کامیاب ہوا اور دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں صرف دھوکہ کا سودا ہے۔

وصیت کر کے فوت ہونے کا ثواب

(حدیث جابرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلَى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ﴾

(ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص وصیت کر کے فوت ہوا وہ دین و شریعت کے مطابق فوت ہوا اور پرہیزگاری اور ایمان پر فوت ہوا اور مغفرت شدہ فوت ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق کا ثواب

(حدیث عائشہؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ﴾

(ترجمہ) جو شخص (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتے ہیں اور جو شخص (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند نہیں کرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! کیا موت کی ناپسندیدگی تو آپ مراد نہیں لے رہے؟ ہم تو سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ مقصد نہیں ہے بلکہ مؤمن کو جب اللہ کی رحمت، رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتے ہیں۔ اور جب کافر کو اللہ کے عذاب اور ناراضگی کا بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں کرتے۔
(بخاری، مسلم)

(حدیث معاذ بن جبلؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ﴾ قُلْنَا : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ ﴿إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا . فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي﴾ .
(مسند احمد باسنادہ)

(ترجمہ) ”اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے قیامت کے دن سب سے پہلے کیا بات کریں گے؟ اور مؤمن اللہ تعالیٰ سے پہلی کیا بات کریں گے“؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل مؤمنوں سے فرمائیں گے کیا تم میرے ساتھ ملاقات کرنے کو پسند کرتے تھے؟ تو وہ عرض کریں گے ہاں اے ہمارے پروردگار تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کس لئے؟ تو وہ عرض کریں گے ہم نے آپ کی طرف سے معافی اور بخشش کی امید رکھی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تو پھر تمہارے لئے میری مغفرت ضروری ہو گئی ہے (یعنی میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے)

اخیر دم میں کلمہ طیبہ پڑھنے کا ثواب

(حدیث معاذ بن جبلؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

(ابو داود، حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس شخص نے (مرتے وقت) آخری کلام لا الہ الا اللہ پڑھا (اللہ تعالیٰ) اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

یہ شخص جنت میں داخل ہو گا

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ پوچھا تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ حضورؐ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ پھر حضورؐ نے پوچھا آج تم میں سے جنازہ کے پیچھے کون چلا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

یہ فضائل جس شخص میں بھی جمع ہو گئے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (ابن حبان)

کئی احد پہاڑ کے برابر ثواب

(حدیث ابو ہریرہؓ) حضرت عامرؒ بن سعد بن ابی وقاصؓ حضرت ابن عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صاحب المقصورہ حضرت خبابؓ تشریف لائے اور فرمایا اے عبد اللہ بن عمر! آپ نے نہیں سنا ابو ہریرہؓ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرمارہے تھے

﴿مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَاتَّبَعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُحُدٍ﴾

(ترجمہ) جو شخص جنازہ کے ساتھ جنازہ والے گھر سے چلا' اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کے ساتھ ساتھ رہا حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا تو اس شخص کو دو قیراط کے برابر اجر د ثواب ملے گا۔ ہر قیراط (وزن میں) احد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ اور جس نے (صرف) اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر لوٹ آیا تو اس کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا۔

تو حضرت ابن عمرؓ نے حضرت خبابؓ کو حضرت عائشہؓ کی خدمت میں روانہ فرمایا کہ آپ ان سے حضرت ابو ہریرہؓ کی اس بات کے متعلق سوال کر کے میرے پاس آئیں اور مجھے بتائیں کہ حضرت عائشہؓ نے کیا جواب فرمایا ہے؟ پھر حضرت ابن عمرؓ مسجد نبوی کی کنکریاں مٹھی میں لیکر اپنے ہاتھ میں الٹتے پلٹتے رہے حتیٰ کہ حضرت خباب واپس لوٹ آئے اور بتایا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے درست فرمایا ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے جو اپنے ہاتھ میں کنکریاں اٹھا رکھی تھیں ان کو زمین پر پھینک دیا اور فرمایا بلا شبہ ہم نے تو پھر بہت سے قیراط (ثواب کے) جمع کر لئے ہیں۔ (مسلم)

جنازہ کے پیچھے جانے والوں کی سب کی مغفرت

(حدیث ابن عباسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ أَوَّلَ مَا يُجَازَى بِهِ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهِ أَنْ يُغْفَرَ لِجَمِيعِ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَتَهُ﴾

(بزار باسنادہ)

(ترجمہ) بندہ کو مرنے کے بعد سب سے پہلا جو انعام عطاء کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ کے پیچھے جانے والے سب (مسلمانوں) کی بخشش کر دی جاتی ہے

(فائدہ) اللہ تعالیٰ ہمارے جنازہ کو بھی ایسا بابرکت بنا دیں کہ اس کے سبب سے ہمارے جنازہ کو قبر تک لے جانے والوں کے گناہ بخشے جائیں۔ یا ان لوگوں کے جنازہ میں شامل کر دیں کہ ان کے پیچھے جانے سے ہمارے گناہ معاف ہو جائیں۔ (مترجم)

سو مسلمانوں، چالیس مسلمانوں یا تین صفوں کے جنازہ پڑھنے کا ثواب

نماز جنازہ میں سو آدمیوں کی شرکت کی فضیلت

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(ترجمہ) جس میت پر مسلمانوں کی جماعت میں سے سو افراد نماز جنازہ پڑھیں اور میت کیلئے سفارش (بخشش کی دعا) کریں تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے (یعنی اس میت کو بخش دیا جاتا ہے)

چالیس آدمیوں کی فضیلت

(حدیث ابن عباسؓ) حضرت کریبؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کا صاحبزادہ فوت ہوا تو انہوں نے فرمایا اے کریب! دیکھ کتنے لوگ (ہمارے) لڑکے (کے جنازہ) کیلئے جمع ہوئے ہیں تو حضرت کریبؒ نے باہر آکر دیکھا تو کافی لوگ جمع تھے حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے اس کی حضرت ابن عباسؓ کو اطلاع کی تو انہوں نے پوچھا (کیا) وہ لوگ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو اس کا جنازہ اٹھالو کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا تھا

﴿مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو شخص فوت ہوا اور اس کی نماز جنازہ ایسے چالیس حضرات ادا کریں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی (مغفرت کی) سفارش کو میت کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔

نماز جنازہ کی تین صفوں کی فضیلت

(حدیث حضرت مالک بن ھبیرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ﴾

(ابو داود' ابن ماجہ' ترمذی و قال حدیث حسن)

(ترجمہ) جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے اور اس کی نماز جنازہ کو مسلمانوں کی تین صفیں ادا کرتی ہیں تو (اس میت کیلئے جنت) واجب ہو جاتی ہے۔

جب میت والے لوگ جنازہ کو لاتے تھے تو حضرت مالک اس حدیث کی وجہ سے ان لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

مرنے کے بعد لوگوں کا میت کی تعریف کرنے کا ثواب

(حدیث انسؓ) حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک جنازہ سامنے سے گذرا تو اس میت کی تعریف کی گئی تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وجبت' وجبت' وجبت (واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی)۔ ایک اور جنازہ گذرا اور لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو بھی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وجبت' وجبت' وجبت (واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی)' حضرت عمرؓ نے عرض کیا آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! ایک جنازہ گذرا اور اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی ایک اور جنازہ گذرا اور اس کی برائی کی گئی تو بھی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی؟ (کیا واجب ہو گئی) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ﴾ (بخاری' مسلم)

(ترجمہ) جس (میت) کے متعلق تم خیر کی گواہی دو گے تو اس کیلئے جنت واجب ہو گئی' اور جس میت کی برائی کرو گے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی تم (مسلمان) زمین میں اللہ کے گواہ ہو

(فائدہ) اب بھی یہی ہے کہ اگر مسلمان کسی مسلمان میت کیلئے خیر کی گواہی دیں گے تو

انشاء اللہ میت جنت میں جائے گی اور اگر برائی کریں گے تو دوزخ میں جائے گی (مترجم)

چار پڑوسی گھروں کی نیک گواہی کا ثواب

(حدیث حضرت انسؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَشْهَدُ لَهُ أَرْبَعَةُ أَبْيَاتٍ مِنْ جِيرَانِهِ الْأَدْنَيْنَ أَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ إِلَّا خَيْرًا إِلَّا قَالَ: اللّٰهُ قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيهِ وَغَفَرْتُ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کیلئے اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے چار گھر نیک ہونے کی گواہی دیدیں کہ وہ اس میت کے بارہ میں نیکی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میت کے متعلق تمہارے علم کو قبول کیا اور اس کو معاف کیا جس کا تمہیں علم نہیں۔

دو، تین اور چار مسلمانوں کی گواہی سے میت جنت میں

(حدیث حضرت عمرؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کیلئے چار آدمی نیک ہونے کی شہادت دیدیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا اور تین شخص (اگر گواہی دیں) تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور تین (کی گواہی سے) بھی، ہم نے عرض کیا اور دو شخص (اگر گواہی دیں) تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور دو (کی گواہی سے) بھی پھر ہم نے ایک کی گواہی کے متعلق (آپؐ سے) نہیں پوچھا
(بخاری شریف)

مصیبت زدہ کی تعزیت کرنے کا ثواب

(حدیث عبداللہ بن مسعودؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترمذی باسنادہ)

﴿مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ﴾ .

(ترجمہ) جو شخص مصیبت زدہ کو تعزیت کرے تو اس (تعزیت کرنے والے) کو بھی مصیبت زدہ جیسا ثواب ملتا ہے۔

قیامت کے دن شرافت کا لباس

(حدیث حضرت عمرو بن حزمؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ [عبد] مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ . (ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) جو مومن آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی مصیبت کے وقت تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بڑی شان وشوکت کی پوشاک پہنائیں گے۔

جنت کی دو پوشاکیں

(حدیث حضرت جابرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ عَزَّى حَزِينًا أَلْبَسَهُ اللهُ التَّقْوَى وَصَلَّى عَلَى رُوحِهِ فِي الْأَرْوَاحِ وَمَنْ عَزَّى مُصَابًا كَسَاهُ اللهُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ لَا تَقُومُ لَهُمَا الدُّنْيَا﴾ الْحَدِيثَ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص کسی غمزدہ کو تسلی دلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو تقویٰ کا لباس عطاء کریں گے اور دوسری ارواح کے ساتھ اس پر بھی رحمت فرمائیں گے۔ اور جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کو تعزیت کی اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی پوشاکوں میں سے دو پوشاکیں پہنائیں گے جن کی قیمت دنیا نہیں لگا سکتی۔

اپنی میت کے فوت ہونے پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور ہدایت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ) .

(سورۃ بقرہ: ۱۵۶، ۱۵۷)

(ترجمہ) وہ لوگ کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے خاص رحمتیں اور مہربانی ہوگی اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بتلایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو مسلمان تسلیم کر لیتا ہے اور اس کو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا جاتا ہے تو وہ بھی جواب میں مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے اس کیلئے خیر کی تین خاص رحمتیں اور ایک عام رحمت اور ہدایت کے راستہ کی پختگی لکھ دیتے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **مَنِ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ جَبَرَ اللهُ مُصِيبَتَهُ وَأَحْسَنَ عُقْبَاهُ وَجَعَلَ لَهُ خَلَفًا يَرْضَاهُ ﴾ .**

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہے گا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کر دیں گے اور اس کی بعد کی حالت کو بہتر کر دیں گے اور اس کی جگہ ایسا بدلہ اور عوض عطاء کریں گے جس کو وہ پسند کرے گا۔

قدیم مصیبت پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کا ثواب

(حدیث حضرت حسینؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَذَكَرَ مُصِيبَتَهُ فَأَحْدَثَ اسْتِرْجَاعًا وَإِنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهُ يَوْمَ أُصِيبَ﴾ . (ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) جس کو کوئی مصیبت پہنچی تھی پھر اس کو کبھی یاد کیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اگرچہ اس مصیبت کا زمانہ پہلے گذر چکا تھا' اللہ تعالیٰ اس کیلئے ویسا ہی اجر لکھ دیں گے جس دن اس کو مصیبت پہنچی تھی۔

جنت میں بیت الحمد کی تعمیر

(حدیث حضرت ابو موسیٰؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ فَيَقُولُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : فَمَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ : حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى : ابْنُوا [لِعَبْدِي] بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ﴾ (ترمذی وحسنہ وصحیح ابن حبان)

(ترجمہ) جب کسی مسلمان کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا تم نے میرے بندے کے بچہ کی جان قبض کر لی ؟ تو وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا تم نے اس کے دل کی الفت کو قبض کر لیا ؟ تو وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر میرے بندے نے کیا کہا ؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی حمد و ثناء کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

مصیبت پر بہتر اجر اور نعم البدل لینے کی دعا

(حدیث) آنحضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس بندہ کو بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے انا للہ وانا الیه راجعون اللهم اؤجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت کا اجر عطاء فرماتے ہیں اور اس سے بہتر نعمت عطاء کرتے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) حضرت ابو سلمہؓ فوت ہوگئے تو میں نے کہا مسلمانوں میں ابو سلمہ سے بہتر کون ہوگا لیکن سب سے پہلے (تعزیت کیلئے) گھر میں جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہی کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے اس (ابو سلمہؓ) سے بہتر جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا نکاح کر دیا۔ (مسلم۔ والترمذی بلفظ)

اللہ کی رضا کیلئے میت کو نہلانے، کفنانے اور قبر کھودنے کا ثواب

گناہوں سے پاک ہو جائے گا

(حدیث حضرت علیؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهُ وَحَنَّطَهُ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا رَأَى خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ مَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾.

(ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے میت کو غسل دیا، کفنایا، جنازہ اٹھایا، اس کی نماز جنازہ پڑھی اور (اگر) اس کا کوئی عیب دیکھا تو اس کی پردہ پوشی کی وہ شخص اپنے گناہوں سے اس طرح سے پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ اس کو اس کی ماں نے (ابھی) جنا ہو۔

نہلانے اور کفنانے پر جنت کے سندس کا لباس

(حدیث ابو امامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ طَهَّرَهُ اللهُ مِنْ ذُنُوبِهِ فَإِنْ كَفَّنَهُ كَسَاهُ اللهُ مِنَ السُّنْدُسِ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس نے کسی میت کو نہلایا اور اس (کے عیب) کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے پاک کردیں گے اور اگر اس نے کفن بھی دیدیا تو اللہ تعالیٰ اس کو سندس (جنت کے ریشم) کا لباس پہنائیں گے۔

(فائدہ از مصنف) میت کے عیب کا مطلب یہ ہے کہ اگر نہلانے والے کو میت کا مونہہ کالا نظر آئے یا اس کی شکل بگڑ جائے وغیرہ وغیرہ تو اس کی پردہ پوشی کرے۔ اور اگر نہلانے والا میت کی کوئی ایسی حالت دیکھے جو اس کو مسرور کردے جیسے نورانیت چمک دمک اور مسکراہٹ وغیرہ تو اس کا ذکر کرنا مستحب ہے خصوصاً جب کہ میت کو نیک حضرات کی طرف منسوب کیا جاتا ہو واللہ اعلم

نہلانے، کفنانے اور قبر کھودوانے کا عظیم ثواب

(حدیث) حضرت ابو رافعؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ [الله] لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجَنَّهُ فِيهِ أَجْرَى اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ طبرانی باسناد رجالہ رجال الصحیح والحاکم وہذا لفظہ وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) جس نے میت کو غسل دیا اور اس (کے عیب) کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ بخشش فرمائیں گے، اور جس نے میت کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سندس اور استبرق کا لباس پہنائیں گے۔ اور جس نے میت کیلئے قبر کھودی (یا کھدوائی) اور اس میں میت کو چھپا دیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسا اجر لکھیں گے جیسا کہ اس نے کوئی گھر بنایا ہو اور اس میں (میت کو یا کسی زندہ کو) قیامت تک جگہ دی ہو۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں

(حدیث حضرت ابوذرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿زُرِ الْقُبُورَ تَذَكَّرْ بِهَا الْآخِرَةَ وَاغْسِلِ الْمَوْتَىٰ فَإِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدٍ خَاوٍ مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ وَصَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذَٰلِكَ أَنْ يُحْزِنَكَ فَإِنَّ الْحَزِينَ فِي ظِلِّ اللهِ يَتَعَرَّضُ كُلَّ خَيْرٍ﴾

(حاکم ورواتہ ثقات)

(ترجمہ) قبرستان میں جایا کرو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی' مردوں کو نہلایا کرو کیونکہ بے حس بدن کی صفائی اور اصلاح بہت بڑی نصیحت ہے' اور مردوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو شاید کہ یہ تمہیں افسردہ کردے کیونکہ افسردہ شخص (روز قیامت) اللہ کے سایہ میں ہوگا (اور) ہر قسم کی خیر سے بہرہ اندوز ہوگا۔

بے وطن ہو کر مرنے والے کا ثواب

(حدیث ابن عمروؓ) ایک شخص جو مدینہ منورہ میں پیدا ہوا تھا وہ مدینہ ہی میں فوت ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا کاش یہ یہاں فوت نہ ہوتا جہاں پیدا ہوا ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ کیوں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ﴾ قَالُوا : وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : ﴿إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ بَيْنَ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ﴾

(نسائی' ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

(ترجمہ) جب آدمی مقام پیدائش کے علاوہ کہیں اور فوت ہوتا ہے تو اس کے مقام پیدائش سے لیکر اس کے آخری مقام سفر تک پیمائش کی جاتی ہے جنت میں (داخلہ کیلئے)۔

بے وطنی کی موت شہادت ہے

(حدیث حضرت ابن عباسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ﴾ . (ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) بے وطنی کی موت شہادت ہے۔

طاعون کی وبا سے فوت ہونے والے کا ثواب

شہادت کا مرتبہ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ﴿كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ فَيَكُونُ فِيهِ فَيَمْكُثُ[1] لَا يَخْرُجُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ﴾ (صحیح البخاری)

تم سے پہلے کی امتوں میں اللہ تعالیٰ اس کو عذاب بنا کر بھیجتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو مؤمنین کیلئے رحمت بنایا ہے۔ جو مسلمان بھی کسی شہر میں رہتا ہو اس میں طاعون واقع ہو جائے اور یہ مسلمان وہاں ٹھہر جائے صبر اور اللہ کی رضا کیلئے (وہاں سے) نہ نکلے (وہ یہ) سمجھتا ہو کہ اس کو کوئی دکھ نہیں پہنچ سکتا مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے لکھ دیا ہو تو اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔ (یہ تو ایسے علاقہ میں ٹھہرنے کا ثواب ہے اور اگر وہ اس میں مبتلا ہو کر فوت بھی ہو جائے تو اس کا ثواب بھی شہادت کے برابر ہے جیسا کہ آئندہ حدیث سے معلوم ہو رہا ہے)۔

طاعون میں مرنے والوں کی شہداء سے مشابہت

(حدیث حضرت عرباض بن ساریہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ فِي الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ

قَدْ شَابَهَتْ جِرَاحَهُمْ﴾ (سنن نسائی، وطبرانی باسناد لاباس بہ من غیر لفظ)

(ترجمہ) شہید اور بستروں پر فوت ہونے والے، ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھگڑا کریں گے جو طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے تھے۔ شہداء کہیں گے یہ اسی طرح سے قتل کئے گئے جس طرح سے ہمیں قتل کیا گیا۔ اور بستروں پر فوت ہونے والے کہیں گے (یہ) ہمارے بھائی ہیں یہ بھی اسی طرح سے فوت ہوئے ہیں جس طرح سے ہم فوت ہوئے تھے۔ تو ہمارا رب ارشاد فرمائے گا ان (طاعون والوں) کے زخموں کی طرف دیکھو اگر وہ شہداء کے زخموں سے مشابہت رکھتے ہیں تو وہ ان ہی میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں، چنانچہ ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہو جائیں گے۔

ہیضہ میں مرنے والے، غرق ہونے والے، کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والے، جل کر مرنے والے، ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والے اور حالت زچگی میں فوت ہونے والی عورت کا ثواب

(حدیث) حضرت سلیمان بن صردؓ نے حضرت خالد بن عرفطہؓ سے کہا یا حضرت خالد بن عرفطہؓ نے سلیمان بن صردؓ سے کہا کیا آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے؟

من قتله بطنه لم يعذب في قبره (جس کو دستوں کی مرض (ہیضہ) نے قتل کر دیا اس کو قبر میں عذاب نہیں ہوگا)۔ تو ان دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہاں (میں نے یہ ارشاد آنحضرت ﷺ سے سنا ہے۔ (ترمذی وحسنہ وابن حبان)

(حدیث) حضرت ربیع الانصاریؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ میرے بھتیجے جبر الانصاری کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے تو اس کے اہل خانہ اس پر رونے لگ گئے تو حضرت جبر نے ان سے فرمایا تم اپنی آوازوں کے ساتھ رسول خدا ﷺ کو اذیت نہ دو تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس (جبرؓ) سے فرمایا

﴿دَعْهُنَّ يَبْكِينَ مَا دَامَ حَيًّا فَإِذَا وَجَبَ فَلْيَسْكُتْنَ﴾ فَقَالَ بَعضُهُمْ : مَا كُنَّا نَرَى أَنْ يَكُونَ مَوْتُكَ عَلَى فِرَاشِكَ حَتَّى تُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ [مع رسول الله صلى الله عليه وسلم] فَقَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿أَوَ مَا الْقَتْلُ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ إِنَّ الطَّعْنَ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنَ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالنُّفَسَاءَ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ وَالْحَرْقَ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقَ شَهَادَةٌ وَذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ﴾

ان خواتین کو چھوڑ دو جب تک یہ زندہ رہے رولیں لیکن جب یہ فوت ہو جائے تو ان کو چاہئے کہ خاموش ہو جائیں (کیونکہ میت پر رونا گناہ اور میت کیلئے قابل اذیت ہے)۔ تو ان میں سے بعض حضرات نے کہا ہمارا خیال ہے کہ تم اپنے (اس) بستر پر ہی فوت ہو گے کاش کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان جہاد میں موت آتی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (طبرانی ورجالہ رجال الصحیح)

کیا شہادت صرف جہاد میں منحصر ہے پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔ (ایسی بات نہیں خوب سن لو!) میدان جہاد میں مرنا شہادت ہے' ہیضہ اور دستوں سے مرنا شہادت ہے' طاعون سے مرنا شہادت ہے' (حالت زچگی یا) نفاس کی حالت میں مرنا شہادت ہے' جل کر مرنا شہادت ہے' (پانی وغیرہ میں) غرق ہو کر مرنا شہادت ہے' ذات الجنب (پہلو کے درد یا پسلی کے درد) میں مرنا شہادت ہے۔

مال کے پیچھے مرنے والا شہید ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ مَالِي ؟ قَالَ : ﴿فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ﴾ قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي ؟ قَالَ : ﴿قَاتِلْهُ﴾ قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي ؟ قَالَ : ﴿فَأَنْتَ شَهِيدٌ﴾ قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ ؟ قَالَ : ﴿هُوَ فِي النَّارِ﴾

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو میرا مال چھیننے کیلئے آئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "تم اس کو اپنا مال نہ دینا" اس نے عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں اگر وہ مجھ سے لڑنے لگے تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا "تم بھی اس سے لڑو" اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے؟

آپ نے فرمایا "تو تم شہید ہو گے" اس نے عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں اس کو قتل کر دوں تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا تو وہ دوزخ میں جائے گا (مسلم)

شہادت کی کچھ اور قسمیں

(حدیث حضرت سعید بن زیدؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ﴾

(ابوداود' نسائی' ابن ماجہ' ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) جو شخص مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے' اور جو دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے' اور جو اپنی بیوی اور محرم کی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے۔

(فائدہ) **اصل اور اعلیٰ** درجہ کی شہادت تو وہی ہے جو اسلام کی سربلندی کیلئے میدان کارزار میں حاصل ہو' اس مضمون بالا میں جو اقسام شہادت کی مذکور ہوئی ہیں یہ حقیقی شہادت نہیں بلکہ حکمی شہادت ہے ان حضرات کو آخرت میں شہداء کی طرف منسوب کر کے اعلیٰ درجات پر فائز کیا جائے گا۔ (مترجم)

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کا ثواب

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اس کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کیلئے۔ (بخاری، مسلم)

(فائدہ) قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

اور تم (مسلمانوں) میں سے کوئی بھی (ایسا) نہیں جس کا اس (دوزخ) پر سے گذر نہ ہو، یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو (ضرور) پورا ہو کر رہے گا۔ لہذا یہ شخص برائے نام دوزخ کے اوپر ضرور گذرے گا تاکہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پورا ہو جائے مگر دوزخ کی آگ اس پر کچھ اثر نہ کرے گی بلکہ بعض گذرنے والوں کو تو معلوم بھی نہ ہوگا کہ ہم دوزخ کے اوپر سے (پل صراط سے) گذر گئے ہیں۔ (مترجم)

جنت واجب ہو گئی

(حدیث حضرت عقبہ بن عامرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَثْكَلَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ فَاحْتَسَبَهُمْ عَلَى اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

(ترجمہ) جس (مسلمان) کے تین حقیقی بیٹے فوت ہو گئے اور اس نے ان کو اللہ عزوجل کی راہ میں اللہ کی رضا میں تسلیم کر لیا اس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔

جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے

(حدیث حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

(ترجمہ) جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے تو وہ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے یہ مسلمان ان دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا (یعنی اس کو اتنا زیادہ ثواب ملے گا کہ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو سکے گا)۔

بچے والدین کو ساتھ لیکر ہی جنت میں داخل ہوں گے

(حدیث) حضرت حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس موجود تھی آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ﴿مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا جِيءَ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُوقَفُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا ، فَيُقَالُ لَهُمْ : ادْخُلُوا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ﴾ (طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) جن دو مسلمان (خاوند بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو ان کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا حتیٰ ان کو جنت کے دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا پھر ان کو کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ کہیں گے (نہیں) حتیٰ کہ ہمارے والدین (بھی ساتھ ہی) داخل ہوں۔ تو ان کو کہا جائے گا تم بھی داخل ہو جاؤ اور تمہارے والدین بھی۔

دو بچوں کی وفات کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو حسانؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے عرض کیا میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنائیں جو ہمیں ہمارے مردوں کی طرف سے دلوں کو راحت پہنچائے ؟ تو انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔ ﴿صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ - أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ - فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ ، أَوْ قَالَ : بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا ، فَلَا يَتَنَاهَى - أَوْ قَالَ - يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) مؤمنوں کے بچے جنت میں بلا روک ٹوک آنے جانے والے ہوں گے ان میں سے کوئی ایک اپنے والد یا والدین سے ملے گا تو اس کے کپڑے سے یا اس کے ہاتھ سے پکڑے گا جیسا کہ میں تمہارے اس کپڑے کے کنارے کو پکڑے ہوئے ہوں اور وہ اس سے جدا نہ ہوگا یا فرمایا وہ اس کو لے کر آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والد (یا والدین) کو جنت میں داخل فرما دیں۔

(فائدہ) اس ترجمہ میں جہاں شک کے ساتھ بعض باتوں کا ذکر کیا گیا یہ راوی کو شک ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کیا بیان کیا تھا ہم نے ترجمہ کے مفہوم کو آسان کرنے کیلئے اسی کا لحاظ کیا ہے۔ (مترجم)

ایک بچے کے فوت ہونے کا ثواب

(حدیث حضرت ابن عباسؓ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ﴾ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ : فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ ، قَالَ ﴿مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ﴾ قَالَتْ : فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ ؟ قَالَ : ﴿فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي﴾ (ترمذی)

(ترجمہ) میری امت میں سے جس شخص کے دو بیٹے فوت ہو گئے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائیں گے آپ سے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا جس کا ایک بیٹا فوت ہوا ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کا ایک بیٹا فوت ہوا ہو اے موفقہ (اللہ کی طرف سے نیکی کی توفیق والی)' حضرت عائشہؓ نے پھر عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا کوئی بیٹا فوت نہ ہوا ہو (اس کو کون جنت میں لے کر جائے گا؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا پھر میں اپنی امت کو (جنت لے کر دینے کیلئے) ملوں گا اور ان کو میرے جیسا مددگار نہیں ملے گا۔

ترازو اعمال میں وزنی اعمال

(حدیث ابو سلمی راعیؓ رسول اللہؐ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ﴿بَخٍ بَخٍ وَأَشَارَ بِيَدِهِ لِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ﴾ .

(نسائی' ابن حبان' حاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ البزار من حدیث ثوبان باسناد حسن)

آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پانچ چیزوں کا اشارہ کر کے فرمایا بہت خوب بہت خوب

یہ اعمال ترازوئے اعمال میں (قیامت کے دن) کتنے زیادہ وزنی ہوں گے (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد اللہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر (۵) نیک بچہ جو کسی مسلمان کا فوت ہو جائے اور وہ اللہ کی رضا میں صبر کر لے۔

دوزخ کے سامنے مضبوط دیوار

(حدیث حضرت ابن مسعودؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ﴾ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ: ﴿وَاثْنَيْنِ﴾ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّا: قَدَّمْتُ وَاحِدًا، قَالَ: ﴿وَوَاحِدًا﴾

(ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) جس (مسلمان) نے اپنے تین بیٹے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے آگے بھیجے (یعنی فوت ہو گئے) تو یہ اس کیلئے دوزخ کے سامنے بہت مضبوط دیوار بن جائیں گے (یعنی ان کی وجہ سے یہ شخص دوزخ سے ضرور بچے گا)۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں ؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اور دو بھی 'سید القراء حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا میں نے ایک آگے بھیجا ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور ایک بھی۔

جنت کا محل

(حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ ﴾.

(ترمذی وحسنہ وابن حبان)

(ترجمہ) جب نیک مسلمان کا کوئی بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کے بیٹے کی جان لے لی ؟ تو وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم نے اس کے دل کے ٹکڑے کو اٹھالیا ؟ تو وہ عرض

کرتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی تعریف بیان کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کیلئے جنت میں ایک محل بنادو اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھ دو۔

جنت کا دروازہ کھولے گا

(حدیث حضرت قرۃ بن ایاسؓ) آنحضرت ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تھے تو آپ کے حلقہ میں چند حضرات صحابہؓ تشریف رکھتے تھے ان حضرات میں سے ایک صحابی ایسے تھے جن کا ایک چھوٹا سا بچہ بھی ہوتا تھا جو ان کے پیچھے سے آکر ان صحابی کے سامنے بیٹھ جاتا تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا یہ صحابی حلقہ میں حاضر نہ ہو سکے اپنے بیٹے کے غم کی وجہ سے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو گم پاکر پوچھا

﴿مَالِي لَا أَرَى فُلَانًا﴾ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ بُنَيُّهُ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : ﴿يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ؟ أَنْ تُمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ أَوْ لَا تَأْتِي إِلَى بَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ﴾ قَالَ : يَا نَبِيَّ [اللهِ] بَلْ يَسْبِقُنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ : ﴿فَذَاكَ لَكَ﴾ .

کیا ہوا میں فلاں صحابی کو نہیں دیکھ رہا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا وہ چھوٹا سا بیٹا جس کو آپ نے دیکھا تھا فوت ہو گیا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان صحابی سے ملاقات فرمائی اور ان سے ان کے بیٹے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو آپ ﷺ نے اس پر ان صحابی کو تعزیت فرمائی پھر ارشاد فرمایا اے فلاں! تمہیں کون سی چیز پسند ہے؟ تم اس کے ساتھ اپنی زندگی میں فائدہ اٹھاتے یا یہ کہ جب تم جنت کے کسی دروازہ پر پہنچو اور اس سے وہاں پر ملو کہ وہ تم سے آگے چل کر تمہارے لئے جنت کا دروازہ کھولے؟ انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ! بلکہ وہ جنت کے دروازہ کی طرف مجھ سے آگے چل کر اس کو کھولے یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ نعمت آپ کو حاصل ہو گی۔

(نسائی بہذا اللفظ واحمد وابن حبان بلفظہما)

ضائع ہونے والے بچے کا ثواب

(حدیث حضرت علیؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ ، فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ﴾ . (ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) ناتمام بچہ جو مدت وضع حمل سے پہلے گر جائے جب اس کے والدین کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا تو یہ اپنے پروردگار کے سامنے لوٹ پوٹ ہو (کر ان کو دوزخ سے نکلوا کر جنت میں لے جانے کی کوشش کرے) گا' تو اس کو کہا جائے گا اے مٹی میں لتھڑنے والے اپنے رب عزوجل کے سامنے! اپنے والدین کو جنت میں لے جا چنانچہ وہ ان دونوں کو اپنی نال کے ساتھ گھسیٹے گا حتی کہ دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔

دوست یا قریبی کے فوت ہونے کا ثواب

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى : مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ﴾ (بخاری)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میرے مومن بندے کیلئے جب میں اس کے دنیا کے دوست کی جان قبض کر لوں اور وہ اس پر راضی رہے اس کی جزا جنت ہی ہے۔

ابواب زکوٰۃ

زکوٰۃ، امیر و غریب کے صدقات، کھلانا، پلانا، شجرکاری، زراعت، قرض وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوۃ ادا کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)

(سورۃ البقرہ / ۲۷۷)

(ترجمہ) بلا شبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور نماز ادا کی اور زکوۃ ادا کی ان کیلئے ان کے رب کی طرف سے اجر ہے نہ تو ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

(وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا)

(سورۃ النساء / ۱۶۲)

(ترجمہ) اور نماز پڑھنے والے اور زکوۃ ادا کرنے والے اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھنے والے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ) إِلَى قَوْلِهِ (أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ)

(سورۃ المؤمنون : ۱۔۱۱)

(ترجمہ) بالتحقیق ان مسلمانوں نے (آخرت میں) فلاح پائی جو (تصحیح عقائد کے ساتھ درج ذیل صفات کے ساتھ بھی موصوف ہیں یعنی وہ) اپنی نماز میں خشوع (و خضوع) کرنے والے ہیں اور جو لغو (لایعنی) باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) برکنار رہتے ہیں'

اور جو (اعمال واخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں' اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیویوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ (کی اور جگہ شہوت رانی) کا طلب گار ہو ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہد کا (جو کسی عقد کے ضمن میں کیا ہو یا ویسے ہی ابتداءً کیا ہو) خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی (فرض) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (بس) ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس (جنت بریں) کے وارث ہوں گے (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

جنت میں داخل ہونے کا عمل

(حدیث حضرت ابوہریرہؓ) ایک دیہاتی شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ ﴾ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا ﴾ (الزکوٰۃ، منظرۃ ۱ ۱۱۱) (بخاری، مسلم)

تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو' فرض نماز قائم کرو' فرض زکوۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو"۔ تو اس شخص نے کہا مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا (یعنی ان کو اپنے اوپر لازم کروں گا خود سے کوئی چیز اپنے اوپر فرض نہیں کروں گا) جب وہ واپس جانے لگا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

جس صاحب کو یہ بات پسند آئے کہ وہ جنت والوں میں سے ایک شخص کو دیکھے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔

مال کی طہارت

(حدیث حضرت انس بن مالکؓ) ایک شخص بنی تمیم قبیلہ کا جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بہت مالدار ہوں اور اہل و عیال دار ہوں آپ مجھے ارشاد فرمائیں میں کیا کروں؟ اور کیسے خرچ کروں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ وَتَصِلُ أَقْرِبَاءَكَ وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِينِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ﴾ (مسند احمد باسناد جید)

(ترجمہ) اپنے مال سے زکوۃ نکالا کرو کیونکہ یہ صفائی ہے تجھے پاک کر دے گی اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ (اپنا) میل ملاپ رکھو اور مسکین (محتاج) اور ہمسایہ اور سائل (مانگنے والے) کا حق پہچانو۔

جنت کے دروازے کھل جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور تین مرتبہ فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے پھر آپ سر جھکا کر سوچ میں پڑ گئے تو ہم میں سے بھی ہر شخص سر جھکا کر رونے لگا اس کو معلوم نہیں تھا کہ آنحضرتؐ نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا (اس وقت) آپ کے چہرہ سے خوشی جھلک رہی تھی اور آپ کی خوشی ہمیں سرخ اونٹوں کے ملنے سے زیادہ عزیز تھی' آپ نے ارشاد فرمایا

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ﴾

ثُمَّ أَكَبَّ ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا يَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَفِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى ، وَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ، قَالَ : ﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَقِيلَ لَهُ : ادْخُلْ بِسَلَامٍ

(النسائی واللفظ لہ' ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو مسلمان پانچ نمازیں ادا کرتا ہے' رمضان کے روزے رکھتا ہے' زکوۃ نکالتا

ہے' سات بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کیلئے جنت کے سب دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(فائدہ از مترجم) سات بڑے گناہ یہ ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (یعنی اس کے ساتھ کسی اور کو بھی خدا تسلیم کرنا یا خدائی صفات میں شریک ماننا) (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا (۴) پاکدامن عورت پر تہمت لگانا (۵) میدان جہاد سے (بوقت جنگ موںہہ پھیر کر بھاگ جانا (۶) سود کھانا (۷) ناحق طور پر یتیم کا مال کھانا (السراج المنیر شرح الجامع الصغیر ص۔ ۳۵۰' ج۔ ۴)

چھ کام کرلو جنت میں چلے جاؤ

(حدیث حضرت ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھنے والے حضرات صحابہؓ سے ارشاد فرمایا

﴿اكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ﴾ قُلْتُ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ﴿الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ﴾ (طبرانی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) تم مجھے چھ کاموں کی ضمانت دیدو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا کام ہیں؟ ارشاد فرمایا (۱) نماز (۲) زکوۃ (۳) امانت (کی حفاظت کرو) (۴) شرمگاہ (کی ناجائز سے حفاظت کرو) (۵) پیٹ (حرام و ناجائز سے بچو) (۶) زبان (لغو اور گناہ کی باتوں سے بچو)

زکوۃ ادا کرنے سے شر اور برائی ختم

(حدیث حضرت جابرؓ) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا فرماتے ہیں اگر (کوئی مسلمان) آدمی اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دے تو؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ﴾ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مُخْتَصَرًا: ﴿إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ﴾ وَقَالَ

(طبرانی' ابن خزیمہ' حاکم مختصرا و قال صحیح علی شرط مسلم)

جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو اِس سے شر (یعنی اس کے مال کا نقصان) ختم ہو گیا

زکوۃ مال کی حفاظت کا ذریعہ

(حدیث حضرت حسن بصریؒ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوا [أمراضكم] بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ﴾

(مراسیل ابو داود' وقد روی عن جماعۃ الصحابۃ متصلا والمرسل اشبہ)

(ترجمہ) محفوظ کر لو اپنے اموال زکوۃ نکال کر' اور علاج کروا پنی بیماریوں کا صدقہ دیکر' اور استقبال کرو امواج مصیبت کا (اللہ کے سامنے) دعا اور گڑگڑانے کے ساتھ۔

زکوۃ نکالنا اسلام کی تکمیل ہے

(حدیث حضرت علقمہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا

﴿ إِنَّ تَمَامَ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ ﴾ (بزار)

(ترجمہ) تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوۃ (بھی) نکالو۔

صدیق اور شہید کے درجہ میں

(حدیث حضرت عمرو بن مرہ الجہنیؓ) ایک شخص قبیلہ قضاعہ کا جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچوں نمازیں ادا کرتا ہوں' رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور اس کی تراویح ادا کرتا ہوں اور زکوۃ ادا کرتا ہوں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من مات علی هذا كان من الصديقين والشهداء جو شخص اس حالت میں فوت ہوا وہ صدیقین اور شہداء میں سے (لکھ دیا جائے) گا (بزار' ابن خزیمہ' ابن حبان)

خوشی سے زکوۃ نکالنے کا ثواب

(حدیث حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضریؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللهَ وَحْدَهُ وَعَلِمَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَا اللهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرطَ اللَّئِيمَةَ وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ﴾ (ابو داود)

(ترجمہ) تین کام ہیں جو شخص ان پر عمل کر لے وہ ایمان کی لذت محسوس کرے گا (۱) جو صرف اللہ کی عبادت کرے (۲) اور یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (۳) اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے اپنے دل کی خوشی کے ساتھ ہر سال کہ اس کا دل ادائیگی کی طرف راغب ہو' (اگر جانور وغیرہ کی زکوۃ نکالے تو) نہ تو وہ بوڑھا ہو' نہ خارشی' نہ بیمار' نہ ردی گھٹیا بلکہ تمہارے درمیانے مال سے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے بہترین مال کا مطالبہ نہیں کرتا اور نہ ہی گھٹیا کا حکم دیتا ہے۔

صدقات کے امانت دار محصل' کارکن اور خازن کا ثواب

امانت دار محصل زکوۃ کا ثواب

(حدیث حضرت رافع بن خدیجؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

: ﴿الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ لِوَجْهِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى [عز وجل] حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ﴾

(احمد' ابو داود' ترمذی و حسنہ' ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

(ترجمہ) شرعی طریقہ کے مطابق اللہ عزوجل کی رضا کیلئے زکوۃ اور صدقات وصول کرنے والا کارکن اللہ تعالیٰ عزوجل کے راستہ میں جہاد کرنے والے شخص کی طرح ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔

زکوۃ و صدقات کے خازن کا ثواب

(حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يَنْقُلُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهُ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) بلاشبہ مسلمان امانتدار خزانچی جس کو (اموال صدقات وغیرہ کی واپسی کا) جو حکم دیا جائے وہ اس کو منتقل کرے اور کامل اور پورے طور پر واپس کرے (اس کے واپس کرتے وقت) اس کا دل بھی خوش ہو اور اس کی طرف پہنچادے جس کے ہاں پہنچانے کا حکم دیا گیا ہو، تو یہ شخص صدقہ کرنے والے حضرات میں سے ایک ہو جاتا ہے۔

صدقہ کا ثواب اور فضیلت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً)

(سورۃ البقرہ : ۲۴۵)

(ترجمہ) کون شخص ہے (ایسا) جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا (اخلاص کے ساتھ)، پھر اللہ تعالیٰ اس (قرض کے ثواب) کو بڑھا کر بہت سے حصے کر دے (اور اس کا اندیشہ مت کرو کہ خرچ کرنے سے مال کم ہو جائے گا کیونکہ یہ تو اللہ ہی کے قبضہ میں ہے وہی کمی کرتے ہیں اور وہی فراخی کرتے ہیں کچھ خرچ کرنے نہ کرنے پر اس کا اصلی مدار نہیں)۔

(فائدہ) یہاں قرض تو مجازاً کہلایا ہے ورنہ سب خدا ہی کی ملک ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے قرض کا عوض ضرور دیا جاتا ہے اسی طرح سے تمہارے انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے) کا عوض بھی ضرور ہی ملے گا۔

(آیت) (إِنْ تُقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ)

(سورۃ التغابن : ۱۷)

(ترجمہ) اگر تم اللہ کو اچھی طرح (یعنی خلوص کے ساتھ) قرض دو گے تو وہ اس کو

تمہارے لئے بڑھاتا چلا جائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا قدردان ہے (کہ عمل صالح کو مقبول فرماتا ہے)

(آیت) وَقَالَ تَعَالَى (وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا) (سورۃ المزمل : ۲۰)

(ترجمہ) اور جو صدقات خیرات میں سے تم اپنے لئے آگے (ذخیرہ آخرت بنا کر) بھیج دو گے اس کو اللہ کے پاس (پہنچ کر اس سے) اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے۔

اس باب میں اور بھی بہت سی آیات مبارکہ وارد ہیں (لیکن ہم صرف انہیں آیات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں)

غریب اور امیر چار قسم کے لوگ اور ان کا ثواب و عذاب

(حدیث) حضرت ابوکبشہ انماریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ - وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ - مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنَ الصَّدَقَةِ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ﴾ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ : ﴿إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ : عَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَعِلْمًا ، فَهُوَ يَتَّقِي [فِيهِ] رَبَّهُ ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا ، فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ عِلْمًا ، وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا ، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ ، يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ ، فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ . وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهُوَ بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ . وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ﴾ (ابن ماجہ، ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ایک بات بیان کرتا ہوں تم اس کو خوب یاد رکھنا (۱) صدقہ کرنے سے کسی مسلمان کا مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اللہ

تعالیٰ اس میں برکت ڈالدیتے ہیں)(۲)اور جس بندہ پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہو اور اس نے اس پر صبر کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی شان و شوکت میں اضافہ کرتے ہیں (دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں جگہ میں)(۳)اور جو شخص دست سوال دراز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں (یا تو آپ ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے) یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا۔

اور تمھیں ایک اور بات بیان کرتا ہوں تم اس کو بھی محفوظ رکھو' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا چار قسم کے لوگوں کی ہے (۱)وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم کی دولت عطاء فرمائی ہو اور وہ اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے صلہ رحمی کرتا ہو اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق جانتا ہو یہ شخص افضل ترین منصب پر فائز ہے (۲)وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطاء فرمایا ہو مگر مال و دولت سے نہ نوازا ہو جبکہ وہ نیت کا سچا ہو (اور وہ یہ) کہے کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں (صدقہ خیرات کرنے والے) کی طرح (صدقہ میں اپنا مال لٹایا) کرتا تو اس کی نیت کو معتبر سمجھا جائے گا' ان دونوں شخصوں کا اجر و ثواب برابر ہے' (۳)وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطاء کیا ہو مگر علم نہ دیا ہو اپنے مال میں جہالت کے ساتھ گڑبڑ کرتا ہو اس (کے حقوق) میں اللہ رب العزت سے نہ ڈرتا ہو اس سے صلہ رحمی نہ کرتا ہو اور اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حق نہ جانتا ہو یہ شخص بدترین حالت میں ہے (۴) اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا ہو اور نہ علم پھر بھی وہ یہ کہتا ہو اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں (بخیل گناہگار مالدار) کی طرح کرتا تو ان دونوں کا گناہ برابر ہے۔

صدقہ کرنے والے کی کھیتی کو بادل نے پانی پلایا

(حدیث حضرت ابو ہریرۃؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ بَيْنَا رَجُلٌ فِي فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَةٍ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ ؟

قَالَ [له] : فُلَانٌ لِلاسْمِ الَّذِى سَمِعَ فِى السَّحابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ لِمَ سَأَلْتَنِى عَنْ اسْمِي؟ قَالَ : سَمِعْتُ فِي السَّحَابِ الَّذِي [هذا] مَاؤُهُ [صوتا] يَقُولُ : اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ : أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّى أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِى ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهِ ثُلُثَهُ ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) ایک شخص وسیع صحراء کی زمین پر سفر کر رہا تھا اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ چنانچہ یہ بادل الگ ہو گیا اور اپنے پانی کو کالے پتھروں والی زمین پر پلٹ دیا اور وادیوں میں سے ایک وادی اس تمام پانی سے بھر کر چلنے لگی اور وہ شخص بھی اس پانی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تو اس کو ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا نظر آیا جو اپنے بیلچے سے پانی کو (اپنے باغ کی طرف) پھیر رہا تھا تو اس نے کہا اے بندہ خدا! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلاں اور اس نے وہی نام لیا جس کو اس شخص نے بادل میں سے سن رکھا تھا۔ پھر اس سے پوچھا اے بندہ خدا! تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی ہے تیرا نام لیکر کوئی کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلا دے۔ (تم یہ بتاؤ کہ) تم اس میں کیا (نیک کام) کرتے ہو؟ اس نے کہا جب تو نے یہ کہا ہی ہے تو سن! میں جو کچھ اس زمین سے پیداوار ہوتی ہے اس کو دیکھ (کرناپ تول) لیتا ہوں پھر اس کا تیسرا حصہ صدقہ کر دیتا ہوں اور تیسرا حصہ میں اور بال بچے کھاتے ہیں اور (باقی) تیسرا حصہ اس کی کاشت میں خرچ کرتا ہوں۔

بخیل اور صدقہ خیرات کرنے والوں کی مثال

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے مثال بیان فرمائی

﴿مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا (۱) وَتَرَاقِيهِمَا (۲) فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ ، وَجَعَلَ الْبَخِيلَ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا ﴾

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ هَكَذَا فِي جَيْبِهِ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) بخیل اور صدقہ کرنے والوں کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں اور ان کے ہاتھ ان کے سینوں اور ہنسلی کی ہڈی کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہوں تو صدقہ کرنے والا جب بھی صدقہ کرتا تھا وہ زرہ اس سے کھلتی جاتی تھی حتی کہ وہ اس کی انگلیوں سے دور ہو گئی اور اپنا اثر مٹا دیا۔ اور بخیل جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے وہ زرہ سکڑ کر (اس بخیل کو) چمٹ جاتی ہے اور اس کے دائرے اپنی اپنی جگہ پیوست ہو جاتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے گریبان میں انگلی ڈال کر وسیع کرنا چاہا مگر وہ وسیع نہیں ہوتا تھا فرمایا اس طرح۔

حضرت مرثد بن عبداللہ کے صدقہ کی حکایت

حضرت یزید بن ابی حبیبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنیؒ شہر والوں میں سب سے پہلے مسجد میں جاتے تھے، میں نے ان کو مسجد میں جب بھی جاتے ہوئے دیکھا ہے ان کی آستین میں صدقہ کی کوئی نہ کوئی چیز ہوتی تھی یا تو نقدی ہوتی یا روٹی یا گندم۔ فرمایا حتی کہ میں نے پیاز بھی دیکھا جس کو وہ اٹھا کر (صدقہ کرنے کیلئے) لے گئے۔ میں نے کہا اے ابو الخیر! یہ (پیاز) آپ کے کپڑوں کو بدبودار کر دے گا تو انہوں نے فرمایا (اے ابن ابی حبیب! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے اپنے گھر میں کوئی ایسی شے اس کے علاوہ نہیں پائی جس کو میں صدقہ کرتا مجھے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے بیان فرمایا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ ﴾ (ابن خزیمہ، احمد، ابن حبان، حاکم)

(ترجمہ) قیامت کے دن مومن کا صدقہ اس پر سایہ کرتا ہوگا۔

قبر کی حرارت کو بجھاتا ہے

(حدیث حضرت عقبہ بن عامرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ﴾ (طبرانی باسنادہ)

﴿ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ ﴾ .

(ترجمہ) صدقہ کرنے والے حضرات سے قبروں کی حرارت کو صدقہ بجھائے گا اور قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقہ کے سایہ تلے جگہ پائے گا۔

پسندیدہ چیز کا صدقہ

(حدیث حضرت انسؓ) حضرت ابو طلحہ کا کھجوروں کا باغ مدینہ پاک میں باقی انصار سے زیادہ تھا نیز حضرت ابو طلحہؓ کو تمام اموال سے زیادہ پسندیدہ مال "بیر حاء" کا تھا اور یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا' آنحضرت ﷺ اس میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا بہترین پانی نوش کرتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب یہ آیت (لن تنالوا البر حتی تنفقو ا مما تحبون) نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ! اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں " (اے مسلمانو!) تم خیر کامل (یعنی ثواب اعظم) کو کبھی حاصل نہ کرسکو گے جب تک کہ اپنی (بہت) پیاری چیز کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے"۔ میرے مالوں میں مجھے "بیر حاء" سب سے زیادہ محبوب ہے یہ (میری طرف سے آج سے) صدقہ ہے میں اس کے ثواب عظیم اور ذخیرہ آخرت کی امید کرتا ہوں یارسول اللہ! آپ جہاں چاہیں اس کو کام میں لائیں تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (بخ ذاك مال رابح بخ ذاك مال رابح) بہت خوب یہ تو بڑا منافع بخش مال ہے' بہت خوب یہ تو بڑا منافع بخش مال ہے۔
(بخاری' مسلم)

چور' زانیہ اور غنی کو صدقہ دینے کا فائدہ

(حدیث حضرت ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ. لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ

زَانِيَةٍ ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ : تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ : تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ. فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا ، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ایک شخص نے کہا میں (آج رات) بہت شاندار صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لیکر چلا اور اس کو ایک چور کے ہاتھ میں تھمادیا' لوگ جب صبح کو اٹھے تو یہ باتیں کررہے تھے کہ آج چور پر صدقہ کیا گیا ہے تو اس شخص نے کہا اے اللہ! چور (کو صدقہ دینے) پر بھی تیرا شکر ہے میں اب پھر صدقہ کروں گا چنانچہ وہ پھر صدقہ لیکر نکلا اور اس کو ایک زانی عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ جب لوگ صبح کو اٹھے تو یہ باتیں کررہے تھے کہ آج رات زانی عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا اے اللہ زانیہ (کو صدقہ دینے) پر بھی تیرا شکر ہے۔ میں اب پھر صدقہ کروں گا چنانچہ وہ پھر صدقہ لیکر نکلا اور اس کو ایک دولت مند کے ہاتھ پر رکھ دیا تو جب لوگ صبح کو اٹھے تو یہ کہہ رہے تھے کہ آج رات دولت مند پر صدقہ کیا گیا ہے تو اس شخص نے کہا یا اللہ! چور' گناہگار عورت اور دولت مند کو صدقہ دینے پر تیرا شکر ہے تو اس شخص کے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو بھیجا گیا اور اس کو بتایا گیا) کہ تیرا چور دینا صدقہ دینے کا فائدہ یہ ہے کہ شاید وہ چوری کرنے سے محفوظ ہو جائے اور زانیہ کو دینے کا فائدہ یہ ہے کہ شاید وہ زنا سے بچ جائے اور دولت مند کو دینے کا فائدہ یہ ہے کہ شاید وہ اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کو دے رکھا ہے اس سے خدا کیلئے کچھ خرچ کرے اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اس کو اس کے صدقہ کے قبول ہونے کی اطلاع بھی کی گئی۔

(فائدہ) جو شخص ان مذکورہ قسم کے تین لوگوں کو (نفلی) صدقہ دے گا اب بھی امید ہے کہ اس کی برکت سے یہ لوگ گناہ سے بچ جائیں گے اور اپنی مجبوری کی وجہ سے

چوری اور زنا نہیں کریں گے اس طرح سے صدقہ کرنے والے کو صدقہ کا ثواب بھی ہوگا اور گناہ سے بچانے کا ثواب بھی ہوگا 'اگر ان کے راہ راست پر آنے کی امید نہ ہو تو ضرور تمندوں کو دے۔ (مترجم)

معمولی سے صدقہ کا بہت بڑا انعام

(حدیث حضرت عائشہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَيُرَبِّي لأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ﴾ (طبرانی 'ابن حبان)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے (صدقہ کے) پھل اور لقمہ کو (ثواب میں) ایسے بڑھاتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی اونٹنی کے دودھ چھوڑنے والے بچے کو (پرورش کر کے) بڑھاتا ہے حتیٰ کہ (تمہارا یہ ثواب) احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے

ایک صدقہ سے تین شخص جنت میں

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُدْخِلُ بِاللُّقْمَةِ مِنَ الْخُبْزِ وَقُبْصَةِ التَّمْرِ وَمِثْلِهِ مِمَّا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمِسْكِينُ ، ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ رَبَّ الْبَيْتِ الْآمِرَ بِهِ ، وَالزَّوْجَةَ تُصْلِحُهُ ، وَالْخَادِمَ الَّذِي يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ عزوجل روٹی کے ایک لقمہ 'اور انگلیوں سے اٹھا کر دی ہوئی تھوڑی سی کھجوروں 'اور ایسی ہی کوئی چیز جس سے مسکین کو فائدہ پہنچے تین شخصوں کو جنت میں داخل کرے گا گھر کے مالک کو جس نے صدقہ کا حکم دیا ہے 'بیوی کو جس نے وہ چیز تیار کی ہے اور اس خادم کو جس نے مسکین کو وہ چیز لے جا کر دی ہے۔

کھجور کا ٹکڑا دوزخ سے محفوظ رہنے کا ایک سبب

(حدیث حضرت عدی بن حاتمؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ ، فَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، فَاتَّقُوا

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ عنقریب کلام کرنے والے ہیں جب کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' وہ دائیں طرف نظر دوڑائے گا مگر اس کو وہی نظر آئے گا جو اس نے (اعمال صالحہ میں سے) آگے بھیجا تھا' اور بائیں طرف نظر دوڑائے گا تو اس کو وہی نظر آئے گا جو اس نے (اپنی بداعمالیوں کو) آگے (آخرت کیلئے) بھیجا تھا یہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اس کو اپنے مونہہ سامنے دوزخ ہی نظر آئے گی۔ اس لئے تم دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے جو شخص دوزخ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کے صدقہ کرنے) سے تو ضرور کرلے۔

ستر مصیبتوں کا دفاع

(حدیث حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿الصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ السُّوءِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) صدقہ برائی اور مصیبتوں کے ستر دروازوں کے سامنے رکاوٹ بنتا ہے۔

صدقہ کے بہترین فائدے

(حدیث حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ ، وَتَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ ، وَيُذْهِبُ اللهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ﴾.

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) بلاشبہ مسلمان کا صدقہ کرنا عمر میں اضافہ کرتا ہے' سوئے خاتمہ سے حفاظت کرتا ہے اور اس کی وجہ (سے اس) سے اللہ تعالیٰ تکبر اور فخر کو مٹاتا ہے۔

صدقہ دیکر دوزخ سے خود کو آزاد کراؤ

(حدیث حضرت جابرؓ) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہؓ سے ارشاد فرمایا

﴿يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِيَانِ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقٌ رَقَبَتَهُ وَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فِي عِتْقِ رَقَبَتِهِ﴾

(ابو یعلیٰ باسناد صحیح)

(ترجمہ) اے کعب بن عجرہ نماز اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، روزہ (دوزخ کے سامنے) ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) جو اپنے آپ کو بیچتا ہے (یعنی گناہ کر کے) اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ (۲) وہ جو اپنی گردن کو (دوزخ سے) آزاد کرانے میں اپنے نفس کو (نیک اعمال کر کے اللہ میاں سے) خریدتا (یعنی آزاد کراتا) ہے۔

صدقہ کے ثواب کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے

(حدیث حضرت ابن عمرؓ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللَّهَ إِذَا اسْتُودِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ﴾

(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی چیز (بطور صدقہ کے) رکھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتے ہیں

عمر بن عبدالعزیزؒ کا ارشاد

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں (اے مسلمان!) نماز تجھے آدھے راستہ تک پہنچاتی ہے اور روزہ تجھے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے دروازہ تک پہنچاتا ہے اور صدقہ تجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچادیتا ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذؒ

حضرت یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں میں ایسا کوئی دانہ (یعنی معمولی سی خیرات اور نیک عمل) ایسا نہیں جانتا جس کا وزن دنیا کے (تمام) پہاڑوں سے کیا جائے مگر صدقہ کا دانہ (ہی اتنے اجر و ثواب کا حامل ہے)۔

غریب کے صدقہ خیرات کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

(سورۃ الحشر/۹)

(ترجمہ) اور ترجیح دیتے ہیں (غریب اور مسکین کو) اپنے آپ پر اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو اور (واقعی) جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے (اللہ کی طرف سے تو) ایسے ہی لوگ (آخرت کی) کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

غریب کا ایک روپے کا صدقہ امیر کے لاکھ روپے سے افضل ہے

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿سَبَقَ دِرْهَمٌ مِئَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ﴿رَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ أَخَذَ مِنْ عُرْضِهِ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ تَصَدَّقَ بِهَا وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ إِلَّا دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ﴾

(نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم و قال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) ایک درہم ایک لاکھ درہموں سے بڑھ گیا۔ تو ایک صاحب نے عرض کیا یارسول اللہ! کیسے؟ آپ نے فرمایا "ایک شخص وہ ہے جس کے پاس بہت سامال ہے اس نے اپنے منافع میں سے ایک لاکھ درہم نکال کر اس کا صدقہ کیا۔ اور ایک شخص ہے جس کے پاس دو درہموں کے سوا کچھ نہیں اس نے ان دو میں سے ایک کو اٹھایا اور صدقہ

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک مسکین نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے کھانے کا سوال کیا اس وقت ان کے سامنے ایک انگور رکھا ہوا تھا آپ نے ایک سے فرمایا اس دانہ کو اٹھاؤ اور اس سائل کو دیدو تو وہ انسان اس دانہ کو دیکھتا تھا اور تعجب کرتا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم تعجب کر رہے ہو دیکھو تو سہی اس ایک دانہ میں کتنے ذرات کا وزن موجود ہے؟ (مؤطا امام مالک)

(یعنی معمولی سی خیرات کو ثواب کے اعتبار سے معمولی مت سمجھو اس کا اللہ کے نزدیک بہت بڑا اجر و ثواب ہے خصوصاً جب کہ وہ صدقہ کسی نادار کی طرف سے پیش کیا گیا ہو اس کا تو بڑا مرتبہ ہے (مترجم)

بھوکے کی ایک روٹی کے صدقہ کا ثواب

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک راہب نے اپنے عبادت خانہ میں ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پھر اس کے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ایک طرف رہنے لگی تو یہ اس کے پاس گیا اور چھ راتوں تک اس سے گناہ میں مبتلا رہا اس کے بعد وہ اپنے گناہ میں حیران و پریشان ہوا اور بھاگ کر مسجد میں آیا اور تین دن تک اس میں رہا کچھ نہ کھایا جب اس کے پاس ایک روٹی لائی گئی تو اس کو توڑ کر آدھی اپنے دائیں طرف کے آدمی کو صدقہ کر دی اور آدھی بائیں طرف والے دوسرے شخص کو صدقہ کر دی۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ملک الموت کو روانہ کیا اور اس نے اسی وقت اس کی روح قبض کر لی۔ چنانچہ اس کے عبادت کے ساٹھ سالوں کو (ترازوئے اعمال کے) ایک پلڑے میں رکھا گیا اور ان چھ راتوں کو دوسرے پلڑے میں تو وہ چھ راتیں بڑھ گئیں۔ پھر اس ایک روٹی کو (عبادت کے ساٹھ سال کے اعمال کے ساتھ پلڑے میں) رکھا گیا تو وہ ان چھ (راتوں کے گناہ) سے بڑھ گئی۔

(شعب الایمان موقوفاً ورواہ ابن حبان بنحوہ مرفوعاً من حدیث ابی ذر)

(فائدہ) اس روایت کو دیکھ کر گناہوں پر ہمت نہیں باندھنی چاہئے کوئی لازمی نہیں ہے کہ ہر ایسے ویسے شخص کا صدقہ اس درجہ کا ہو کہ اس کو قبولیت کا شرف نصیب ہو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ گناہگار کے ساتھ کیا برتاؤ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس نیت سے گناہ کرے گا کہ بعد میں صدقہ کر دوں گا اس کے صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ہو گا بلکہ ثواب کی چیز کو گناہ میں استعمال کرنے کا بہت بڑا گناہ ہو گا جو ناقابل

تلافی جرم ہوگا اور اس طرح سے وہ گناہ بھی معاف نہیں ہوگا (مترجم)

چھپا کر صدقہ دینے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(إنْ تُبْدُو الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ)(1)

(سورۃ البقرہ / ۲۷۱)

(ترجمہ) اگر تم ظاہر کر کے صدقات (وخیرات) دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر ان کو چھپا کر دو اور (اخفاء کے ساتھ) فقیروں کو دیدو تو یہ اخفاء تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے' اور اللہ تعالیٰ (اس کی برکت سے) تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کی خوب خبر رکھتے ہیں۔

(الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (سورۃ البقرہ / ۲۷۴)

(ترجمہ) جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں 'پوشیدہ اور ظاہر کر کے تو ان لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا ان کے رب کے پاس 'اور نہ ان پر کوئی خطرہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

سات شخص قیامت میں عرش کے سایہ میں

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : الإِمَامُ العَادِلُ. وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ [الله] عَزَّ وجَلَّ. وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ. وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ. وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنفِقُ يَمِينُهُ. وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ﴾

(ترجمہ) سات شخصوں کو اس دن اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دے گا جب اس کے سایہ کے سوا کسی شے کا سایہ نہ ہوگا (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جو اللہ عزوجل کی عبادت کرتے کرتے پروان چڑھا ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لگا رہے (۴) وہ دو شخص جو آپس میں صرف اللہ کیلئے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں وہ آپس میں ملتے ہوں اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہوں (۵) وہ آدمی جس کو کسی منصب و جمال کی مالک عورت نے دعوت دی مگر اس نے کہا میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اس کو ایسا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوا کہ دائیں نے کیا دیا ہے (یعنی خوب چھپایا) (۷) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہو اور اس کی آنکھیں (آنسوؤں سے) بہہ پڑیں۔

اَلْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

غضبِ خداوندی کو بجھاتا ہے

(حدیث حضرت ابوامامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ. وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ. وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) نیکی کے کام (ہدیہ اور احسان) تکلیف کے مونہہ دیکھنے سے محفوظ رکھتے ہیں، اور چھپا کر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ختم کرتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

اللہ کے تین محبوب

(حدیث حضرت ابوذرؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ. وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللهُ. فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللهُ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللهُ، وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ وَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي. وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ

أَوْ يُفْتَحَ لَهُ. وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللهُ. الشَّيْخُ الزَّانِي. وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ﴾

(ابو دود بہذ اللفظ' والترمذی وصحہ' والنسائی' وابن خزیمہ' وابن حبان' والحاکم وقال صحیح الاسناد)

تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اور تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتے ہیں۔ پس وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں (۱) ایک تو وہ شخص ہے جو کسی قوم کے پاس آتا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہے ان سے آپس کی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہیں کرتا مگر وہ اس کو کچھ نہیں دیتے۔ مگر ان میں سے ایک شخص چھپ کر اس مانگنے والے کو خفیہ طور پر کچھ دیدیتا ہے جس کے اس عطیہ کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ یا وہ شخص جس کو اس نے عطیہ دیا تھا۔ (۲) دوسرے وہ شخص کہ جب سب لوگ رات کے وقت سوگئے حتیٰ کہ جب ان کو نیند سب سے زیادہ مرغوب معلوم ہونے لگی جس سے اعراض کرکے حقیقت میں ان کو اللہ کی عبادت کرنی چاہئے تھی مگر انہوں نے اپنے سر (بستروں پر) رکھ دیئے اور یہ شخص عبادت کیلئے کھڑا ہو گیا میرے ساتھ لگ لپٹ کرتا رہا اور میری آیات کی تلاوت کرتا رہا۔ (۳) اور (تیسرے) وہ شخص جو کسی فوجی دستہ میں روانہ ہوا اور دشمن سے مڈبھیڑ ہو گئی اور ان کو شکست کھانی پڑی اور یہ اپنا سینہ تان کر ان کے سامنے رہا حتیٰ کہ اس کو شہید کردیا گیا یا فتح حاصل کی۔ اور وہ تین شخص جس سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتے ہیں (۱) بوڑھا بدکار (۲) متکبر فقیر (۳) ظالم دولت مند۔

پہاڑ' لوہا' آگ' پانی اور ہوا سے زیادہ مضبوط عمل

(حدیث حضرت انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ وَتَكَفَّأُ فَأَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتْ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالَتْ: يَا رَبَّنَا هَلْ خَلَقْتَ خَلْقاً أَشَدَّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْحَدِيدَ. قَالُوا: فَهَلْ خَلَقْتَ خَلْقاً أَشَدَّ مِنَ الْحَدِيدِ؟ قَالَ: النَّارَ. قَالُوا: فَهَلْ خَلَقْتَ خَلْقاً

(ترمذی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ کانپتی اور ہچکولے کھاتی تھی تو اس میں

پہاڑوں کو گاڑ دیا اور وہ ٹھم گئی تو فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا اور کہنے لگے اے رب کیا آپ نے پہاڑوں سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہے کو پیدا فرمایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے لوہے سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا آگ کو۔ عرض کیا کیا آپ نے آگ سے زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ فرمایا (ہاں) پانی (کو پیدا کیا ہے)۔ انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے پانی سے زیادہ قوی بھی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا (ہاں) ہوا (کو پیدا کیا ہے)۔ انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ہوا سے زیادہ قوی بھی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا (ہاں) انسان کو جب وہ کبھی اپنے دائیں ہاتھ سے کسی قسم کا صدقہ کرتا ہے (اور اپنے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلنے دیتا)۔

جنت کے تین خزانے

(عظیم بزرگ) حضرت عبدالعزیز بن ابی رواؒد فرمایا کرتے تھے۔ تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں (۱) مرض کو چھپانا (۲) مصیبت کو چھپانا (۳) صدقہ کو چھپانا۔

ستر مصیبتوں کا دفاع

حضرت ابن ابی الجعدؒ فرماتے ہیں صدقہ ستر قسم کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور چھپا کر صدقہ دینا دکھا کر صدقہ دینے سے ستر گنا زیادہ (ثواب اور) فضیلت رکھتا ہے۔

جس نے گذارے کی روزی پر قناعت اور صبر کیا ' پاکدامنی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کسی سے سوال نہ کیا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ) (سورۃ البقرہ / ۲۷۳)

(ترجمہ) (صدقات میں) اصل حق ان حاجت مندوں کا ہے جو مقید ہوئے ہوں اللہ کی راہ (یعنی دین کی خدمت) میں (اور اسی خدمت دین میں مقید اور مشغول رہنے کی وجہ سے) وہ لوگ (طلب معاش کے لئے) کہیں ملک میں چلنے پھرنے کا (عادۃً) امکان نہیں رکھتے (اور) ناواقف ان کو مالدار خیال کرتا ہے ان کے سوال سے بچنے کے سبب سے (البتہ) تم ان لوگوں کو ان کے طرز (اور شکل) سے پہچان سکتے ہو (کیونکہ فقروفاقہ سے چہرہ اور بدن میں گونہ اضمحلال (گھٹنا) ضرور آجاتا ہے پھر بھی) وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے پھرتے نہیں (جس سے کوئی ان کو حاجتمند سمجھے یعنی وہ مانگتے ہی نہیں کیونکہ اکثر جو لوگ مانگنے کے عادی ہیں وہ لپٹ کر ہی مانگتے ہیں) اور (ان لوگوں کی خدمت کرنے کیلئے) جو مال خرچ کرو گے بے شک اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب اطلاع ہے (دوسرے لوگوں کو دینے سے ان کی خدمت کا فی نفسہ اللہ تعالیٰ زیادہ ثواب دیں گے)۔

گذارے کی روزی پر حضورؐ کی طرف سے مبارکبادی

(حدیث حضرت فضالہ بن عبیدؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن صحیح، والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) اس شخص کیلئے خوشخبری ہو جس کو اسلام کی طرف ہدایت کی گئی اور اس کی روزی گذارے کی تھی جس پر اس نے قناعت کی۔

حضرت جبریلؑ کی نصیحت

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد! آپ جیسے چاہیں زندگی بسر کریں بالآخر آپ پر موت طاری ہونے والی ہے۔ اور جو چاہیں عمل کریں آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ آپ جس کو چاہیں محبوب رکھیں بالآخر آپ نے اس کو چھوڑ جانا ہے۔ یہ جان لیجئے کہ مؤمن کا شرف و مرتبہ تہجد پڑھنا ہے اور اس کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔

(طبرانی باسناد حسن)

اللہ کا محبوب اور مبغوض کون

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يُحِبُّ الْغَنِيَّ الْحَلِيمَ الْمُتَعَفِّفَ وَيُبْغِضُ الْبَذِيءَ الْفَاجِرَ السَّائِلَ الْمُلِحَّ﴾ (مسند بزار باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تبارک وتعالیٰ دل کے غنی' بردبار' سوال کرنے سے بچنے والے سے محبت کرتے ہیں اور بدزبان' بدکار' لگ لپٹ کر مانگنے والے سے نفرت کرتے ہیں۔

صدقہ دینے کا طریقہ اور استغناء کی برکت

(حدیث حضرت حکیم بن حزامؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَىٰ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ﴾

(بخاری' مسلم)

(ترجمہ) اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نچلے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔ (صدقہ اور عطیہ دینے میں) اس شخص سے ابتداء کر جس کی ذمہ داری تیرے اوپر ہے (جب اس سے زائد ہو تو دیگر ضرورتمندوں کو دے)۔ اور بہتر صدقہ وہ ہے جو دل کے غناء سے دیا جائے۔ اور جو شخص (محتاج ہونے کے باوجود) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس کو (محتاجی سے) بچائیں گے' اور جو شخص استغناء کا معاملہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو (حقیقت میں) غنی کر دیں گے۔

سب سے پہلے جنت میں یا دوزخ میں جانے والے تین قسم کے لوگ

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَأَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَحْسَنَ لِسَيِّدِهِ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ ، وَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ

النَّارَ فَأَمِيرٌ مُسَلَّطٌ وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لاَ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللهِ فِي مَالِهِ وَفَقِيرٌ فَخُورٌ﴾

(صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) میرے سامنے ان تین شخصوں کو بھی پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور ان تین شخصوں کو بھی جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ وہ پہلے تین شخص جو جنت میں داخل ہوں گے (۱) شہید ہے (۲) وہ مملوک غلام ہے جس نے اپنے رب کی عبادت بھی خوب کی اور اپنے مالک کی خدمت بھی خوب کی (۳) پاکدامن سوال کرنے سے بچنے والا عیالدار ہے۔ اور وہ پہلے تین شخص جو دوزخ میں داخل ہوں گے (۱) وہ حکمران جو زبردستی سے مسلط ہو جائے (۲) وہ مالدار جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرے (۳) فخر جتانے والا فقیر۔

جنت کی ضمانت

(حدیث) حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لاَ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ﴾

(ابوداود باسناد صحیح، ابن ماجہ)

(ترجمہ) جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کیلئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا میں (اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا) چنانچہ (حضرت ثوبانؓ) کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ یہ حدیث امام ابوداودؒ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے اور امام ابن ماجہؒ نے مزید یہ بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت ثوبان کی یہ حالت تھی کہ اگر سواری کی حالت میں ان کا کوڑا نیچے گر جاتا تھا تو وہ کسی سے نہیں کہتے تھے کہ یہ مجھے اٹھا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے تھے۔

محتاج کو کپڑا پہنانے کا ثواب

مؤمن کو خوشی پہنچانا

(حدیث حضرت عمرؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَسَوْتَ عَوْرَتَهُ أَوْ أَشْبَعْتَ جَوْعَتَهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) نیک اعمال میں سے (ایک قسم کا) افضل عمل یہ (بھی) ہے کہ مؤمن کو خوشی پہنچاؤ (چاہے تو) اس کی ستر پوشی کر دو (یعنی کپڑا دیدو) یا اس کو بھوک میں پیٹ بھر کر کھانا کھلا کرادو یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دو۔

(حدیث حضرت ابو سعید خدریؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ﴾

(ابو داود وہذا لفظہ والترمذی وقال حدیث غریب وقد روی موقوفا علی ابی سعید وہو اصح واشبہ)

(ترجمہ) جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنادے اس کے پاس کپڑا نہ ہونے کے وقت' اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے۔ اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کھانا کھلایا بھوک کے وقت' اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں سے کھلائیں گے۔ اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس کے وقت پانی پلایا اللہ تعالیٰ اس کو رحیق مختوم سے سیراب کریں گے۔

(فائدہ) "رحیق مختوم" سر بمہر خالص شراب ہو گی جس پر مشک کی مہر ہو گی (تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ)

اللہ کی حفاظت اور پردہ پوشی

(حدیث حضرت ابن عباسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلاَّ كَانَ فِي حِفْظِ اللهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ

(ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جس مسلمان نے کسی مسلمان کو ایک کپڑا پہنایا تو وہ شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس کپڑے کا کوئی حصہ بھی اس آدمی کے بدن پر باقی رہے گا۔

اور حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ اللهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خَيْطٌ أَوْ سِلْكٌ

(حاکم وقال صحیح الاسناد)

جس نے کسی مسلمان کو ایک کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتے رہیں گے جب تک اس شخص پر اس کپڑے میں سے ایک دھاگہ یا سوت بھی باقی رہے گا۔

نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھنے اور پرانا کپڑا صدقہ کرنے کا انعام

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب حضرت عمر بن خطابؓ نے نیا کپڑا زیب تن فرمایا اور "الحمدلله الذی كسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی" دعا پڑھی پھر فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سَتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا﴾

(ترمذی وابن ماجہ وحاکم باسانید ہم)

(ترجمہ) جس نے نیا کپڑا پہنا پھر اس نے یہ دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ" پھر اس نے اپنے پرانے کپڑے کو صدقہ کر دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب میں گیا اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ گیا اور اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی

ہیں آ گیا زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔

(مذکورہ دعا کا ترجمہ) تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ساتھ میں اپنے ننگ کو چھپا رہا ہوں اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورتی اپنا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کھانا کھلانا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا. إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلا شُكُورًا. إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا [يومًا] عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا . فَوَقَاهُمُ اللهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا) إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى : (إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَشْكُورًا). (سورۃ الدہر / ۸ تا ۱۲)

(ترجمہ) وہ لوگ (محض) خدا کی محبت میں غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کھانا کھلا کر دل یا زبان سے یوں کہتے ہیں کہ) ہم تم کو محض خدا کی رضا مندی کیلئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے (اس کا فعلی) بدلہ چاہتے ہیں اور نہ (اس کا قولی) شکریہ (چاہتے ہیں اور ہم خدا کی رضا مندی کیلئے اس واسطے تم کو کھانا کھلاتے ہیں کہ) ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں (اس لئے امید رکھتے ہیں کہ ان مخلصانہ اعمال کی بدولت اس دن کی تلخی اور سختی سے محفوظ رہیں) سو اللہ تعالیٰ ان کو (اس اطاعت و اخلاص کی برکت سے) اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوشی عطاء فرمائے گا (یعنی چہروں پر تازگی اور قلوب میں خوشی دے گا) اور ان کی پختگی (یعنی استقامت فی الدین) کے بدلہ میں ان کو جنت اور ریشمی لباس دے گا' اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر (آرام و عزت سے) تکیہ لگائے ہوں گے (اور) نہ وہاں تپش (اور گرمی) پائیں گے نہ سرد (بلکہ فرحت بخش اعتدال ہو گا) اور یہ حالت ہو گی کہ (وہاں کے یعنی جنت کے) درختوں کے سائے ان (بہشتیوں) پر جھکے ہوں گے (یعنی قریب ہوں گے) اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہوں گے (کہ

ہر وقت ہر طرح بلا مشقت لے سکیں گے) اور ان کے پاس (کھانے پینے کی چیزیں پہنچانے کیلئے) چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آب خورے جو شیشے کے ہوں گے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا (کہ نہ تو پینے والے کی خواہش میں کمی رہے اور نہ اس سے بچے) اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکورہ بالا کے جس میں کافور کی آمیزش تھی اور بھی) ایسا جام شراب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی' یعنی ایسے چشمے سے (ان کو پلایا جائے گا جو وہاں ہوگا) جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا۔ اور ان کے پاس (یہ چیزیں لے کر) ایسے لڑکے آمدورفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (اور وہ اس قدر حسین ہیں کہ) اے مخاطب ! اگر تو ان کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں اور اے مخاطب ! اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے (اور) ان جنتیوں پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا (جس میں نہ نجاست ہوگی نہ کدورت) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو تم دنیا میں کرتے تھے نیک اعمال کی) مقبول ہوئی۔

(ماخوذ از تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی بتغیر یسیر و تسہیل)

اسلام کا بہترین عمل

(حدیث حضرت عبداللہ بن عمروؓ) ایک صحابی نے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا اسلام میں کونسا عمل بہتر ہے ؟ تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا

﴿تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ﴾ (بخاری' مسلم)

(ترجمہ) تم کھانا کھلاؤ اور سلام کہو (اس کو بھی) جس کو پہچانتے ہو اور (اس کو بھی) جس کو تم نہیں پہچانتے۔

سلامتی کے ساتھ جنت میں لے جانے والے عمل

(حدیث حضرت ابن عمروؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

:﴿اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

(ترجمہ) اللہ کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' سلام کی اشاعت کرو (تو) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

جنت کے بالاخانوں کے مستحق

(حدیث حضرت ابو مالک اشعریؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللهُ تَعَالَى لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى وَالنَّاسُ نِيَامٌ﴾

(صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) جنت میں چند بالا خانے ایسے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کو اس شخص کیلئے تیار فرمایا ہے جو (محتاجوں کو) کھانا کھلاتا ہے اور سلام پھیلاتا ہے اور رات کو اس وقت نماز ادا کرتا ہے جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

جنت کا مخصوص دروازہ

(حدیث حضرت معاذ بن جبلؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا حَتَّى يُشْبِعَهُ مِنْ سَغَبٍ أَدْخَلَهُ اللهُ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ كَانَ مِثْلَهُ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے کسی مومن کو کھانا کھلایا حتیٰ کہ اس کو بھوک میں سیر کرا دیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازوں میں سے اس دروازہ سے داخل کریں گے جس سے اس جیسا (عمل کرنے والا ہی دوسرا شخص) داخل ہو سکے گا۔

اللہ کی رحمت کے سائے میں

(حدیث حضرت جابر بن عبداللہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ. رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ. وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ. وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ. وَثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَظَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ عَرْشِهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. اَلْوُضُوءُ فِي الْمَكَارِه. وَالْمَشْيُ إِلَى المساجِدِ فِي الظَّلَامِ وَإِطْعَامُ الْجَائِعِ﴾

(ابو الشیخ باسنادہ (لعلہ فی کتاب الثواب لہ۔ مترجم) وصدرہ عند الترمذی)

(ترجمہ) تین عمل ایسے ہیں جس شخص میں یہ پائے جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کو نثار کرتے ہیں اور اس کو جنت میں داخل کرتے ہیں (۱) ضعیف کے ساتھ نرمی کرنا (۲) والدین سے شفقت کرنا (۳) مملوک غلام (اور نوکر چاکر) کے ساتھ احسان کرنا۔ تین کام ایسے ہیں جس شخص میں یہ پائے جائیں گے اللہ عزوجل اپنے عرش کے نیچے اس کو اس دن جگہ عطاء فرمائیں گے جب اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) تکلیف دہ اوقات اور مقامات میں (یعنی سردی اور تکلیف کے موقعوں میں) نماز وغیرہ کیلئے وضو کرنا (۲) تاریک راتوں میں مسجد کی طرف چل کر جانا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔

جنت کی خصلتیں

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا﴾ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا، فَقَالَ ﴿مَنْ أَطْعَمَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا﴾ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ ﴿مَنْ تَبِعَ مِنكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً﴾ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ ﴿مَنْ عَادَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

(ابن خزیمہ، ابن حبان)

(ترجمہ) آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے آپ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ آپ نے پوچھا آج تم میں سے کون جنازہ کے پیچھے چلا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں (چلا ہوں)۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان میں یہ نیک اعمال جمع ہوں گے وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔

صدقہ کے تین مخصوص اعمال

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي﴾ (صحیح مسلم)

(ترجمہ) قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائیں گے اے آدمزاد! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا یارب! میں آپ کی بیمار پرسی کیسے کرتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی تجھے معلوم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے آدمزاد! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا؟ وہ عرض کرے گا یارب میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے معلوم نہیں تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا مگر تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا' تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کو

کھانا کھلاتا تو تو اس (کھانے) کو میرے پاس (انعام اور جزاء کی شکل میں) موجود پاتا۔ اے آدمزاد! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ عرض کرے گا یارب میں آپ کو پانی کیسے پلاتا حالانکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا مگر تو نے اس کو پانی نہ پلایا سن لے اگر تو اس کو پانی پلادیتا تو اس کا (انعام) میرے پاس سے حاصل کرتا۔

اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال

مؤمن کو خوش کرنا وغیرہ

(حدیث حضرت ابن عمرؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا﴾ .

(ابوالشیخ باسنادہ) لعلہ فی کتاب الثواب لہ (مترجم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک اعمال میں سب سے زیادہ عمل یہ (بھی) ہے کہ تو کسی مسلمان کو خوشی پہنچائے یا اس سے دکھ کو دور کرے یا اس کی بھوک کو ختم کرے یا اس کا قرضہ ادا کرے۔

دوزخ سے تقریباً ۳۵۰۰ سال دور رکھنے والے اعمال

(حدیث حضرت ابن عمروؓ) جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتَّى يُشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى يرْوِيَهُ بَاعَدَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنْدَقَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ عَامٍ﴾

(طبرانی، ابوالشیخ، حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو اتنا کھلایا کہ سیر کرادیا اور اتنا پانی پلایا کہ رجادیا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کردیں گے (ان) ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہوگا۔

فرمان حضرت علیؓ

حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ "میں کھانے کے ایک صاع یا دو صاع پر اپنے بھائیوں کو جمع کروں یہ میرے لئے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تمہارے بازار میں داخل ہو کر ایک غلام خرید کر آزاد کر دوں۔

(فائدہ از مترجم) صاع ایک پیمانہ ہے جو تقریباً دو سیر چودہ چھٹانک چار تولہ کے برابر ہوتا ہے (المنجد)۔

فرمان حضرت حسن بن علیؓ

حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنے بھائی کو ایک لقمہ کھلا دوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک درہم صدقہ میں دیدوں۔ (کیونکہ اس میں پکانے کی مشقت بھی شامل ہے)۔

کسی آدمی یا جانور کو پانی پلانے یا کنواں کھودنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)

(سورۃ الزلزلہ / ۷، ۸)

(ترجمہ) سو جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (بھی) اس کو (قیامت کے دن میں) دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ (بھی) اس کو (قیامت کے دن) دیکھ لے گا۔

کتے کو پانی پلانے سے مغفرت ہو گئی

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ () اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ وَيَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ مِنِّي فَنَزَلَ فِي الْبِئْرِ فَمَلأَ خُفَّهُ () مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ () حَتَّى رَقِيَ () فَسَقَى

الْكَلْبَ ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ﴾ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا
قَالَ ﴿فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ﴾

(بخاری، مسلم، ابن حبان)

(ترجمہ) ایک شخص کسی راستہ پر چلا جا رہا تھا جب اس کو سخت گرمی لگی اس نے ایک کنواں دیکھا اور اس میں اتر کر پانی پیا اور نکل گیا' پھر اچانک اس کی نگاہ ایک کتے پر پڑ گئی جس نے زبان نکال رکھی تھی اور پیاس کے مارے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے کہا اس کتے کو بھی! ایسی ہی پیاس لگی ہو گی جیسے مجھے لگی تھی پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اس کو مونہہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے (اس عمل کی) قدردانی فرمائی اور اس کو بخش دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہمارے چوپایوں میں بھی ہمارے لئے اجر و ثواب ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ہر سانس لینے والے جانور (کو کھلانے پلانے اور راحت پہنچانے) میں اجر و ثواب ہے۔

ہر جانور کو پانی پلانے کا ثواب ہے

(حدیث) حضرت سُراقہ بن جعشمؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کوئی بھولا بھٹکا ہوا جانور میرے حوض پر آنکلتا ہے اگر میں اس کو پانی پلا دوں تو کیا اس میں (میرے لئے) کوئی اجر ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿اسقِهَا فَإِنَّ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرًا﴾.

(ترجمہ) اس کو پانی پلا دو کیونکہ ہر جاندار (کی خدمت کرنے) میں ثواب ہے۔

جنت میں جانے کا آسان کام

(حدیث حضرت کُدَیر الضبیؓ) سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ مجھے ایسے عمل کی رہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت کے قریب کرے اور دوزخ سے دور کرے۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا ان دونوں (جنت اور دوزخ) نے تمہیں برانگیختہ کیا ہے (جنت نے قریب ہونے کیلئے اور دوزخ نے دور ہونے کیلئے)؟ اس نے عرض کیا جی حضور۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا سیدھی بات کہو اور (اپنی ضرورت سے) زائد کا صدقہ کرو۔ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہر گھڑی سیدھی بات کر سکوں اور اس کی بھی

نہیں رکھتا کہ (ضرورت سے) زائد کا صدقہ کر سکوں (کیونکہ کبھی ضرورت کے
وقت دوسرے طریقہ سے بھی بات کرنی پڑتی ہے اور میرے پاس ضرورت سے زائد
ہوتا ہی نہیں کہ صدقہ کروں واللہ اعلم مترجم)۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا پھر تم کھانا کھلاؤ
اور سلام کیا کرو۔ اس نے عرض کیا یہ بھی مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس
اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اپنے اونٹوں میں سے ایک نوجوان اونٹ
اور مشک کو لے کر کسی ایسے گھر والوں کی طرف جاؤ جو پانی نہیں پیتے مگر ایک ایک دن
کے وقفہ کے ساتھ تم ان کو پانی پلاؤ۔ امید ہے کہ ابھی تمہارا اونٹ فوت نہیں ہوا ہوگا
اور تمہارا مشکیزہ نہیں پھٹا ہوگا کہ تمہارے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ روای کہتے
ہیں کہ یہ دیہاتی شخص (خوش ہوکر) تکبیر کہتے ہوئے چلا گیا (پانی پلاتے پلاتے) ابھی
اس کا مشکیزہ نہیں پھٹا تھا اور اونٹ فوت نہیں ہوا تھا کہ وہ شہید ہو گیا (اور سیدھا جنت
پہنچ گیا)۔ (طبرانی، ابن خزیمہ)

عابد کو پانی پلا کر جان بچانے والا جنت میں چلا گیا

(حدیث حضرت انسؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَنَّ رَجُلَيْنِ سَلَكَا مَفَازَةً أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ بِهِ رَهَقٌ فَعَطِشَ الْعَابِدُ حَتّٰى سَقَطَ فَجَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَهُوَ صَرِيعٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ إِنْ مَاتَ هٰذَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَطَشًا وَمَعِي مَاءٌ لَا أُصِيبُ مِنَ اللهِ خَيْرًا أَبَدًا ، وَلَئِنْ سَقَيْتُهُ مَائِي لَأَمُوتَنَّ فَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ وَعَزَمَ فَرَشَّ عَلَيْهِ مِنْ مَائِهِ وَسَقَاهُ فَضْلَهُ فَقَامَ فَقَطَعَ الْمَفَازَةَ فَيُوقَفُ الَّذِي بِهِ رَهَقٌ لِلْحِسَابِ فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ فَتَسُوقُهُ الْمَلَائِكَةُ فَيَرَى الْعَابِدَ فَيَقُولُ : فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي ؟. فَيَقُولُ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ فَيَقُولُ : فُلَانُ الَّذِي آثَرْتُكَ عَلَى نَفْسِي يَوْمَ الْمَفَازَةِ . فَيَقُولُ : بَلٰى أَعْرِفُكَ ، فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ : قِفُوا فَيَقِفُونَ فَيَجِيءُ حَتّٰى يَقِفَ فَيَدْعُو رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ قَدْ عَرَفْتَ يَدَهُ وَكَيْفَ آثَرَنِي عَلٰى نَفْسِهِ ، يَا رَبِّ هَبْهُ لِي ، فَيَقُولُ : هُوَ لَكَ ، فَيَجِيءُ فَيَأْخُذُ بِيَدِ أَخِيهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ﴾

(الطبرانی والبیہقی وقال وہذا الاسناد وان کان غیر قوی فلہ شاہد من حدیث انس
وہو الحدیث الذی یاتی من بعد متصلا)

(ترجمہ) دو شخص صحراء میں چل رہے تھے ان میں سے ایک عابد تھا دوسرا گنہگار بدی کو چھپانے والا۔ عابد کو ایسی پیاس غالب آئی کہ وہ (بے ہوش کر) گر گیا اور اس کا ساتھی اس کو بے ہوشی کی حالت میں دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا اگر یہ نیک بندہ پیاس سے مر گیا جب کہ میرے پاس پانی بھی موجود ہے میں کبھی بھی اللہ کی طرف سے خیر حاصل نہیں کر سکوں گا۔ لیکن اگر میں اس کو اپنا پانی پلا دوں تو یقیناً میں بھی مر جاؤں گا۔ مگر اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور پانی پلانے کا پکا ارادہ کر لیا پھر اپنے پانی سے کچھ تو اس پر چھڑکا اور باقی اس کو پلا دیا اور بے ہوش کھڑا ہو گیا پھر اس نے اس صحراء کو عبور کیا۔ اس گناہگار کو (قیامت کے دن) حساب کیلئے کھڑا کیا جائے گا اور دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا جب اس کو فرشتے لیکر جا رہے ہوں گے تو اس کی اس عابد پر نگاہ پڑے گی وہ (پکار کر) کہے گا اے فلاں! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ عابد پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہی شخص ہوں جس نے صحراء میں اپنی بجائے آپ کو ترجیح دی تھی۔ تو عابد کہے گا ہاں میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ پھر وہ فرشتوں سے کہے گا ٹھہر جاؤ تو وہ ٹھہر جائیں گے پھر یہ حاضر ہو کر (اللہ کے سامنے) کھڑا ہو گا اور اللہ رب العزت سے دعا کرے گا اور کہے گا یارب! آپ اس کے احسان کو جانتے ہیں اس نے اپنی بجائے کس طرح سے مجھ پر ایثار کیا تھا۔ یارب! یہ مجھے بخش دیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ آپ کا ہے چنانچہ وہ عابد واپس آکر اپنے اس (گناہگار) بھائی کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو جنت میں لے جائے گا۔

نیک آدمی کو پانی پلانے کا ثواب

(حدیث حضرت انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

يُشْرِفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيُنَادِيهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ هَلْ تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ : لَا وَاللهِ مَا أَعْرِفُكَ ، مَنْ أَنْتَ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا الَّذِي مَرَرْتَ بِي فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ ، قَالَ : عَرَفْتُ ، قَالَ : فَاشْفَعْ لِي بِهَا عِنْدَ رَبِّكَ . قَالَ : فَيَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ فَيَقُولُ إِنِّي أَشْرَفْتُ عَلَى النَّارِ فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُنِي ؟ قُلْتُ : لَا وَاللهِ مَا أَعْرِفُكَ مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا الَّذِي مَرَرْتَ فِي الدُّنْيَا فَاسْتَسْقَيْتَنِي شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ فَسَقَيْتُكَ

فَاشْفَعْ لِی عِنْدَ رَبِّکَ فَشَفَّعَنِی فِیهِ فَیَأْمُرُ بِهِ فَیُخْرَجُ مِنَ النَّارِ﴾

(بیہقی وابن ماجہ نحوہ' وہذاالحدیث شاہد للحدیث السابق)

(ترجمہ) قیامت کے دن جنتیوں میں سے ایک شخص دوزخیوں کو جھانک کر دیکھے گا تو اس کو دوزخیوں میں سے ایک شخص پکار کر کہے گا کہ فلاں کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا نہیں اللہ کی قسم میں تمہیں نہیں پہچان سکا تو کون ہے؟ وہ کہے گا کہ میں وہ شخص ہوں کہ ایک مرتبہ دنیا میں آپ میرے پاس سے گذرے تھے اور پانی کا ایک گلاس طلب کیا تھا اور میں نے آپ کو پانی پلایا تھا۔ وہ کہے گا میں پہچان گیا۔ تو دوزخی کہے گا پھر اس احسان کے بدلہ میں آپ اپنے پروردگار کے پاس میرے لئے سفارش کریں۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (اس نیک آدمی سے) اس دوزخی کا حال پوچھیں گے تو وہ عرض کرے گا میں نے جب دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو دوزخیوں میں سے ایک شخص نے مجھے پکار کر کہا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں تو آپ کو نہیں پہچانتا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں وہ شخص ہوں کہ آپ دنیا میں (میرے پاس سے) گذرے تھے اور پانی کا ایک گلاس طلب کیا تھا اور میں نے آپ کو پانی پلایا تھا اس لئے آپ اپنے رب کے سامنے میرے لئے سفارش کریں لہذا آپ اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کو قبول فرمائیں گے اور اس کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

میت کی طرف سے پانی کا صدقہ کرنا

(حدیث) حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی تھی کیا ان کو اس کا فائدہ ہوگا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ہاں تم پانی پلایا کرو۔ (طبرانی ورجالہ ثقات)

(فائدہ) اپنے لئے اور اپنے مردوں کیلئے ثواب پہنچانے کی نیت سے پانی پلانے کا کسی طرح کا انتظام کرنا مثلاً نلکا لگا دینا (کنواں کھدوانا) پانی کی ٹینکی لگانا آج کے حساب سے بہت مناسب ہے۔

پانی کے صدقہ کا بڑا ثواب ہے

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَيْسَ صَدَقَةٌ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ مَاءٍ﴾ . (شعب الایمان بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) پانی سے زیادہ اجر والا کوئی صدقہ نہیں

(کیونکہ انسان وغیرہ کی عام اور اہم ضرورت ہے اس کی قدر کا اندازہ ان علاقوں میں خوب ہوتا ہے جہاں پر پانی میسر نہیں ہوتا یا بڑی مشکلات جھیلنے کے بعد دسترس ہوتی ہے)۔

صدقات جاریہ کون کون سے ہیں

(حدیث حضرت انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿سَبْعٌ تَجْرِي لِلْعَبْدِ بَعْدَ مَوْتِهِ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا أَوْ كَرَى نَهرًا أَوْ حَفَرَ بِئْرًا أَوْ غَرَسَ نَخْلًا أَوْ بَنَى مَسْجِدًا أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ﴾ .

(بزار)

(ترجمہ) سات کام ایسے ہیں جن کا فائدہ اور ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا ہے جبکہ وہ قبر میں دفن ہوتا ہے (۱) جس نے (دین کا) علم سکھایا (۲) یا نہر کھدوائی (۳) یا کنواں کھدوایا (۴) یا کھجور لگوائی (۵) یا مسجد بنوائی (۶) یا ورثہ میں قرآن چھوڑ (کر فوت ہوا) (۷) یا کوئی ایسی اولاد چھوڑ گیا جس نے اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کیا

(فائدہ) اس طرح سے مزید بھی نیکی کے کام بہت سے ہیں مرنے کے بعد اجر و ثواب اور ترقی درجات کیلئے ایسے صدقات جاریہ ضرور کر کے چھوڑ جانے چاہئیں ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ انسان کو مرنے کے بعد ہی ہوگا۔

قیامت کے دن پانی پلانے کا اجر ملے گا

(حدیث حضرت جابرؓ) جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ تَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرَّى مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) جس شخص نے کہیں سے کھود کر پانی نکالا اس سے جن' انسان اور پرندہ میں سے جو پیاسا جانور (پانی) پیئے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس کا اجر ضرورت عطاء کریں گے۔

صدقہ کا دنیاوی کرشمہ

حضرت علی بن حسن بن شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام عبداللہ بن المبارک ؒ سے سنا جبکہ ان سے کسی آدمی نے سوال کیا تھا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! عرصہ سات برس سے میرے گھٹنے میں ایسا پھوڑا نکلا ہے جس کے میں نے قسم وقسم کے علاج کرائے اور اطباء سے تحقیق و تفتیش کرائی مگر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں لوگوں کو پانی کی شدید حاجت ہو وہاں پر کنواں کھودو مجھے امید ہے کہ وہاں سے چشمہ پھوٹے گا اور (اس کی برکت اور محتاج ضرورت مندوں کی دعاؤں سے) تیرا خون بند ہو جائے گا۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس مرض سے نجات پائی۔

نیک نیتی کے ساتھ کاشتکاری یا پھلدار درخت لگانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا)

(سورۃ البقرہ / ۲۱۵)

(ترجمہ) اور جو نیک عمل اپنے آگے (ذخیرہ آخرت بنا کر) بھیجو گے اس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے۔

کاشتکاری اور شجر کاری کا صدقہ

(حدیث حضرت انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے یا کاشت کرتا ہے اور اس سے کوئی پرندہ یا انسان کھاتا ہے تو یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے۔

(فائدہ) یعنی کسی بھی شجر کاری یا کاشتکاری سے کسی جاندار کو کوئی فائدہ پہنچے تو یہ صدقہ کے درجہ میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اجر عطا فرمائیں گے۔

درختوں کے نقصان پر صدقہ کا ثواب

(حدیث حضرت جابرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إلا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَلاَ يَرْزَؤُهُ [أي ينقصه] أَحَدٌ إلا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿لاَ يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلاَ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلاَ دَابَّةٌ وَلاَ طَيْرٌ إلاَّ كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ﴾ وَفِي أُخْرَى ﴿فَلاَ يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلاَ دَابَّةٌ وَلاَ طَيْرٌ إلاَّ كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

(مسلم)

(ترجمہ) جو شخص کوئی پودا لگائے تو جو اس سے (اور اس کے پھل سے) کھایا گیا (یا کسی قسم کا فائدہ اٹھایا گیا) یہ بھی صدقہ ہے، اور جو اس (درخت سے) چرایا گیا وہ بھی صدقہ ہے اور (اسی طرح سے) کوئی شخص بھی (اس کی ملکیت میں کسی قسم کی) کوئی کمی کرے گا (یا نقصان پہنچائے گا) تو (اس کے) مالک کیلئے قیامت کے دن تک کیلئے صدقہ ہوگا۔

زراعت سے کسی بھی جاندار کے فائدہ اٹھانے کا ثواب

(حدیث حضرت سائب بن خلاد انصاریؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ زَرَعَ زَرْعًا فَأَكَلَ مِنْهُ الطَّيْرُ أَوْ الْعَافِيَةُ كَانَ لَهُ صَدَقَةً﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ

(ترجمہ) جس آدمی نے کسی قسم کی کاشت کاری کی پھر اس سے کسی پرندہ یا رزق ڈھونڈنے والے جاندار (مثلاً انسان، جانور، درندہ) نے اس سے کھایا تو یہ اس کیلئے صدقہ ہوگا۔

بڑے آدمی کیلئے شجر کاری یا کاشتکاری کرنا کوئی عیب کی چیز نہیں

(حدیث حضرت ابو درداءؓ) ایک شخص حضرت ابو الدرداءؓ کے پاس سے گذرا جبکہ آپ دمشق میں پودے لگا رہے تھے اس نے آپ سے کہا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم میرے خلاف جلدی سے فیصلہ مت کرو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلاَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ إِلاَّ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ﴾ (مسند احمد باسناد حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے کوئی پودا لگایا اور اس سے کسی آدمی نے یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی مخلوق نے کچھ کھایا تو یہ اس (شجر کاری اور کاشتکاری کرنے والے) کیلئے صدقہ ہو گا۔

اپنی زراعت اور باغات سے محتاجوں کی کفالت کا ثواب

(حدیث حضرت جابرؓ) جناب نبی اکرم ﷺ قبیلہ عمرو بن عوف کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ﴿يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ﴾ قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ : ﴿كُنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ لاَ تَعْبُدُونَ اللهَ تَحْمِلُونَ الْكَلَّ، وَتَفْعَلُونَ فِي أَمْوَالِكُمُ الْمَعْرُوفَ وَتَفْعَلُونَ إِلَى ابْنِ السَّبِيلِ حَتَّى إِذَا مَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَبِنَبِيِّهِ إِذَا أَنْتُمْ تُحَصِّنُونَ أَمْوَالَكُمْ. فِيمَا يَأْكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَفِيمَا يَأْكُلُ السَّبُعُ وَالطَّيْرُ أَجْرٌ﴾ (حاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) اے حضرات انصار! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم لوگ مسلمان ہونے سے پہلے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے تھے ضعیف (محتاجوں) کی مدد کرتے تھے اور اپنے اموال سے صدقہ خیرات نکالتے تھے اور مسافر کے ساتھ نیک سلوک کرتے تھے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ نے تم پر اسلام کا اور اپنے نبی کا احسان فرمایا تو تم اپنے اپنے اموال کی حفاظت میں لگ گئے۔ (سن لو!) جس کو انسان کھاتا ہے اس میں بھی اجر ہے اور جس کو درندہ یا پرندہ کھاتا ہے اس میں بھی اجر ہے

(حضرت جابرؓ) فرماتے ہیں کہ (یہ ارشاد سن کر) یہ حضرات جب واپس لوٹے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے باغ (کی دیواریں) گرا کر تیس تیس دروازے کر ڈالے (اور ان باغات سے محتاج اور مساکین اپنی ضرورت کے مطابق انگور اور کھجوریں وغیرہ لینے لگ گئے)۔

اللہ کے اعتماد اور بھروسہ پر نیک کاموں میں خرچ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ)

(سورۃ البقرہ / ۲۷۲)

(ترجمہ) اور (اے مسلمانو!) جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدہ کی غرض سے کرتے ہو (اور وہ فائدہ یہ ہے کہ) تم اور کسی غرض سے خرچ نہیں کرتے مگر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے (اور اس کو ثواب لازم ہے اور یہ غرض ہر نیک کام میں خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہے) اور جو کچھ تم مال خرچ کر رہے ہو یہ سب (یعنی اس کا عوض اور ثواب) پورا پورا تم (ہی) کو (آخرت میں) مل جائے گا اور تمہارے لئے اس میں ذرا کمی نہ کی جائے گی (بس تم کو اپنے عوض سے مطلب رکھنا چاہئے)۔

(وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ)

(سورۃ الرعد / ۲۲، ۲۴)

(ترجمہ) اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ اپنے رب کی رضا مندی کے متلاشی رہ کر (دین حق پر) مضبوط رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے اس میں سے چپکے بھی اور ظاہر کر کے بھی (جیسا موقع ہوتا ہے) خرچ کرتے ہیں اور (لوگوں کی) بد سلوکی کو (جو ان کے ساتھ کی جائے) حسن سلوک سے ٹال دیتے ہیں اس جہان میں (یعنی آخرت میں) نیک انجامی ان لوگوں کے واسطے ہے یعنی ہمیشہ رہنے

کی جنتیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے اور ان کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق (یعنی مؤمن) ہوں گے (گو ان موصوفین کے درجہ کے نہ ہوں) وہ بھی (جنت میں ان کی برکت سے ان ہی کے درجوں میں) داخل ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس ہر (سمت کے) دروازہ سے آتے ہوں گے (اور یہ کہتے ہوں گے) کہ تم (ہر آفت اور خطرہ سے) صحیح سلامت رہو گے بدولت اس کے کہ تم (دین حق پر) مضبوط رہے تھے سو اس جہاں میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے۔

(آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ) (سورۃ الحدید / ۷)

(ترجمہ) تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (ایمان لاکر) جس مال میں تم کو اس نے دوسروں کا قائم مقام بنایا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرو (مطلب یہ ہے کہ یہ مال تم سے پہلے کسی اور کے پاس تھا اس طرح سے تمہارے بعد کسی اور کے ہاتھ میں چلا جائے گا بس جب یہ سدا رہنے والی چیز نہیں تو اس کو اس طرح سے جوڑ جوڑ کر رکھنا کہ ضروری جگہ میں بھی خرچ نہ کیا جائے نری حماقت ہے) سو (اس حکم کے موافق) جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور (ایمان لاکر اللہ کی راہ میں) خرچ کریں ان کو بڑا ثواب ہوگا۔

(فائدہ) نیک راستوں میں خرچ کرنے کی آیات مبارکہ بہت سی وارد ہیں ہم نے بطور نمونہ کے یہاں چند ایک ذکر کی ہیں۔

دو فرشتوں کی دعائیں

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ يَوْمٍ تُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا وَمَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا : اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا [ويقول الآخر : اللهم] أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ہر صبح کو جب لوگ بیدار ہوتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ایک ان میں سے یہ دعا کرتا ہے اے اللہ! (نیک طریقہ اور راستہ میں) خرچ کرنے والے کو اس کا عوض

(دنیا یا آخرت میں) عطاء فرما اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے اے اللہ! بخیل کے مال کو ضائع کردے۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات کی کثرت

(حدیث حضرت ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا بِيَدِهِ ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تم (نیک راستوں میں) خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور عوض مال میں برکت اور مزید مال کی بخشش ہوگی)، حضورؐ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا وہ رات دن موسلا دھار بارش کی طرح (اپنی عنایات کے خزانے) لٹا رہا ہے، کیا تم نے دیکھا ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کتنا خرچ کر ڈالا ہے بے شک جو کچھ اس کے ملک میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی جب کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور اسی کے ہاتھ میں ترازو ہے جس کو وہ بوجھل بھی کرتا ہے اور ہلکا بھی۔

بخیل اور سخی کی مثال

(حدیث حضرت ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ (.) أَوْ وَفَرَتْ () عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى يُخْفِيَ بَنَانَهُ وَيَعْفُوَ أَثَرَهُ (.) ، أَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر سینے سے ہنسلی کی ہڈی تک لوہے کی دو زرہیں چڑھی ہوں

خرچ کرنے والے کی مثال تو یہ ہے کہ جب وہ خرچ کرنا چاہتا ہے تو وہ زرہ اس کی جلد پر طویل ہو جاتی ہے یا کھلی ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھ سے خرچ کر لیتا ہے اور اس کو کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اور بخیل کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کبھی وہ خرچ کرنے کا ارادہ کرے تو زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے بخیل اس کو کھلا کرنا چاہتا ہے مگر وہ کھلی نہیں ہوتی۔

صدقہ خیرات قبر میں انسان کے ساتھ جائے گا

(حدیث حضرت انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اَلْأَخِلاَّءُ ثَلاَثَةٌ فَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ : أَنَا مَعَكَ حَتَّى تَأْتِيَ قَبْرَكَ ، وَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ : لَكَ مَا أَعْطَيْتَ وَمَا أَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ ، فَذَلِكَ مَالُكَ . وَأَمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ : أَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ (١) خَرَجْتَ فَذَلِكَ عَمَلُكَ ، فَيَقُولُ : وَاللهِ لَقَدْ كُنْتَ مِنْ أَهْوَنِ الثَّلاَثَةِ عَلَيَّ﴾

(حاکم وقال صحیح علی شرطهما ولا علۃ لہ)

(ترجمہ) دوست تین قسم کے ہیں (۱) ایک دوست تو وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں حتیٰ کہ تو اپنی قبر تک پہنچ جائے (۲) وہ دوست ہے جو یہ کہتا ہے کہ جو تو نے (اللہ کے نام یا کسی اور جگہ پر) خرچ کر دیا وہ تو تیرا ہے اور جو تو نے (اپنے لئے جوڑ کر) روک رکھا ہے وہ تیرا نہیں ہے (یہ دوست) تیرا مال ہے (۳) وہ دوست ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں تو جہاں جائے گا اور جہاں سے نکلے گا یہ (دوست) تیرا عمل ہے۔ یہ عمل (مرنے کے بعد) کہے گا کہ خدا کی قسم! تو تینوں اقسام میں سے مجھے کم اہمیت دیتا تھا۔

قابل رشک حضرات

(حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ إِلاَّ مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَبَيْنَ

يَدَيْهِ وَيَحْثِي بِثَوْبِهِ ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) صرف دو قسم کے آدمی قابل رشک ہیں ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (اور اس کے علوم) کی دولت سے نوازا ہو اور وہ رات دن اس کے حقوق ادا کرتا ہو، دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطاء کیا ہو اور وہ اس کو رات دن (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتا ہو۔

قیامت میں بخیل اور سخی کی حالت

(حدیث حضرت ابن مسعودؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ نَشَرَ[۲] اللهُ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِهِ أَكْثَرَ لهما مِنَ الْمَالِ وَالْوَلَدِ فَقَالَ لأَحَدِهِمَا : أى فُلَانُ بنَ فُلانٍ . قَالَ : لبيكَ ربِّ وَسَعدَيْكَ قَالَ : أَلَمْ أُكْثِرْ لَكَ مِنَ المالِ وَالْوَلَدِ ؟ قَالَ : بَلَى أَىْ رَبِّ ، قَالَ : وَكَيْفَ صَنَعْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ ؟ قَالَ : تَرَكْتُهُ لِوَلَدِى مَخَافَةَ الْعيْلَةِ ، قَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ تعْلَمُ الْعِلْمَ لَضَحِكْتَ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتَ كَثِيرًا . أَمَا إِنَّ الَّذِى تَخَوَّفْتَ عَلَيْهِمْ قَدْ أَنْزَلْتُ بِهِمْ . وَيَقُولُ لِلآخَرِ : أَىْ فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ ، فَيَقُولُ : لَبَّيْكَ أَىْ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ ، قَالَ : أَلَمْ أُكْثِرْ لَكَ مِنَ الْمَالِ وَالْوَلَدِ ؟ قَالَ : بَلَى أَىْ رَبِّ ، قَالَ : فكَيْفَ صَنَعْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ قَالَ : أَنفقْتُ فِى طَاعَتِكَ وَوَثِقْتُ لِوَلَدِى مِنْ بَعْدِى بِحُسْنِ طَوْلِكَ ، قَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ تَعْلَمُ الْعِلْمَ لَضَحِكْتَ كَثِيرًا وَلَبَكَيْتَ قَلِيلًا . أَمَا إِنَّ الَّذِى وَثِقْتَ بِهِ قَدْ أَنْزَلْتُ بِهِمْ ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایسے دو شخصوں کو کھڑا کرے گا جن کو اس نے مال اور اولاد بہت دی ہو گی۔ پھر ان میں سے ایک سے فرمائیں گے اے فلاں بن فلاں! وہ عرض کرے گا لبیك یارب وسعدیك۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا میں نے تجھے مال واولاد بہت زیادہ عطاء نہیں کی تھی ؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں یارب۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے پھر جو کچھ میں نے عطاء کیا تو نے اس کا کیا کیا ؟ وہ عرض کرے گا میں نے اس کو محتاجی کے خوف سے اپنی اولاد کیلئے رکھ چھوڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سن لے

اگر تو (آخرت کی تکالیف کا) علم رکھتا ہوتا تو بہت کم ہنستا اور زیادہ روتا (یعنی دنیا کی راحت طلب کر کے خوش نہ ہوتا بلکہ آخرت کی فکر کر کے اس مال کو میرے راستہ میں خرچ کر کے خود دنیا میں تنگی کی زندگی گذارتا اور اب آخرت میں عیش کرتا) بن لے تونے جس (محتاجی) کا اپنی اولاد کے بارہ میں خوف کھایا تھا میں نے ان کو اس میں مبتلا کر دیا تھا۔ پھر دوسرے سے مخاطب ہوں گے اے فلاں بن فلاں! وہ عرض کرے گا لبیك یارب وسعد یلك! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا میں نے تجھے بہت سا مال اور اولاد نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پھر میں نے جو کچھ تجھے دیا تھا تو نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اس کو آپ کی اطاعت میں خرچ کر ڈالا اور اپنے بعد اپنی اولاد کیلئے آپکی حسن عطاء پر بھروسہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سن لے اگر تجھے (تیرے ان صدقات کے بدلہ میں انعامات ملنے کا) علم ہوتا تو تو (دنیا میں نیک راستوں میں مال خرچ کرتے وقت آخرت میں انعامات حاصل کرنے کی وجہ سے) بہت خوش ہوتا اور (دنیا میں مال و دولت کے اپنے پاس محفوظ رکھنے پر) بہت روتا۔ سن لے تو نے (اپنے مرنے کے بعد اپنی اولاد کی راحت کے متعلق جو مجھ پر) بھروسہ کیا تھا میں نے ان کو راحت پہنچائی تھی۔

کتنا مال اپنے پاس رکھ سکتا ہے اور کس مال کا صدقہ کر سکتا ہے

(حدیث حضرت ابوامامہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿يَا بْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلاَ تُلاَمُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى﴾ : (مسلم)

(ترجمہ) اے ابن آدم اگر تو اپنی ضرورت سے زائد مال کو (ضرورت مندوں پر) اور نیکی کے راستوں پر خرچ کرے تو یہ (بطور آخرت کے انعامات کے) تیرے لئے بہت بہتر ہے اور اگر تو اس کو (ایسے مواقع) میں خرچ کرنے سے روک رکھے تو یہ (آخرت میں اس کے حساب و کتاب وغیرہ کے لحاظ سے) تیرے لئے بہت برا ہے۔ ہاں گذارے کی روزی (اپنے پاس رکھنے میں) تجھ پر کوئی حرج نہیں اور صدقہ دیتے وقت اپنے ماتحت کے لوگوں سے ابتداء کر (اگر ان سے بچ جائے تو تب کسی اور کو باقی مال

وغیرہ کا صدقہ کر) اور اوپر والا (یعنی صدقہ خیرات دینے والا) ہاتھ بہتر ہے نچلے (یعنی صدقہ لینے والے) ہاتھ سے۔

صدقہ کی برکات

(حدیث) حضرت قیس بن سلع انصاریؓ کے بھائیوں نے جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ان کی شکایت کی اور عرض کیا کہ یہ اپنے مال میں فضول خرچی کرتا ہے اور اس کو لٹاتا رہتا ہے۔ (حضرت قیسؓ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا پھلوں کا حصہ لے لیتا ہوں پھر اس کو فی سبیل اللہ اور اپنے ہم صحبت لوگوں میں خرچ کر دیتا ہوں۔ (یہ بات سن کر) جناب رسول اللہ ﷺ نے اس صحابی کے سینہ پر ہاتھ مارا اور تین بار ارشاد فرمایا "انفق ینفق الله علیك" "تم خرچ کرتے رہو اللہ تمہیں برکت دے گا۔ (حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے) اس ارشاد کے بعد یہ ہوا کہ میں اللہ کے راستہ میں (یعنی جہاد میں) نکل کھڑا ہوا اب میرے پاس سواری بھی ہے اور میں اپنے گھر کے لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار اور راحت میں ہوں۔

(طبرانی باسناد فیہ نظر)

بیوی کا خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے ساتھ صدقہ کرنے کا ثواب

(حدیث عائشہؓ) جناب سیدنا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ شَيْئًا﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جو عورت اپنے گھر کے درست کھانے کی خیرات اور صدقہ کرے اس کو اس کے خرچ کرنے کا اجر ملے گا اور اس کے خاوند کو بھی اس کا اجر ملے گا جو اس نے کمانے میں محنت کی تھی اور محافظ کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا ان افراد میں کا کوئی فرد کسی کے اجر سے کچھ کم نہیں کرے گا (بلکہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہر ایک کو پورا پورا اجر

عطاء کیا جائے گا)۔

تنگدست مقروض پر آسانی کرنے یا مہلت دینے یا قرضہ معاف کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (سورۃ البقرہ / ۲۸۰)

(ترجمہ) اگر (مقروض) تنگدست ہو (اور میعاد پر نہ دے سکے) تو (اس کو) مہلت دینے کا حکم ہے آسودگی کے ساتھ (یعنی جب اس کے پاس ادائیگی کی گنجائش ہو) اور یہ (بات) کہ (بالکل) معاف ہی کردو تو اور زیادہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم کو (اس کے ثواب کی) خبر ہو۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو شخص کسی مؤمن سے دنیا کے دکھوں میں سے کوئی دکھ دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دکھوں میں سے اس کا ایک دکھ دور کریں گے۔ جس نے دنیا میں کسی تنگ دست کیلئے سہولت پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کیلئے دنیا اور آخرت میں سہولت فرمائیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

قیامت کے دن عرش کے سایہ میں

(حدیث حضرت ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ﴾
(ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اس کا (تھوڑا سا یا مکمل) قرضہ معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطاء کریں گے جب اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔

(حدیث) حضرت ابوالیسر (کعب بن عمرو انصاریؓ) فرماتے ہیں میری ان دونوں آنکھوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا پھر انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا پھر انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ کیا پھر انہوں نے اپنے دل کی موٹی رگ کی طرف اشارہ کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ﴾

(ابن ماجہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے کسی تنگ دست کو (قرضہ ادا کرنے کی مدت میں) مہلت دی یا اس سے قرضہ کو معاف کیا اس کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ عطاء فرمائیں گے۔

سب سے پہلے اللہ کے سایہ میں جانے والا شخص

(حدیث) حضرت ابوالیسرؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب سرور عالم حضرت رسول اکرم ﷺ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يَسْتَظِلُّ فِي ظِلِّ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ أَنْظَرَ مُعْسِرًا حَتَّى يَجِدَ شَيْئًا أَوْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا يَطْلُبُهُ يَقُولُ مَالِي عَلَيْكَ صَدَقَةٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَيَخْرِقُ صَحِيفَتَهُ﴾ (طبرانی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے جو شخص اللہ تعالیٰ کے (عطاء کردہ) سایہ میں آئے گا وہ شخص ہوگا جس نے تنگ دست کو مہلت دی ہوگی یہاں تک کہ اس کو کوئی چیز مل جائے (اور وہ اس کو قرضہ میں ادا کرے) ' یا اس کو جس چیز کی طلب تھی اس کو اس پر صدقہ کر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے (مقروض) کو کہے کہ میرا مال تجھ پر صدقہ ہے اور قرضہ کی تحریر کی رسید پھاڑ ڈالے۔

قرضہ کا روزانہ دوہرا ثواب

(حدیث حضرت بریدہؓ) جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ﴾ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ﴿مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مثليه ' صَدَقَةٌ﴾ فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَقُولُ: ﴿مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ﴾ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ ﴿مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مثليه صَدَقَةٌ﴾ قَالَ: ﴿لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ﴾

(رواہ احمد واللفظ لہ ورجالہ رجال الصحیح وابن ماجہ والحاکم بلفظہما وقال صحیح علی شرطہما)

(ترجمہ) جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کیلئے روزانہ اس قرضہ کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا پھر میں نے حضورؐ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا "جس نے تنگ دست کو مہلت دی اس کیلئے روزانہ اس قرضہ کا دوہرا ثواب ہوگا"۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے تو آپ سے سنا تھا کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کیلئے روزانہ اس کے قرضہ دینے کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا اب میں نے آپ سے یہ سنا کہ جس نے تنگ دست کو مہلت دی اس کیلئے روزانہ اس قرضہ کا دوہرا ثواب ہوگا؟ تو آپ نے (اس کی وضاحت میں) ارشاد فرمایا قرضہ کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے تو قرض خواہ کو روزانہ ایک گونہ صدقہ کا ثواب ملے گا اور جب قرضہ کی ادائیگی کی تاریخ گذر جائے اور قرض خواہ اس کو مہلت دیدے تو اس کو روزانہ دوہرا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

دعا قبول کرانے کا ایک طریقہ

(حدیث حضرت ابن عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ وأَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ﴾

(کتاب اصطناع المعروف لابن ابی الدنیا)

(ترجمہ) جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے اور اس کے دکھ درد کو دور کیا جائے تو وہ تنگ دست پر سہولت کا برتاؤ کرے یا اس کی تنگدستی کو دور کرے۔

دوزخ کی گرمی سے نجات

(حدیث حضرت ابن عباسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ مسجد میں یہ کہتے ہوئے تشریف لائے "کہ تم میں سے کس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ عزوجل دوزخ کی گرمی سے نجات عطاء فرمائیں"؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سب کو یہ بات اچھی لگتی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ وَقَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ﴾.

(کتاب اصطناع المعروف لابن ابی الدنیا)

(ترجمہ) جو شخص کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دیدے یا اس کا قرضہ اتار دے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کو جہنم کی گرمی سے محفوظ کردیں گے۔

تنگدست کو مہلت دینے کا اجر

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں ﴿أُتِيَ اللهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: - وَلَا يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيثًا - قَالَ: يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالًا، فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي﴾ (مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو پیش کیا جائے

گا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے مال و دولت سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ فرمایا کہ (اس وقت حاضری میں پیش ہونے والے لوگ) اللہ کے سامنے کسی بات کو چھپا نہیں سکیں گے۔ وہ شخص عرض کرے گا یارب آپ نے مجھے مال عطاء کیا تھا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا میرے طریقہ کار میں درگذر کرنا موجود تھا چنانچہ میں خوشحالی کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میں تجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہوں (اے فرشتو!) تم بھی میرے اس بندے سے درگذر کرو۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح سے جناب رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ امام مسلم اس حدیث کو نے حضرت حذیفہؓ سے موقوفا اور حضرت عقبہؓ اور ابو مسعودؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کس سے درگذر کرتے ہیں

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُه يَتَقَاضَى (۲) قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ﴾.

(بخاری، مسلم بلفظہ مختصراً والنسائی بہذا اللفظ)

(ترجمہ) ایک شخص نے کبھی نیک عمل نہیں کیا تھا صرف لوگوں کے ساتھ ادھار پر لین دین کرتا تھا۔ اس نے اپنے ایجنٹ کو کہہ رکھا تھا جو آسانی سے ملے اس کو لے لینا اور جو تکلیف سے ملے اس کو چھوڑ دینا اور معاف کر دینا شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگذر دیں اور ہمیں معاف کر دیں۔ جب یہ شخص فوت ہوا اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے کبھی نیک عمل کیا تھا؟ اس نے عرض کیا سوائے اس کے کہ میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں سے ادھار پر لین دین کیا کرتا تھا جب میں اس کو تقاضا کیلئے روانہ کرتا تھا تو اس کو یہ نصیحت کرتا تھا کہ جو آسانی سے مل جائے لے لینا اور جو تکلیف سے ملے اس کو چھوڑ

دینا (یعنی نہ لینا) اور (مقروض سے) درگذر کرنا شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ (جا) میں نے بھی تجھ سے درگذر کیا۔

قرضہ دینے کا ثواب

قرضہ دینا صدقہ دینے کا ثواب رکھتا ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلاَّ كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا قَالَ : ﴿كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ﴾

(ترجمہ) جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرضہ دیتا ہے گویا کہ اس نے ایک مرتبہ خود (اتنی رقم کا) صدقہ کیا ہے۔

(نوٹ) طبرانی نے مختصر حدیث ذکر کی ہے کہ ہر قرضہ صدقہ ہے (یعنی ہر دفعہ قرضہ دینا صدقہ کرنے کا ثواب رکھتا ہے)۔ (طبرانی)

قرضہ دینے کا ثواب اٹھارہ گنا ہے

(حدیث حضرت انسؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا : الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ﴾ .

(ابن ماجہ وبیہقی باسنادہما)

(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا "صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرضہ دینے کا اٹھارہ گنا ہے"۔

(حدیث حضرت ابو امامہؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿دَخَلَ رَجُلُ الْجَنَّةَ فَرَأَى مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهَا الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

وَالقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ﴾

(طبرانی)

(ترجمہ) ایک شخص جنت میں داخل ہوا تو اس نے اس دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا "صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرضہ دینے کا اٹھارہ گنا ہے"۔

(فائدہ) صدقہ کا انعام دس گنا اس لئے ہے کہ صدقہ لینے والا ہمیشہ ضرورت مند نہیں ہوتا جبکہ قرضہ لینے والا اپنی کسی ضرورت کیلئے لیتا ہے اور یہ مزید آٹھ گنا اجر اس کی ضرورت پوری کرنے کی وجہ سے ہے۔

ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب

(حدیث حضرت براء بن عازبؓ) جناب رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ﴾

(احمد، ابن حبان، ترمذی و قال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) جس (مسلمان) نے کسی (مسلمان) کو دودھ پینے کیلئے بکری دیدی یا (کاروبار کیلئے ادھارے) پیسے دیدیے یا کسی گلی میں راستہ لگا دیا تو اس کیلئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔

قرضہ کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ مدد کریں گے

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ﴾ (بخاری)

(ترجمہ) جس شخص نے لوگوں کے اموال (بطور قرضہ کے) ادائیگی کی نیت سے لئے اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ ادائیگی (کی سہولت اور توفیق پیدا) کریں گے۔ اور جس نے لوگوں کے اموال اس نیت سے لئے کہ ان کو ضائع کرے گا (یعنی واپس نہیں کرے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے اموال کو ضائع کر دیں گے)۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ کا طریقہ کار

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ قرضہ بہت اٹھایا کرتی تھیں ان کو ان کے رشتہ داروں نے اس کے متعلق کچھ ملامت کی اور ناراض ہوئے تو آپ نے جواب دیا میں قرضہ لینا نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ میں نے اپنے حبیب اور برگزیدہ ہستی جناب نبی کریم ﷺ سے سن رکھا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

﴿مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللهُ أَنَّهُ يُرِيدُ قَضَاءَه إِلاَّ أَدَّاهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا﴾

(نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان)

(ترجمہ) جو شخص بھی قرضہ اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہوتا ہے کہ یہ ادائیگی کی نیت سے قرضہ لے رہا ہے تو اس سے اس کا قرضہ دنیا ہی میں اتار دیتے ہیں۔

قرضہ سبب مغفرت ہے یا سبب عذاب

(حدیث) حضرت معاویہؓ کے آزاد کردہ غلام قاسمؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ جناب سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وهو يُرِيدُ أنْ يقضيَهُ ، حريصٌ على أن يُؤَدِّيَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْضِ دَيْنَهُ فَإِنَّ اللهَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُرْضِيَ غَرِيمَهُ بِمَا شَاءَ مِنْ عِنْدِهِ وَيَغْفِرَ لِلْمُتَوَفَّى وَمَنْ تَدَيَّنَ بِدَيْنٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ لَا يَقْضِيَهُ فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ لَمْ يَقْضِ دَيْنَهُ فَإِنَّهُ يُقَالُ لَهُ أَظَنَنْتَ أَنَّا لَنْ نُوَفِّيَ فُلَانًا حَقَّهُ مِنْكَ فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَتُجْعَلُ زِيَادَةً فِي حَسَنَاتِ رَبِّ الدَّيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ رَبِّ الدَّيْنِ فَجُعِلَتْ فِي سَيِّئَاتِ الْمَطْلُوبِ﴾

(شعب الایمان بیہقی وقال ہکذا جاء مرسلا)

(ترجمہ) جس شخص نے قرضہ اٹھایا اور اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اس کو ادا کرے گا (اور) اس کی ادائیگی ہی کی حرص میں تھا کہ اس پر موت آگئی اور اپنا قرضہ نہ اتار سکا تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے قرض خواہ کو (قیامت کے دن) اپنی طرف سے عنایات کے ساتھ راضی کرلیں اور فوت ہونے والے کی مغفرت کردیں۔ اور

جس شخص نے قرضہ اٹھایااور اس کی نیت ادائیگی کی نہیں تھی اور اسی حالت میں فوت ہو گیا کہ اپنا قرضہ نہ اتار سکا تو اس کو کہا جائے گا کہ کیا تو نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم فلاں کی تم سے حق رسی نہیں کرائیں گے ؟ پھر اس کی نیکیوں میں سے لیکر قرض خواہ کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جائے گا اور اگر مقروض کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو قرض خواہ کے گناہ لیکر مقروض کی گناہوں میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

عجیب حکایت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

﴿ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ قَالَ : ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ : كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا [قَالَ] فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ : كَفَى بِاللهِ كَفِيلًا ، قَالَ : صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهُ يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ . فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ ، وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهَا ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ، ثُمَّ أَتَى بِهَا الْبَحْرَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللهِ كَفِيلاً . فَرَضِيَ بِكَ ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا ، فَقُلْتُ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ . وَإِنِّي جَهِدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا ، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ . ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا الْخَشَبَةُ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ . ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ وَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ : وَاللهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ ، قَالَ : فَإِنَّ اللهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَهُ فِي الْخَشَبَةِ . فَانْصَرَفَ بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا﴾ (بخاری تعلیقا مجزوما

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے ایک ہزار دینار کا قرض حسنہ مانگا تھا تو اس نے کہا میرے پاس گواہ لے آؤ تاکہ میں ان کو گواہ بنالوں۔ اس نے کہا بطور گواہ کے اللہ ہی کافی ہے۔ دوسرے نے کہا اچھا میرے پاس کفیل ہی لے آؤ (جو آپ کی ضمانت دیدے) اس نے کہا اللہ ہی ضمانت کیلئے کافی ہے۔ اس نے کہا تم نے سچ کہا پھر اس کو ایک مدت مقرر تک کیلئے (قرضہ کے طور پر مطلوبہ) رقم دیدی' وہ شخص قرضہ لیکر دریا کی طرف چلدیا جب اپنی ضرورت پوری کرلی تو کوئی سواری تلاش کی جس پر وہ سوار ہو کر اس مدت تک قرض خواہ کے پاس پہنچ جائے جو مدت (قرض کی ادائیگی کیلئے) اس نے مقرر کی تھی لیکن اس کو کوئی سواری نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی اٹھائی اس کو چھیدا اس میں ایک ہزار دینار داخل کیے اور اس شخص کے نام ایک رقعہ لکھا پھر اس چھید کو بند کر دیا اور دریا کے پاس لے آیا اور کہا اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار لئے تھے اس نے مجھ سے کفیل طلب کیا تو میں نے کہا کہ اللہ ہی بطور گواہ کافی ہیں وہ اس پر بھی راضی ہو گیا تھا (اب) میں نے کوشش بھی کی ہے کہ کوئی سواری مل جائے اور میں اس کی رقم اس تک پہنچادوں لیکن میں اس میں کامیاب نہیں ہوا اس لئے میں اس رقم کو آپ کے سپرد کرتا ہوں' پھر اس لکڑی کو دریا میں چھوڑ دیا اور وہ دریا میں پہنچ گئی' پھر یہ واپس مڑ کر کسی سواری کی تلاش میں رہا کہ اس کے شہر تک پہنچ جائے (اور اس کی رقم اپنے ہاتھ سے لوٹائے)۔ وہ شخص جس نے قرض دیا تھا وہ اس نیت سے گھر سے نکلا کہ شاید کوئی سواری اس کا مال اٹھا کر لارہی ہو چنانچہ اچانک اس کو ایک لکڑی جس میں اس کا مال تھا نظر آئی اس نے اس کو اپنے گھر کیلئے بطور ایندھن کے اٹھالیا' جب اس کو پھاڑا تو اس میں اپنا مال اور خط پایا پھر وہ شخص بھی آگیا جس نے قرض لیا تھا وہ ہزار دینار (بھی) لایا تھا اس نے کہا اللہ کی قسم! میں کسی سواری کی تلاش میں رہا تاکہ آپ تک آپ کا مال پہنچادوں لیکن مجھے کوئی سواری نہیں ملی تھی کہ میں اس میں بیٹھ کر آپ کے پاس آجاتا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ جو رقم تو نے لکڑی میں ڈال کر روانہ کی تھی اس کو تیری طرف سے اللہ تعالیٰ نے (مجھ تک) پہنچا دیا ہے' اس طرح سے اس نے (دوسرے) ایک ہزار دینار بڑے عمدہ طریقہ سے واپس موڑ دیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ رکھنے کا ثواب

مغفرت اور اجر عظیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)

(سورۃ الاحزاب / ۳۵)

(ترجمہ) اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں' اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں' اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں' ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

روزہ داروں کیلئے جنت کا مخصوص دروازہ

(حدیث حضرت سہل بن سعدؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيامَةِ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : ﴿فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا﴾ . (بخاری' مسلم' ابن خزیمہ)

(ترجمہ) جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "باب الریان" ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار ہی داخل ہوں گے ان کے سوا اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ جب یہ حضرات داخل

ہو چکیں گے تو اس کو بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی شخص داخل نہیں ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ خود جزاء دیں گے

(حدیث حضرت ابو ہریرہؓ) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ ، إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ . وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لئے ہیں سوائے روزہ کے کیونکہ یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا اور روزہ (دوزخ سے) ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو وہ جماع اور فحش گوئی بھی نہ کرے (کسی سے) جھگڑا بھی نہ کرے، اگر کوئی اس کو برا بھلا کہے یا جھگڑا کرے تو یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے موںہہ کی ہوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہوتی ہیں ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور ایک جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ رکھنے کی وجہ سے خوش ہوگا۔

روزے کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

(حدیث حضرت ابن عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْأَعْمَالُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعٌ عَمَلاَنِ مُوجِبَانِ وَعَمَلاَنِ بِأَمْثَالِهِمَا وَعَمَلٌ بِعَشْرَةِ (۱) أَمْثَالِهِ وَعَمَلٌ بِسَبْعِمِائَةٍ وَعَمَلٌ لاَ يَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلاَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الْمُوجِبَانِ فَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يَعْبُدُهُ مُخْلِصًا لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ قَدْ أَشْرَكَ بِهِ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ ، وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جُزِيَ بِهَا ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا

جُزِیَ مِثْلَهَا ، وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً جُزِیَ عَشْرًا ، وَمَنْ أَنْفَقَ مَالَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ضُعِّفَتْ لَهُ نَفَقَتُهُ ، الدِّرْهَمُ بِسَبْعِمِائَةٍ ، وَالدِّينَارُ بِسَبْعِمِائَةٍ ، وَالصِّيَامُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ عزوجل کے نزدیک اعمال کی سات قسمیں ہیں' دو اعمال لازم کرنے والے ہیں' دو برابر کے ہیں اور ایک عمل دس گنا ہے اور ایک عمل سات سو گنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب عامل کو معلوم نہیں صرف اللہ عزوجل کو معلوم ہے۔

پس وہ دو اعمال جو لازم کرنے والے ہیں (۱) جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملا کہ خالص اس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تو اس کے لئے جنت لازم ہو گئی (۲) جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس حالت میں کہ اس کے ساتھ شرک کرتا تھا اس کیلئے دوزخ لازم ہو گئی۔ جس نے کوئی گناہ کا کام کیا اس کی اتنی ہی سزا دی جائے گی۔ اور جس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا اس کو اس کی مثل انعام دیا جائے گا۔ اور جس نے کوئی نیک عمل کیا اس کو دس گنا اجر ملے گا۔ اور جس نے فی سبیل اللہ اپنا مال خرچ کیا اس کے خرچ کئے ہوئے مال میں برکت ڈال دی جائے گی ایک درہم کے بدلہ میں سات سو درہم اور ایک دینار کے بدلہ میں سات سو دینار اور روزہ صرف اللہ عزوجل کیلئے ہے روزہ دار اس کے ثواب کو نہیں جانتا صرف اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔

روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھے کسی نیک عمل کی ہدایت فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو اس کے برابر کی کوئی چیز نہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کسی نیک عمل کی ہدایت فرمائیں' آپ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو اس کے برابر کا کوئی عمل نہیں' میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کسی نیک عمل کی ہدایت فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو اس کے برابر کا کوئی عمل نہیں۔ (نسائی' ابن خزیمہ حاکم و قال صحیح الاسناد)

ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کسی ایسے عمل کی رہنمائی کریں جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل

ہو جاؤں ؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم روزہ رکھا کرو کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر کا نہیں ہے۔ فرمایا کہ چنانچہ حضرت ابو امامہ کے گھر میں دن کے وقت کبھی دھواں اٹھتا ہوا نہیں دیکھا گیا ہاں اگر ان کے پاس کوئی مہمان وارد ہو جاتا تو اور بات تھی۔ (ابن حبان)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ وَالصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ﴾

(ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے اور روزہ نصف صبر بھی ہے۔

(فائدہ) یعنی جس طرح سے باقی چیزوں کی طہارت اور صفائی کیلئے زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اس طرح سے جسم کی صفائی اور طہارت کیلئے روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے بدنی بیماریاں بھی ختم ہوتی ہیں اور روحانی بیماریاں بھی (مترجم)۔

روزہ دوزخ کے سامنے محفوظ قلعہ ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الصِّيَامُ جُنَّةٌ ۔ وَحِصْنٌ حَصِينٌ مِنَ النَّارِ﴾ (مسند احمد باسناد حسن)

(ترجمہ) روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کے سامنے محفوظ قلعہ ہے۔

روزِ قیامت روزہ کی شفاعت

(حدیث) حضرت ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصِّيَامُ : أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ : مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ. قَالَ : فَيُشَفَّعَانِ﴾

(احمد، طبرانی، حاکم وقال صحیح علی شرط مسلم وہو کما قال)

(ترجمہ) روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے، روزہ

کہے گا یارب! میں نے اس کو کھانا کھانے سے اور شہوت سے منع کر دیا تھا آپ اس کے بارہ میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات کے وقت نیند کرنے سے روک دیا تھا (یہ نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) آپ اس کے بارہ میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی (اور اس بندہ کو معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا)۔

ایک نفلی روزے کے ثواب کا اندازہ

(حدیث حضرت ابوہریرہؓ) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

﴿لَوْ أَنَّ رَجُلاً صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ أُعْطِيَ مِلْءَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ دُونَ يَوْمِ الْحِسَابِ﴾ (مسند ابو یعلی، طبرانی)

(ترجمہ) اگر کوئی شخص ایک دن کا نفلی روزہ رکھے پھر اس کو روئے زمین کے برابر سونا دیا جائے تو اس کا ثواب روز قیامت کے دن سے پہلے کوئی نہیں چکا سکتا۔

(فائدہ) اندازہ لگائیں قیامت تک روئے زمین کے برابر سونا دیتے رہنا ایک نفلی روزے کے ثواب کے برابر نہیں ہو سکتا تو جس نے بہت سے نفلی روزے رکھے ہوں اللہ کے نزدیک اس کیلئے کیا کیا عظیم الشان انعامات اور جنت کی نعمتیں تیار کی گئی ہوں گی۔

نفلی روزہ رکھنے سے جہنم سے نجات

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ بَاعَدَهُ اللهُ مِنْ جَهَنَّمَ، كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتَّى مَاتَ هَرَمًا﴾

(مسند احمد، مسند بزار وفی اسنادہ راو لم یسم)

(ترجمہ) جس نے ایک دن صرف اللہ کی رضا جوئی کیلئے روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اس کوے کی عمر جتنا دور کر دیں گے جو اپنے بچپن میں اڑا ہو اور بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔

(فائدہ) اس حدیث میں کوے کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ کوے کی اوسط عمر دو سو

سال ہوتی ہے گویا کہ نفلی روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کوے کی مسلسل دو سو سال کی چال کے برابر دوزخ سے دور کر دیں گے۔

روزہ کے بدلہ میں جنت

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَالَ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ . وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ . وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ (مسند احمد باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) جس آدمی نے کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" پڑھا اس کیلئے جنت میں داخلہ کی مہر لگادی جاتی ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے کسی ایک دن کا روزہ رکھا اس کیلئے بھی جنت میں داخلہ کی مہر لگادی جاتی ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے کچھ صدقہ کیا اس کیلئے بھی جنت میں داخلہ کی مہر لگادی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ روزہ کے بدلہ میں قیامت کی پیاس بجھائیں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو کچھ لشکر دے کر سمندر کی طرف روانہ کیا وہ اسی حالت میں تھے کہ جب انہوں نے اندھیری رات میں کشتی کا بادبان اٹھایا تو ایک ہاتف نے اوپر سے ندا کی کہ اے کشتی والو ذرا ٹھہر جاؤ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلہ کی اطلاع کرتا ہوں جس کو اس نے اپنے ذمہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا اگر تو کوئی مخبر ہے تو بتا دے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر دیا ہے کہ جو شخص گرمی کے دن اپنے کو پیاسا رکھے گا (یعنی روزہ رکھے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو پیاس کے دن (یعنی قیامت کے دن ایسا) پانی پلائیں گے (کہ اس کو روز قیامت پھر کبھی پیاس نہ لگے گی)۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سخت گرمی کے دن میں جب انسان گرمی سے جھلس رہا ہوتا ہے روزہ رکھا کرتے تھے۔ (مسند بزار باسناد حسن کتاب الجوع ابن ابی الدنیا)

ایمان اور اللہ کی رضا کیلئے ماہ رمضان کے روزے رکھنے کا ثواب

رمضان کے روزے رکھنے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(یَٰأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ)

(سورۃ البقرہ / ۱۸۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ (کیونکہ روزہ رکھنے سے عادت پڑے گی نفس کو اس کے متعدد تقاضوں سے روکنے کی اور اسی عادت کی پختگی بنیاد ہے تقوی کی)۔

سابقہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِیمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے ایمان اور اللہ کی خوشنودی کیلئے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(فائدہ) ان سابقہ گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں جن کی نیک اعمال کی وجہ سے مغفرت ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے، کبیرہ گناہ بغیر سچی توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

پورے سال کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) پانچ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے (آئندہ) رمضان تک درمیان کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جب تک کہ آدمی کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ﴾ (نسائی، بیہقی)

(ترجمہ) تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے یہ ایسا مبارک مہینہ ہے کہ جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کر دیئے، اس میں آسمان کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اس میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ کے نزدیک ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔

جنت کا عظیم الشان محل اور طویل ترین درخت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلاَ يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْسَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ فِيهَا إِلاَّ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِئَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ لَهَا سِتُّونَ أَلْفَ بَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مُوَشَّحٌ بِيَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ فَإِذَا صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى مِثْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ( ) وَاسْتَغْفَرَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ إِلَى أَنْ تَوَارَى بِالْحِجَابِ

وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ سَجَدَهَا (۱) فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا خَمْسِمِئَةِ عَامٍ﴾

(شعب الایمان بیہقی و قال وقد روینا فی الاحادیث المشہورة ما یدل لہذا او لبعض معناہ)

(ترجمہ) جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا حتی کہ ماہ رمضان کی آخری رات ہو جاتی ہے۔ اور کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے جو رمضان کی کسی رات میں نماز ادا کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر رکعت کے بدلہ میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کیلئے (اس رکعت کے بدلہ میں) جنت میں سرخ یاقوت کا ایک محل بنایا جاتا ہے جس کے ستر ہزار دروازے ہوں گے اس کے ہر دروازہ کا ایک محل ہو گا جو یاقوت احمر سے ملمع سونے کا کیا گیا ہو گا' جب وہ یکم رمضان کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے (گذشتہ سال کے) ایسے ہی ماہ رمضان کے دن تک کے (سابقہ تمام صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کیلئے روزانہ صبح کی نماز سے لیکر غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور اس کیلئے ہر اس رکعت کے بدلہ میں جو اس نے ماہ رمضان میں رات کے وقت یا دن کے وقت پڑھی ایک درخت عطاء کرتے ہیں جس کے سایہ میں پانچ سو سال تک سوار چل سکتا ہے۔

جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ

(ترمذی و قال حدیث غریب والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ)

(ترجمہ) جب رمضان المبارک کی اول شب ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے' جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا' اور جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا۔

ایک منادی ندا کرتا ہے اے خیر کے طلبگار! آگے ہو اور اے شر کے طلبگار رک جا۔ اور جہنم سے کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کئے جاتے ہیں اور یہ ہر رات کو ہوتا ہے۔

ماہ رمضان میں امت محمدیہ کیلئے پانچ خصوصی انعامات

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِينَ يُمْسُونَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُولُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِي أَوْشَكَ أَنْ يَسْتَرِيحُوا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيعًا﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: ﴿لَا. أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُونَ فَإِذَا فَرَغُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوا أُجُورَهُمْ؟﴾. (بیہقی باسناد لاباس بہ انشاء اللہ)

(ترجمہ) میری امت کو رمضان المبارک میں پانچ خصوصیات ایسی عطاء کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطاء نہیں کی گئیں (۱) جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ دیکھ لیں اس کو کبھی (دوزخ کے) عذاب میں نہیں ڈالیں گے۔ (۲) میرے امتیوں کے مونہوں کی ہوا جب وہ شام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو جاتی ہے۔ (۳) ان کیلئے ہر دن اور ہر رات فرشتے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔ (۴) اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے اور اس سے فرماتے ہیں میرے بندوں کیلئے تیار ہو جا مزین ہو جا قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکاوٹوں سے نکل کر میرے گھر اور میری کریمانہ عنایات کی طرف راحت حاصل کرنے کیلئے آئیں گے۔ (۵) جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے تو ان سب (امتیوں کی) بخشش کر دی جاتی ہے۔ حاضرین میں سے ایک شخص

نے عرض کیا کیا لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا "نہیں "کیا آپ نے مزدوروں کی طرف نہیں دیکھا جب وہ کام کرتے ہیں پھر اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو ان کو انکی اجرتیں ادا کی جاتی ہیں (تو گویا کہ پورے رمضان کے روزے رکھنے کی مزدوری روزہ داروں کی بخشش کرنا ہے اور یہی ان کو رمضان المبارک کے اخیر میں دیدی جاتی ہے)۔

ماہ رمضان کے مخصوص اعمال اور ان کے انعامات

(حدیث) حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری دن میں خطبہ دیا اس میں آپ نے ارشاد فرمایا

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ( ) جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا ( ) مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ ( ) وَشَهْرٌ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِيهِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ﴾ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿يُعْطِي اللّٰهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةِ ( ) لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تُرْضُونَ بهما ( ) رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُونَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُونَهُ وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ ، وَمَنْ سَقَى صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي ( ) شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ﴾

(صحیح ابن خزیمہ)

(ترجمہ) اے لوگو! تمہارے پاس ایک عظیم اور مبارک مہینہ آرہا ہے، جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے اور اس کی تراویح کو سنت، جس شخص نے بھی اس مہینہ میں کوئی نیک کام کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اس کے عمل کا یہ درجہ ہے کہ گویا کہ غیر رمضان میں اس نے کوئی فرض عمل کیا ہو، اور جس نے ماہ رمضان میں کوئی فرض ادا کیا گویا اس نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے ہیں۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے (یہاں صبر سے مراد روزے کی حالت میں روزے کے منافی کاموں سے نفس کو روک کر صبر کرنا ہے)۔ یہ مہینہ ایک دوسرے پر مہربانی اور مدد کرنے کا ہے۔ اسی مہینہ میں مؤمن کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اور دوزخ سے آزادی کا سبب بنتا ہے، اور اس کو بھی روزہ دار جتنا ثواب ملتا ہے بغیر روزہ دار کے ثواب سے کم کئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک میں اتنا توفیق نہیں ہے کہ وہ روزہ افطار کراسکے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہی ثواب اس کو عطاء فرمائیں گے جو روزہ دار کا روزہ ایک کھجور کے ساتھ یا پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ یا دودھ کی پانی ملائی ہوئی لسی کے ساتھ کھلوائے۔ اور یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول (عشرہ) رحمت ہے، درمیانہ (عشرہ) مغفرت ہے اور آخری (عشرہ) دوزخ سے نجات (کا) ہے۔ جس نے رمضان المبارک میں اپنے مملوک (اور نوکر چاکر وغیرہ) سے (خدمت کی) تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیں گے اور اس کو دوزخ سے آزاد کردیں گے۔ اس مہینہ میں چار کام اپنے ذمہ کرلو۔ ان میں دو کام تو ایسے ہیں جن کے ساتھ تم اپنے رب کو راضی کرسکتے ہو اور دو کام ایسے ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ پس وہ دو کام جن سے اپنے رب کو راضی کرسکتے ہو ایک تو اس بات کی گواہی دیا کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایک یہ کہ اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کرو۔ اور وہ دو کام جن سے تم کبھی بے نیاز نہیں ہوسکتے ایک تو یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کیا کرو اور دوسرے یہ کہ جہنم سے اس کی پناہ مانگا کرو۔ اور جس نے روزہ دار کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض (کوثر) سے ایسا پانی پلائیں گے کہ اس کو پھر پیاس نہ لگے گی حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

ماہ رمضان کے عظیم انعامات

(حدیث) حضرت ابو مسعود غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن جبکہ ماہ رمضان کا چاند نظر آچکا تھا جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا ﴿لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ السَّنَةَ كُلَّهَا﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ : يَا نَبِيَّ اللهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ : ﴿إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَّقَتْ وَرَقَ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ فَتَنْظُرُ الْحُورُ الْعِينُ إِلَى ذَلِكَ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقَرُّ أَعْيُنُنَا بِهِمْ وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا قَالَ : فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ إِلاَّ زُوِّجَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : (حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ) عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ حُلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلَى لَوْنِ الأُخْرَى وَيُعْطَى سَبْعِينَ لَوْنًا مِنَ الطِّيبِ لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلَى رِيحِ الآخَرِ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفَةٍ لِحَاجَتِهَا وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ مَعَ كُلِّ وَصِيفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنُ طَعَامٍ يَجِدُ لِآخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا لَذَّةً لَمْ يَجِدْهُ () لِأَوَّلِهِ وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ سَرِيرًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا بَطَائِنُهَا () مِنْ اسْتَبْرَقٍ فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ أَرِيكَةً وَيُعْطَى زَوْجُهَا مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ مُوَشَّحًا بِالدُّرِّ عَلَيْهِ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ هَذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ﴾

(کتاب الثواب ابو الشیخ ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ و قال فی القلب من جریر بن ایوب شیء قلت جریر ضعیف جدا)

(ترجمہ) اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ رمضان کا مہینہ کتنا عظمت و ثواب والا ہے تو میری امت یہ تمنا کرنے لگے کہ سارا سال ماہ رمضان بن جائے۔ تو قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی نے عرض کیا یا نبی اللہ! آپ ہمیں اس کی وضاحت فرمائیں تو آپ نے ارشاد

فرمایا کہ سال کے شروع سے اخیر تک جنت ماہ رمضان کیلئے مزین ہوتی رہتی ہے پھر جب ماہ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور اس سے جنت کے درختوں کے پتے حرکت میں آتے ہیں تو حور عین ان کی طرف دیکھ کر کہتی ہیں یارب آپ اس مبارک مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے ہمارے لئے ایسے خاوند عطاء فرمائیں جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں پس جو بندہ رمضان کے کسی دن کا بھی روزہ رکھتا ہے اس کی حور عین میں سے ایک بیوی کے ساتھ (خولدار بہت بڑے) موتی کے خیمہ میں شادی کر دی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "حور مقصورات فی الخیام" (حوریں ہیں خیموں میں رکی رہنے والیاں) اس کو ستر قسم کی ایسی خوشبوئیں عطاء کی جائیں گی جن میں سے کوئی ایک دوسری خوشبو سے ملتی جلتی نہ ہو گی' ان میں سے ہر خاتون کی خدمت گار ستر ہزار لونڈیاں اور ستر ہزار خدام ہوں گے ہر ایک کے پاس سونے کی بڑی بڑی طشتریاں ہوں گی ان میں (الگ الگ) قسم کا کھانا ہو گا اس کے آخری لقمہ سے ایسی لذت حاصل ہو گی جو اس کو ابتداء میں حاصل نہ ہو گی۔ (یعنی کھانے کا لطف جوں جوں بڑھتا چلا جائے گا) ان میں سے ہر ایک خاتون کیلئے یاقوت احمر کے ستر تخت ہوں گے ہر تخت پر ستر پلنگ ہوں گے جن کا استر موٹے ریشم کا ہو گا' ہر پلنگ پر ستر حجلہ ہائے عروسی ہوں گے۔ اور اسی طرح سے اس کے خاوند کو بھی اتنے ہی پلنگ دیئے جائیں گے جو یاقوت احمر سے بنائے گئے ہوں گے اور ان پر جواہر کو مرصع کیا گیا ہو گا' اس جنتی دولہا کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہوں گے اور یہ انعام اس کے ہر دن کے روزے کا ہو گا جو اس نے ماہ رمضان میں رکھے تھے اور وہ اعمال صالحہ جو دوسرے اوقات میں کیئے ہوں گے ان کے انعام علیحدہ ملیں گے۔

روزہ داروں سے حوروں کی شادی کی طلب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ﴿إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَبَخَّرُ وَتُزَيَّنُ مِنَ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ لِدُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمُثِيرَةُ فَتُصَفِّقُ

وَرَقَ أَشْجَارِ الْجِنَانِ وَحَلَقَ الْمَصَارِعِ فَيَسْمَعُ لِذَلِكَ طَنِينٌ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُونَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَتَبْرُزُ الْحُورُ الْعِينُ حَتَّى يَقِفْنَ بَيْنَ شُرَفِ الْجَنَّةِ فَيُنَادِينَ هَلْ مِنْ خَاطِبٍ إِلَى اللهِ فَيُزَوِّجَهُ ثُمَّ يَقُلْنَ الْحُورُ الْعِينُ يَا رِضْوَانَ الْجَنَّةِ مَا هَذِهِ اللَّيْلَةُ فَيُجِيبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ ( ) ، ثُمَّ يَقُولُ : هَذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ عَلَى الصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجِنَانِ وَيَا مَالِكُ أَغْلِقْ أَبْوَابَ الْجَحِيمِ وَيَا جِبْرِيلُ اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ فَصَفِّدْ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ وَغُلَّهُم بِالْأَغْلَالِ ثُمَّ اقْذِفْهُمْ فِي الْبِحَارِ حَتَّى لَا يُفْسِدُوا عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ حَبِيبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُمْ ، قَالَ وَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمُنَادٍ يُنَادِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ ؟ مَنْ يُقْرِضُ الْمَلِيَّ ( ) غَيْرَ الْعَدُومِ ( ) ؟ وَالْوَفِيَّ غَيْرَ الظَّلُومِ ؟ قَالَ وَلِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفُ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ ، فَإِذَا كَانَ آخِرَ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْتَقَ اللهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِقَدْرِ مَا أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى آخِرِهِ وَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَهْبِطُ فِي كَبْكَبَةٍ ( ) مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمَعَهُمْ لِوَاءٌ أَخْضَرُ فَيَرْكِزُوا اللِّوَاءَ عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ وَلَهُ مِائَةُ جَنَاحٍ مِنْهَا جَنَاحَانِ لَا يَنْشُرُهُمَا إِلَّا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيَنْشُرُهُمَا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيُجَاوِزُ الْمَشْرِقَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَيَحُثُّ ( ) جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَلَائِكَةَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَيُسَلِّمُونَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ وَذَاكِرٍ وَيُصَافِحُونَهُمْ وَيُؤَمِّنُونَ ( ) عَلَى دُعَائِهِمْ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ يُنَادِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَعَاشِرَ الْمَلَائِكَةِ الرَّحِيلَ الرَّحِيلَ فَيَقُولُونَ يَا جِبْرِيلُ فَمَا ( ) صَنَعَ رَبُّنَا فِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ ( ) صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ : نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِمْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَعَفَا عَنْهُمْ ( ) إِلَّا

أَرْبَعَةً فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ : رَجُلٌ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَعَاقٌّ لِوَالِدَيْهِ وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُشَاحِنٌ ، قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُشَاحِنُ قَالُوا [قال] هُوَ الصَّارِمُ ( ) فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ ( ) فَإِذَا كَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فِي كُلِّ بِلَادٍ فَيَهْبِطُونَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ ( ) فَيُنَادُونَ بِصَوْتٍ يسمع مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ الْجِنَّ ( ) وَالإِنسَ فَيَقُولُونَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يُعْطِي الْجَزِيلَ وَيَعْفُو عَنِ الْعَظِيمِ فَإِذَا بَرَزُوا إِلَى مُصَلاَّهُمْ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ : مَا جَزَاءُ الْأَجِيرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ؟ قَالَ : فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : إِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا جَزَاؤُهُ أَنْ تُوَفِّيَهُ أَجْرَهُ قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ ( ) رِضَائِي ( ) وَمَغْفِرَتِي وَيَقُولُ يَا عِبَادِي سَلُونِي فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لاَ تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا فِي جَمْعِكُمْ لِآخِرَتِكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ وَلَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ فَوَعِزَّتِي لَأَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُونِي وَعِزَّتِي لَا أُخْزِيكُمْ وَلَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْحُدُودِ ( ) انصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَد أَرْضَيْتُمُونِي وَرَضِيتُ عَنْكُمْ فَتَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ وَتَسْتَبْشِرُ بِمَا يُعْطِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ﴾ . (ابوالشیخ (کتاب الثواب) ' بیہقی باسناد ہما)

(ترجمہ) ماہ رمضان کے داخل ہونے کی وجہ سے ایک سال سے دوسرے سال تک جنت مزین و معطر ہوتی رہتی ہے جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک قسم کی ہوا چلتی ہے' اس ہوا کا نام ''مثیرہ'' ہے' یہ جنت کے درختوں کے پتوں اور دروازوں کے کنڈوں کو حرکت دیتی ہے جس سے ایسی آواز سنائی دیتی ہے کہ اس سے زیادہ حسین آواز سننے والوں نے کبھی نہیں سنی' پھر حور عین باہر نکلتی ہیں حتیٰ کہ جنت کے برجوں یا کنگروں پر آکر رک جاتی ہیں پھر پکار کر کہتی ہیں کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (اس حور کیلئے) پیغام نکاح دے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کی شادی کرادے۔ پھر حور عین مل کر کہتی ہیں اے جنت کے رضوان (داروغہ)! یہ کون سی

رات ہے ؟ تو وہ ان کو لبیک کہہ کر جواب دیتا ہے کہ یہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہے حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کیلئے جنت کے دروازے کھول دئے گئے ہیں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں اے رضوان ! جنتوں کے دروازے کھولدے اور اے مالک (دوزخ کے داز غے)! جہنم کے دروازے بند کر دے اور اے جبریل !زمین پر اتر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کر دو اور ان کو بیڑیوں میں جکڑ دو پھر سمندروں میں پھینک دو تاکہ یہ میرے حبیب حضرت محمد ﷺ کی امت پر ان کے روزوں کو خراب نہ کردیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اور اللہ عزوجل ماہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم کرتے ہیں کہ وہ تین مرتبہ یہ ندا کرے کہ ہے کوئی مانگنے والا میں اس کی درخواست کو پورا کروں ؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ کو قبول کروں ؟ ہے کوئی گناہ بخشوانے والا میں اس کے گناہ معاف کروں ؟ ہے کوئی قرض ادا کرسکنے والے غنی کو قرضہ دینے والا (میں اس کو ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کا اجرو ثواب عطاء کروں ؟) ہے کوئی ناانصافی کے بغیر پورا پورا قرضہ واپس کرنے والا (میں اس کیلئے قرضہ کی ادائیگی میں مدد کروں ؟)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اور ماہ رمضان کے ہر دن افطاری کے وقت اللہ عزوجل کی طرف سے ایسے ایک لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے جو دوزخ کے مستوجب ہو چکے ہوتے ہیں۔ جب ماہ رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن میں اتنی مقدار میں (لوگوں کو دوزخ سے) آزاد کرتے ہیں جتنے انہوں نے شروع مہینہ سے لیکر اخیر مہینہ تک آزاد کئے ہوتے ہیں۔ اور جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں تو وہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ (زمین پر) اترتے ہیں ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو وہ کعبہ شریف کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں اس جھنڈے کے ایک سو پر ہوتے ہیں ان میں سے دو پر ایسے ہیں جن کو حضرت جبریل اس شب کے سوا کبھی نہیں پھیلاتے ان پروں کو صرف اسی شب میں پھیلاتے ہیں تو یہ جھنڈا مشرق اور مغرب سے تجاوز کر جاتا ہے‘ پھر حضرت جبریل علیہ السلام اس شب فرشتوں کو برانگیختہ کرتے ہیں تو وہ ہر کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (عبادت کرنے والے) اور نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے کو سلام کرتے ہیں (ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو پکار کر کہتے ہیں اے فرشتوں

کی جماعتو! چلو چلو (کوچ کرو)۔ تو وہ پوچھتے ہیں کہ اے جبریل حضرت محمد ﷺ کی امت کے مؤمنوں کی حاجات کے متعلق ہمارے پروردگار نے کیا کیا ہے؟ حضرت جبریل کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی طرف اس رات میں نظر (رحمت) فرمائی اور ان کو معاف کر دیا (اور بخش دیا ہے) مگر چار قسم کے لوگوں کو معاف نہیں کیا۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ (جن کو اللہ تعالیٰ اس رات میں بھی معاف نہیں کرتے) آپ نے ارشاد فرمایا (۱) وہ آدمی جو ہمیشہ شراب پیتا ہو (۲) وہ آدمی جو اپنے والدین کا نافرمان ہو (۳) رشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنے والا (۴) مشاحن ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ مشاحن کون ہے؟ فرمایا (لوگوں سے اور رشتہ داروں سے) الگ رہنے والا (ان سے بغض اور کینہ رکھنے والا)۔ پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام لیلۃ الجائزہ (مزدوری ادا کرنے کی رات) رکھا جاتا ہے۔ جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ عزوجل تمام شہروں میں فرشتے روانہ کر دیتے ہیں چنانچہ وہ زمین پر اتر کر گلیوں کے دہانوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اونچی آواز سے پکار کر کہتے ہیں جس کو ہر وہ مخلوق سنتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے مگر جنات اور انسان نہیں سن سکتے' پھر یہ فرشتے کہتے ہیں اے امت محمدؐ! اپنے رب کریم کی طرف (عید گاہ میں) چلو وہ تمہیں بڑا انعام دینے والا ہے بڑے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ چنانچہ جب لوگ عید گاہ پہنچ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل فرشتوں سے فرماتے ہیں اس مزدور کی کیا جزا ہے جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو چکے؟ حضور فرماتے ہیں کہ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے معبود اور اے ہمارے آقا اس کی جزا یہ ہے کہ آپ اس کو پورا پورا ثواب عطاء فرمائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان رمضان المبارک کے روزوں اور نماز کے ثواب کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطاء فرمائی پھر اللہ عزوجل فرماتے ہیں اے میرے بندو! مجھ سے مانگو مجھے میرے غلبہ اور جلال کی قسم تم اپنے اس مجمع میں اپنی آخرت کیلئے آج جو کچھ بھی مانگو گے تمہیں عطاء کروں گا اور جو کچھ تم دنیا کیلئے مانگو گے میں تمہیں اس کی مہلت دوں گا' مجھے اپنے غلبہ کی قسم! میں تمہارے گناہوں کو اس وقت تک چھپاتا رہوں گا جب تک تم مجھ سے ڈرتے رہو گے' مجھے میرے غلبہ کی قسم! میں تمہیں اہل حقوق کے درمیان ذلیل اور رسوا ہیں کروں گا۔ اب تم اپنے گناہوں کی مغفرت سمیت لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کیا ہے میں تم سے

راضی ہو گیا ہوں۔ اس (اعلان پر) فرشتے بہت خوش ہوتے ہیں اور جب یہ امت ماہ رمضان کی عید ادا کرتی ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ عزوجل جو انعام واکرام عطاء فرماتے ہیں اس سے بھی (وہ فرشتے) بہت خوش ہوتے ہیں۔

ایمان اور اخلاص کے ساتھ ماہ رمضان کی تراویح پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ واجبی حکم کئے بغیر رمضان کی تراویح پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے پھر آپؐ فرماتے تھے۔ ﴿مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

(ترجمہ) جس شخص نے ماہ رمضان کی تراویح کو ثواب کے یقین اور اللہ کی خوشنودی کیلئے ادا کیا اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ماہ رمضان کا ذکر کیا، پھر اس کی باقی مہینوں پر فضیلت کا اظہار کیا اور فرمایا جس نے ماہ رمضان کی نماز تراویح ثواب کا یقین رکھتے ہوئے اور اخلاص کے ساتھ ادا کی وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو گیا گویا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے (اور اس نے کوئی گناہ نہیں کیا)۔ (نسائی وقال ہذا خطاء والصواب انہ عن ابی ہریرۃؓ)

(فائدہ) علماء امت کی تحقیق کے مطابق نیک اعمال کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ معاف نہیں ہوتے ان کی معافی کیلئے توبہ شرط ہے۔

شب قدر میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ)

(ترجمہ) ہم نے اس (قرآن پاک) کو (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) ایک برکت والی رات (یعنی شب قدر) میں اتارا ہے ہم آگاہ کرنے والے تھے۔

(إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ)

(ترجمہ) بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے' شب قدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے' اس میں فرشتے اور روح القدس (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر (زمین کی طرف) اترتے ہیں' یہ شب سراپا سلام ہے طلوع فجر تک رہتی ہے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾

(بخاری' مسلم و قال زاد قتیبۃ بن سعید فیہ وما تاخر ولم یتفرد قتیبۃ بہذہ الروایۃ بل تابعہ علیھا حامد بن یحییٰ)

(ترجمہ) جس مسلمان نے ثواب کا یقین رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے شب قدر میں عبادت کی (نماز پڑھی' تلاوت کی یا کوئی اور عبادت کی) اس کے سابقہ اور آئندہ کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شب قدر کے متعلق خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ (احمد من طریق موثق)

(ترجمہ) یہ (شب) ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا رمضان کی آخری رات میں ہوتی ہے جو شخص یہ رات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے عبادت میں گذارے گا اس کے سابقہ اور آئندہ کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

سحری کھانے کا ثواب

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً﴾ (بخاری' مسلم)

(ترجمہ) سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِقَيْلُولَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ﴾

(ابن ماجہ' ابن خزیمہ)

(ترجمہ) سحری کھا کر دن کے روزہ کیلئے مدد لیا کرو اور دوپہر کے آرام کے ساتھ رات کی عبادت کیلئے مدد لیا کرو۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿السُّحُورُ كُلُّهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ﴾

(مسند احمد باسناد صحیح)

(ترجمہ) سحری کھانا تمام کی تمام برکت ہے تم اس کو نہ چھوڑا کرو اگرچہ تم میں سے کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے کیونکہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ فِيمَا طَعِمُوا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِذَا كَانَ حَلَالاً الصَّائِمُ وَالْمُتَسَحِّرُ وَالْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾.

(مسند بزار باسنادہ)

(ترجمہ) تین قسم کے حضرات وہ ہیں جو کچھ وہ کھائیں پئیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کا حساب نہ لیا جائے گا اگر وہ کھانا حلال کا تھا تو' (۱) روزہ دار (جب روزہ افطار کرے) (۲) (روزہ رکھنے کیلئے) سحری کھانے والا (۳) مجاہد فی سبیل اللہ۔

(فائدہ) کھانے کے شروع میں بسم اللہ وعلی برکت اللہ اور کھانے کے اختتام پر الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین پڑھنے سے بھی انشاء اللہ حساب وکتاب نہیں ہوگا۔ (مستفاد من حدیث کنز العمال' مترجم)

روزہ جلدی کھولنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا﴾

(ترمذی وحسنہ وابن خزیمہ وابن حبان)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میرے بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان میں سے جلدی روزہ افطار کرتا ہو

مطلب یہ ہے سورج غروب ہو جائے تو فوراً روزہ کھول دے چاہے خواہ پانی ہی سے کیوں نہ ہو تاخیر نہ کرے۔ اگر کوئی چیز افطار کیلئے میسر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور سورج غروب ہوتے ہی روزہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک کوئی چیز کھائی پی نہ جائے روزہ باقی رہتا ہے یہ جہالت ہے۔

(حدیث) حضرت یعلی بن مرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهَا اللهُ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَضَرْبُ الْيَدَيْنِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلَاةِ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) تین کام ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں (۱) روزہ جلدی افطار کرنا (۲) سحری میں تاخیر کرنا (یعنی طلوع صبح صادق سے پہلے پہلے روزہ رکھنا) (۳) نماز میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر باندھنا۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب

(حدیث) حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ فَطَّرَ فِيهِ – يَعْنِي فِي رَمَضَانَ – صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ﴾

(تقدم تخریجہ)

(ترجمہ) جس آدمی نے رمضان شریف میں روزہ دار کو افطاری کرائی تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا سبب بنے گا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا (اور) روزہ دار کے اجر سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہم میں سے ہر ایک میں اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ وہ کسی چیز سے روزہ دار کو افطاری کرائے تو جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطاء فرمائیں گے جس نے روزہ دار کو ایک کھجور سے یا پانی کے گھونٹ سے یا دودھ کی لسی سے افطار کرایا۔

(حدیث) حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ مِن حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فِي سَاعَاتِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصَلَّى عَلَيْهِ جِبْرِيلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ﴾۔ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے روزہ دار کو حلال کے کھانے پینے پر افطاری کرائی فرشتے اس کیلئے ماہ رمضان کی گھڑیوں میں رحمت کی دعا کرتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام اس کیلئے شب قدر میں رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

روزہ دار کا ثواب جب اس کے پاس روزہ دار افطاری کریں

(حدیث) حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا "اے بلال! کھانا کھالو" انہوں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہم اپنا رزق (یہیں دنیا میں) کھارہے ہیں اور بلال کے رزق کا بقیہ جنت میں ہے اے بلال سمجھ گئے ہونا۔ بلاشبہ روزہ دار کیلئے اس کی ہڈیاں تسبیح ادا کرتی ہیں اور فرشتے اس کیلئے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں جب تک کہ اس کے پاس کھایا جاتا رہے (یعنی روزہ دار روزہ افطار کرتے رہیں)۔ (ابن ماجہ و بیہقی باسنادہما)

صدقہ فطر کا ثواب

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صُعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ (۲) وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى﴾

(احمد وابوداود)

(ترجمہ) گندم کا ایک صاع ہر دو نفر پر واجب ہے چھوٹا ہو یا بڑا' آزاد ہو یا غلام' مرد ہو یا عورت' غنی ہو یا فقیر' تمہارا اغنی صدقہ نکالے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو پاک صاف اور بابرکت کردیں گے اور اگر تمہارا فقیر صدقہ نکالے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لوٹا دیں گے جو اس نے ادا کیا ہے۔

(نوٹ) ایک صاع ۳ سیر ٦ چھٹانک کا بنتا ہے لہذا فی کس ڈیڑھ سیر ۳ چھٹانک گندم صدقۃ الفطر واجب ہوا۔

فقیر پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے لیکن اگر ادا کرے تو درست ہوگا بلکہ اس کے رزق میں برکت ہوگی۔

صدقہ فطر روزہ کے درمیان سرزد ہونے والی غلطیوں کا کفارہ ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کیلئے لغو اور فحش سے پاک کرنے کیلئے مقرر کیا ہے اور مساکین کی خوراک کا ذریعہ بنایا ہے پس جس نے صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کیا تو یہ اس کا مقبول صدقہ ہوگا اور جس نے نماز عید پڑھ کر ادا کیا تو وہ باقی صدقات کی طرح کا ایک صدقہ ہوگا۔

(ابوداود' ابن ماجہ' حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری)

(مقبول صدقہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اس کا ثواب ملے گا اور باقی صدقات کی طرح ہونے کا یہ مطلب ہے کہ صدقہ ادا کرنے سے اس کے ذمہ سے وجوب ساقط ہو جائے گا)۔

عیدین کی راتوں میں شب بیداری کرنے کا ثواب

قیامت کے دن دل کی جِلاء کا سبب

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ﴾

(ابن ماجہ من طریق بقیۃ بن الولید و ہو مدلس وبقیۃ رجالہ ثقات)

(ترجمہ) جو شخص دونوں عیدوں کی دونوں راتوں میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خالصۃً عبادت میں مصروف رہا تو اس کا دل اس (قیامت کے) دن میں مردہ نہ ہوگا جس دن (باقی لوگوں کے) دل (خوف کے مارے) مر رہے ہوں گے۔

پانچ راتوں کی عبادت کا انعام جنت ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ : التَّرْوِيَةُ . وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ . وَلَيْلَةُ النَّحْرِ . وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ . وَلَيْلَةُ النصْفِ مِنْ شَعْبَانَ﴾ .

(الترغیب والترہیب لابی القاسم الاصبہانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو آدمی (عبادت کرتے ہوئے) پانچ راتیں جاگتا رہا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی (۱) آٹھویں ذوالحجہ کی رات، (۲) نویں ذوالحجہ کی رات (۳) دسویں ذوالحجہ کی رات (۴) عیدالفطر کی (شوال کی پہلی) رات (۵) ماہ شعبان کی درمیانی رات (چاند کی پندرھویں رات)

اعتکاف کا ثواب

دوزخ سے دور

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ مَشٰی فِی حَاجَةِ أَخِیهِ كَانَ خَیْرًا لَهُ مِنَ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِیْنَ وَمَنْ اعْتَكَفَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ اللهُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ﴾

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے نکلا اس کیلئے یہ دس سال کے اعتکاف بہتر ہے اور جس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کردیں گے ہر خندق مشرق ومغرب سے زیادہ وسیع ہوگی۔

دو حج اور عمروں کا ثواب

(حدیث) حضرت علی بن حسین اپنے والد (حضرت حسینؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

﴿مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِی رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ﴾ (بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) جس نے ماہ رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا اس کا ثواب دو حجوں اور دو عمروں کے برابر ہے۔

ماہ رمضان اور شوال کے چھ روزوں کا ثواب

پورے سال کے روزوں کے برابر کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو اس کے یہ روزے پورے سال کے روزے رکھنے کی طرح ہوں گے۔

(حدیث) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ﴾ (نسائی واللفظ لہ وابن ماجہ وابن خزیمہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر کیا ہے پس ایک مہینہ (سال کے) دس مہینوں کے برابر ہوا اور عید الفطر کے بعد کے چھ دن کے روزے (دو ماہ کے برابر ہو کر) پورے سال کے برابر ہو گئے۔

صغیرہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسا کہ وہ اس دن ہوتا ہے جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا ہو۔

نوذوالحجہ کوروزہ رکھنے کا ثواب

یہ روزہ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے

(حدیث) حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ کے دن) کے (روزہ کے) متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یکفر السنة الماضية والباقية گذشتہ اور موجودہ سال کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔

(مسلم وترمذی بلفظہ)

(نوٹ) امام ترمذیؒ نے اس روایت کو اس طرح سے ذکر کیا ہے کہ ذوالحجہ کا روزہ میرا یقین ہے اللہ تعالیٰ پر کہ وہ اپنے سے بعد والے سال (کے گناہوں) کا بھی کفارہ بنتا ہے اور اپنے سے پہلے والے سال کا بھی۔

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ﴾

(ابو یعلی ورجالہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) جس نے نوذوالحجہ کا روزہ رکھا اس کے لگا تار دو سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ہزار دن کے روزوں کے برابر ثواب

(حدیث) (مشہور تابعی) حضرت مسروقؒ نوذوالحجہ کو حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے کچھ پلائیں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے غلام ان کو شہد پلاؤ پھر فرمایا اے مسروق آپ نے روزہ نہیں رکھا؟ عرض کیا نہیں اس لئے کہ مجھے خوف ہے کہ یہ دن قربانی کا دن نہ ہو۔ تو انہوں نے فرمایا یہ بات نہیں یوم عرفہ (نوذوالحجہ کا دن) وہ ہے جس میں امام (یعنی حاکم وقت) اس کے اثبات کا فیصلہ دے اور امیر حج کے طور پر اقامت کرے۔ اور قربانی کا دن وہ ہے جس دن امام (امیر الحج) قربانی کرے، اے مسروق کیا تم نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ اس (دن) کے روزہ کو ہزار روزوں کے برابر قرار دیتے تھے۔ (طبرانی وبیہقی باسناد لاباس بہ)

ماہ محرم میں روزہ کا ثواب

رمضان کے بعد محرم کے روزے رکھنا افضل ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) ماہ رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے روزے رکھنا سب سے افضل ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (تہجد پڑھنا) ہے۔

دو سال کے گناہوں کا کفارہ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ لَهُ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُونَ يَوْمًا﴾.

(طبرانی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) جس نے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا تو یہ روزہ اس کے دو سالوں (کے صغیرہ گناہوں) کا کفارہ بن جائے گا (ایک سال سابقہ اور ایک سال موجودہ کا)۔ اور جس نے ماہ محرم کا ایک دن کا روزہ رکھا تو اس کیلئے ہر دن کے روزہ رکھنے کا تیس دنوں (کے روزہ رکھنے) کا ثواب ملے گا۔

عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا ثواب

گذشتہ سال کے صغیرہ گناہ معاف

(حدیث) حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عاشوراء

کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یکفر السنة الماضية (یہ گذشتہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے)۔ (مسلم)

عاشوراء کا روزہ بڑی فضیلت رکھتا ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَيْسَ لِيَوْمٍ فَضْلٌ عَلَى يَوْمٍ فِي الصِّيَامِ إِلاَّ شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ﴾ (رواہ الطبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) روزہ رکھنے میں کسی دن کو کسی دن پر کوئی فضیلت نہیں مگر ماہ رمضان کو اور عاشوراء کے دن کو

شعبان کے روزہ اور شعبان کی درمیانی شب کی فضیلت

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جتنا کثرت سے شعبان میں روزے رکھتے ہیں میں نے اتنا کثرت سے باقی مہینوں میں سے کسی مہینہ میں آپ کو روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ فِيهِ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ﴾ (نسائی)

(ترجمہ) رجب اور رمضان کے درمیان کا یہ ایسا مہینہ ہے جس میں لوگ غفلت کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ اسی مہینہ میں رب العالمین کی بارگاہ میں (بندے کے اچھے اور برے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حالت میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔

بخشش کی رات

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿يَطَّلِعُ اللهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ﴾ (طبرانی وابن حبان)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف شعبان کی درمیانی رات میں جھانک کر دیکھتے ہیں پھر اپنی تمام مخلوق کی مغفرت کر دیتے ہیں مگر مشرک اور کینہ ودشمنی رکھنے والے کو معاف نہیں کرتے

مسند احمد میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے واسطہ سے روایت کی گئی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں **فیغفر لعبادہ الا اثنین مشاحن وقاتل نفس** (یعنی اللہ تعالیٰ اپنی بندوں کی مغفرت کر دیتے ہیں مگر دشمنی کرنے والے اور خود کشی کرنے والے کو نہیں معاف کرتے)۔ (مسند احمد)

پندرہویں شب کو نزول رحمت

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ نِصْفِ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ ؟ أَلاَ مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ ؟ أَلاَ مِنْ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ ؟ أَلاَ كَذَا أَلاَ كَذَا ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ﴾ .

(ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) جب شعبان کی درمیانی شب (پندرہویں کی رات) ہو تو تم اس رات میں (جاگ کر) عبادت کیا کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھا کرو' بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اس کو معاف کر دوں ؟ کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق عطاء کروں ؟ کوئی دکھیارا ہے کہ میں اس کو عافیت بخشوں ؟ کوئی ایسا ہے ......؟ کوئی ایسا ہے...... ؟ حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے

(فائدہ) آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے خود اللہ تعالیٰ نازل نہیں ہوتے (واللہ اعلم)

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ : هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلَّهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ لاَ يَنْظُرُ

20 [اللہ] فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلاَ إِلَى مُشَاحِنٍ وَلاَ إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلاَ إِلَى مُسْبِلٍ وَلاَ إِلَى عَاقٍ وَالِدَيْهِ ' وَلاَ إِلَى مُدْمِنِ خَمْرٍ﴾ الْحَدِيثَ. (بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) میرے پاس حضرت جبریل تشریف لائے اور فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم سے آزاد کردہ لوگ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر ہوتے ہیں۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ نہ تو مشرک کی طرف نظر رحمت کرتے ہیں' نہ دشمنی کرنے والے کی طرف' نہ قاطع رحم کی طرف' نہ (تہبند' شلوار وغیرہ کو) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی طرف' اور نہ والدین کے نافرمان کی طرف' اور نہ ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف۔

(فائدہ) حدیث میں بنو کلب قبیلہ کی بکریوں کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ تمام عرب میں ان کی بکریوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی یا یہ کہ خود قبیلہ بنو کلب باقی قبائل سے زیادہ کثرت رکھتا تھا اسی تناسب سے ان کی بکریاں بھی سب قبائل کی بکریوں سے زیادہ تھیں۔ حدیث شریف کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس شب میں اتنا عام ہوتی ہے کہ اکثر لوگوں کی مغفرت ہو جاتی ہے سوائے چند قسم کے لوگوں کے جن کا مذکورہ حدیث میں ذکر آیا ہے۔

ہر ماہ کی ۱۳'۱۴'۱۵ تاریخ کے روزے رکھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ أَيَّامُ الْبِيضِ صَبِيحَةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ﴾ (نسائی' بسند صحیح)

(ترجمہ) ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھنا پورے سال کے روزے رکھنے کی مثل ہے (وہ تین دن) ایام بیض (کہلاتے ہیں جو) تیرہ تاریخ کی صبح سے لیکر چودہ اور پندرہ تاریخ تک ہوتے ہیں۔

ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا ثواب

پورے سال کے روزوں کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صَوْمُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ہر ماہ تین دن کے (مسلسل یا متفرق) روزے رکھنا پورے سال کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔

(حدیث) حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ثَلاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ﴾ (مسلم)

ہر مہینہ کے تین دن اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے روزے رکھنا پورے سال کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔

ایک سال کے روزوں کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهِ: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا) اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ﴾ (احمد، ترمذی وحسنہ، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

(ترجمہ) جس شخص نے ہر مہینہ میں تین روزے رکھے تو یہ ایک سال کے روزوں کے برابر متصور ہوں گے (جب مذکورہ ارشاد آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا) تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب (قرآن پاک) میں نازل فرمائی (من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) یعنی جو مسلمان ایک نیکی لایا تو اس کو دس گنا کر دیا جائے گا چنانچہ مہینہ کے تقریباً تیس دن ہوتے ہیں اور ایک دن کا روزہ دس دن کے برابر ہوا تو گویا کہ ہر ماہ کے تین روزے اس کے تیس دنوں کے برابر ہوئے اس طرح سے جو شخص

رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھے گا گویا کہ اس نے گیارہ مہینوں کے روزے رکھے اور پھر وہ ماہ رمضان کے روزے بھی رکھے گا تو پورے سال کے روزے رکھے اور پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا۔

دل کی بہت سی بیماریوں کا علاج

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ﴾ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ

(ترجمہ) ماہ رمضان کے روزے اور (باقی مہینوں میں سے) ہر ماہ کے تین دن کے روزے کینہ 'دل کا کھوٹ' سینہ کی شورشیں اور وسواس کو دور کرتے ہیں۔

گناہوں کا کفارہ

(حدیث) حضرت میمونہ بنت سعدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمیں روزہ کے متعلق ارشاد فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَهُنَّ فَإِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يُكَفِّرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَيُنَقِّي مِنَ الْإِثْمِ كَمَا يُنَقِّي الْمَاءُ الثَّوْبَ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) ہر مہینہ میں تین (نفلی) روزے ہیں جو شخص ان کو رکھنے کی توفیق رکھے تو ان میں کا ہر دن (کا روزہ) دس گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور گناہ کو اس طرح سے صاف شفاف کر دیتا ہے جس طرح پانی کپڑے کو صاف شفاف کر دیتا ہے

سوموار اور جمعرات کے روزوں کا ثواب

سوموار اور جمعرات کے دن بندے کے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہونے چاہئیں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ﴾ (ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) (بندے کے) اعمال سوموار اور جمعرات کو (بارگاہ خداوندی میں) پیش کئے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حالت میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقُولُ: اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا﴾

(مسلم ابن ماجہ باسناد صحیح)

(ترجمہ) (بندے کے) اعمال (خواہ اچھے ہوں یا برے) ہر سوموار اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں چنانچہ اس دن میں اللہ عزوجل ہر بندے کی مغفرت کر دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا مگر اس شخص کو جس کی اس کے بھائی (مسلمان) کے درمیان قطع تعلق ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان دونوں کو سابقہ (گناہ کی) حالت میں چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ آپس میں صلح کر لیں (پھر ان کی بخشش ہوگی۔

بدھ 'جمعرات اور جمعہ کے روزوں کا ثواب

سال کے روزے رکھنے کا طریقہ

(حدیث) حضرت عبیداللہ بن مسلم قُرشی اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پورے سال کے روزوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿لا إنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ، فَإِذَا أَنتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ﴾

(ابو داود 'نسائی 'ترمذی باسناد رجالہ ثقات وقال الترمذی حدیث غریب)

(ترجمہ) پورے سال کے روزے نہ رکھنا کیونکہ تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے صرف رمضان کے روزے رکھ اور اس مہینہ کے جو اس کے بعد آتا ہے اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھ 'پس (اس طرح سے) تو نے پورے سال کے روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔

لؤلؤ 'یاقوت اور زبرجد کا محل

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوتٍ وَزَبَرْجَدٍ وَكَتَبَ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص بدھ 'جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں لؤلؤ 'یاقوت اور زبرجد کا محل بناتے ہیں اور دوزخ سے نجات لکھ دیتے ہیں۔

ایسا محل ملے گا جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آتا ہو گا

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ
بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ يُرَى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ﴾ .
(معجم طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس (مسلمان) نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایسا گھر بنائیں گے جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آئے گا۔

دوزخ سے نجات

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ﴾
(مسند ابو یعلی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اس کیلئے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

صغیرہ سب گناہ معاف

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ
وَالْخَمِيسَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ غُفِرَ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتَّى يَصِيرَ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا﴾ (طبرانی وبیہقی باسنادہما)

(ترجمہ) جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا پھر جمعہ کے دن تھوڑا بہت صدقہ کیا اس کے (صغیرہ) سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو اس نے کئے تھے حتیٰ کہ وہ (صغیرہ) گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو۔

ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے ان سے ارشاد فرمایا ﴿بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلاَ تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ﴾ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِيْ قُوَّةً قَالَ: ﴿فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا﴾ وكَانَ يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ۔ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو نوافل ادا کرتے ہو ایسا نہ کیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی حق ہے، روزہ رکھو بھی اور چھوڑو بھی، ہر مہینہ میں تین دن کا روزہ رکھو یہ پورے سال کے برابر ہے“۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اندر اتنی ہمت ہے آپ نے ارشاد فرمایا ”تو پھر تم حضرت داؤدؑ والا روزہ رکھو (یعنی) ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن خالی چھوڑ دیا کرو“ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرمایا کرتے تھے کاش کہ میں (آنحضرت کی ارشاد فرمودہ) رخصت کو قبول کر لیتا (تو مجھے یہ دقت نہ ہوتی جو قبول نہ کر کے ہو رہی ہے)۔

حضرت داؤدؑ کا روزہ رکھنے کا طریقہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللهِ صَلاَةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ حضرت داؤدؑ کا

ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک (نوافل کی) نماز پڑھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ بھی حضرت داؤدؑ کا ہے آپ آدھی رات نیند کرتے پھر تہائی رات نماز ادا کرتے پھر اس کا چھٹا حصہ نیند کرتے اور آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن خالی چھوڑ دیتے تھے۔

ابواب حج

حج، عمرہ، اخراجاتِ حج و عمرہ، طواف، استلام، وقوف عرفہ، آب زمزم رمی جمار، قربانی، وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

(سورۃ آل عمران / ۹۷)

(ترجمہ) اور اللہ (کے خوش کرنے) کیلئے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج کرنا (فرض) ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

(وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)

(سورۃ البقرہ / ۱۲۵)

(ترجمہ) (اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے کہ) جس وقت ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کا معبد اور (مقام) امن (ہمیشہ سے) مقرر رکھا اور (امت محمدیہ کو حکم دیا کہ برکت حاصل کرنے کیلئے) مقام ابراہیم کو (کبھی کبھی) نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو۔

گناہوں کی بخشش

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے حج کیا اور اس میں نہ تو فحش بات کی اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو۔

افضل الاعمال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا

گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے تو فرمایا جہاد فی سبیل اللہ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے ؟فرمایا حج مبرور (مقبول حج)۔
(بخاری، مسلم)

حج کا انعام جنت ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ﴾
(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اپنے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کی جزا تو جنت ہی ہے۔

حج اور عمرہ محتاجی اور گناہوں کو مٹاتے ہیں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ﴾ (ترمذی وحسنہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

(ترجمہ) حج اور عمرہ کے درمیان تسلسل رکھو کیونکہ یہ دونوں فقر و فاقہ اور گناہوں کو دور کر دیتے ہیں جس طرح سے لوہار اور صراف کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کچیل اور کھوٹ کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔

(فائدہ) حدیث کا معنی یہ ہے کہ اگر حج کرو تو عمرہ کیا کرو اگر عمرہ کرو تو حج کیا کرو

حاجی کی سواری کے ہر قدم کے تین انعام

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا يَرْفَعُ إِبَلُ الْحَاجِّ رِجْلاً وَلَا يَضَعُ يَدًا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً أَوْ رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً﴾ (بیہقی، ابن حبان)

(ترجمہ) حاجی کا اونٹ (اور دیگر ہر قسم کی سواری جیسے آج کل کی سفر کی سواریاں ہیں) جو قدم اٹھاتا ہے یا کوئی قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ حاجی کیلئے اس قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

حاجی چار سو رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِمِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ أَوْ قَالَ: مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾.

(خرجہ البزار باسناد فیہ راو لم یسم)

(ترجمہ) حاجی (قیامت کے دن) گھر کے چار سو افراد کے متعلق شفاعت کرے گا یا حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ (وہ) اپنے گھر کے (چار سو افراد کی شفاعت کرے گا) اور اپنے گناہوں سے اس طرح سے نکلے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو اسی دن جنا ہو۔

حالت حج اور عمرہ کی دعا قبول ہوتی ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ﴾

(نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

(ترجمہ) حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں اگر یہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا کو سنتا ہے اور اگر اس سے گناہوں کی بخشش طلب کریں تو ان کو معاف کرتا ہے۔

حج اور عمرہ کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے

(حدیث) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

﴿إِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِلٰهِي مَا لِعِبَادِكَ عَلَيْكَ إِذَا هُمْ زَارُوكَ فِي بَيْتِكَ ؟ قَالَ : لِكُلِّ زَائِرٍ حَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ ، حَقًّا يَا دَاوُدُ لَهُمْ عَلَيَّ أَنْ أُعَافِيَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرَ لَهُمْ إِذَا لَقِيتُهُمْ﴾ .

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) حضرت داود نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا اے میرے معبود! جب تیرے بندے تیرے گھر میں تیری زیارت کو (حج یا عمرہ کرنے کیلئے) آئیں تو آپ پر ان کا کیا حق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر ہر زیارت کرنے والے کا کوئی حق ہوتا ہے' اے داود! ان کا میرے ذمہ یہ حق ہے کہ میں ان سے دنیا میں درگذر کرلوں اور جب (قیامت میں) ان سے ملاقات کروں تو ان کی بخشش کردوں۔

مکہ سے پیدل (میدان عرفات میں) جاکر حج کرنے کا ثواب

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ شدید بیمار ہوئے اپنی اولاد کو جمع کرکے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَكَّةَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ سَبْعَمِئَةِ حَسَنَةٍ [كل حسنة] مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ﴾ قِيلَ لَهُ وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ ؟ قَالَ : ﴿بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ أَلْفِ حَسَنَةٍ﴾

(ابن خزیمہ و قال ان صح الخبر فان فی القلب من عیسیٰ بن سوادۃ یریدبہ ان فی قبلہ شکا ثقۃ ہذا الراوی) ورواہ الحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو شخص مکہ سے پیدل چل کر حج کرنے جائے گا حتیٰ کہ وہ (پیدل ہی) مکہ کی

طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر نیکی کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ ہر نیکی حرم کی نیکیوں کی طرح ہو گی۔ ان سے پوچھا گیا حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نیکی کے بدلہ میں ایک لاکھ نیکیاں (لکھی جائیں گی)۔

حضرت آدمؑ کے ایک ہزار پیدل حج

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ أَتَى الْبَيْتَ أَلْفَ أَتْيَةٍ لَمْ يَرْكَبْ قَطُّ فِيهِنَّ مِنَ الْهِنْدِ عَلَى رِجْلَيْهِ﴾ (ابن خزیمۃ و قال فی القلب من القاسم بن عبد الرحمٰن)

(ترجمہ) حضرت آدمؑ ایک ہزار مرتبہ بیت اللہ شریف میں آئے تھے ان سفروں میں وہ کبھی سوار نہیں ہوئے بلکہ ہندوستان سے پیدل چل کر آتے تھے۔

(فائدہ) حضرت آدمؑ کی عمر شریف تقریباً ایک ہزار سال تھی ہو سکتا ہے کہ آپ ہر سال حج کیلئے تشریف لاتے رہے ہوں یا عمروں اور دیگر عبادات کیلئے بھی (واللہ اعلم)۔

عمرہ کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

﴿الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک ان کے درمیان کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہیں۔

سن رسیدہ کمزور اور عورت کا جہاد

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ﴾ (نسائی باسناد حسن)

(ترجمہ) سن رسیدہ کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔

اللہ کا وفد

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿الْغَازِی فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ﴾ (ابن ماجہ، ابن حبان)

(ترجمہ) اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے اور حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دعوت دی تو انہوں نے لبیک کہی پھر انہوں نے اس سے دعا کی تو ان کو عطاء فرمایا۔

ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب

حج کے برابر ثواب

(حدیث) حضرت ام معقل بن یسارؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ عمر رسیدہ ہو گئی ہوں اور بیمار رہتی ہوں کیا کوئی ایسا نیک کام ہے جو مجھے حج کی جگہ کافی ہو جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿عُمْرَةٌ فِی رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً﴾

(رواہ ابو داود واللفظ لہ، والترمذی وحسنہ والنسائی وابن خزیمۃ)

(ترجمہ) رمضان میں ایک عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

حضورؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب

(حدیث) حضرت ابو طلیقؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ! آپ کی معیت میں حج کرنے کے برابر بھی کسی عمل کا ثواب ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "عمرۃ فی رمضان" (ہاں) رمضان میں عمرہ کرنا (میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے) ﴿عُمْرَةٌ فِی رَمَضَانَ﴾

(مسند بزار والطبرانی فی حدیث واسنادہ جید)

(فائدہ) ان دونوں احادیث سے ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کا عظیم ثواب بیان کیا گیا ہے مگر جو شخص اپنا فرض حج ادا نہ کرے اور رمضان کے عمرہ کو حج کے برابر سمجھے یہ اس

کی غلطی ہوگی اس کے ذمہ سے حج ساقط نہیں ہوگا کیونکہ رمضان میں عمرہ کا ثواب تو حج کے برابر ہے مگر خود عمرہ حج کے برابر نہیں ہے (امداد اللہ)۔

حج یا عمرہ کی نیت سے سفر میں موت آجانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

(سورۃ النساء / ۱۰۰)

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو اس کو روئے زمین جانے کی بہت گنجائش ملے گی اور جو شخص اپنے گھر سے اس لئے نکل کھڑا ہو کہ اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرے گا اس کو موت آجائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت کرنے والے بڑی رحمت والے ہیں۔

ایک صحابی کی حکایت

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ کے ساتھ (میدان عرفات میں اپنی اونٹنی پر) وقوف عرفات کر رہا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر گیا اور سواری نے اس کی گردن توڑ دی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ بِثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اس کو پانی اور بیری (کے پتوں کے ساتھ پانی کو گرم کر کے اس) سے غسل دو پھر اس کے دونوں (احرام کی) چادروں میں کفن دیدو' اس کے سر کو نہ ڈھانپنا' اس کو حنوط نہ لگانا کیونکہ یہ (احرام کی حالت میں فوت ہوا ہے اور احرام ہی کی حالت میں) قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے قبر سے اٹھایا جائے گا۔

قیامت تک ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

21

[وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ] وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

(رواه ابو یعلی ورجالہ ثقات الا محمد بن اسحاق ففیہ خلاف)

(ترجمہ) جو حج کے سفر میں نکلا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا' اور جو عمرہ کے سفر میں نکلا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا' اور جو شخص جہاد کیلئے نکلا اور (راستہ ہی میں) فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک جہاد کرتے رہنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

جنت میں داخلہ

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ دِعَامَةٌ مِنْ دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ فَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَدَّهُ إِلَى أَهْلِهِ رَدَّهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) یہ اللہ کا گھر اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جس نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں داخل ہو گیا اگر وہ فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے اور اگر اس کو اس کے گھر لوٹا دیں گے تو اجر اور غنیمت سمیت پہنچائیں گے۔

حج اور عمرہ میں خرچہ کا ثواب

سات سو گنا ثواب

(حدیث) حضرت بُریدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ﴾

(رواہ احمد باسناد حسن والطبرانی والبیہقی)

(ترجمہ) حج میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے راستہ (جہاد) میں سات سو گنا خرچ کرنے کے برابر ہے۔

بقدر مشقت اور بقدر خرچہ عمرہ کا ثواب

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کے عمرہ کے درمیان فرمایا تھا ﴿إِنَّ لَكِ مِنَ الْأَجْرِ عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ﴾
(الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری و مسلم)

(ترجمہ) تمہارے لئے (عمرہ کا) اجر و ثواب تمہاری مشقت اور خرچہ کے مطابق ہوگا۔

حاجی کبھی فقیر نہ ہوگا

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **ماامعر حاج قط** حج (اور عمرہ کرنے والا) کبھی محتاج فقیر نہیں ہوگا۔
(طبرانی وبزار باسناد جید)

حلال کمائی سے حج کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ حَاجًا بِنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادَى : لَبَّيْكَ ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ زَادُكَ حَلَالٌ وَرَاحِلَتُكَ حَلَالٌ وَحَجُّكَ مَبْرُورٌ غَيْرُ مَأْزُورٍ ، وَإِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادَى : لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ زَادُكَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ وَحَجَّةُ مَأْزُور غَيْر مَبْرُورٍ﴾ : (الطبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جب حاجی حج کی نیت سے حلال خرچہ کے ساتھ سفر کرتا ہے اور اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھتا ہے اور لبیک پکارتا ہے تو اس کو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے **لبیک و سعد یک زادك حلال وراحلتك حلال و حجك مبرور غیر مازوز** (تیرا حج قبول ہے' تیرے لئے سعادت ہے' تیرا سفر خرچ حلال ہے' تیری سواری حلال کی ہے' تیرا حج قبول ہے گناہ نہیں ہے)۔ اور اگر وہ حرام خرچہ کے ساتھ

(حج و عمرہ) کیلئے نکلتا ہے اور اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھتا ہے اور پکار کر کہتا ہے لبیك اللھم لبیك (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں) تو اس کو ایک منادی آسمان سے پکار کر کہتا ہے لا لبیك ولا سعدیك زادك حرام ونفقتك حرام و حجة مازور غیر مبرور (یعنی تیری حاضری منظور نہیں ہے' تیرے لئے کوئی سعادت نہیں ہے' تیرا سفر خرچ حرام کا ہے' تیرا خرچہ حرام کا ہے' تیرا حج (اور عمرہ) گناہ ہے مقبول نہیں ہے)۔

تلبیہ کا ثواب

تمام حجر' شجر اور ڈھیلے تلبیہ کا جواب دیتے ہیں

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ﴾

(رواہ الترمذی وابن خزیمۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم)

(ترجمہ) جو شخص بھی تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ اس کی دائیں اور بائیں طرف کے پتھر' درخت اور ڈھیلے بھی تلبیہ پڑھتے ہیں حتیٰ کہ زمین اس کے شروع سفر سے مقام حج تک اس کے دائیں بائیں سے طے ہو جائے۔

سارا دن تلبیہ پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُحْرِمٍ يَضْحَى يَوْمَهُ يُلَبِّي حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ إِلَّا غَابَتْ بِذُنُوبِهِ فَعَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾

(رواہ احمد وابن ماجہ باسناد حسن والطبرانی بنحوہ من حدیث عامر بن ربیعہ)

(ترجمہ) جو شخص صبح کو احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے تو یہ سورج اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر غروب ہوتا ہے (یعنی کوئی گناہ

تلبیہ پڑھنے والے کا باقی نہیں رہتا اس طرح سے) یہ ایسے ہو کر لوٹتا ہے جیسا کہ اس کو (اس وقت) ماں نے جنا ہو (اور اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو)۔

تلبیہ اونچی آواز سے کہیں

(حدیث) حضرت زید بن خالد جھنی ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ : مُرْ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ﴾

(ابن ماجہ 'ابن خزیمہ 'ابن حبان' حاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) میرے پاس جبریلؑ تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ اپنے اصحاب کو حکم فرمائیں کہ تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں اونچی رکھا کریں کیونکہ یہ حج کے شعار میں سے ہے۔

تلبیہ کا ثواب جنت ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا أَهَلَّ مُهِلٌّ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ - قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ بِالْجَنَّةِ قَالَ - : نَعَمْ﴾

(طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) جو بھی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے اس کو خوشخبری سنائی جاتی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا جنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔

حج میں سب سے افضل عمل

(حدیث) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا اونچی آواز سے تلبیہ کہنا اور اونٹوں کی قربانی کرنا۔ (ابن ماجہ 'ترمذی ابن خزیمہ' حاکم و قال صحیح الاسناد)

(نوٹ) تلبیہ یہ ہے کہ لبیك ' اللھم لبیك ' لبیك لاشریك لك لبیك ' ان الحمد و النعمة لك و الملك لا شریك لك

(ترجمہ) میں حاضر ہوں 'اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں آپ کیلئے ہیں 'اور حکومت

میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

مسجد اقصیٰ سے احرام باندھ کر آنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ام حکیم بنت ابی امیہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ شك الراوی ایتھا (رواہ ابوداود بیہقی وابن ماجۃ)

(ترجمہ) جس نے حج یا عمرہ کا احرام مسجد اقصیٰ سے باندھا اور مسجد حرام تک پہنچا اس کے سابقہ اور آئندہ سب گناہ معاف ہو گئے یا اس کیلئے جنت واجب ہو گئی (راوی کو شک ہے ان دو لفظوں میں سے کسی ایک کا آنحضرت ﷺ نے ذکر کیا تھا)۔ چنانچہ اس حدیث کی روایت کرنے والی حضرت ام حکیمؓ سفر کر کے بیت المقدس پہنچیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئیں۔

بیت اللہ کے طواف اور رکنین کے استلام کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا بِخَيْرٍ﴾ (ترمذی، ابن حبان)

(ترجمہ) بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کا درجہ رکھتا ہے بس اتنا فرق ہے کہ تم طواف کے دوران بات کر سکتے ہو اگر کوئی (تم میں سے) طواف کے دوران بات کرے تو خیر اور نیکی کی ہی بات کرے۔

پچاس مرتبہ طواف کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ﴾
(رواہ الترمذی و قال حدیث غریب سالت محمد الیعنی البخاری
من ہذا الحدیث فقال انما یروی من ابن عباس من قولہ)
(ترجمہ) جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جس طرح سے کہ آج اس کو اس کی ماں نے جنا ہو۔

استلام رکنین اور طواف کا ثواب

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ لِابْنِ عُمَرَ (۱) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ﴿إِنَّ اسْتِلَامَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا﴾ قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿مَنْ طَافَ أُسْبُوعًا (۲) يُحْصِيهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ﴾ قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿مَا رَفَعَ رَجُلٌ قَدَمًا وَلَا وَضَعَهَا إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ﴾

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے عرض کیا! کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو صرف ان دو رکنوں (یعنی) حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے ہی دیکھا ہے؟ تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا میں اگر یہ کرتا ہوں تو صرف اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا "ان دونوں کا استلام کرنا گناہوں کو ختم کرتا ہے" حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے (جناب رسالت مآب ﷺ سے) سنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ "جو شخص گن کر پورے سات چکر لگائے گا اور (طواف کرنے کے بعد) دو رکعات ادا کرے گا تو یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا" ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے سنا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "جو شخص بھی کوئی قدم (دوران طواف) اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔
(احمد' والترمذی بغیر لفظہ)

(۱۲۰) رحمتوں کا نزول

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يُنْزِلُ اللهُ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى حُجَّاجِ بَيْتِهِ الْحَرَامِ عِشْرِينَ وَمِئَةَ رَحْمَةٍ سِتِّينَ لِلطَّائِفِينَ وَأَرْبَعِينَ لِلْمُصَلِّينَ وَعِشْرِينَ لِلنَّاظِرِينَ﴾

(بیہقی باسناد حسن)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ روزانہ اپنے عزت والے گھر کی زیارت کو آنے والوں پر ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتے ہیں، ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں پر، چالیس نوافل وغیرہ پڑھنے والوں پر اور بیس صرف (بیت اللہ کو) دیکھنے والوں پر۔

طواف کے دوران گفتگو کرنے اور نہ کرنے کے فضائل

حضرت ابن ہشام نے حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے رکن یمانی کے متعلق اس وقت سوال کیا جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ تو حضرت عطاءؒ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان فرمائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكاً فَمَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا ( ) عَذَابَ النَّارِ ، قَالُوا : آمِينَ﴾ فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ ، قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا بَلَغَكَ فِي هَذَا الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ : فَقَالَ عَطَاءٌ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ﴿مَنْ فَاوَضَهُ ( ) فَإِنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمَنِ﴾ قَالَ لَهُ ابْنُ هِشَامٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوَافُ ؟ قَالَ عَطَاءٌ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ( ) : ﴿مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ ( ) لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ﴾ .

(ابن ماجہ)

(ترجمہ) اس رکن پر ستر فرشتے مقرر ہیں پس جس شخص نے اللهم انی اسالك العفو والعافية فی الدنيا والآخرة ربنا آتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار کہا تو یہ فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر جب (حضرت عطاء) حجر اسود کے پاس پہنچے تو ان سے پوچھا اے ابو محمد! آپ کو اس رکن اسود کے متعلق کیا حدیث پہنچی ہے؟ تو حضرت عطاء نے فرمایا مجھے حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو اس کو چھوئے گا تو اس نے (گویا کہ) رحمٰن کے ہاتھ کو چھوا۔ ان سے حضرت ابن ہشام نے عرض کیا اے ابو محمد! اور طواف کی کیا فضیلت ہے؟ تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کرے گا اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کے سوا کوئی بات نہیں کرے گا تو اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے، اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے طواف کیا اور (اس کے دوران) گفتگو کی اور اسی حالت میں رہا تو وہ رحمت الٰہی میں صرف اپنے پاؤں کے ساتھ داخل ہوا جس طرح سے کوئی اپنے پیروں کے ساتھ پانی میں چلتا ہے۔

استلام اور طواف کے فضائل

(حدیث موقوف) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے خوب اچھی طرح سے وضو کیا پھر حجر اسود کو استلام کیا تو اس نے (گویا کہ) رحمت الٰہی میں غوطہ لگایا، پھر جب اس نے اس کا استلام کر کے یہ پڑھا " بسم اللہ واللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له واشھد ان محمدا عبدہ ورسوله " تو اس کو رحمت نے ڈھانپ لیا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ستر ہزار نیکیاں لکھیں گے اور اس سے ستر ہزار گناہ ختم کریں گے اور ستر ہزار درجات بلند کریں گے اور اس کے متعلقین میں سے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کریں گے۔ پھر جب وہ مقام ابراہیم پر آ کر اس کے پاس دو رکعات ایمان و یقین اور ثواب کی امید کے ساتھ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اولاد اسماعیلؑ میں کے چار افراد

کے آزاد کرنے کے برابر ثواب لکھ دیتے ہیں اور وہ خود اپنے گناہوں سے اس طرح سے فارغ ہو جاتا ہے جس طرح سے کہ اس کو اس کی ماں نے اسی دن ہی جنا ہو۔
(ترغیب وترہیب اصبہانی باسنادہ)

استلام کیا ہے

(فائدہ) استلام حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے کو یا دور سے استلام کی نیت سے ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

بارش کے دوران طواف کا ثواب

حضرت ابو عقالؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کے ساتھ بارش کے دوران طواف کیا جب ہم طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر حاضر ہو کر دو رکعات (واجب طواف) ادا کیں پھر حضرت انس نے ہمیں فرمایا اب نئے سرے سے عمل شروع کر دو (طواف کی برکت سے) تمہارے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اسی طرح سے ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا جب ہم نے آپ کے ساتھ بارش کے دوران طواف کیا تھا۔ (ابن ماجہ)

استلام کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف کریں گے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿يَأْتِي الرُّكْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مِنْ أَبِي قُبَيْسٍ لَهُ لِسَانَانِ وَشَفَتَانِ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَزَادَ ﴿يَتَكَلَّمُ عَمَّنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ وَهُوَ يَمِينُ اللهِ الَّتِي يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ﴾ .

(ترجمہ) روز قیامت حجر اسود (مکہ کے پہاڑ) ابو قبیس سے بھی بڑا ہو کر آئے گا اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے جس نے بھی اس کو نیت کر کے استلام کیا ہو گا یہ اس کے متعلق گواہی دے گا۔ یہ (حجر اسود) اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے معافی کا معاملہ کریں گے۔

حجر اسود گواہی دے گا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ يَاقُوتَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ يَوَاقِيتِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا الْمُشْرِكِينَ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أُحُدٍ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ وَقَبَّلَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا﴾

(ابن خزیمہ، ورواہ الترمذی مختصرا)

(ترجمہ) حجر اسود جنت کے یواقیت میں سے ایک سفید یاقوت تھا اس کو مشرکین کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے۔ قیامت کے دن اس کو احد پہاڑ کے برابر (بڑا کر کے) پیش کیا جائے گا یہ دنیا کے ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہو گا اور بوسہ دیا ہو گا۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کی شان

(حدیث) حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ اس وقت اپنی پشت کے ساتھ کعبہ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا

﴿الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيتِ الْجَنَّةِ وَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ طَمَسَ نُورَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾

(رواہ الترمذی وابن حبان والبیہقی)

(ترجمہ) رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کی روشنی کو ختم نہ کرتے تو یہ مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دیتے۔

بیت اللہ میں داخل ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا)

(ترجمہ) یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے واسطے مقرر کیا گیا وہ مکان ہے جو مکہ میں ہے جس کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے اور دنیا کے لوگوں کا رہنما ہے اس میں کھلی نشانیاں ہیں منجملہ ان کے ایک مقام ابراہیم ہے اور جو شخص اس میں داخل ہو جائے وہ امن والا ہو جاتا ہے (یعنی وہ عذاب خداوندی سے محفوظ رہے گا)۔

(سورۃ آل عمران / ۹۶، ۹۷)

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِي حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُورًا لَهُ﴾

(رواہ ابن خزیمہ)

(ترجمہ) جو شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہوا وہ نیکی میں داخل ہوا اور گناہ سے نکل گیا اس کی بخشش ہو گئی۔

حج کے دس دنوں میں اعمال صالحہ کا ثواب

ایام حج میں اعمال حج سے افضل کوئی عمل نہیں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ﴾ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: ﴿وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا رَجُلاً خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ﴾ (بخاری، بیہقی)

(ترجمہ) جتنے دن بھی ہیں ان میں سب سے زیادہ محبوب نیک اعمال اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ان ایام سے اور کوئی نہیں ان ایام سے ایام عشر (حج کے دس دن ہیں)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہاں وہ شخص جو بذات خود جہاد میں نکلا ہو اور سامان جہاد اور خرچہ بھی لے گیا ہو مگر پھر کچھ بھی ساتھ لیکر واپس نہ لوٹا ہو (یعنی سب کچھ خرچ ہو گیا ہو اور خود شہید ہو گیا ہو)۔

ان افضل ایام میں یہ اعمال افضل ہیں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) اللہ کے نزدیک تمام سال میں سب سے زیادہ محبوب ان دس دنوں میں نیک اعمال کرنا زیادہ محبوب ہے تم ان دنوں میں "سبحان اللہ" "الحمد للہ" "لا الہ الا اللہ" "اللہ اکبر" (کے ذکر کی کثرت کیا کرو)۔

﴿مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ﴾ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ﴿فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ وَذِكْرِ اللهِ وَإِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ مِنْهَا يَعْدِلُ بِصِيَامِ سَنَةٍ وَالْعَمَلُ فِيهِنَّ يُضَاعَفُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ﴾ (طبرانی)

اور بیہقی شریف کی حدیث میں اس طرح سے ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا "تم ان دنوں میں" کلمہ طیبہ اور "اللہ اکبر" اور ذکر اللہ کی کثرت کرو۔ بلا شبہ ان دنوں میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے (روزوں کے) برابر ہے' اور نیک عمل سات سو گنا (ثواب اور اجر کے اعتبار سے) بڑھا دیا جاتا ہے۔

حج کا دن دس ہزار دنوں سے افضل ہے

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں یہ بات مشہور تھی کہ ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں سے ہر دن ایک ہزار دن کے برابر ہے اور نو ذوالحجہ کا دن دس ہزار دنوں کے برابر ہے (یعنی دس ہزار دنوں سے افضل ہے' یہ دس ہزار دن سوا ستائیس سال سے کچھ اوپر بنتے ہیں واللہ اعلم) (بیہقی باسناد لاباس بہ)

(حدیث) امام اوزاعیؒ ایک بنی مخزوم کے صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ آنحضرت ﷺ سے کہ (ابوالشیخ بیہقی)

(ترجمہ) ان دس دنوں میں نیک عمل کرنا جہاد میں ایک جنگ میں شمولیت کے برابر ہے' اس عشرہ کے دنوں میں روزہ رکھا جائے اور رات کو جاگ کر عبادت کی جائے۔

ہاں اگر کوئی شخص جہاد کرتے ہوئے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو جائے (تو اس کا یہ نیک عمل ان ایام کے اعمال سے افضل ہو جائے گا)۔

حج کی نیت سے میدان عرفات میں وقوف (قیام) کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں مسجد منیٰ میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص قبیلہ انصار کا اور ایک قبیلہ ثقیف کا حاضر ہوا' ان دونوں نے آپ کو سلام کر کے عرض کیا یارسول اللہ ! ہم آپ کی خدمت میں کچھ پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں وہ بتاؤں جو تم پوچھنے آئے ہو اور اگر تم چاہو تو میں نہیں بتاؤں گا حتیٰ کہ تم مجھ سے پوچھ لو ؟ ان دونوں حضرات نے عرض کیا آپ ہی ہمیں بتائیں تو ثقفی صحابی نے انصاری صحابی سے کہا کہ تم ہی پوچھ لو تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے ارشاد فرمائیں' تو جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ مَخْرَجِكَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَمَالَكَ فِيهِ وَعَنْ رَكْعَتَيْكَ بَعْدَ الطَّوَافِ وَمَالَكَ فِيهِمَا وَعَنْ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَالَكَ فِيهِ وَعَنْ وُقُوفِكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَمَالَكَ فِيهِ وَعَنْ رَمْيِكَ الْجِمَارَ وَمَا لَكَ فِيهِ وَعَنْ نَحْرِكَ [وما] مَا لَكَ فِيهِ مَعَ الْإِفَاضَةِ( )﴾ فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَعَنْ هٰذَا جِئْتُ أَسْأَلُكَ ، قَالَ : ﴿فَإِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ تَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ لَا تَضَعُ نَاقَتُكَ خُفًّا وَلَا تَرْفَعُهُ إِلَّا كُتِبَ لَكَ بِهِ حَسَنَةٌ وَمُحِيَ عَنْكَ خَطِيئَةٌ . وَأَمَّا رَكْعَتَاكَ بَعْدَ الطَّوَافِ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ . وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَعِتْقِ سَبْعِينَ رَقَبَةً . وَأَمَّا وُقُوفُكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَهْبِطُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ ، يَقُولُ : عِبَادِي جَاؤُونِي شُعْثًا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَرْجُونَ جَنَّتِي ، فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكُمْ كَعَدَدِ الرَّمْلِ أَوْ كَقَطْرِ الْمَطَرِ أَوْ كَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا أَفِيضُوا مَغْفُورًا لَكُمْ وَلِمَنْ شَفَعْتُمْ لَهُ . وَأَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ فَلَكَ بِكُلِّ حَصَاةٍ رَمَيْتَهَا تَكْفِيرُ كَبِيرَةٍ مِنَ

الْمُوبِقَاتِ ( ). وَأَمَّا نَحْرُكَ فَمَذْخُورٌ ( ) لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ. وَأَمَّا حِلَاقُكَ رَأْسَكَ فَلَكَ بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَلَقْتَهَا حَسَنَةٌ وَتُمْحَى عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ.

وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّكَ تَطُوفُ وَلَا ذَنْبَ لَكَ يَأْتِي مَلَكٌ حَتَّى يَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْكَ فَيَقُولُ: اعْمَلْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُ، فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا مَضَى ﴾

(بزار باسناد لاباس بہ وہذا لفظہ ' والطبرانی وابن حبان بنحوہ)

(ترجمہ) تم مجھ سے اپنے گھر سے نکل کر بیت الحرام کی نیت سے آنے کے متعلق اور اس کے ثواب کے متعلق پوچھنے آئے ہو' اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے اور اس کے ثواب کے متعلق پوچھنے آئے ہو' اور میدان عرفات میں رات کو ٹھہرنے اور اس کے ثواب کے متعلق پوچھنے آئے ہو اور اپنی رمی جمار اور اس کے ثواب کے بارہ میں پوچھنے آئے ہو اور اپنی قربانی اور عرفہ سے جانے اور ان دونوں کے ثواب کا پوچھنے آئے ہو؟ تو اس انصاریؓ نے عرض کیا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اسی کے متعلق پوچھنے آیا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تو اپنے گھر سے بیت اللہ الحرام کی نیت سے نکلا تھا تو تیری اونٹنی نے کوئی قدم نہیں رکھا اور نہیں اٹھایا مگر ہر قدم پر تیرے لئے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک گناہ مٹایا گیا۔ اور تیرا طواف کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا بنو اسماعیل کے ایک غلام آزاد کرنے کے (ثواب کے) برابر ہے۔ اور تیرا صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے' اور تیرا رات کے وقت عرفات میں ٹھہرنا تو اس کے متعلق تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہو کر تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کر رہے ہیں (اور) فرما رہے ہیں میرے بندے میرے پاس دور دراز سے غبار آلود ہو کر آئے ہیں مجھ سے جنت کی امید کر رہے ہیں' اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات یا بارش کے قطرات یا سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے تو میں ان کو معاف کر دوں گا تم یہاں سے لوٹو گے تو تمہارے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے اور ان کے بھی جن کے بارہ میں تم نے سفارش کی ہو گی۔ اور تمہارا کنکریاں مارنا تو ہر کنکری کے بدلہ میں جو تم نے ماری ایک بڑے مہلک گناہ کا کفارہ ہو گی۔ اور تمہارا قربانی کرنا تو یہ تمہارے لئے تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہو گا' اور تمہارا سر منڈانا تو تمہارے ہر بال کے بدلہ میں جو تم نے منڈایا ہے ایک نیکی ملے گی اور اس کے بدلہ میں تمہارا ایک گناہ معاف ہو گا۔ ان اعمال

کے بعد تیرا بیت اللہ کا جاکر طواف کرنا اس حالت میں ہوگا کہ تیرا کوئی گناہ باقی نہیں ہوگا۔ ایک فرشتہ تیرے پاس آئے گا اور تیرے کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ رکھ کر کہے گا آئندہ کیلئے نیک اعمال شروع کردے تیرے سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے ہیں۔

(نوٹ) اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے جس کے الفاظ اس طرح سے ہیں۔

﴿فَإِنَّ لَكَ مِنَ الأَجْرِ إِذَا أَقَمْتَ الْبَيْتَ ( ) الْعَتِيقَ أَنْ لَا تَرْفَعَ قَدَمًا أَوْ تَضَعَهَا أَنْتَ وَدَابَّتُكَ إِلَّا كُتِبَ لَكَ حَسَنَةٌ . وَرُفِعَتْ لَكَ دَرَجَةٌ . وَأَمَّا وُقُوفُكَ بِعَرَفَةَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِمَلَائِكَتِهِ يَا مَلَائِكَتِي مَا جَاءَ بِعِبَادِي؟ قَالُوا : جَاؤُوا يَلْتَمِسُونَ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : فَإِنِّي أُشْهِدُ نَفْسِي وَخَلْقِي أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمْ عَدَدَ أَيَّامِ الدَّهْرِ وَعَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ ( ) ، وَأَمَّا رَمْيُكَ الْجِمَارَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) ( ) . وَأَمَّا حَلْقُكَ رَأْسَكَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَعْرِكَ شَعْرَةٌ تَقَعُ فِي الْأَرْضِ إِلَّا كَانَتْ لَكَ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالْبَيْتِ إِذَا وَدَّعْتَ فَإِنَّكَ تَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِكَ كَيَوْمَ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ﴾ .

(ترجمہ) تیرا ثواب یہ ہے کہ جب تو بیت اللہ شریف میں قیام کرے گا تو کوئی قدم نہیں اٹھائے گا اور نہ رکھے گا تو بھی اور تیری اونٹنی بھی مگر تیرے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور تیرا ایک درجہ بلند کردیا جائے گا اور تیرا میدان عرفات میں وقوف کرنا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو (یہاں) کونسی چیز لیکر آئی ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں وہ تیری رضامندی اور جنت کی جستجو میں حاضر ہوئے ہیں۔ تو اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں اپنی ذات کو اور اپنی مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف کیا اگرچہ ان کے گناہ تمام زمانوں کے برابر ہوں یا بہت بڑے ٹیلے کی ریت کے ذرات کے برابر ہوں اور تمہارا رمی جمار کرنا تو اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) اور تمہارا سر منڈانا تو تمہارے بالوں میں سے کوئی بال بھی جو زمین پر گرے گا

وہ تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اور تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا جب اس کا طواف وداع کرے گا تو تو اپنے گناہوں سے اس طرح سے نکل جائے گا جیسا کہ تجھے تیری ماں نے اسی دن ہی جنا ہو۔

دوزخ سے مؤمنین کی آزادی

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبِيدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو يَتَجَلّٰى ، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ : مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟﴾

(مسلم)

(ترجمہ) نو ذوالحجہ سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتے ہوں' اللہ تعالیٰ قریب ہو کر تجلی کرتے ہیں پھر ان حجاج کی وجہ سے فخر کرتے اور فرماتے ہیں ان لوگوں نے کیا ارادہ کیا ہے؟ (یعنی اے میرے فرشتو! دیکھو کتنی محنت مشقت اور مال خرچ کرنے کے بعد اپنے وطن اور بیوی چھوڑ کر میری رضا اور جنت کو طلب کرنے کیلئے آئے ہیں)۔

حاجیوں کیلئے بشارت

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿لَوْ يَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ بِمَنْ حَلُّوا لَاسْتَبْشَرُوا بِالْفَضْلِ بَعْدَ الْمَغْفِرَةِ﴾.

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اگر حج کرنے والے یہ جان لیں کہ انہوں نے انعامات اور اکرامات خداوندی کے حصول کے بعد اپنا احرام کھولا ہے تو مغفرت کے بعد اس فضل خداوندی سے بشارت حاصل کریں۔

تمام امت کی بخشش

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ(۳) : أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ

عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأُجِيبَ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَإِنِّي آخِذٌ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ : ﴿أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ الْجَنَّةَ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ﴾ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ . قَالَ : فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ : تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هَذِهِ السَّاعَةَ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ ؟ قَالَ : ﴿إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللهَ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ﴾

(رواہ البیہقی و قال ہذا الحدیث لہ شواہد کثیرۃ قد ذکرناھا فی کتاب البعث فان صح بشواھدہ ففیہ الحجۃ وان لم یصح فقد قال اللہ تعالیٰ ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء وظلم بعضهم بعضا دون الشرك)

(حدیث) حضرت عباس بن مرداسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کیلئے غروب آفتاب کے بعد نو ذوالحجہ کو دعا فرمائی تو ان کو جواب دیا گیا کہ آپ کی دعا قبول کی گئی ہے سوائے ظالم کے کہ میں اس سے مظلوم کا حق دلا کر رہوں گا۔ آپؐ نے درخواست کی کہ اے پروردگار! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو (ظالم کے ظلم سہنے پر) جنت عطاء کر دیں اور ظالم کو معاف کر دیں مگر نو ذوالحجہ کی رات تک آپ کی یہ دعا قبول نہ کی گئی۔ جب آپ صبح کو مزدلفہ پہنچے تو دوبارہ وہی دعا فرمائی تو آپؐ کی دعا کو قبول کر لیا گیا۔ حضرت ابن مرداسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ہنس پڑے یا مسکرانے لگے تو آپ ﷺ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں یہ ایسا وقت ہے کہ آپ اس میں کبھی نہیں مسکراتے تھے اب کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے دانتوں کو مسکراتا ہوا رکھے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس نے جب دیکھا کہ اللہ نے میری دعا کو قبول فرمایا ہے اور میری امت کی مغفرت کر دی ہے تو اس نے خاک اٹھا کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دی اور ہلاکت اور

موت کو پکارنے لگ گیا میں نے جو اس کی جزع فزع دیکھی اس پر مسکرایا ہوں۔

(نوٹ) اس دعا اور ایمان کی برکت سے اللہ تعالیٰ بہت سے مسلمانوں کو بغیر عذاب کے جنت میں داخل کریں گے اور بعض کو عذاب دوزخ سے دوچار کر کے (واللہ اعلم) مترجم غفرلہ

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے میدان عرفات میں قیام کیا قریب تھا کہ سورج غروب ہو جائے آپ نے فرمایا

﴿يَا بِلَالُ أَنْصِتْ لِيَ النَّاسَ﴾ فَقَامَ بِلَالٌ ، فَقَالَ : أَنْصِتُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَصَتَ النَّاسُ فَقَالَ : ﴿مَعَاشِرَ النَّاسِ أَتَانِي جِبْرِيلُ آنِفًا فَأَقْرَأَنِي مِنْ رَبِّي السَّلَامَ وَقَالَ : إِنَّ اللهَ [عز وجل] غَفَرَ لِأَهْلِ عَرَفَاتٍ وَأَهْلِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَضَمِنَ عَنْهُمُ التباعَات(٥)﴾ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا لَنَا خَاصَّةً ؟ قَالَ : ﴿هَذَا لَكُمْ وَلِمَنْ أَتَى بَعْدَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ فَقَالَ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَثُرَ خَيْرُ اللهِ وَطَابَ

(ابن المبارک باسناد جید رواۃ ثقات اثبات وخرجہ ابو یعلی باسنادہ وبغیر لفظہ)

(ترجمہ) اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کراؤ تو حضرت بلال کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے خاموش ہو جاؤ تو لوگ (صحابہ کرامؓ) خاموش ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے لوگو! میرے پاس حضرت جبریلؑ ابھی تشریف لائے تھے اور میرے پروردگار کی طرف سے مجھے سلام پیش کیا اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرفات میں موجود تمام حضرات کی اور مشعر حرام میں موجود حضرات کی بخشش فرمادی ہے اور ان کے آپس کے مظالم کی ذمہ داری اپنے آپ پر لے لی ہے"۔ تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ ہماری خصوصیت ہے (یا تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے؟) تو آپ نے ارشاد فرمایا "یہ آپ حضرات کیلئے بھی ہے اور جو مسلمان آپ کے بعد قیامت تک کیلئے (یہاں حج کیلئے ان) کیلئے بھی"۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر بہت ہو گئی اور عمدہ ترین ہو گئی۔

درج ذیل کلمات کا ثواب

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقِفُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ : لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ مِائَةَ مَرَّةٍ ، إِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ عَبْدِي هٰذَا؟ سَبَّحَنِي وَهَلَّلَنِي وَكَبَّرَنِي وَعَظَّمَنِي وَعَرَّفَنِي وَأَثْنَى عَلَيَّ وَصَلَّى عَلَى نَبِيِّي اشْهَدُوا يَا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَشَفَّعْتُهُ فِي نَفْسِهِ وَلَوْ سَأَلَنِي عَبْدِي هٰذَا لَشَفَّعْتُهُ فِي أَهْلِ الْمَوْقِفِ﴾

(شعب الایمان بیہقی باسنادہ و قال ہذا متن غریب ولیس فی اسنادہ من ینسب الی الوضع واللہ اعلم)

(ترجمہ) جو مسلمان بھی شام کے وقت میدان عرفات میں رکے گا اور قبلہ رخ ہو کر یہ پڑھے گا " لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شى قدير " قل هو الله احد (پوری سورۃ اخلاص) سو مرتبہ۔ پھر یہ کہے اللهم صل على محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد وعلينا سو مرتبہ مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا انعام ہے؟ اس نے میری معبودیت کا اقرار کیا ہے' میری پاکیزگی بیان کی ہے' میری بڑائی بیان کی ہے' میری عظمت بیان کی ہے' میری پہچان کی ہے' میری تعریف کی ہے اور میرے نبی پر درود بھیجا ہے' اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ میں نے اس کو معاف کیا اور اس کی اپنے متعلق شفاعت کو قبول کیا ہے' اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرتا تو میں اس کی شفاعت کو تمام اہل موقف (حج میں شامل لوگوں) کیلئے قبول کر لیتا۔

نوذوالحجہ کو اپنی نگاہ ‘زبان اور سماعت کی حفاظت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فلاں آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سواری پر نوذوالحجہ کو آپ کے پیچھے سوار تھا‘ یہ جوان عورتوں کی طرف دیکھ رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اے بھتیجے یہ ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن میں اپنے کان اور نگاہ اور زبان کی (گناہوں سے حفاظت کرے گا) اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(مسند احمد باسناد صحیح وابن خزیمۃ وقال کان الفضل ابن عباسؓ ردیف رسول اللہ ﷺ)

(حدیث) حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى عَرَفَةَ[۲]﴾.

(ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الثواب)

(ترجمہ) جس شخص نے اپنی زبان‘ کان اور نگاہ کی نوذوالحجہ (حج کے دن) میں حفاظت کی‘ اس کے اس نوذوالحجہ کے دن سے آئندہ کے نوذوالحجہ کے دن تک کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

رمی جمار کا ثواب

نوٹ: اس کا ذکر اور ثواب وقوف عرفات کے ثواب کے بیان میں تفصیل سے مختلف احادیث کے ضمن میں گذر چکا ہے انہیں احادیث میں دیکھ لیا جائے۔

سر منڈانے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما‘ صحابہ کرام نے عرض کیا اور بال چھوٹے کرانے والوں کی بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اور بال چھوٹے کرانے والوں کی بھی؟ آپ ﷺ نے

فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت کرنا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی تو فرمایا اور بال چھوٹے کرانے والوں کی بھی
(بخاری، مسلم)

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حج میں قربانی کرنے کے بعد سر منڈانا افضل ہے بال چھوٹے کرانا جائز ہے کیونکہ تین مرتبہ آپ نے سر منڈانے والوں کیلئے دعا کی چوتھی مرتبہ بال چھوٹے کرانے والوں کیلئے۔

قربانی کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن وابن ماجہ والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ انسان کا محبوب عمل قربانی کرنے کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے یہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، اپنے بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوگی اور بلاشبہ (قربانی کا) خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین پر گرنے سے پہلے قبول ہو جاتا ہے اپنے دلوں کی خوشنودی سے قربانی کیا کرو۔

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا فَاطِمَةُ قُومِي فَاشْهَدِي أُضْحِيَتَكِ فَإِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقَعُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ أَمَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِدَمِهَا وَلَحْمِهَا فَيُوضَعُ فِي مِيزَانِكِ سَبْعِينَ ضِعْفًا﴾ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً فَإِنَّهُمْ أَهْلٌ لِمَا خُصُّوا بِهِ مِنَ الْخَيْرِ ، أَوْ لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً ؟ قَالَ :
﴿لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً﴾

(ترغیب وترہیب الاصبہانی واسنادہ لاباس بہ واصلح من اسناد حدیث عائشہ المقدم)

(ترجمہ) اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو کیونکہ اس قربانی کا جب پہلا قطرہ گرے گا تو اس سے تیرے ہر گناہ کی معافی ہو جائے گی۔ یہ قربانی اپنے خون اور گوشت سمیت پیش کی جائے گی اور ستر گنا اضافہ کے ساتھ وزن کی جائے گی۔

حضرت ابو سعیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آل محمد ﷺ کی خصوصیت ہے یا ہر اہل خیر کیلئے عام ہے یا آل محمد کیلئے خاص اور مسلمانوں کیلئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا آل محمد کیلئے خاص ہے اور باقی مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

دوزخ کے سامنے رکاوٹ

(حدیث) حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ ضَحَّى طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا لِأُضْحِيَتِهِ كَانَتْ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس مسلمان نے اپنے دل کی خوشی کے ساتھ ثواب کی امید کے ساتھ قربانی ادا کی تو یہ قربانی اس کیلئے دوزخ کے سامنے پردہ بن جائے گی۔

زمزم پینے کا ثواب

ماءِ زمزم ہر مقصد کیلئے مفید ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي شَفَاكَ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيذًا أَعَاذَكَ اللّٰهُ﴾

(حاکم وقال صحیح الاسناد ان سلم من الجارودی قلت قد سلم منہ واللہ اعلم)

(ترجمہ) زمزم کا پانی ہر اس کام کیلئے ہے جس کی نیت کر کے استعمال کیا جائے اگر تو اس کو شفاء کی نیت کیلئے پئے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے گا، اگر تو اس کو خوراک کی جگہ استعمال کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے سیر کر دے گا، اگر تو اس کو پیاس بجھانے کی نیت سے پئے گا اللہ تعالیٰ پیاس کو ختم کرے گا اور اگر تو اس کو اللہ تعالیٰ سے پناہ لینے کے لئے پئے گا تو

اللہ تعالیٰ تجھے پناہ عطاء کریں گے۔

حضرت ابن عباسؓ کی دعا

حضرت ابن عباسؓ جب ماء زمزم نوش کرتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اسالك علمانا فعاو رزقا واسعا وشفاء من کل داء

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ سے علم نافع، رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کی درخواست کرتا ہوں۔

حضرت ابن المبارک کی دعا

حضرت امام ابن المبارکؒ زمزم کے کنویں پر حاضر ہوئے اور ایک ڈول طلب فرمایا اور قبلہ رخ ہو کر یوں دعا کی کہ یا اللہ! عبداللہ بن المؤمل نے مجھے حضرت ابو الزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے حدیث بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "زمزم کا پانی ہر مقصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے" چنانچہ میں اس کو قیامت کے دن کی پیاس بجھانے کیلئے نوش کرتا ہوں۔ (رواہ البیہقی واسنادہ احسن)

روئے زمین کا افضل ترین پانی

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ طَعَامُ الطُّعْمِ وَشِفَاءُ السُّقْمِ﴾

(ابن حبان)

(ترجمہ) روئے زمین پر سب سے افضل پانی ماء زمزم ہے، یہ کھانے والے کیلئے طعام کا درجہ رکھتا ہے اور بیمار کیلئے شفاء کا درجہ رکھتا ہے۔

مدینہ منورہ میں رہائش رکھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں (ایک مرتبہ) مہنگائی ہو گئی اور زندگی اجیرن ہو گئی تو جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا اصْبِرُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ عَلَى صَاعِكُمْ وَمُدِّكُمْ وَكُلُوا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ وَطَعَامَ الاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ

وَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الْجَمَاعَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى لأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيهَا أَبْدَلَ اللهُ بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ أَرَادَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ﴾

(بزار باسناد جید)

(ترجمہ) صبر اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے تمہارے صاعوں اور مدوں (ناپ تول کے پیمانوں) میں برکت ڈال دی ہے' کھانا کھاؤ مگر علیحدہ علیحدہ نہیں کیونکہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوگا' اور دو کا چار کو کافی ہوگا اور چار کا پانچ اور چھ کو کافی ہوگا۔ بلاشبہ برکت مل کر کھانے میں ہے پس جس شخص نے مدینہ میں سختی اور شدت پر صبر کیا میں اس کیلئے قیامت کے دن شفاعت کروں گا یا (یہ ارشاد فرمایا کہ) اس کی (اس شخص کیلئے) گواہی دوں گا۔ اور جو شخص مدینہ سے اس حالت میں باہر نکلے گا کہ مدینہ کی چیزوں میں رغبت رکھتا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو مدینہ کی چیزوں کا نعم البدل عطاء فرمائیں گے اور جو شخص بدظنی کر کے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح سے پگھلا دیں گے جس طرح سے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

ہزار گنا زائد ثواب

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْجُمُعَةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيمَا سِوَاهُ الَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَشَهْرُ رَمَضَانَ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾

(بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) میری اس مسجد (نبوی) میں نماز ادا کرنا سوائے مسجد حرام کے باقی مساجد سے ہزار گنا افضل ہے اور میری اس مسجد (نبوی) میں جمعہ ادا کرنا سوائے مسجد حرام کے باقی مساجد سے ہزار جمعات سے افضل ہے اور میری اس مسجد میں ایک ماہ رمضان گذارنا مسجد حرام کے سوا باقی جگہوں سے ہزار ماہ رمضان سے افضل ہے۔

مکہ سے دوگنا برکت

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) اے اللہ! آپ کے بندے اور دوست ابراہیمؑ نے آپ سے اہل مکہ کیلئے برکت کی دعا کی تھی اور میں محمد آپ کا بندہ اور آپ کا رسول ہوں آپ سے اہل مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں کہ آپ ان کیلئے ان کے صاع اور ان کے مد میں ایسی برکت عطاء فرما جیسی مکہ والوں کیلئے برکت فرمائی ہے اور اس برکت کے ساتھ دو برکتیں مزید عطاء فرما۔

(نوٹ) صاع اور مدناپ تول کے زمانہ نبوی کے پیمانے ہیں۔ جیسے آج کل کلو اور سیر ہیں۔

مدینہ میں وفات کا ثواب

(حدیث) ایک یتیم عورت بنی ثقیف کی آنحضرت ﷺ کے پاس رہتی تھی یہ روایت کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ فَإِنَّهُ مَنْ مَاتَ بِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

آپ لوگوں میں سے جو شخص مدینہ طیبہ میں وفات پانے کی توفیق دیکھے تو (مدینہ میں) وفات پائے کیونکہ جو شخص یہاں وفات پائے گا میں اس کی گواہی دوں گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

حرمین میں وفات کا ثواب

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ زَارَنِي مُحْتَسِبًا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ . (بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص حرمین شریفین میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اس کو قیامت کے دن امن والے حضرات میں اٹھایا جائے گا (یعنی قیامت کی گھبراہٹ اور ہولناکیوں سے محفوظ کر دیا جائے گا)' اور جس نے مدینہ میں حاضر ہو کر اللہ کی رضا جوئی کرتے ہوئے میری (یا میری قبر کی) زیارت کی تو وہ قیامت کے دن میرے پاس ہوگا۔

وفاتِ نبوی کے بعد حاضری کا ثواب

(حدیث) آل حاطب کا ایک آدمی حضرت حاطبؓ سے روایت کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (دار قطنی و بیہقی)

(ترجمہ) جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی (یعنی میرے روضہ اقدس پر حاضر ہوا) گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی (مگر وفات کے بعد صحابیت کا درجہ نہیں حاصل ہوگا)' اور جو حرمین میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا اس کو قیامت کے دن ہولناکیوں سے محفوظ حضرات میں اٹھایا جائے گا۔

قبر رسولؐ کی زیارت کرنے پر حضورؐ کی شفاعت حاصل ہوگی

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي﴾ . (دار قطنی باسنادہ)

(ترجمہ) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت لازم ہوگئی (اگر عقیدہ صحیح ہوا تو ورنہ ہزاروں زیارتیں بھی بے فائدہ ہوں گی)۔

حضور ﷺ روضہ اقدس میں سلام کا جواب دیتے ہیں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ [إِلَيَّ] رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ . (احمد' ابوداود)

(ترجمہ) جو (مسلمان) بھی مجھ پر سلام پیش کرے (چاہے نزدیک سے یا دور سے) اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح کو لوٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ میں اس کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(فائدہ) ایک ہی وقت روضہ اقدس اور دور و نزدیک سے ہزاروں بلکہ لاکھوں محبان رسول آنحضرت ﷺ پر درود شریف پیش کرتے ہیں اور یہ سلسلہ شروع وفات سے ہی جاری ہے کبھی بند نہیں ہوا اس حالت اور حدیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک آپ کے جسد اطہر میں لوٹا دی گئی ہے اور آپ پر سلام پیش کرنے والے اور درود پڑھنے والے امتی کو آپ سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔

ابواب جہاد

شہادت، خرچۂ جہاد، سمندری جہاد، پہرہ داری، نشانہ بازی، قتلِ کافر وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کو طلب کیا اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے درجات تک پہنچادیں گے اگرچہ اس کی وفات بستر پر بھی کیوں نہ ہو۔

جہاد میں خرچہ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)

(سورۃ التوبہ /۱۲۱)

(ترجمہ) اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان کو طے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام لکھا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔

بے شمار اجر وثواب

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب مثل الذين ينفقون اموالهم فی سبیل الله كمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله يضاعف لمن يشاء والله واسع عليم (سورۃ البقرہ /۲۶۱)

(ترجمہ) جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے سات بالیں جمیں ہر بال کے اندر سو دانے ہوں اور یہ اضافہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطاء فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں جاننے والے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے پروردگار میری امت کیلئے اور اضافہ فرما تو یہ آیت نازل ہوئی

انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب (سورۃ الزمر / ۱۰)

(ترجمہ) (نیکی پر) استقلال دکھانے والوں کو ان کا اجر و ثواب بے شمار ملے گا۔

(ابن حبان)

سات سو گنا ثواب

(حدیث) حضرت خریم بن فاتک ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَتْ بِسَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ﴾

(رواہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس شخص نے اللہ کے راستہ (یعنی جہاد) میں کچھ خرچ کیا اس کیلئے سات سو گنا اجر و انعام لکھا جائے گا۔

(حدیث) حضرت ابو مسعود انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مہار والی اونٹنی پیش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ! یہ اللہ کے راستہ (یعنی جہاد کیلئے) ہدیہ ہے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (مسلم)

(ترجمہ) تمہیں اس کے بدلہ میں قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی سب کی سب مہار والی ہوں گی۔

(حدیث) حضرت علی ؓ حضرت ابو الدرداء ؓ حضرت ابو امامہ ؓ حضرت ابن عمرو ؓ

حضرت جابر اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم حدیث بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا

بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ (وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ) ﴾.

(ابن ماجہ)

(ترجمہ) جس شخص نے جہاد کیلئے کچھ خرچہ بھیجا اور خود اپنے گھر میں رہا (جہاد کیلئے نہیں نکلا) تو اس کیلئے ہر درہم کے بدلہ میں سات سو درہم کا ثواب ہوگا۔ اور جس نے بذات خود جہاد میں شرکت کی اور رضائے خداوندی کیلئے اس میں خرچ بھی کیا تو اس کو ہر درہم کے بدلہ میں سات لاکھ درہم کا ثواب ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی " واللہ یضاعف لمن یشاء " اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتے ہیں اجر بڑھا دیتے ہیں۔

ذکر اللہ اور نیکی کا ثواب

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿طُوبَىٰ لِمَنْ أَكْثَرَ فِي الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِنْهَا عَشَرَةُ أَضْعَافٍ مَعَ الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنَ الْمَزِيدِ﴾ فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ النَّفَقَةُ ؟ قَالَ : ﴿النَّفَقَةُ عَلَى قَدْرِ ذٰلِكَ﴾ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِمُعَاذٍ : إِنَّمَا النَّفَقَةُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ، قَالَ مُعَاذٌ : قَلَّ فَهْمُكَ ، إِنَّمَا ذَاكَ إِذَا أَنْفَقُوهَا وَهُمْ مُقِيمُونَ فِي أَهْلِيهِمْ غَيْرَ غُزَاةٍ ، فَإِذَا غَزَوْا وَأَنْفَقُوا أَخْبَأَ اللهُ لَهُمْ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ مَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ

(خرجہ الطبرانی وفی اسنادہ راو لم یسم)

(ترجمہ) اس شخص کیلئے بشارت ہو جس نے جہاد فی سبیل اللہ میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کیونکہ اس کیلئے ہر کلمہ کے بدلہ میں ستر ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان میں سے ہر نیکی کے بدلہ میں دس نیکیاں مزید لکھی جائیں گی اور جو کچھ اللہ عزوجل کے ہاں اس کا اجر ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جہاد میں خرچ کرنے کا کیا ثواب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا خرچہ کا بھی ایسا ہی ثواب ہے۔ عبدالرحمٰن راوی حدیث نے حضرت معاذ سے عرض کیا کیا خرچہ کا ثواب سات سو گنا نہیں ہے؟ تو حضرت معاذؓ نے فرمایا تمہاری سمجھ کمزور ہے یہ ثواب تو جب ہے جب انہوں نے یہ خرچہ اس

صورت میں کیا ہو جب وہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں جہاد میں شرکت نہ کریں۔ پس اگر یہ جہاد میں شرکت کریں گے اگر خرچہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے اپنی رحمت کے اتنے خزانے کھول دیں گے کہ بندوں کا علم اور فہم بھی قاصر رہ جائے گا' یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں اور اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوگا۔

جس نے مجاہد کو سامان جہاد فراہم کیا یا اس کے گھر کی نگہبانی کی اس کا ثواب

(حدیث) حضرت خالد الجهنیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ () فَقَدْ غَزَا . وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا﴾ (بخاری' مسلم' ابن حبان بلفظہ)

(ترجمہ) جس نے مجاہد کو جہاد کیلئے سامان فراہم کیا تو اس نے بھی جہاد کیا (یعنی اس کو جہاد کا ثواب ملے گا) اور جس نے مجاہد کے پیچھے اس کے گھر کی اچھے طریقہ سے ذمہ داری اٹھائی اس نے بھی جہاد کیا (اس کو بھی جہاد کا ثواب ملے گا)۔

روز قیامت عرش کے سایہ میں ہوگا

(حدیث) حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ غَازِيًا فِي عَشِيرَتِهِ () أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ﴾ (مسند احمد باسناد حسن)

(ترجمہ) جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ یا غازی کی اس کے گھر میں مدد کرے یا کسی غلام کی اس کے آزاد کرانے میں مدد کرے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے سایہ میں جگہ عطاء فرمائیں گے جس دن اللہ کے (عرش کے سوا) کوئی سایہ نہ ہوگا

مجاہد کے برابر ثواب

(حدیث) جناب ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ لحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا (ہر گھر کے) دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کیلئے نکلے پھر (مجاہد کے پیچھے اس کے گھر کی حفاظت کیلئے) بیٹھنے والے کو فرمایا تم میں

ہے جس نے بھی جہاد میں نکلنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی کفالت کی اس کو بھی ویسا ہی اجر ملے گا۔ (مسلم)

جہاد میں صرف صبح یا شام کا وقت خرچ کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (١) وَلَقَابُ قَوْسِ (٢) أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قَيْدِهِ - يَعْنِي سَوْطَهِ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا ، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحاً ، (٣) وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جہاد فی سبیل اللہ میں صبح کا وقت لگانا یا شام کا وقت لگانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور تمہاری قوس کی مقدار کے جنت کا حصہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر اہل جنت میں کی کوئی ایک عورت زمین والوں کے سامنے جھانک لے تو آسمان اور زمین کے درمیان کا حصہ منور ہو جائے اور اس کو خوشبو سے معطر کردے، اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

تمام گناہ معاف

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا رَاحَ مُسْلِمٌ فِي سَبِيلِ اللهِ مُجَاهِدًا أَوْ حَاجًّا أَوْ مُهِلًّا أَوْ مُلَبِّيًا إِلَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوبِهِ﴾.

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد یا حج یا احرام یا تلبیہ کی حالت میں نکلے گا تو اس دن کا سورج اس کے گناہوں کو ساتھ لیکر غروب ہو گا (یعنی اس دن اس کے گناہ صغیرہ سب معاف کر دیئے جائیں گے)۔

جہاد میں چلنے اور غبار فی سبیل اللہ کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو المصبح مقرائی (دمشقیؒ) فرماتے ہیں کہ ہم ارض روم میں ایک لشکر کے ساتھ سفر کر رہے تھے اس کے سالار لشکر حضرت مالک بن عبداللہ خثعمی تھے' اچانک ان کا گذر حضرت جابر بن عبداللہؓ کے پاس سے ہوا جبکہ یہ اپنے خچر کو کھینچ کر لے جا رہے تھے۔ ان سے حضرت مالک نے عرض کیا اے اللہ کے بندے! سوار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو سواری عطاء فرمائی ہے تو حضرت جابر نے عرض کیا میں اپنی سواری کو توانا کر رہا ہوں اور اپنی قوم سے مستغنی ہو رہا ہوں کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا "جس شخص کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔" یہ حدیث سنا کر آپؓ چل پڑے پھر جب وہ اتنا دور پہنچے جہاں تک دور کی آواز پہنچ سکتی ہے تو حضرت مالک نے پکار کر عرض کیا اے ابو عبداللہ! سوار ہو جاؤ اللہ نے آپ کو سواری عطاء فرمائی ہے تو حضرت جابر نے ان کا مقصد پہچان لیا جو وہ چاہتے تھے لیکن پھر بھی وہی جواب دیا کہ میں اپنی سواری کو ٹھیک کر رہا ہوں اور اپنے ساتھیوں کی محتاجی سے بیزاری ظاہر کر رہا ہوں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا " من اغبرت قد ماہ فی سبیل اللہ حرمہ اللہ علی النار "جس آدمی کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ اس شخص کو دوزخ پر حرام کر دیتے ہیں۔

غبار آلود چہرہ اور قدموں کا انعام

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ رَجُلٍ يُغَبِّرُ وَجْهَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا آمَنَهُ اللهُ دُخَانَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يُغَبِّرُ ( ) قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا آمَنَ اللهُ قَدَمَيْهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ .

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس آدمی کا اللہ کی راہ میں چہرہ غبار آلود ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن دوزخ کے دھوئیں سے محفوظ رکھیں گے اور جس آدمی کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار

آلود ہوں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدموں کو دوزخ سے محفوظ رکھیں گے (یعنی اس آدمی کو دوزخ پر حرام کردیں گے کیونکہ جب چہرہ یا پاؤں محفوظ ہوں گے تو باقی جسم بھی محفوظ ہوگا)۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يَلِجُ (۱) النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ (۲) وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخِرَيْ (۳) مُسْلِمٍ أَبَدًا﴾ (ترمذی وصححہ والنسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو شخص اللہ کے خوف سے رویا ہوگا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس طرح سے دودھ تھنوں میں نہیں لوٹ سکتا۔ اور کسی مسلمان کی ناک میں غبار فی سبیل اللہ اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہوسکتے۔

جہاد فی سبیل اللہ میں نکل کر وفات پانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (سورۃ آل عمران / ۱۵۷)

(ترجمہ) اور اگر تم لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو بالضرور اللہ کے پاس کی مغفرت اور رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جن کو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔

مجاہد: غازی اور روزہ دار کے درجہ میں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الْقَانِتِ الصَّائِمِ لَا يَفْتُرُ صَلَاةً وَلَا صِيَامًا حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِهِ بِمَا يَرْجِعُهُ إِلَيْهِمْ مِنْ غَنِيْمَةٍ أَوْ أَجْرٍ أَوْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ﴾

(ابن حبان وھو فی الصحیحین بنحوہ)

(ترجمہ) مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال اس فرمانبردار روزہ دار کی سی ہے جو نہ تو نماز کو

چھوڑتا ہے اور نہ روزہ کو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر لوٹا دے مال غنیمت کے ساتھ یا اجر وثواب کے ساتھ یا پھر اس کو وفات دیدے اور جنت میں داخل کر دے۔

کون کون سے لوگ شہید ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا تَعُدُّونَ الشُّهَدَاءَ (.) فِيكُمْ﴾ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ، قَالَ : ﴿إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ﴾ قَالُوا : فَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : ﴿مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ﴾

"تم اپنے نزدیک کس کو شہید شمار کرتے ہو"؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! جو اللہ کے راستہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "پھر تو میری امت میں شہداء بہت کم ہوں گے"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر کون لوگ شہید ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا "جو شخص جہاد میں قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اللہ کے راستہ میں فوت ہوا وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں فوت ہوا وہ بھی شہید ہے۔ (بخاری، مسلم)

(حدیث) حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَتْهُ (.) فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ ( ) أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللهُ مَاتَ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ﴾ (ابو داود باسناد حسن)

(ترجمہ) جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کیلئے گھر والوں سے جدا ہوا اور فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے اور جس کو اس کا گھوڑا یا اونٹ گرا دے یا اس کو کسی زہریلے جانور نے ڈس لیا یا اپنے بستر پر کسی موذی مرض میں فوت ہوا تو وہ بھی شہید ہے۔

قیامت تک حج، عمرہ اور جہاد کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

(ابو یعلی ورواتہ ثقات الا محمد بن اسحاق مختلف فیہ والاصول تعضدہ)

(ترجمہ) جو شخص حج کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص عمرہ کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا، اور جو شخص جہاد کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قیامت تک جہاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

سمندر میں یا سمندر کے راستہ سے جہاد کرنے کا ثواب

﴿حَجَّةٌ لِمَنْ لَمْ يَحُجَّ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ ، وَغَزْوَةٌ لِمَنْ قَدْ حَجَّ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ حِجَجٍ وَغَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَمَنْ أَجَازَ الْبَحْرَ فَكَأَنَّمَا أَجَازَ[1] الْأَوْدِيَةَ كُلَّهَا وَالْمَائِدُ فِيهِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ﴾ (طبرانی والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری)

جس شخص نے حج نہیں کیا اس کیلئے حج کرنا دس جنگوں (میں لڑنے) سے افضل ہے، اور جس نے حج کیا اس کیلئے ایک جنگ کرنا دس حجوں سے افضل ہے۔ اور سمندر کے راستہ سے ایک جنگ لڑنا خشکی کی دس جنگوں سے افضل ہے اور جس نے سمندر کو عبور کیا گویا کہ اس نے سب وادیوں کو عبور کیا اور اس میں سر چکرانے والا اپنے خون میں لت پت ہونے والے کے برابر ہے۔

(حدیث) حضرت ام حرامؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ﴾ (ابوداود)

(ترجمہ) سمندر میں سر چکرانے والا جس کو قے آجائے اس کیلئے شہید کا اجر ہے اور غرق ہو جانے والے کیلئے بھی شہید کا اجر ہے۔

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿شَهِيدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيدَيِ الْبَرِّ وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ وَمَا بَيْنَ الْمَوْجَتَيْنِ كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللهِ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ إِلَّا شُهَدَاءَ الْبَحْرِ فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا إِلَّا الدَّيْنَ وَلِشَهِيدِ الْبَحْرِ الذُّنُوبَ وَالدَّيْنَ﴾ .

(ابن ماجہ فی بعض نسخہ باسنادہ)

(ترجمہ) سمندر میں شہید ہونے والا خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے اور سمندر میں سر چکرانے والے کا اجر خشکی میں اپنے خون میں لت پت ہونے والے کی طرح ہے (سمندر کی) دو موجوں کے درمیان موجود شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں دنیا کو طے کرنے والا ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو ارواح قبض کرنے پر مقرر کیا ہے مگر سمندر کے شہیدوں پر نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو قبض کرنے کی ذمہ داری خود اٹھائی ہے۔ اور خشکی پر شہید ہونے والے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرضہ کے اور سمندر کے شہید کے گناہ بھی معاف کر دئے جاتے ہیں اور قرضہ بھی (اور قرضہ کے معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرض خواہ کو اپنی رحمت سے اور عنایات سے خوش کر دیں گے جس سے وہ مقروض کے قرضہ کے معاف کرنے پر راضی ہو جائے گا)۔

پہرہ کیلئے تیار رہنے والے کا ثواب

(حدیث) حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ﴿مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا﴾ .

(ترجمہ) اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن چوکیداری کرنا باقی مقامات میں چوکیداری کرنے سے ایک ہزار دن (کی عبادت) سے افضل ہے۔

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ مُحْتَسِبًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ ( ) الْمُسْلِمِينَ مُحْتَسِبًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا - أُرَاهُ قَالَ - أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ ( ) سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا فَإِنْ رَدَّهُ اللهُ إِلَى أَهْلِهِ سَالِمًا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ أَلْفَ سَنَةٍ وتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ وَيَجْرِي لَهُ أَجْرُ الرِّبَاطِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ . (ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) فی سبیل اللہ ایک دن اللہ کی رضا میں غیر رمضان میں پہرہ دینا ایک سال کے روزوں اور رات کی عبادت سے افضل ہے اور ایک دن کا پہرہ دینا جہاد میں مسلمانوں کی حفاظت کیلئے اللہ کی رضاجوئی میں رمضان المبارک میں اللہ کے نزدیک بہت بڑا اجر رکھتا ہے یا حضورؐ نے یوں فرمایا کہ ایک ہزار سال کے روزوں اور نوافل کی عبادت سے افضل ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے گھر والوں تک صحیح سالم (بقید حیات) واپس لوٹا دیا تو اس کے ایک ہزار سال تک کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے (بالفرض اگر اس کی عمر ایک ہزار سال بھی ہو جائے تو) اور اس کیلئے (ہزار سال تک کی) نیکیاں لکھی جائیں گی اور قیامت تک کیلئے اس کے پہرہ دینے کا ثواب لکھا جائے گا۔

دوزخ سے سات خندقیں دور

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ رَابَطَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ كَسَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَسَبْعِ أَرَضِينَ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس نے ایک دن جہاد میں پہرہ دیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقیں حائل کر دیتے ہیں ہر خندق کا فاصلہ سات آسمانوں اور سات زمینوں کے برابر ہے۔

پانچ سو نمازوں کے برابر ایک نماز کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

﴿إِنَّ صَلَاةَ الْمُرَابِطِ تَعْدِلُ خَمْسَمِائَةِ صَلَاةٍ وَنَفَقَةَ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ مِنْهُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمَائَةِ دِينَارٍ نَفَقَةً مِنْ غَيْرِهِ﴾.

(بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) پہرہ دینے والے کی ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر (ثواب) کا درجہ رکھتی ہے اور ایک درہم و دینار کا خرچ کرنا سات سو دینار و درہم سے افضل ہے۔

پہرہ میں تیار رہتے ہوئے موت آجانے پر ثواب

(حدیث) حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ [الْقِيَامَةِ] وَيُؤْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ﴾

(ابو داود والترمذی وصححہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) ہر میت کا عمل (موت آنے کے بعد) ختم ہو جاتا ہے مگر جہاد میں پہرہ دینے والے کا عمل (موت آنے کے بعد بھی) جاری رہتا ہے اس کے عمل کو قیامت تک کیلئے بڑھا دیا جاتا ہے اور اس کو قبر کی آزمائش سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

جہاد میں پہرہ دینے والوں کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةُ أَعْيُنٍ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ عَيْنٌ فُقِئَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ

حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ﴾ [رواه الحاكم أيضًا قال: صحيح الإسناد وفي رواية له ﴿حرُمَ عَلَى عَيْنَيْنِ أَنْ تَنالَهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ] وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكُفْرِ﴾.

(ترجمہ) تین قسم کی آنکھیں ایسی ہیں جن کو آگ نہیں چھوئے گی (۱) جو آنکھ اللہ کی راہ میں پھوڑ دی گئی (۲) جو آنکھ جس نے جہاد میں پہرہ دیا (۳) جو آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑی (یعنی یہ تین قسم کے افراد دوزخ میں داخل نہیں کئے جائیں گے)۔

شب قدر سے بھی افضل رات

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَلَا أُنَبِّئُكُمْ لَيْلَةً أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ حَارِسٌ حَرَسَ فِي أَرْضِ خَوْفٍ لَعَلَّهُ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ﴾ (حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری)

(ترجمہ) کیا میں آپ حضرات کو شب قدر سے بھی افضل رات کے تعلق خبر نہ دوں؟ وہ پہرہ دار جو دشمن کے علاقہ میں اس حالت میں پہرہ دے کہ شاید وہ اپنے گھر والوں تک واپس نہیں آسکے گا۔

جہاد میں ڈر جانے کا ثواب

(حدیث) حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا رُجِفَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَحَاتَّتْ (۱) عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جب جہاد میں مؤمن کا دل کانپ جائے تو اس کی وجہ سے اس کی خطائیں ایسے جھڑ جاتی ہیں جیسے کھجور کے درخت کا خوشہ جھڑتا ہے۔

جہاد کی سواری تیار رکھنے اور اس پر خرچ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (سورۃ الانفال / ٦٠)

(ترجمہ) اور ان کافروں کیلئے جس قدر تم سے ہو سکے ہتھیار سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان (جہاد) درست رکھو کہ اس کے ذریعہ سے تم رعب جمائے رکھو ان پر جو اللہ کے دشمن ہیں اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے ان کو اللہ ہی جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تم کو پورا پورا دیدیا جائے گا اور تمہارے لئے کچھ کمی نہ ہو گی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي حَسَنَاتٌ﴾ (بخاری)

(ترجمہ) جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے آخرت کے انعامات کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کیلئے کوئی گھوڑا تیار کیا تو اس کا کھلانا اور پلانا اور لید اور پیشاب قیامت کے دن اس بندے کے میزان عمل میں نیکیوں کی صورت میں تولے جائیں گے۔

(فائدہ) گھوڑے کے علاوہ ہر قسم کی سواری بلکہ ہر قسم کا اسلحہ اور اس کی دیکھ بھال بھی اس حدیث کے مفہوم میں شامل ہے۔

(حدیث) حضرت عروہ بن ابی الجعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

(ترجمہ) گھوڑوں کے پیشانیوں میں قیامت تک کیلئے خیر، اجر و ثواب اور غنیمت لکھ دی گئی ہے۔

(فائدہ) آج کے مشینی اسلحہ کے دور میں بھی بہت سے مقامات میں گھوڑوں سے جنگ لڑی

جاتی ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا اور یہی اس حدیث شریف کا مطلب ہے۔

تیر اندازی کا ثواب

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ (٤) وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایک تیر پھینکنے پر تین شخصوں کو جنت میں داخل کریں گے (۱) اس کے بنانے والے کو جس نے بناتے وقت خیر کی نیت کی (۲) تیر انداز کو (۳) اور اس تیر انداز کو جو تیر درست کر کے پھینکنے کیلئے دیتا جائے۔ (اس لئے خوب) تیر اندازی کرو اور گھڑ سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے تمہاری سواری کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر بے رغبتی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا تو اس نے ایک نعمت کو ترک کیا یا اس کی ناشکری کی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ لَهُ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(مسند بزار باسناد حسن)

(ترجمہ) جس نے جہاد میں ایک تیر بھی چلایا یہ اس کیلئے روز قیامت نور ہوگا۔

جہاد کے دوران نیک اعمال کا ثواب

روزہ کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْماً فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفاً﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جس مسلمان نے جہاد کے دوران ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلہ میں اس کے چہرہ کو دوزخ سے ستر سال کے فاصلہ کے برابر دور کردیں گے۔

نماز، روزہ اور ذکر

(حدیث) حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ زَبَّانِ بْنِ فَائِدٍ عَنْهُ.

(ترجمہ) جہاد فی سبیل اللہ میں جو خرچہ کیا جاتا ہے اس پر جہاد کے دوران کی نماز، روزہ اور ذکر کو سات سو گنا ثواب میں بڑھا دیا جاتا ہے۔

ہزار آیات کی تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ (حاکم من طریق زبان عن سہل وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس نے جہاد کے دوران ایک ہزار آیات تلاوت کیں اس کو (جنت میں سکونت کیلئے) انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ)

(سورۃ الصف / ۱۰۔ ۱۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے دل اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو (جب ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کرے گا) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں (بنے) ہوں گے یہ بڑی کامیابی ہے (اور اس ثمرہ اخرویہ کے علاوہ) ایک اور ثمرہ (دنیاوی) بھی ہے کہ تم اسکو بھی (خاص طور پر) پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتح یابی اور (اے پیغمبر ﷺ) آپ مؤمنین کو بشارت دے دیجئے۔

سب سے افضل اعمال

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى إِيمَانٌ لَا شَكٌّ فِيهِ وَغَزْوٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) سب سے افضل اعمال اللہ کے نزدیک (۱) وہ ایمان ہے جس میں شک کا کانٹا نہ ہو (۲) جہاد ہے جس میں کوئی خیانت نہ ہو (۳) اور حج مقبول ہے۔

جنت میں سو درجات بلند

(حدیث) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ رَسُولاً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ! فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾ قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ﴿الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو شخص اللہ کو رب ماننے پر راضی ہوا اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوا اور

حضرت محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہوا اس کیلئے جنت لازم ہو گئی (وہ یقیناً جنت میں جائے گا) حضرت ابو سعیدؓ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائیں تو آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا' پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا" دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں بندہ کے جنت میں سو درجات کا اضافہ کرتے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ ہے۔" حضرت ابو سعیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا بات ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

جنت کے ایک دروازہ کا نام باب الجہاد ہے

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُنْجِي اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ﴾

(رواہ احمد باسناد جید والحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) اللہ کے راستہ میں جہاد کیا کرو کیونکہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ "الجہاد فی سبیل اللہ" ہے اس (جہاد) کی برکت سے اللہ تعالیٰ غم اور پریشانی سے نجات عطاء فرماتے ہیں۔

مجاہد کی مثال

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَثَلُ الْمُجَاهِدِ [فِي سبيل اللهِ] كَمَثَلِ الصَّائِمِ نَهَارَهُ الْقَائِمِ لَيْلَهُ حَتَّى يَرْجِعَ مَتَى يَرْجِعُ﴾ (احمد و رجال اسنادہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال دن کو روزہ رکھنے اور رات نوافل پڑھنے والے کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ جہاد سے لوٹ آئے جب چاہے۔

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

(حدیث) حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے یہ حدیث اس وقت سنی جب دشمن کے بالمقابل تھے آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں تلے ہیں (یعنی جہاد میں تلوار چلانے سے بھی کھلتے ہیں) یہ ارشاد سن کر ایک خستہ حال شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے ابو موسیٰ کیا آپ نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ تو یہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور کہا میرا آپ لوگوں کو سلام ہو پھر اس نے اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی اور تلوار لیکر دشمن کی طرف چل پڑا حتیٰ کہ اس سے جہاد کیا اور شہید کر دیا گیا۔

جہاد کی صف میں کھڑا ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ)

(سورۃ الصف / ۴)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (خاص طور پر) پسند کرتے ہیں جو اس کے راستہ میں اس طرح سے مل کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے جس میں سیسہ پلایا گیا ہے۔

ساٹھ سال کی عبادت سے افضل

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّينَ سَنَةً﴾ (حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری)

(ترجمہ) آدمی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا اللہ تعالیٰ کے سامنے ساٹھ سال تک عبادت کرنے سے افضل ہے۔

حجر اسود کے پاس شبِ قدر گذارنے سے افضل

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ یہ حفاظتی فوج میں شامل تھے کہ انہوں نے ساحل سمندر سے کچھ گھبراہٹ محسوس کی پھر بتایا گیا کہ کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے تو صحابہ کی فوج پیچھے ہٹ گئی اور حضرت ابوہریرہؓ وہیں کھڑے رہے ایک صاحب نے پوچھا کہ اے ابوہریرہؓ؟ تم کیوں کھڑے ہوئے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اپ نے ارشاد فرمایا

﴿مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ﴾

(ابن حبان)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد میں) ایک گھڑی کھڑے ہونا حجر اسود کے پاس تمام شبِ قدر گذارنے سے افضل ہے۔

مخالف صفوں سے مقابلہ کے وقت دعا کا ثواب

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَقَلَّمَا تُرَدُّ عَلَى دَاعٍ دَعْوَتُهُ : عِنْدَ حُضُورِ النِّدَاءِ وَالصَّفُّ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾

(ابوداود' ابن خزیمہ' ابن حبان)

(ترجمہ) دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شاذو نادر ہی دعا کرنے والے کی دعا کو رد کیا جاتا ہے (۱) اذان کے وقت (۲) اور جہاد کی صف میں۔

جہاد میں زخمی ہونے کا ثواب

زخم سے کستوری کی خوشبو

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ﴾ وفي رواية ﴿كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ مِسْكٍ﴾
(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ہر وہ زخمی جس کو میدان جنگ میں زخم آیا ہو قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہو گا' اس کا رنگ تو خون کا ہو گا مگر خوشبو کستوری کی آتی ہو گی۔

کافر کو قتل کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظُهُ قَالَ: ﴿لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ الْمُسْلِمُ وَقَارَبَ. وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ. وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالشُّحُّ﴾ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ نَحْوَ الْحَاكِمِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ [فيه]: ﴿الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ﴾.
(مسلم، حاکم باسناد علی شرط مسلم)

(ترجمہ) کافر اور اس کا قاتل دونوں ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جمع نہیں رہیں گے۔

(تشریح) یعنی اگر کافر کا قاتل بشرطیکہ مسلمان ہو مگر گناہ کی سزا پانے کیلئے اس کو دوزخ میں ڈالا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے اس کافر کے ساتھ دوزخ میں نہیں رہے گا جہاں کافر جل رہا ہو گا بلکہ اس کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا تاکہ کافر یہ نہ کہے کہ میں تو دوزخ میں ہوں مگر دیکھو میرا قاتل جو دنیا میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا اور اسی بنا پر اس نے مجھے قتل کیا تھا وہ بھی دوزخ میں جل رہا ہے آج ہم اور وہ دونوں برابر ہیں اس کے ایمان اور قتل کے کارنامے نے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔

شہید فی سبیل اللہ کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾

(آل عمران / ۱۹۵)

(ترجمہ) سو جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں' اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے میں ضرور ان لوگوں کی تمام خطائیں معاف کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' یہ عوض ملے گا اللہ کے پاس سے' اور اللہ ہی کے پاس اچھا عوض ہے۔

شہداء کا محل

(حدیث) حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعَدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا لِي: أَمَّا هَذِهِ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ﴾

(رواہ البخاری فی حدیث)

(ترجمہ) میں نے آج رات خواب میں دو شخصوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور مجھے ایک درخت پر لے گئے پھر ایک محل میں داخل کیا یہ محل اتنا حسین تھا کہ میں نے اس سے زیادہ حسین کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں نے مجھے بتایا کہ یہ شہداء کا محل ہے۔

(فائدہ) انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں اس لئے یہ خواب حقیقت ہے ہمارے خوابوں کی طرح نہیں ہے۔ اور آپ ﷺ کو جو دو شخص خواب میں نظر آئے یہ دو فرشتے تھے۔

شہداء پر عذاب قبر کیوں نہیں ہوتا

(حدیث) حضرت راشد بن سعدؒ آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے کسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ باقی مومنین

پر ان کی قبروں میں آزمائش ہوتی ہے مگر شہید پر نہیں ہوتی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿كَفَى بِبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً﴾ (نسائی)

(ترجمہ) اس کے سر پر بطور آزمائش اور ابتلاء کے تلوار کی چمک ہی کافی ہے۔

دس مرتبہ شہید ہونے کی آرزو

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدَ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ [إِلَى] الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو یہ پسند کرے کہ وہ دوبارہ دنیا میں لوٹ جائے اور اس کو اس سب کچھ کا مالک بنا دیا جائے جو روئے زمین پر موجود ہے مگر شہید، کیونکہ وہ (جنت میں) اپنی جو شان و شوکت دیکھے گا اس کی وجہ سے یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے حتیٰ کہ دس مرتبہ شہید کر دیا جائے۔

(فائدہ) دس مرتبہ قتل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بار بار قتل کیا جائے بار بار زندہ کیا جائے تاکہ جنت میں اس کیلئے انعام و اکرام میں اور اضافہ ہو جائے۔ یہاں دس مرتبہ کا عدد کثرت کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

بڑے اجر کا مالک

(حدیث) حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں لوہے کے اسلحہ سے لیس ہو کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد میں چلا جاؤں یا پہلے اسلام کو قبول کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا پہلے اسلام لے آ پھر جہاد میں شامل ہو۔ چنانچہ وہ اسلام لے آیا پھر جہاد میں شامل ہوا اور شہید ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے عمل تو تھوڑا سا کیا مگر اجر بہت سا حاصل کر گیا۔ (بخاری)

(حدیث) حضرت شداد بن الہادؓ سے روایت ہے کہ دیہات کا ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت شریف میں حاضر ہوا آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کی پیروی شروع کر دی پھر عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو اپنے کسی صحابی کے سپرد کر دیا۔ پھر جب جنگ کا موقعہ آیا تو آنحضرت ﷺ نے مال غنیمت حاصل کیا اور اس کو تقسیم کیا تو اس شخص کا حصہ بھی نکالا چنانچہ جب اس کے ساتھیوں نے اس کا حصہ اس کے سپرد کیا جبکہ وہ ان کی عدم موجودگی میں ان کا پہرہ دیتا تھا جب وہ واپس آیا تو ساتھیوں نے اس کو اس کا حصہ دیدیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے ؟ انہوں نے بتایا کہ یہ تیرا حصہ ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے تیرے لئے تقسیم کیا ہے۔ اس نے وہ حصہ لے لیا اور لیکر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا اور عرض کیا یہ کیا ہے ؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ''یہ ایک حصہ ہے جو میں نے تیرے لئے تقسیم کر کے نکالا ہے''۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی اس لئے اتباع نہیں کی بلکہ میں نے اس لئے اتباع کی کہ یہاں پر مجھے تیر مارا جائے یہ بات کہتے ہوئے اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور میں شہید ہو جاؤں۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تم نے اللہ تعالیٰ سے سچ بولا ہے تو اللہ تعالیٰ تیری خواہش کو ضرور پورا کریں گے''۔ چنانچہ صحابہ کرام نے کچھ دیر آرام کیا پھر دشمن کے ساتھ جہاد کیلئے کھڑے ہو گئے چنانچہ اس شخص کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر پیش کیا گیا جبکہ اس کو وہیں پر تیر لگ چکا تھا جہاں کا اس نے اشارہ کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہ وہی شخص ہے ؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ بولا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تمنا کو پورا کر دیا پھر آنحضرت ﷺ نے اس کو اپنے جبہ میں کفنا دیا' پھر اپنے سامنے رکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی آپؐ کی اس نماز جنازہ میں جو دعا معلوم ہوئی وہ یہ تھی۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِراً فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْداً اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ

(ترجمہ) اے اللہ ! یہ آپ کا بندہ آپ کے راستہ میں سب کچھ چھوڑ کر نکلا تھا اور شہید کر دیا گیا میں اس کا گواہ ہوں۔

(نسائی)

حضرت انس بن نضر کی شجاعت

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اس پہلی جنگ میں شریک نہیں ہوا جس میں آپ نے مشرکین سے جنگ کی اگر اللہ تعالیٰ نے (اب کبھی) مجھے مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لیں گے میں کس بے جگری سے جان لڑاؤں گا۔ چنانچہ جب جنگ اُحد پیش آئی اور مسلمان بھاگ گئے اس وقت انہوں نے کہا اے اللہ! ان حضرات نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بیزار ہوں اور جو کچھ مشرکین نے (مسلمانوں کے ساتھ اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ تکلیف کا معاملہ) کیا ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ کہہ کر آپ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذؓ ان کے سامنے آئے تو ان سے فرمایا اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو کو احد پہاڑ کے پیچھے سے محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ! جو کچھ انس بن نضر نے شجاعت کے کارنامے دکھائے میں ان کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم نے ان پر اسی سے زائد تلوار کی ضربیں' نیزوں کے اور تیروں کے زخم دیکھے اور ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کو قتل کیا گیا تھا کہ مشرکین نے ان کے ناک کان زبان ہونٹ کاٹ دیئے تھے آنکھیں نکال دی تھیں اور ان کو کوئی پہچان نہ سکا حتیٰ کہ ان کی بہن نے ان کی انگلی کے ایک پورے سے پہچانا تھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ یہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ان کی اور ایسے ہی دوسرے مؤمنین کی شان میں نازل ہوئی تھی۔

(بخاری' مسلم)

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی شجاعت

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) میں نے حضرت جعفر کو ایک فرشتے کے ساتھ جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا ہے وہ خون آلود دو پروں کے ساتھ جہاں چاہتے تھے اڑتے پھرتے تھے (اور جنت کی سیر کر رہے تھے)۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ مُوتہ میں حضرت زید بن حارثہ کو سالار لشکر بنا کر روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر کو سپہ سالار بنا دینا اور اگر یہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو سالار بنا دینا چنانچہ حضرت زیدؓ نے علم اٹھایا اور وہ شہید ہو گئے پھر اس کو حضرت جعفر نے اٹھایا تو ان کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر انہوں نے اس کو بائیں ہاتھ میں اٹھایا تو وہ بھی کاٹ دیا گیا پھر آپ شہید کر دئے گئے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت جعفر کو تلاش کیا تو ان کو مقتولین میں پایا اور ان کے جسم پر نوے سے زائد زخم تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی جزاء عطاء فرمائی کہ ان کو باقی شہداء کی طرح احیاء مرزوقین میں شامل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی جزاء عطاء فرمائی کہ ان کے دونوں ہاتھوں کو دو پروں کے ساتھ تبدیل کر دیا وہ جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں اور جنت کے جون سے چاہتے ہیں پھل کھاتے ہیں۔ انہیں اسی (اڑنے کی) وجہ سے طیار کہا جاتا ہے (من المصنف)

فرشتوں کے پروں کے سائے میں

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ (شہادت کے بعد) میرے والد کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا ان کے بھی کافروں نے ناک کان ہونٹ زبان وغیرہ کاٹ ڈالے تھے جب ان کو حضور ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور میں ان کے چہرہ کو دیکھنے کے لئے پہنچا تو میری قوم نے مجھے (دیکھنے سے) منع کیا۔ اچانک حضور ﷺ نے ایک چیخنے والی خاتون کی آواز سنی تو بتایا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی ہیں یا بہن ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو (اللہ کے) فرشتوں نے تو ان پر (شہادت کے بعد سے اب تک) اپنے پروں کا سایہ کر رکھا ہے۔ (بخاری، مسلم)

شہید صحابی سے اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی

(حدیث) حضرت جابرؓ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب ان کو ان کے والد کا جنگ احد میں صدمہ پہنچا تو آنحضرت ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا

﴿يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللهُ لِأَبِيكَ﴾

قُلْتُ بَلَى ، قَالَ : ﴿مَا كَلَّمَ اللهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا ،

فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ ، قَالَ : يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً ، قَالَ : إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي (أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ) ( ) قَالَ : يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي فَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ) ( ) الْآيَةَ كُلَّهَا ﴿ترمذی وحسنہ وابن ماجہ والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) اے جابر! میں تمہیں اس بات کی اطلاع نہ کروں جو اللہ عزشانہ نے آپ کے والد سے ارشاد فرمائی ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ جس سے بھی ہم کلام ہوئے ہیں پردہ کے پیچھے سے ہوئے ہیں مگر تیرے والد کے ساتھ روبرو ہو کر کلام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عبداللہ میرے سامنے تمنا کرو میں تمہیں عطاء کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے رب! آپ مجھے زندگی دیدیں تاکہ میں آپ کی راہ میں دوبارہ شہید کیا جاؤں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات کا میری طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ موت کے بعد دنیا کی طرف واپسی نہیں ہوگی۔ تو انہوں نے عرض کیا یا رب پھر آپ میرے پیچھے رہ جانے والے (زندہ) حضرات کو میرا پیغام ہی پہنچا دیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ الآية) اور جو حضرات جہاد میں شہید کئے گئے ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں۔

فردوسِ اعلیٰ میں داخلہ

(حدیث) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ام حارثہ بن سراقہ ؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ مجھے حارثہ ؓ کے متعلق خبر نہیں دیتے یہ حضرت سراقہ جنگ بدر میں شہید کئے گئے تھے اگر یہ جنت میں داخل ہوئے ہیں تو میں صبر کرلوں گی اور اگر جنت میں نہیں گئے تو میں خوب روؤں گی؟ تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا اے ام حارثہ! جنت میں بہت سی جنتیں ہیں تیرا بیٹا ان میں سب سے اعلیٰ جنت (الفردوس الاعلیٰ) میں داخل کیا گیا ہے

شہداء کی ارواح جنت کی سیر کرتی ہیں

(حدیث) حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن مسعودؓ سے اس آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بھی اس آیت کے متعلق آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تھا (کہ وہ اللہ کے پاس کس طرح سے زندہ ہیں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ : هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا : أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَمْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا : يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا﴾ (مسلم)

(ترجمہ) ان کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہیں جن کے قمقمے عرش الٰہی کے ساتھ معلق ہیں یہ جہاں چاہتے ہیں جنت کی سیر کرتے ہیں پھر ان قمقموں میں لوٹ آتے ہیں۔ ان کی طرف اللہ عزوجل نے جھانک کر دیکھا اور پوچھا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اب کیا طلب کریں گے حالانکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے پھرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے تین مرتبہ سوال کیا تو جب انہوں نے دیکھا کہ مانگے بغیر جان نہیں چھوٹے گی تو عرض کیا کہ یارب! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں (مستقل طور پر) ہمارے اجسام میں لوٹا دیں حتیٰ کہ ہم آپ کی راہ میں ایک کے بعد دوسری مرتبہ قتل ہوتے رہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کو اب (جنت میں سب تمنائیں مل رہی ہیں اور ان پر خوش ہیں) کوئی حاجت باقی نہیں رہی تو ان کو (جنت میں) چھوڑ دیا گیا (اور وہ جنت میں عیش سے رہنے لگے)۔

اللہ تعالیٰ کا فخر

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

﴿عَجِبَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابُهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ﴾ (احمد' ابوداود' ابن حبان)

(ترجمہ) ہمارے رب تبارک و تعالیٰ نے اس آدمی کے فعل کو پسند کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کے ساتھیوں نے شکست کھائی (اور معرکہ چھوڑ کر فرار ہو گئے) اور اس نے کہا کہ بھاگنے کا اس پر کتنا بڑا گناہ ہو گا تو وہ (دشمن کے مقابلہ میں) لوٹ آیا حتیٰ کہ اس کو شہید کر دیا گیا تو اللہ عزوجل نے فرشتوں سے فرمایا کہ میرے بندہ کی طرف دیکھو جو انعام و اکرام میرے پاس ہیں ان میں رغبت کرتے ہوئے اور جو بھاگنے کی سزا میرے پاس ہے اس سے ڈرتے ہوئے کس طرح سے (دشمن کے مقابلہ میں اتر پڑا ہے) حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا گیا ہے اور شہادت سے سرفراز ہوا ہے۔

قیامت میں شہداء کی پیشی کا عجیب منظر

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِي سُيُوفِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ تَقْطُرُ دَمًا فَازْدَحَمُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيلَ : مَنْ هٰؤُلَاءِ قِيلَ : الشُّهَدَاءُ كَانُوا أَحْيَاءً مَرْزُوقِينَ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جب لوگ حساب کیلئے پیش ہوں گے تو ایک جماعت ایسی حاضر ہو گی جنہوں نے اپنی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھی ہوں گی جن سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے یہ جنت کے دروازہ پر ہجوم کر دیں گے' ان کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کون حضرات ہیں؟ تو جواب دیا جائے گا کہ یہ وہ زندہ شہداء ہیں جو رزق دئے جاتے تھے۔

شہید کے انعامات

(حدیث) حضرت عبادہ بن ثابت سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ : أَنْ يُغْفَرَ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَيَأْمَنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ ، وَيُوضَعَ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ ؛ الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، وَيُزَوَّجَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، وَيُشَفَّعَ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ﴾ . (احمد باسناد حسن)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہید کو سات انعامات عطاء کئے جاتے ہیں (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش کردی جاتی ہے (۲) اس کو جنت میں اس کا ٹھکانا دکھادیا جاتا ہے (۳) ایمان کی پوشاک پہنائی جاتی ہے (۴) عذاب قبر سے پناہ دیدی جاتی ہے (۵) قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے امن عطاء کیا جاتا ہے (۶) اس کے سر پر یاقوت کا تاج سجایا جاتا ہے اس کا ایک یاقوت بھی دنیاومافیہا سے بہتر ہے (۷) ۷۲ حور عین سے اس کی شادی کردی جاتی ہے اور اس کے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے متعلق اس کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

(حدیث) حضرت عتبہ بن عبدالسلمیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ ، فِي جَنَّةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ . وَرَجُلٌ فَرِقَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا ، جَاهَدَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَتِلْكَ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ وَبَعْضُهَا أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ ، وَرَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ﴾

(احمد باسناد صحیح، وابن حبان)

(ترجمہ) شہید یا مقتول تین قسم پر ہیں (۱) وہ مؤمن آدمی جس نے اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ جب دشمن سے سامنا ہوا ان سے جنگ کی حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا یہ ایسا شہید ہے جس کا امتحان کیا گیا ہے یہ اللہ کی جنت میں اس کے عرش کے نیچے ہوگا اس سے حضرات انبیاء کرام صرف درجہ نبوۃ کی وجہ سے فائق ہوں گے (۲) وہ آدمی جو اپنے متعلق گناہوں سے ڈر گیا اپنے مال اور جان کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کیا حتیٰ کہ دشمن کے سامنے جا کر اس سے جنگ کی اور شہید کر دیا گیا اس کی یہ شہادت اس کے گناہوں کو مٹا دے گی کیونکہ تلوار (اور آج کے دور میں گولہ بارود وغیرہ) گناہوں کو مٹانے والی ہے جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا اس کو داخل کیا جائے گا بلا شبہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے ساتھ اور بعض بعض سے افضل ہیں (۳) وہ آدمی جو منافق تھا اور اپنے مال اور جان کے سات جہاد میں شریک ہوا حتیٰ کہ دشمن سے مقابلہ کیا جہاد میں جنگ کی حتیٰ کہ مارا گیا یہ دوزخ میں داخل ہوگا کیونکہ (اس کی) تلوار (اور بندوق) منافقت کو ختم نہیں کرتی۔

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الشُّهَدَاءُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يُرِيدُ أَنْ يُقَاتِلَ وَلَا يُقْتَلَ يُكَثِّرُ سَوَادَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ كُلُّهَا وَأُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيُؤْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ [الأكبر] وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَحَلَّتْ عَلَيْهِ حُلَّةُ الْكَرَامَةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَالْخُلْدِ. وَالثَّانِي خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مُحْتَسِبًا يُرِيدُ أَنْ يَقْتُلَ وَلَا يُقْتَلَ فَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ كَانَتْ رُكْبَتُهُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ. وَالثَّالِثُ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مُحْتَسِبًا يُرِيدُ أَنْ يَقْتُلَ وَيُقْتَلَ فَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَاهِرًا سَيْفَهُ وَاضِعَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَالنَّاسُ جَاثُونَ عَلَى الرُّكَبِ يَقُولُ: أَلَا أَفْسِحُوا لَنَا قَدْ بَذَلْنَا دِمَاءَنَا وَأَمْوَالَنَا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قَالَ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ أَوْ لِنَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَزَحَلَ لَهُمْ عَنِ الطَّرِيقِ لِمَا يَرَى مِنْ وَاجِبِ حَقِّهِمْ، حَتَّى يَأْتُونَ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ تَحْتَ

الْعَرْشِ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا يَنْظُرُونَ كَيْفَ يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ لَا يَجِدُونَ غَمَّ الْمَوْتِ وَلَا يَغْتَمُّونَ فِي الْبَرْزَخِ وَلَا تُفْزِعُهُم الصَّيْحَةُ وَلَا يَهُمُّهُمْ الْحِسَابُ وَلَا الْمِيزَانُ وَلَا الصِّرَاطُ يَنْظُرُونَ كَيْفَ يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ وَلَا يَسْأَلُونَ شَيْئًا إِلَّا أُعْطُوا وَلَا يَشْفَعُونَ فِي شَيْءٍ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ وَيُعْطَوْنَ مِنَ الْجَنَّةِ مَا أَحَبُّوا وَيَتَبَوَّؤُونَ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَحَبُّوا﴾ (بزار وبیہقی باسنادھما)

(ترجمہ) شہداء کی تین اقسام ہیں (۱) وہ آدمی جو اپنی جان اور مال لیکر جہاد کیلئے نکلا اس کا مقصد صرف مسلمانوں کی فوج کی تعداد میں اضافہ کرنا تھا قتل کرنا یا شہید ہونا نہیں تھا' اگر یہ شخص اسی دوران میں مر گیا یا شہید کر دیا گیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے' عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جائے گا' (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ سے امن بخشا جائے گا' حور عین سے شادی کر دی جائے گی' بزرگی کی پوشاک پہنائی جائے گی اور سر پر وقار اور دائمی رہنے والا تاج رکھا جائے گا (۲) دوسرا شہید وہ ہے جو اللہ کی رضا کیلئے اپنی جان اور مال لیکر نکلا اس کا ارادہ یہ تھا کہ میں (کافروں وغیرہ کو) قتل کر دوں لیکن خود شہید نہ ہوں اگر یہ شخص (اسی حالت میں) فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو اس کے گھٹنے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے میں مقعد صدق میں ملیک مقتدر کے پاس ہوں گے (۳) تیسرا آدمی وہ ہے جو اللہ کی رضا کیلئے اپنی جان اور مال لیکر نکلا اس کا ارادہ (دشمنان خدا کو) قتل کرنے کا اور اپنے شہید ہونے کا تھا اگر یہ فوت ہوا یا قتل کیا گیا تو ایسے لوگ قیامت کے دن اپنی ننگی تلوار اپنے کندھوں پر رکھ کر پیش ہوں گے جبکہ لوگ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہوں گے یہ کہیں گے "سنو ہمارے لئے راستہ چھوڑ دو ہم نے اپنے خون اور اموال اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے قربان کئے تھے' رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ یہ بات حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن یا انبیاء میں سے کسی نبی سے بھی کہیں گے تو وہ بھی ان کیلئے راستہ سے ہٹ جائیں گے ان کے اس حق کو دیکھتے ہوئے جو ان کیلئے لازم ہوا حتیٰ کہ وہ عرش کیلئے نور کے منبروں کے پاس آئیں گے اور ان پر بیٹھ کر دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح سے فیصلے کئے جا رہے ہیں' یہ موت کا غم نہیں پائیں گے اور نہ برزخ میں غم اٹھائیں گے' نہ ان کو

قیامت کا صور گھبراہٹ میں ڈالے گا' نہ حساب اور میزان پریشان کرے گا' نہ پل صراط۔ یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ لوگوں کے درمیان کس طرح سے حساب کیا جارہا ہے' یہ جس شے کی طلب کریں گے ان کو عطاء کی جائے گی' جس کے متعلق شفاعت کریں گے قبول کی جائے گی' اور وہ جنت دی جائے گی جس کو یہ پسند کریں گے اور جنت میں جہاں چاہیں گے ٹھکانا بنائیں گے۔

شہید کا استقبال کرنے والی دو حوریں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے سامنے شہید کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَظَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾ (ابن ماجہ)

(ترجمہ) شہید کے خون کو ابھی زمین نے خشک نہیں کیا ہوتا کہ اس سے پہلے پہلے اس کی (جنت کی) دو بیویاں (حوریں) اس کے پاس دیکھ بھال کیلئے آجاتی ہیں گویا کہ وہ دونوں اس کی آیا ہیں جیسے انہوں نے اپنے بچوں کو ویران زمین میں کردیا ہو (اور اب ان تک پہنچی ہوں) ان دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

شہید جنت کے بادشاہ ہیں

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے خیمہ کے پاس سے گذرے جبکہ وہ اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا جو جہاد کی تیاری کررہے تھے اس دیہاتی نے خیمہ کا ایک کونہ اٹھا کر دیکھا اور کہا کہ کون ہے؟ تو اس کو بتایا گیا کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ ہیں جو جہاد کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو اس نے پوچھا کہ یہ مجاہد صحابہ کچھ دنیا بھی حاصل کریں گے؟ تو اس کو بتایا گیا کہ ہاں جو اموال غنیمت حاصل کریں گے ان کو (ان) مسلمانوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔ تو اس نے جاکر اپنا نوجوان اونٹ کھولا اور ان صحابہ کرام کے ساتھ چل پڑا یہ اپنے اونٹ کو آنحضرت ﷺ کے قریب کرتا تھا اور اس کے ساتھی اس کے اونٹ کو آنحضرت ﷺ سے دور

کر دیتے تھے تو آنحضرت ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا "اس کو میری خاطر چھوڑ دو مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ شخص تو جنت کے بادشاہوں میں سے ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ چنانچہ صحابہ کرام کا جب دشمنان خدا سے مقابلہ ہوا تو یہ شہید ہو گیا' آنحضرت ﷺ کو اس کے متعلق خبر دی گئی تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور مسکراتے ہوئے اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے پھر اس سے مونہہ موڑ لیا۔ ہم نے عرض یارسول اللہ! ہم نے تو آپ کو خوشی سے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا پھر آپ نے اس سے مونہہ کیوں پھیر لیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم نے مجھے مسرور ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کی روح کی بڑی تکریم فرمائی ہے' اور اس سے میرا مونہہ موڑنا اس وجہ سے ہے کہ اس کی بیوی حور عین ابھی اس وقت اس کے سر کے پاس آکر بیٹھی ہے۔ (بیہقی باسناد حسن)

اونچے بالاخانوں میں مقاماتِ شہداء

(حدیث) حضرت نعیم بن ہمارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ شہداء میں سے افضل کون سا شہید ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الَّذِينَ إِن يَلْقَوْا فِي الصَّفِّ لَا يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا أُولَئِكَ يَنْطَلِقُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَا مِنَ الْجَنَّةِ وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ﴾ (رواہ احمد وابو یعلی باسنادین جیدین)

(ترجمہ) وہ لوگ (افضل الشہداء) ہیں کہ جب وہ صف جہاد میں دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں تو واپس نہیں مڑتے حتیٰ کہ شہید کر دئے جائیں انہیں لوگوں کو جنت میں بلند و بالاخانوں میں داخل کیا جائے گا' ان کو دیکھ کر رب تعالیٰ ہنس دیں گے اور جب دنیا میں تیرا رب کسی کو دیکھ کر ہنس دے تو اس پر کوئی حساب و کتاب نہیں ہو گا۔

(فائدہ) ہنسنے کا مطلب خوش ہونا اور راضی ہونا ہے واللہ اعلم۔

ابواب تلاوت قرآن

تلاوت، سیکھنا، سکھانا، سننا، مختلف سورتوں کی تلاوت وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخلاص کے ساتھ قرآن سیکھنے' سکھانے تلاوت کرنے اور سننے کا ثواب

(اضافہ از مترجم) تلاوت حفظ اور متعلقاتِ حفظ و تلاوت کے متعلق چودہ ابواب پر تفصیل ملاحظہ کرنے کیلئے اس موضوع کی نفیس اور جامع کتاب "فضائل حفظ القرآن" ملاحظہ فرمائیں۔ حفظ و تلاوت اور متعلقات پر سب سے زیادہ جامع اور مدلل کتاب ہے (مترجم)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ) (سورۃ البقرہ /۱۲۱)

(ترجمہ) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ لوگ اس کو اس طرح سے پڑھتے ہیں جس طرح سے اس کی تلاوت کا حق ہے' یہی لوگ اس پر ایمان لانے والے ہیں۔

(إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ. لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا. فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ. وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ. وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا

2

لُغُوبٌ)   (سورۃ فاطر / ۲۹۔۳۵)

(ترجمہ) جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت (مع العمل) کرتے رہتے ہیں' اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں' اور جو کچھ ہم نے ان کو عطاء فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں' اور ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی' تاکہ ان کو ان کی اجرتیں (بھی) پوری (پوری) دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (بھی) دیں بے شک وہ بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔ اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر اتاری ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی (حالت کی) پوری خبر رکھنے والا ہے خوب دیکھنے والا ہے۔ پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (تمام دنیا کے) بندوں میں سے پسند فرمایا' پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں' اور بعضے ان میں متوسط درجہ کے ہیں اور بعضے ان میں خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے۔ جنتیں ہیں ہمیشہ رہنے کی جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے (اور) ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔ اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (رنج و غم) کو دور کیا' بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے' جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا' جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔

(اللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ ذَلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ [وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ)

(سورۃ الزمر / ۲۳)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے یا بار بار دہرائی گئی ہے جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

قرآن شفاعت کرے گا

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد

فرماتے ہوئے سنا

اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهٖ (مسلم)

(ترجمہ) قرآن کی تلاوت کیا کرو' پس بے شک قرآن مجید اپنے اصحاب (تلاوت اور عمل کرنے والوں) کے لئے قیامت کے روز شفیع (شفاعت کرنے والا) بن کر آئے گا۔

(فائدہ) محدثین فرماتے ہیں بلکہ احادیث میں بھی آتا ہے کہ قرآن مجید کو ایک صورت عطاء کی جائے گی جیسے بندوں کے اعمال کو شکل وصورت عطاء ہو گی اور اس کو لوگ دیکھیں گے پس یہ قیامت کے روز اپنے قارئین اور اپنے ساتھ مشغول ہونیو الوں کے لئے شفاعت کرے گا جو اس پر عمل بھی کرتے ہوں گے۔

حافظ قرآن دس دوزخیوں کو جنت میں لے جائے گا

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ (1) النَّارُ﴾ (ترمذی' ابن ماجہ باسناد ہما)

(ترجمہ) جس شخص قرآن شریف پڑھا پھر اس کو خوب یاد کر لیا' اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام' اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں جنت میں داخل کریں گے اور اس کے گھر کے ایسے دس افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول کریں گے جن کیلئے جہنم واجب ہو چکی تھی۔

قرآن کے معلمین اور متعلمین امت کے بہترین افراد ہیں

(حدیث) حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خیر کم من تعلم القرآن وعلمه (بخاری مسلم)

(ترجمہ) تم میں سب سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

(فائدہ) قرآن مجید کو کلام اللہ ہونے کی حیثیت سے جب دوسرے کلاموں پر اس طرح کی فوقیت اور فضیلت حاصل ہے جس طرح کی اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا سیکھنا سکھانا دوسرے تمام اچھے کاموں سے افضل واشرف ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے اہم پیغمبرانہ وظیفہ وحی کے ذریعہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ سے لینا' اس کی حکمت کا سمجھنا اور دوسروں تک اس کو پہنچانا اور اس کو سکھانا تھا' اس لئے اب قیامت تک جو بندہ قرآن مجید کے سیکھنے سکھانے کو اپنا مشغلہ اور وظیفہ بنائے گا وہ گویا رسول اللہ ﷺ کے خاص مشن کا علمبردار اور خادم ہوگا۔ اور اس کو آنحضرت ﷺ سے خاص الخاص نسبت حاصل ہوگی۔ اس بناء پر قرآن پاک کے متعلم اور معلم کو سب سے افضل اور اشرف ہونا ہی چاہئے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہے جبکہ قرآن مجید کا یہ سیکھنا سکھانا اخلاص کے ساتھ اور اللہ کے لئے ہو' اگر بد قسمتی سے کسی دنیاوی غرض کے لئے قرآن سیکھنے سکھانے کو کوئی اپنا پیشہ بنائے تو حدیث پاک میں ہے کہ وہ ان بد نصیبوں میں سے ہوگا جو سب سے پہلے جہنم میں جھونکے جائیں گے اور اس کا اولین ایندھن بنیں گے۔

ایک آیت کا سیکھنا سو نفل رکعت سے افضل ہے

(حدیث) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یا ابا ذر لان تغدو فتعلم آیة من کتاب الله خیر لك من ان تصلی مائة رکعة ولان تغدو فتعلم بابا من العلم عمل به اولم یعمل به خیر لك من ان تصلی الف رکعة (ابن ماجہ باسناد حسن)

(ترجمہ) اے ابوذر! تیرے لئے بہتر ہے کہ تو صبح کرے اور کتاب اللہ سے کوئی آیت سیکھے اس سے کہ تو سو رکعات (نفل) پڑھے۔ اور تیرے لئے بہتر ہے کہ تو صبح کرے پس علم (دین وشریعت) کا کوئی باب سیکھے چاہے اس پر عمل کیا یا نہ کیا اس سے کہ تو ہزار رکعات (نفل) ادا کرے۔

(فائدہ) اس حدیث میں متعلم قرآن اور متعلم علم دین کی فضیلت کا بیان ہے۔ قرآن پاک کی کسی آیت کا سیکھنا عام ہے کہ ناظرہ ہو یا حفظ معنی سمجھ کر یا بے سمجھے سو نفل رکعات پڑھنے سے افضل ہے اور ناظرہ کی بجائے حفظ کرنا افضل ہے کیونکہ اس کے

ساتھ حفظ کے دوسرے فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ اسی طرح دین کا کوئی مسئلہ سیکھنا بھی ہزار رکعات نفل سے بہتر ہے۔

حافظ کے والدین کا انعام

سورج سے زیادہ روشن اور حسین تاج

(حدیث) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سرور کونین ﷺ سے یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

من قرأ القرآن وعمل به البس والداه تاجا يوم القيامة ضوء ه احسن من ضوء الشمس فى بيوت الدنيا لو كانت فيكم فما ظنكم بالذى عمل بهذا

(ابوداود' حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے جس کی روشنی اس سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہے جو دنیا کے گھروں میں ہے اگر وہ تاج تم میں ہوتا۔ پس اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس نے خود (قرآن کو پڑھا اور) اس پر عمل کیا۔

حافظ قرآن کے والدین کے لئے جنت کے دو انمول لباس اور نور کا تاج

(حدیث) حضرت عبداللہ اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات کا ارشاد گرامی ہے۔

من قرأ القرآن وتعلمه وعمل به البس يوم القيامة تاجا من نوره ضوء ه مثل ضوء القمر ويكسى والداه حلتان لاتقوم لهما الدنيا فيقولان بما كسينا هذا فيقال باخذ ولدكما القرآن

(حاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) جس آدمی نے قرآن سیکھا اور سکھایا اور اس پر عمل کیا قیامت والے دن اس کو ایسے نور کا تاج پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی چاند کی روشنی کی مانند ہوگی۔ اور اس کے والدین کو ایسی دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی جن کی پوری دنیا بھی قیمت نہیں لگا سکتی۔

پس اس کے والدین (ان کو پہننے کے بعد) کہیں گے ہمیں کس چیز کے بدلے میں یہ (انمول لباس) پہنائے گئے ہیں ؟ تو (ان سے) کہا جائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن سیکھنے کے بدلہ میں)۔

(فائدہ) ان مذکورہ احادیث میں اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم اور حفظ کرانے کی تعلیم دلانے پر والدین کے لئے عظیم الشان انعامات اور بشارات بیان کی گئی ہیں ہم نے ان احادیث شریفہ کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ والدین جب اس کتاب کا مطالعہ کریں تو جہاں ان کو اپنی حفاظ اولاد کے لئے بیش بہا انعام واکرام کا علم ہو وہاں ان کو یہ بھی علم ہو جائے کہ ان کا اپنا کتنا عظیم مرتبہ ہے یہ خود اور کتنے بڑے اکرام وانعام کے مستحق ہیں جو اپنی اولاد کو اس بیش قدر سرمایہ (حفظ قرآن) کی تعلیم دلاتے ہیں۔ اسی طرح ان احادیث کے عموم میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو حفظ کی تعلیم کے لئے کسی کی سرپرستی کرتے ہیں۔ کسی طالب دین یا مدرسہ کی سرپرستی کرتے ہیں۔ نیز جو فضائل حفاظ کو حاصل ہیں یہ ایک وجہ سے حفاظ کے والدین کے فضائل بھی ہیں۔

جنت کے انتہائی درجات کے حصول کا ذریعہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا﴾

(ابو داود' ابن ماجہ' ابن حبان' ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) صاحب قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور (جنت کے درجات کی طرف) چڑھ اور اس طرح سے ٹھہر ٹھہر کے پڑھ جس طرح سے تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا' تیری جنت اس آخری آیت پر ہوگی (جس کی تو تلاوت کر کے وہاں تک) پہنچے گا۔

(فائدہ) ابو سلیمان خطابی رحمتہ اللہ علیہ معالم السنن میں فرماتے ہیں کہ ایک حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ قرآن کریم کی آیات کی تعداد جنت کے درجات کے بقدر ہے چنانچہ قاری قرآن سے کہا جائے گا جنت کے درجات کی طرف اس کے بقدر چڑھتا جا جتنا تو نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ پس جو شخص پورا قرآن پاک پڑھے گا وہ آخرت میں جنت کے سب سے اوپر کے درجہ کو حاصل کر لے گا' اور جو اس کا کچھ حصہ تلاوت

کرے گا اس کا جنت کے درجات میں اسی کے بقدر حصول ہو گا چنانچہ اس کا انتہائی مقام وہی ہو گا جتنا اس نے اس وقت قرأت قرآن کی ہو گی۔ (منہ)

دو قسم کے لوگ قابل رشک ہیں

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ : يَا لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُهْلِكُهُ(۲) فِي الْحَقِّ ، فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ﴾ (بخاری)

(ترجمہ) دو قسم کے لوگوں پر ہی رشک کیا جا سکتا ہے (۱) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ اس کو رات دن تلاوت کرتا ہو' اس کو اس کے کسی پڑوسی نے سنا اور کہا کاش کہ میں بھی ایسی (نعمت) دیا جاتا جیسی فلاں شخص کو حاصل ہوئی ہے اور ایسا ہی عمل کرتا جس طرح کا وہ کرتا ہے' (۲) وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو حق کے راستہ میں خرچ کرتا ہو' (اس کو دیکھ کر) ایک آدمی نے کہا کاش کہ میں بھی (ایسا مال) دیا جاتا جیسا کہ وہ فلاں شخص کو دیا گیا پھر میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا کہ وہ کر رہا ہے۔

حافظ قیامت میں کستوری کے ٹیلہ پر' اور حساب و خوف سے بری ہو گا

(حدیث) حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا

ثلاثة لا يهو لم الفزع الاكبر ولا ينا لهم الحساب هم على كثيب من مسك حتى يفرغ من حساب الخلائق رجل قرأ القرآن ابتغاء وجه الله وام به قوما وهم راضون

(ترجمہ) تین آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہو گا نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا اتنے میں کہ مخلوق اپنے حساب کتاب سے فارغ ہو یہ مشک کے ٹیلہ پر

تفریح کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ واسطے قرآن شریف پڑھا اور قوم کی امامت کی اس حال میں کہ قوم اس پر راضی تھی۔ اور مؤذن جو محض اللہ کی رضا کے لئے پانچ نمازوں کے لئے اذان دے' اور وہ غلام جس نے اپنے اور اپنے رب کی عبادت کو بطریق احسن ادا کیا اور اپنے اور اپنے مالکوں کی خدمت بھی احسن طریقہ سے انجام دی۔

(فائدہ) اس حدیث میں قرآن پڑھنے والے کے لئے (جس میں حافظ قرآن بدرجہ اولی داخل ہے) اس کے لئے تین انعام بیان کئے گئے ہیں ایک یہ کہ اس ہولناک' نفسا نفسی کے دن میں ان کو کوئی خوف نہ ہوگا دوم یہ کہ ان کو مشک کے ٹیلہ پر تفریح کے لئے بٹھایا جائے گا جبکہ دوسرے بہت سے لوگ قسم و قسم کی مصیبتوں اور عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ تلاوت کرنے والے (حفاظ قرآن وغیرہ) سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

فرشتے قرآن سن رہے تھے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے ایک رات اپنے اصطبل میں قرآن شریف کی تلاوت کی تو ان کا گھوڑا خوب بدکنے لگا' انہوں نے پھر تلاوت کی تو وہ پھر بدکنے لگا' انہوں نے پھر تلاوت کی تو وہ پھر بدکنے لگا۔ حضرت اسید نے فرمایا کہ مجھے ڈر لاحق ہو گیا کہ یہ (میرے بیٹے) یحیٰی کو نہ روند ڈالے۔ چنانچہ میں گھوڑے کی طرف اٹھ گیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر کوئی سائبان جیسی چیز ہے جس میں شمع کی طرح (کی روشنیاں) نظر آ رہی تھیں (یہ دیکھتے ہی دیکھتے) یہ فضا کی طرف بلند ہو گئیں حتیٰ کہ میری نظر سے اوجھل ہو گئیں۔ حضرت اسید فرماتے ہیں کہ میں صبح سویرے رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں رات کے درمیانے حصہ میں اپنے اصطبل میں قرآن کی تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا بدکنے لگا۔ (یہ بات سن کر) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابن حضیر! پھر پڑھو یہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا تو وہ پھر بدکنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابن حضیر پھر پڑھو۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا تو وہ پھر بدکنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابن حضیر پھر پڑھو تو میں نے پھر پڑھا تو وہ پھر بدکنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابن حضیر پھر پڑھو یہ

فرماتے ہیں کہ میں واپس آگیا (میرا بیٹا) یحییٰ اس (گھوڑے) کے قریب تھا میں ڈر رہا تھا کہ وہ اس کو روند ڈالے گا چنانچہ میں نے ایک سائبان کی طرح کا کچھ دیکھا جس میں شمعوں کی طرح (کی روشنیاں) تھیں جو فضا میں بلند ہوگئیں حتیٰ کہ میری نظر سے اوجھل ہوگئیں تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ فرشتے تھے تیری تلاوت قرآن سننے آئے تھے اگر تو پڑھتا رہتا تو دوسرے لوگ بھی (تیری اس حالت کو) دیکھ لیتے جس کو تو ان سے چھپا رہا ہے۔ (بخاری، مسلم وہذا لفظہ)

معلّمین و متعلّمین پر نزول رحمت اور ان کا مقربین الٰہی میں ذکر

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدار سونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ (مسلم)

(ترجمہ) کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں اس کی درس و تدریس کے لئے جمع نہیں ہوتی مگر ان پر سکینت (اور اطمینان) نازل ہوتا ہے، اور رحمت چھا جاتی ہے، اور (رحمت و مغفرت طلب کرنے والے اور تلاوت قرآن سننے والے) فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقرب فرشتوں میں فرماتے ہیں۔

(فائدہ) جو قوم مساجد و مدارس وغیرہ میں تلاوت قرآن کے لئے یا اس کی درس و تدریس (حفظ، ناظرہ یا معانی و تفسیر قرآن کی تعلیم و تعلّم) کے لئے جمع ہو ان کو مذکورہ بالا انعام واکرام حاصل ہوتے ہیں کتنی عظیم ہے وہ جماعت جو اس کے لئے مساجد میں بیٹھے اور ان پر رحمت اور سکینت کی بارش ہو، ان کے ارد گرد فرشتے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ اپنے مقرب ترین فرشتے (جو عرش کرسی ملأ اعلیٰ اور حظیرۃ القدس وغیرہ مقدس مقامات پر موجود ہیں) ان کے سامنے ان کا ذکر مبارک کریں کتنا ہی بڑا اعزاز و انعام ہے اللہ تعالیٰ سب کو حاصل کرنے کی سعادت عطاء فرمائیں۔

قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول (الم) حرف، الف حرف، و لام حرف، و ميم حرف

(ترجمہ) جس شخص نے کتاب اللہ سے کوئی حرف پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ (سارا) الم ایک حرف ہے (بلکہ) الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت پر (کم از کم) دس نیکیاں ملتی ہیں۔

قرآن کے عجائبات اور فوائد

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَاقْبَلُوا مَأْدُبَتَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَنَجَاةٌ لِمَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبُ وَلَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَلَا تَخْلَقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، اُتْلُوهُ فَإِنَّ اللهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلَاوَتِهِ كُلَّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ آلم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ وَلَامٌ وَمِيمٌ﴾. (رواہ الحاکم وصحح اسنادہ)

(ترجمہ) یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقریب کا کھانا ہے تم اپنی پورے کوشش سے اس تقریب کے کھانے کی طرف متوجہ رہو، بلاشبہ یہ قرآن اللہ کا عہد ہے، نور مبین ہے، نفع بخش شفاء ہے، جو اس سے چمٹا رہے گا اس کیلئے (عذاب الٰہی سے) پناہ ہوگی، جو اس کی پیروی کرے گا اس کیلئے نجات ہوگی،

اس کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے، بار بار پڑھنے سے لطفِ تلاوت کم نہ ہوگا، اس کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کی تلاوت پر تمہیں دس نیکیاں عطاء

کرے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ " الم " ایک حرف ہے بلکہ الف (ایک حرف) ہے، لام (ایک حرف) ہے، م (ایک حرف) ہے۔

قیامت کے دن روشنی

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ وَمَنْ تَلاهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾. (احمد من طریق عبّاد بن میسرہ عن الحسن)

(ترجمہ) جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت سنی اس کیلئے ایسی نیکی لکھی جائے گی جو دو چند ہوتی رہے گی اور جس نے خود تلاوت کی تو یہ آیت اس کیلئے قیامت کے دن روشنی بنے گی۔

تلاوت کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مثل المؤمن الذى يقرأ القرآن كمثل الا ترجة طعمها طيب وريحها طيب ومثل المؤمن الذى لا يقرأ القرآن كمثل التمرة طعمها طيب ولا يح لها، ومثل المنافق الذى يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب و طعمها مر ومثل المنافق الذى لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج (ایک عمدہ اور کثیر الفوائد پھل) کی طرح ہے جس کا ذائقہ اور خوشبو پاکیزہ اور عمدہ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے مگر اس میں خوشبو نہیں۔ اور منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے (پھولوں کے اس) گلدستہ کی مانند ہے جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور قرآن کی تلاوت نہ کرنے والے منافق کی مثال اندرائن (حنظل کے پھل) کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی انتہائی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔

(فائدہ) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کے فائدہ میں لکھتے ہیں کہ مقصود اس حدیث سے غیر محسوس شے کو محسوس کے ساتھ تشبیہ دینا ہے تاکہ ذہن میں کلام پاک کے پڑھنے اور نہ پڑھنے کا فرق سہولت سے آجائے ورنہ ظاہر ہے کہ کلام پاک کی حلاوت و مہک سے کیا نسبت ترنج و کھجور کو' اگرچہ ان اشیاء کے ساتھ تشبیہ میں خاص نکات بھی ہیں جو علوم نبویہ کی وسعت کی طرف مشیر ہیں۔ مثلاً ترنج ہی کو لیجئے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے' معدہ صاف کرتا ہے' ہضم میں قوت دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے منافع ہیں کہ قراءت قرآن شریف کے ساتھ خاص مناسبت رکھتے ہیں مثلاً منہ کا خوشبودار ہونا' باطن کا صاف ہونا' روحانیت میں قوت پیدا ہونا۔ یہ منافع تلاوت میں ہیں جو پہلے منافع کے ساتھ بہت ہی مشابہت رکھتے ہیں۔ ایک خاص اثر ترنج میں یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ جس گھر میں ترنج ہو وہاں جن نہیں جاسکتا' اگر یہ صحیح ہے تو پھر کلام پاک کے ساتھ خاص مشابہت ہے (جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں تلاوت ہو وہاں جنات نہیں آسکتے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے احیاء (یعنی احیاء العلوم للغزالیؒ) میں نقل کیا ہے کہ تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں (۱) مسواک (۲) روزہ (۳) تلاوت کلام اللہ شریف کی (فضائل القرآن)

حافظ غیر حافظ سے افضل ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا یہ گنتی کے چند حضرات تھے ان سے پوچھا کہ تم نے کتنا قرآن شریف پڑھا ہے اسی طرح سے ہر آدمی سے فرداً فرداً پوچھا کہ اس کے پاس قرآن پاک کا کتنا حصہ (حفظ) ہے؟ پھر آپ ﷺ ان میں کے سب سے کم عمر کے آدمی کے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس قرآن کا کتنا حصہ (حفظ شدہ) ہے؟ اس نے عرض کیا اتنا اور اتنا اور سورۃ بقرہ بھی (حفظ ہے)۔ تو آپ نے فرمایا تجھے سورۃ البقرہ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ چلے جاؤ تم ان سب کے امیر لشکر ہو۔ تو ان کے بڑے حضرات میں سے ایک صحابی نے عرض کیا اللہ کی قسم مجھے سورۃ البقرہ کو حفظ کرنے سے کسی چیز نے منع نہیں کیا تھا سوائے اس کے کہ مجھے خوف تھا کہ میں اس کا پوری طرح سے حق نہیں ادا کر سکوں گا؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

: ﴿تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَؤُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكاً يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ﴾ (ترمذی وحسنہ وابن حبان)

(ترجمہ) قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کو (آگے دوسروں کو) پڑھاؤ اور بلا شبہ قرآن کریم کی مثال اس شخص کے لئے جو اس کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور اس کی تلاوت کرتا ہے کستوری سے بھرے ہوئے اس چمڑے کے برتن کی مثل ہے جس سے ہر جگہ میں خوشبو مہکتی ہو' اور جو اس کو سیکھے پھر اس حالت میں سو جائے کہ قرآن اس کے دل میں محفوظ ہو اس کی مثال چمڑے کے اس برتن کی مثل ہے جس کی کستوری کو ڈھانپ دیا گیا ہو۔

ماہر قرآن مقرب فرشتوں کے ساتھ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ . وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ﴾ (بخاری مسلم)

(ترجمہ) جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو (اور اس کی وجہ سے اس کو حفظ یا ناظرہ کی حالت میں بہتر طریقہ پر اور بے تکلف رواں پڑھتا ہو) وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہو گا جو میر منشی اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوہرا اجر ملتا ہے۔

(فائدہ) ماہر وہ کہلاتا ہے جس کو یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی خوب ہو اور اگر معانی اور مراد پر بھی قادر ہو تو پھر سبحان اللہ 'فرشتوں کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں اور یہ بھی اس کا نقل کرنے والا اور پہنچانے والا ہے تو گویا دونوں ایک مسلک پر ہیں یا یہ کہ میدان حشر میں ان کے ساتھ اجتماع ہو گا اور نیک کار اور میر منشی فرشتوں کے ساتھ ماہر قرآن کا ہونا بھی بہت بڑا اعزاز ہے۔

حافظ قرآن حامل علوم نبوت

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں

من قرا القرآن فقد استدرج النبوة بین جنبیه غیر انه لا یوحی الیه لا ینبغی لصاحب القرآن ان یحد مع من حد ولا یجهل مع من یجهل وفی جوفه کلام الله

(ترجمہ) جس آدمی نے قرآن کریم پڑھا اس نے علوم نبوت (قرآن) کو اپنی پسلیوں کے درمیان (دل میں) لے لیا گو اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ حافظ اور عالم قرآن علوم نبوت (قرآن) کو حاصل کر لینے والا ہے' اس لئے اس کو لازم ہے کہ علوم نبوت کے شایان شان اعمال سرانجام دے اور برے اعمال سے احتراز کرے۔

رات کی عبادت کے برابر ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ حَافَظَ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ﴾

(ابن خزیمہ والحاکم وقال صحیح علی شرطھما)

(ترجمہ) جس شخص نے ان فرض نمازوں کی حفاظت کی (ہمیشہ ادا کرتا رہا) اس کو غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ اور جس نے رات کے وقت سو آیات تلاوت کیں وہ عبادت گذاروں میں سے لکھا جائے گا۔

قرب خداوندی حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوتے میں اللہ عزوجل کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یارب! سب سے افضل طریقہ کونسا ہے جس کے ذریعہ سے آپ کی بارگاہ کا قرب حاصل کرنے والے قرب حاصل کرتے ہیں؟ اللہ

تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے احمد میرے کلام کے ساتھ۔ (میرا قرب حاصل کرنا) میں نے عرض کیا اے رب! سمجھ کر یا بے سمجھے (تلاوت کرنے پر بھی)؟ تو فرمایا سمجھ کر بھی اور بے سمجھے بھی۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلَاۃَ بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ ﴾ وَفِی رِوَایَۃٍ ﴿فَنِصْفُھَا لِی وَنِصْفُھَا لِعَبْدِی فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ قَالَ اللّٰہُ حَمِدَنِی عَبْدِی، فَإِذَا قَالَ: الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ، قَالَ: أَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِی، فَإِذَا قَالَ: مَالِکِ یَوْمِ الدِّینِ، قَالَ: مَجَّدَنِی عَبْدِی، وَإِذَا قَالَ: إِیَّاکَ نَعْبُدُ وَإِیَّاکَ نَسْتَعِینُ، قَالَ: ھٰذَا بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ أَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّینَ، قَالَ ھٰذَا لِعَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف و نصف کر دیا ہے اور میرے بندہ کی وہ دعا قبول ہو گی جو وہ طلب کرے گا' جب بندہ "الحمد للہ رب العالمین" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری حمد ادا کی' پھر جب وہ "الرحمن الرحیم" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور جب وہ "ایاك نعبد و ایاك نستعین" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہے اور میرے بندے کیلئے ہے جو کچھ وہ طلب کرے گا' پس جب وہ "اھدنا الصراط المستقیم' صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرے بندے کیلئے ہے جو کچھ وہ سوال کرے۔

(فائدہ) اس حدیث سے غیر مقلدین نے اپنا یہ مسئلہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نماز میں مقتدی کو بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے حالانکہ اس میں مقتدی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور دوسری احادیث میں مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی تعلیم بھی موجود ہے مگر یہ غیر مقلدین ان سب احادیث کا انکار کرتے ہیں اور اپنی سمجھ کو دین بنا کر احادیث کی من مانی تشریحات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطاء فرمائیں۔

سورۂ فاتحہ کی شان

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک حضرت جبریل نے اوپر سے ایک آواز سنی تو اپنا سر اٹھا کر فرمایا کہ آج آسمان کا ایک ایسا دروازہ (کھلا) ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ فرشتہ زمین کی طرف نازل ہوا ہے جو آج کے سوا کبھی نازل نہیں ہوا چنانچہ اس فرشتہ نے آکر سلام کیا اور عرض کیا (یارسول اللہ!) آپ دونوروں کے ساتھ خوش ہو جائیں جو صرف آپ کو عطاء کئے گئے ہیں آپ سے پہلے یہ دونوں کسی نبی کو عطاء نہیں کئے گئے (۱) فاتحہ الکتاب اور (۲) سورہ بقرہ کی آخری آیات

سورۃ فاتحہ قرآن عظیم ہے

(حدیث) حضرت ابو سعید بن المعلیؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا رسول خدا ﷺ نے مجھے بلایا تو میں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں نماز میں مصروف تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا "استجیبوا للہ وللرسول اذا دعا کم" اللہ کو اور اس کے رسول کو لبیک کہو جب وہ تمہیں بلائیں۔ پھر ارشاد فرمایا میں تمہیں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے ایک سورۃ کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم الشان سورت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے پکڑ لیا جب ہم نکلنے کے قریب ہو گئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کی سب سے بڑی سورۃ کی تعلیم دوں گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ فاتحہ کی یہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جانے والی ہیں اور یہی قرآن عظیم ہیں جو مجھے

ہی عطاء کی گئی ہیں)۔ (بخاری)

سورۃ بقرہ کی تلاوت کا ثواب

تین دن تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي بَيْتِهِ لَيْلاً لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ﴾ (صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) ہر شے کا بلند حصہ ہوتا ہے قرآن پاک کا بلند حصہ سورۃ بقرہ ہے جس نے اس کو رات کے وقت اپنے گھر میں تلاوت کیا اس کے گھر میں تین رات تک شیطان داخل نہیں ہو سکتا اور جس نے اس کو دن کے وقت تلاوت کیا تو شیطان اس کے گھر میں تین دن تک داخل نہیں ہو سکتا۔

بڑی شان والی آیت

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ﴾ قُلْتُ: (اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ﴿لِيَهْنَكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَزَادَ ﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لِهَذِهِ الْآيَةِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ﴾. (مسلم)

اے ابو المنذر! تمہیں معلوم ہے کہ تیرے پاس کتاب اللہ کی کونسی آیت سب سے بڑی شان والی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے ابو المنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔

(فائدہ) اور امام احمد نے اس حدیث کو سند صحیح روایت کیا اور اس جملہ کا اضافہ ذکر کیا

کہ "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس اللہ جل شانہ کی تقدیس بیان کرتی ہے۔"

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک انہوں نے اوپر سے ایک آواز سنی تو اپنا سر اٹھا کر فرمایا کہ آج آسمان کا ایک ایسا دروازہ (کھلا) ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو حضرت جبریلؑ نے فرمایا کہ یہ فرشتہ جو زمین کی طرف نازل ہوا ہے آج کے سوا کبھی نازل نہیں ہوا چنانچہ اس فرشتہ نے آکر سلام کیا اور عرض کیا (یارسول اللہ!) آپ دونوروں کے ساتھ خوش ہو جائیں جو صرف آپ کو عطاء کئے گئے ہیں آپ سے پہلے یہ دونوں کسی نبی کو عطاء نہیں کئے گئے (۱) فاتحۃ الکتاب اور (۲) سورۂ بقرہ کی آخری آیات (آمن الرسول سے آخر سورت تک)

گھر میں شیطان کا داخلہ بند

(حدیث) حضرت نعمان بن   سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ﴾ (ترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان والحاکم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس سے دو آیات نازل فرمائیں جن پر سورۂ بقرہ کو ختم کیا ہے ان کو جس گھر میں تین رات تک پڑھا جائے گا اس میں شیطان داخل نہیں ہو سکے گا۔

عرش کے خزانہ سے اتاری گئی ہیں

(حدیث) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أَعْطَانِيهِمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ﴾

(حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیات پر ختم کیا ہے جو مجھے عرش کے نیچے کے خزانہ سے عطاء فرمائی ہیں تم خود بھی ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ دونوں عبادت بھی ہیں قرآن بھی ہیں اور دعا بھی ہیں۔

سورۃ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿أقْرَؤوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَؤوا الزَّهْرَاوَيْنِ ( ) الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ ( ) تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أقْرَؤوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ﴾

(مسلم شریف)

(ترجمہ) تم قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا' ان دو نورانی سورتوں (یعنی) سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس حالت میں آئیں گی گویا کہ یہ دو بادل ہیں یا دو حصے ہیں جنہوں نے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں اور اپنے پڑھنے والوں کے حق میں شفاعت میں لگی ہوئی ہیں۔ سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور چھوڑنا حسرت ہے اور اس کی تلاوت کرنے کی لوگوں میں ہمت نہیں ہے۔ حضرت معاویہ بن سلامؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہاں باطل لوگوں سے مراد جادوگر ہیں۔

سورۃ کہف کی تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَرَأَ الْكَهْفَ كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ

عَلَيْهِ وَمَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كُتِبَ فِي رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

(رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) جس نے سورہ کہف کو اسی طرح سے تلاوت کیا جس طرح سے نازل کی گئی ہے (یعنی تجوید کے ساتھ پڑھا) تو یہ اس کیلئے روز قیامت میں نور ہوگی اس کے مقام سے لیکر مکہ تک 'اور جس نے اس کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال کا ظہور ہو گیا تو دجال کا اس پر غلبہ نہ ہو سکے گا۔ اور جس نے وضو کیا پھر یہ دعا پڑھی سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك تو اس کو ایک صحیفہ میں لکھ کر اس پر مہر لگادی جائے گی جس کو قیامت تک کیلئے نہیں کھولا جائے گا (اور قیامت کے دن اس کو کھول کر اس کی برکت پڑھنے والے کی مغفرت کر دی جائے گی انشاء اللہ)۔

سورۃ یٰس کی تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَذِرْوَتُهُ نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُونَ مَلَكًا وَاسْتُخْرِجَتْ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَوُصِلَتْ بِهَا - أَوْ فَوُصِلَتْ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ - وَيٰسٓ قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللّٰهَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ﴾

(احمد واللفظ لہ وروی ابو داود والنسائی وابن ماجہ والحاکم)

(ترجمہ) سورۃ بقرہ قرآن پاک کی چوٹی اور اس کی بلندی ہے 'اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی فرشتے نازل ہوتے تھے۔ " الله لا اله الا هو الحی القیوم" کو عرش کے نیچے سے نکالا گیا اور سورۃ بقرہ میں شامل کیا 'اور سورہ یٰس قرآن کا دل ہے جو شخص بھی اللہ اور آخرت کے لئے اس کی تلاوت کرے گا اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

دس دفعہ قرآن پاک پڑھنے کے برابر ثواب

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ
وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كُتِبَ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ﴾ زَادَ فِي رِوَايَةٍ
﴿دُونَ يٰسٓ﴾ قَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيثٌ غَرِيبٌ (ترمذی وقال حدیث غریب)

(ترجمہ) ہر شے کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یس ہے' جس نے یس کی تلاوت کی اس کیلئے اس کی تلاوت کے بدلہ میں دس مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کا ثواب لکھا جائے گا۔

سورۃ دخان کی تلاوت کا ثواب

ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ﴾

(ترمذی باسنادہ)

(ترجمہ) جس نے رات کے وقت سورۃ دخان کی تلاوت کی وہ صبح کو اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے استغفار کر رہے ہوں گے۔

سورۃ ملک کی تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

(ابوداود والترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) قرآن کریم میں تیس آیات کی ایک سورۃ ہے یہ انسان کیلئے اتنا شفاعت کرتی ہے کہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے یہ سورت "تبارك الذی بیده الملك" ہے۔

عذاب قبر سے نجات کاذریعہ

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جس شخص نے ہر رات سورۃ " تبارك الذی بیده الملك" کی تلاوت کی اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے عذاب قبر کو روک دیں گے، ہم (صحابہ کرام نے) رسول خدا ﷺ کے زمانہ میں اس سورۃ کا نام "المانعه" (روکنے والی) رکھا ہوا تھا، یہ قرآن کریم میں ایسی سورت ہے جس نے اس کو رات کے وقت تلاوت کیا اس نے بہت زیادہ عمل کیا اور بہت بہتر عمل کیا۔

(نسائی والحاکم و قال صحیح الاسناد)

قبر سے سورۃ ملک پڑھنے والے کی آواز آرہی تھی

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نے کسی قبر پر اپنا خیمہ لگایا اس کو علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے حالانکہ وہ ایک انسان کی قبر تھی جو اس میں سورت ملک کی تلاوت کر رہا تھا حتیٰ کہ اس (مردہ) نے سورت ملک پوری تلاوت کر دی، یہ صحابی حضور ﷺ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگا لیا حالانکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے مگر وہاں پر ایک انسان کی قبر تھی جو سورۃ الملک کی تلاوت کر رہا تھا حتیٰ کہ اس نے پوری سورۃ پڑھ ڈالی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" یہ مانعہ ہے 'نجات' دینے والی ہے جس نے اس کو عذاب قبر سے نجات دلائی ہے"۔ (ترمذی باسنادہ)

قل ھو اللہ احد

اذا زلزلت

قل یا ایھا الکافرون

اذا جاء نصر اللہ کا ثواب

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک شخص سے پوچھا "اے فلان! کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ، اور میرے پاس اتنا حق مہر بھی نہیں کہ میں اس سے نکاح

کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا "کیا تیرے پاس" قل هو الله احد نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں (مجھے یاد ہے) آپ ﷺ نے فرمایا یہ (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس "اذا جاء نصر الله والفتح" نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے"۔ آپ نے فرمایا "کیا تیرے پاس "قل یا ایها الکافرون" نہیں ہے تو اس نے کہا کیوں نہیں (یہ بھی مجھے یاد ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تیرے پاس" "اذا زلزلت الارض" نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں (یہ بھی مجھے یاد ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے تم شادی کرلو تم شادی کرلو۔ (ترمذی وقال حدیث حسن)

قل هوا الله احد کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَيعجزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ﴾ قَالُوا: وَكَيْفَ يُقْرَأُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ﴿(قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَزَّأَ الْقُرْآنَ بِثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) جُزْأً مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ﴾

(مسلم)

(ترجمہ) کیا تم میں سے ہر ایک اس سے عاجز ہے کہ وہ ہر رات ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تہائی قرآن کیسے تلاوت کیا جاسکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "قل هو الله احد" تہائی قرآن کے برابر ہے۔

جنت میں ایک محل ملے گا

(حدیث) حضرت معاذ بن انس الجہنیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ﴾ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذًا نَسْتَكْثِرَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿اللهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ﴾ ۔

(احمد باسنادہ)

جس شخص نے قل ھو اللہ احد کی تلاوت کی اور اس کو دس مرتبہ ختم کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنادیں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ پھر تو ہم بہت سے محل بنوالیں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے بھی زیادہ اور بہت پاکیزہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو چھوٹے سے لشکر میں سالار مقرر کر کے روانہ کیا یہ شخص اپنے لشکریوں کو نماز میں قرآن پڑھ کر سناتا تھا اور ہر رکعت کو قل ھو اللہ احد کے ساتھ ختم کرتا تھا۔ جب یہ حضرات واپس لوٹے تو اس کا آنحضرت ﷺ کے سامنے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا چنانچہ انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا اس لئے کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی قراءت کروں تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے (اس کی وجہ سے) محبت کرتا ہے"۔

(بخاری، مسلم)

پچاس سال کے گناہ معاف

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ﴾

(ترمذی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے روزانہ سو مرتبہ "قل ھو اللہ احد" کی تلاوت کی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں ہاں اگر قرضہ ہو تو (وہ معاف نہیں ہوگا جب تک کہ قرض خواہ اس کو معاف نہ کرے گا)۔

آخری دو سورتوں کا ثواب اور فضیلت

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ (قل أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَلَفْظُهُ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ : ﴿يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا﴾ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ : قَالَ : كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ ( ) اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ : ﴿يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا﴾ فَعَلَّمَنِي (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) .

(مسلم وابو داود)

(ترجمہ) تم نے دیکھا نہیں ان آیات کو جو آج رات نازل ہوئی ہیں ان کی مثال نہیں دیکھی گئی "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس"۔

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اقْرَأْ يَا جَابِرُ﴾ فَقُلْتُ : مَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ؟ قَالَ : ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ : ﴿اقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا﴾

"اے جابر پڑھو" میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" تو میں نے ان کو پڑھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو پڑھتے رہنا ایسی سورتوں کی مثل تم ہرگز نہ پڑھو گے۔

(نسائی، ابن حبان)

ابواب ذکر اللہ

ذکر اللہ، کلمہ طیبہ، تسبیح
مختلف سورتوں، مختلف
کلمات ذکر، دعاء، استغفار
درود و سلام وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ سبحانہ کو یاد کرنے کا ثواب

مغفرت اور اجر عظیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
(وَالذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)
(سورۃ الاحزاب / ۳۵)
(ترجمہ) اور بکثرت خدا کی یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

بخیل، بزدل اور عبادت میں سست شخص کیلئے ذکر خدا نعم البدل ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
: ﴿مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ﴾ . (طبرانی، بزار باسناد ہما)
(ترجمہ) جو شخص اس سے عاجز ہو کہ وہ رات کو عبادت کی مشقت برداشت نہیں کر سکتا اور مال کے صدقہ کرنے میں بخل کرتا ہے اور دشمن خدا کے مقابلہ میں جہاد کرنے میں بزدلی دکھاتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے یاد کرتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿يَقُولُ اللهُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي

فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے اپنے متعلق گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اکیلے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اکیلے یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس (بندہ کی) جماعت سے بہتر ہوتی ہے۔ اگر کوئی بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔

(فائدہ) یہاں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے آنے کا مطلب اللہ کی رحمت کا آنا اور اللہ کا اس بندے کی طرف بندے سے زیادہ متوجہ ہونا ہے (واللہ اعلم)۔

سب اعمال سے افضل، پاکیزہ اور بلند اللہ کا ذکر ہے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ ، فَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ وَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ﴾ ، قَالُوا : بَلَى قَالَ : ﴿ذِكْرُ اللهِ﴾ ، قَالَ مُعَاذٌ : مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ .

(احمد باسناد حسن والترمذی وابن ماجہ والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک ان سب اعمال سے زیادہ پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات بلند کرنے میں سب سے اعلیٰ وارفع ہو اور تمہارے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو اور تمہارے دشمن خدا کے مقابلہ کرنے سے افضل ہو کہ وہ تمہاری گردنیں ماریں

اور تم ان کی گردنیں مارو ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور ارشاد فرمائیں)۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (وہ) اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی شئے اللہ کے ذکر کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

نورِ عرش میں روپوش شخص

(حدیث) حضرت ابوالمخارقؒ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِرَجُلٍ مُغَيَّبٍ فِي نُورِ الْعَرْشِ﴾ قُلْتُ : مَنْ هٰذَا ؟ مَلَكٌ ؟ قِيلَ : لا. قلت : نَبِيٌّ ؟ قِيلَ : لا ، قُلْتُ : مَنْ هُوَ ؟ قَالَ : هٰذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَقَلْبُهُ مُعَلَّق بِالْمَسَاجِدِ وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لِوَالِدَيْهِ﴾ (کتاب الذکر ابن ابی الدنیا : مرسل)

(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں ایک شخص کے پاس سے گذرا جو عرش کے نور میں چھپا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے ؟ کوئی فرشتہ ہے ؟ عرض کیا گیا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا پھر کوئی نبی ہے ؟ عرض کیا گیا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر کون ہے ؟ تو اس نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے دنیا میں جس کی زبان اللہ کے ذکر میں مصروف رہتی تھی اور اس کا دل مسجد سے اٹکا رہتا تھا اور اس نے اپنے والدین کو کبھی برا بھلا نہیں کہا تھا۔

دنیا اور آخرت کی خوبیوں کا مالک کون ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَرْبَعٌ مِنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْأٰخِرَةِ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ حُوْبًا فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ﴾
(طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) چار خصلتیں ایسی ہیں جو جس شخص کو عطاء کی گئیں تو بلا شبہ اس کو دنیا اور آخرت کی خوبی عطاء کی گئی (۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن (۴) ایسی بیوی جو اپنے بدن اور خاوند کے مال میں گناہ کی

مرتکب نہ ہو۔

سخی افضل ہے یاذکر اللہ کرنے والا

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حَجْرِهِ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَآخَرُ يَذْكُرُ اللهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ أَفْضَلَ﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) اگر ایک آدمی کی جھولی میں مال و دولت ہو اور وہ اس کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا افضل ہو گا۔

اہل جنت کو صرف یہ حسرت ہو گی

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ تَعَالَى فِيهَا﴾

(طبرانی بیہقی فی الشعب باسناد جید)

(ترجمہ) اہل جنت کو صرف ان اوقات کے خالی گذرنے پر حسرت ہو گی جن میں انہوں نے (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا تھا (دین کے سب کام اللہ کی یاد میں شامل ہیں جو دین کے علاوہ کے کاموں میں وقت ضائع کرے گا اس پر جنت میں حسرت کرے گا کہ کاش میں ان اوقات کو بھی اللہ کی یاد میں صرف کرتا)۔

ذکر نہ کرنا اللہ کی ناشکری ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : يَا بْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِذَا ذَكَرْتَنِي شَكَرْتَنِي وَإِذَا نَسِيتَنِي كَفَرْتَنِي﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب مجھے بھول جاتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے (یعنی میری نعمت سے غافل ہو جاتا ہے)۔

ذکر کا حلقہ بنانے اور ذکر کیلئے جمع ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں

(حدیث) حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے ایک حلقہ کے پاس سے گذرے اور پوچھا آپ حضرات کیوں بیٹھے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر حمد بجالا رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی اور اس کی وجہ سے ہم پر احسان فرمایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ خدا کی قسم کیا تمہیں اسی چیز نے یہاں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے یہاں بیٹھے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں سے تہمت کے خیال سے قسم نہیں لی بلکہ میرے پاس حضرت جبریل تشریف لائے اور بتلایا کہ اللہ جل شانہ تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کر رہے ہیں۔ (مسلم)

مجالس ذکر تلاش کرنے والے فرشتے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

«إِنَّ لِلّٰهِ
مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى تَنَادَوْا هَلُمُّوْا إِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوْا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا

وَأَكْبَرَ لَكَ تَسْبِيحاً، فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِيْ؟فَيَقُولُونَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟فَيَقُولُونَ لاَ وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا، فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَباً وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟فَيَقُولُونَ مِنَ النَّارِ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ رَأَوْهَا؟فَيَقُولُونَ لاَ وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَاراً وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ فِيهِمْ فُلاَنٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، فَيَقُولُ: هُمُ الْقَوْمُ لاَ يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے (بہت سے) فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں یہ لوگوں کے اعمالنامہ لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں' یہ راستوں میں گھومتے ہوئے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں' بس جب کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ آؤ اپنی ضرورت یہاں موجود ہے تو وہ ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں سے چھپالیتے ہیں' اور ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے جبکہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ تو وہ بتاتے ہیں کہ آپ کی تسبیح' تکبیر' تعریف اور بزرگی بیان کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی عبادت بھی

---

[1] مسند احمد' بخاری' مسلم' ترمذی' ابن حبان' حلیہ ابو نعیم (مت) کنز العمال ۷ر۱۷۴۲' نسائی ۳ر۴۳' مسند احمد ار ۲۲۱' ۲۵۲' ۲ر ۲۵۲' دارمی ۲ر ۳۱۷' مستدرک ۲ر۳۲۱' طبرانی کبیر ۱۰ر۱۷۲' شعب الایمان ۳۴۱' ابن حبان ۲۳۴۳' مجمع الزوائد ۹ر ۲۴' ترغیب و ترھیب ۲ر ۳۹۸' ابن کثیر۶ر ۳۱' بغوی ۵ر ۲۷۵' شرح السنہ ۳ر ۱۴۷' مشکوٰۃ ۲۲۶۷' زہد ابن مبارک ص ۳۴۳' اتحاف السادۃ ۳ر۳۹' ۲۵۷' ۵ر ۹' ۹ر۳۵' مغنی عن حمل الاسفار ار ۱۷۲' بدایہ والنہایہ ار ۵۳' ۵۴' ۵ر ۲۷۵' ابن ابی شیبہ ۲ر ۵۱۷' ۸ر ۴۷۳' کشف الخفاء ار ۱۸۳' تہذیب تاریخ دمشق ۷ر ۲۳۶' طبقات اصفہان ۲ر ۲۰۵' اللآلی مصنوعہ ار ۳۶

خوب کریں، بزرگی بھی خوب بیان کریں اور تسبیح بھی خوب کہیں۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں اچھا یہ بتلاؤ وہ مجھ سے کیا طلب کرتے تھے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت طلب کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ کی قسم اے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں اگر یہ لوگ اس کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت کرنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں نہیں قسم بخدا انہوں نے اس کو نہیں دیکھا، تو اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں ان کی کیا حالت ہوگی اگر وہ اس کو دیکھ لیں؟ تو وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس سے خوب بھاگنے والے اور خوب ڈرنے والے ہوں۔
تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے ۔ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے فلاں آدمی ان ذاکرین سے نہیں تھا اس کو تو اس کی کوئی مجبوری لائی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یہ ذاکرین ایسی قوم ہیں کہ ان کا ہم نشین محروم نہیں ہوگا۔

مجلس ذکر میں شریک ہونے والوں کی بخشش

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَغْفُورًا لكم قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ﴾ (احمد وابو یعلی والطبرانی وفی اسنادہ میمون المرائی وبقیۃ رجالہ ثقات ولہ شواہد)

(ترجمہ) جو جماعت بھی صرف اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کیلئے اللہ کے ذکر کیلئے جمع ہوتی ہے تو ان کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ تم اس حالت میں یہاں سے مجلس برخاست کرو گے کہ تمہارے گناہ معاف کردئے گئے ہوں گے اور تمہارے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو چکے ہوں گے۔

قیامت کے دن قابل رشک لوگ

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ﴾ قَالَ : فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ قَالَ : هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُونَهُ﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) روز قیامت اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو اٹھائیں گے جن کے چہروں میں نور چمکتا ہوگا' لؤلؤ کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے' لوگ ان کو دیکھ کر رشک کریں گے حالانکہ نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء' یہ ارشاد سن کر ایک دیہاتی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کیا یارسول اللہ ! آپ ان کی تعریف کو ذکر کریں تاکہ ہم بھی پہچانیں کہ یہ کون لوگ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ آپس میں اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے حالانکہ مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اور مختلف شہروں کے رہنے والے ہوں گے' اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہوں

گے اور اسی کا ذکر کریں گے۔

مقرب فرشتوں میں اللہ تعالیٰ اِن حضرات کا تذکرہ کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ گواہی دی کہ آپ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُم الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے بیٹھتی ہے اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس رہنے والے (مقرب فرشتوں میں) کرتے ہیں۔

کلمہ طیبہ پڑھنے کا ثواب

کلمہ طیبہ کا وزن

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿قَالَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ بِهِ ، قَالَ : قُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ : يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ : هٰذَا ، قَالَ : قُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، قَالَ : إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخُصُّنِي بِهِ ، قَالَ : يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ فِي كِفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِي كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾

(نسائی وابن حبان والحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! مجھے ایسا ذکر سکھائیں جس کے ساتھ میں آپ کی یاد کیا کروں اور اس کے ساتھ آپ سے مانگا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لا الہ الا اللہ" کہا کرو حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! یہ ذکر تو

آپ کے سب بندے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لا الہ الا اللہ" کہو۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا میں ایسے ذکر کا مطالبہ کرتا ہوں جو صرف میرے لئے ہی مخصوص ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور دوسرے پلڑے میں " لا الہ الا اللہ " کو رکھ دیا جائے تو ان پر " لا الہ الا اللہ " (کا پلڑا) بھاری ہو جائے۔

افضل الذکر افضل الدعاء

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾

(ابن ماجہ 'نسائی' ابن حبان والحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) سب سے افضل ذکر "لا الہ الا اللہ " ہے اور سب سے افضل دعا "الحمد للہ" ہے۔

آسمان کے سب دروازے کھل جاتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا قَالَ عَبْدٌ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ﴾ (ترمذی و قال حدیث حسن)

(ترجمہ) جب کوئی مسلمان "لا الہ الا اللہ " کہتا ہے تو آسمان کے (سب) دروازے کھل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کا یہ ذکر عرش تک جا پہنچتا ہے۔ یہ فضیلت اس بندے کے ذکر کو اس وقت تک حاصل رہتی ہے جب تک وہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

کلمہ طیبہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے

(حدیث) حضرت یعلیٰ بن شدادؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو شداد بن اوس نے حدیث بیان کی جبکہ اس وقت حضرت عبادہ بن صامتؓ موجود تھے اور اس کی تصدیق فرمائی فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے پوچھا آپ لوگوں میں کوئی غیر (یعنی یہودی یا عیسائی) تو نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ!

تو آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا اپنے ہاتھ اٹھالو اور ''لا الہ الا اللہ'' کہو' تو ہم نے کچھ دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ پڑھتے رہے) پھر آپ نے ارشاد فرمایا ''الحمد للہ'' اے اللہ آپ نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس پر جنت کا وعدہ فرمایا اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو اور خوش ہو جاؤ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تم سب کی مغفرت فرمادی۔ (چھوٹے بڑے سب گناہ بخش دیئے)۔ (مسند احمد باسناد حسن)

کلمہ طیبہ کی گواہی دینا جنت کی چابی ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾۔ (احمد وبزار باسنادھما)

(ترجمہ) جنت کی چابیاں ''لا الہ الا اللہ'' کی گواہی دینا ہے۔

عرش الٰہی کے سامنے کا ستون بخشش کی شفاعت کرتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَمُودًا مِنْ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ الْعَرْشِ ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ اهْتَزَّ ذَلِكَ الْعَمُودُ ، فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْكُنْ فَيَقُولُ : كَيْفَ أَسْكُنُ وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِهَا فَيَقُولُ : إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ فَيَسْكُنُ عِنْدَ ذَلِكَ﴾ (مسند بزار باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے' جب بندہ ''لا الہ الا اللہ'' کہتا ہے تو یہ ستون ہلنے لگ جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ رک جاؤ وہ عرض کرتا ہے کیسے رک جاؤں حالانکہ آپ نے اس کے پڑھنے والے کی بخشش نہیں کی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میں نے اس کی بخشش کر دی تو وہ اس وقت جا کے سکون اختیار کرتا ہے۔''

گناہوں کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا طَمَسَتْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى تَسْكُنَ إِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ﴾ (مسند ابو یعلی باسنادہ)

(ترجمہ) جو مسلمان بھی رات کے یا دن کے لمحہ میں "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے اس کے اعمال نامہ سے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور ان کی جگہ اتنی ہی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

کلمہ کا ورد رکھنے والوں پر موت، قبر اور حشر میں کوئی وحشت نہیں ہوگی

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَيْسَ عَلٰى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُورِهِمْ وَلَا مَنْشَرِهِمْ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ يَنْفُضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُؤُوسِهِمْ وَيَقُولُونَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِيِّ ﴿لَيْسَ عَلٰى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْشَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا عِنْدَ الْقَبْرِ﴾ (طبرانی وبیہقی فی الشعب باسنادہما)

(ترجمہ) اہل "لا الہ الا اللہ" پر ان کی قبروں میں اور ان کے قبروں سے اٹھنے میں کوئی وحشت نہیں ہوگی، اور گویا کہ میں کلمہ پڑھنے والوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن (سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا) اور طبرانی کی حدیث میں یوں ہے کہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" کا ذکر کرنے والوں پر نہ تو موت کے وقت وحشت ہوگی اور نہ قبر میں۔

اس شخص کیلئے جہنم کی آگ حرام ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سوار تھے اور حضرت معاذؓ ان کے ردیف تھے (یعنی آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے) آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا اے معاذ بن جبل! معاذؓ نے عرض کیا لبیك یارسول الله وسعدیك تین مرتبہ یہی کہا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ﴾ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا ؟ قَالَ : ﴿إِذًا يَتَّكِلُوا﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے سچے دل سے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کردیں گے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں اس بات کی لوگوں کو خبر نہ کردوں تاکہ وہ خوش ہوجائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تو لوگ اس پر بھروسہ کرلیں گے (باقی نیک اعمال چھوڑدیں گے جو ان کیلئے جنت میں ترقی درجات کا سبب بننے والے ہیں)۔

گناہوں کے (۹۹) رجسٹروں پر کلمہ کا وزن بڑھ جائے گا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللهَ يَسْتَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا ؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ ؟ فَيَقُولُ : لَا يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ : أَفَلَكَ عُذْرٌ ؟ فَقَالَ : لَا يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى : بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بِطَاقَةً فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ : أَحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ ؟ فَقَالَ : فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ﴾

(ترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو روز قیامت تمام مخلوقات کے

سامنے پیش کریں گے اور اس کے سامنے (۹۹) رجسٹر (گناہوں کے) کھول کر رکھ دیں گے ہر رجسٹر تاحد نظر طویل ہوگا پھر پوچھیں گے کیا تم ان گناہوں سے کسی کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے کراماً کاتبین نے تجھ پر کوئی ظلم تو نہیں کیا؟ وہ عرض کرے گا نہیں یارب! پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تجھے کوئی عذر معذرت کرنی ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں یارب! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں تیری ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے تجھ پر آج کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا چنانچہ کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ لکھا ہوگا تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے وزن کو دیکھنے کے لئے آگے ہو۔ تو وہ عرض کرے گا یارب! یہ ایک کاغذ کا ٹکڑا ان رجسٹروں کے مقابلہ میں کیا وزن رکھتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا چنانچہ وہ تمام رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور وہ کاغذ کا پرزہ بھاری ہو جائے گا کیونکہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی شے وزنی نہیں ہو سکتی۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کا ثواب

(حدیث) حضرت یعقوب بن عاصم نبی پاک ﷺ کے دو صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُخْلِصًا بِهَا رُوْحُهٗ مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبُهٗ نَاطِقًا بِهَا لِسَانُهٗ إِلَّا فَتَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّمَاءَ فَتْقًا حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى قَائِلِهَا وَحَقٌّ لِعَبْدٍ نَظَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَهٗ سُؤْلَهٗ﴾ (نسائی)

(ترجمہ) جب کوئی بندہ اخلاص دل اور صدق دل سے زبان کے ساتھ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کیلئے آسمان کو شق کر کے اس کے پڑھنے والے پر نگاہ ڈالتے ہیں اور بندہ اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں تو اس کیلئے اس

کی طلب اور سوال کو پورا کردیں۔

کوئی گناہ باقی نہیں رہتا

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَمْ يَسْبِقْهَا عَمَلٌ وَلَمْ يَبْقَ مَعَهَا سَيِّئَةٌ﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير پڑھا تو اس کے اس عمل سے کوئی (اور نیک) عمل سبقت نہیں لے جا سکتا اور نہ ہی اس کے پڑھنے کے ساتھ کوئی گناہ باقی رہ سکتا ہے۔

مذکورہ کلمہ دس مرتبہ پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جس آدمی نے دس مرتبہ " لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير " پڑھا وہ ایسے شخص کی مثل ہو گیا جس نے اولاد اسماعیلؑ میں کے دس غلام آزاد کیے ہوں۔

مذکورہ کلمہ سو مرتبہ ایک دن میں پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلَ عَشْرِ

رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جس شخص ایک دن سو مرتبہ " لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير " پڑھا تو یہ دس غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کیلئے اس روز شیطان کے سامنے ڈھال بنے گا حتی کہ شام ہو جائے۔ اور اس شخص سے زیادہ افضل عمل اور کسی کا نہ ہوگا مگر اس شخص کا جس نے اس سے زیادہ عمل کیا ہو۔

دو لاکھ نیکیاں حاصل کرنے کا کلمہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَي أَلْفِ حَسَنَةٍ﴾. (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے " لا اله الا الله وحده لا شريك له احدا صمدا لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد" (کو ایک مرتبہ) پڑھا تو اس کیلئے دو لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(فائدہ) اور جس نے یہ کلمہ دس مرتبہ پڑھا اس کے اعمالنامہ میں بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

جنت میں داخل کرانے والا کلمہ

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا يُرِيدُ بِهَا إِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے " لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لايموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير " کو پڑھا اور مقصود اس سے اللہ کی رضا تھی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کلمہ کے طفیل جنات النعیم میں داخل کریں گے۔

سبحان اللہ وبحمدہ کا ثواب

ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

﴿مَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ﴾

(بزار باسناد جید)

(ترجمہ) جس شخص نے " سبحان اللہ وبحمدہ " پڑھا اس کیلئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ جاتا ہے۔

روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ﴾

(مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے دن میں سو مرتبہ " سبحان اللہ وبحمدہ " کہا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، میزان اعمال میں بھاری ہیں، رحمٰن کو بہت پسند ہیں اور وہ "سبحان الله وبحمده (اور) سبحان الله العظیم ہیں"۔

سبحان الله والحمد الله ولا اله الا الله والله اکبر کا ثواب

(حدیث) جناب ابومالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا﴾ (مسلم)

(ترجمہ) صفائی ایمان کا حصہ ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان الله والحمد للہ آسمان اور زمین کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، اور قرآن تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ یا تو وہ اپنے آپ کو (شریعت کی پیروی کرکے اس کے ہاتھوں اپنے آپ کو گویا کہ) بیچ کر (دوزخ کی آگ سے) آزاد کرالیتا ہے (یا اپنی نفسانی خواہشات پر چل کر شریعت کی مخالفت کرکے) اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالدیتا ہے۔

دوزخ سے حفاظت والے اعمال

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ

كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهِيَ عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلاثُمِئَةِ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ﴾

(مسلم)

(ترجمہ) اولاد آدم میں ہر انسان کو (۳۶۰) جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے پس جس شخص نے "اللہ اکبر" کہا "الحمد للہ" کہا "لا الہ الا اللہ" کہا "سبحان اللہ" کہا "استغفر اللہ" کہا اور مسلمانوں کے راستہ سے روڑا پتھر ہٹایا' کانٹا اور ہڈی ہٹائی' یا نیکی کا حکم کیا' یا برائی سے روکا تو ان نیک کاموں کو تین سو ساٹھ (اعضاء کے شکرانہ) کے بدلہ میں شمار کیا جائے گا اور وہ اس حالت میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کر لیا ہو گا۔

ساری دنیا سے زیادہ قیمتی کلمہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(ترجمہ) میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہوں تو یہ مجھے اس (دنیا) اور اس سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا امت محمدیہ کیلئے ایک پیغام

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جس شب مجھے معراج کرائی گئی میری حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی

انہوں نے مجھ سے فرمایا اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو اس کی اطلاع دینا کہ جنت کی زمین زرخیز چٹیل میدان ہے، شیریں پانی ہے مگر اس پر کوئی درخت وغیرہ نہیں ہے اور اس پر درخت لگانا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ سے حاصل ہوتا ہے۔

نیکیوں کی بخشش اور گناہوں کی معافی

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰہَ اصْطَفَی مِنَ الْکَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَۃً وَحُطَّتْ عَنْہُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَۃً وَمَنْ قَالَ: اللّٰہُ أَکْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ کُتِبَتْ لَہٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَۃً وَحُطَّتْ عَنْہُ ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَۃً﴾

(احمد، نسائی والحاکم بنحوہ وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار جملے منتخب کئے ہیں (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر پس جس شخص نے سبحان اللہ کہا اس کیلئے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے بیس گناہ مٹائے جائیں گے۔ اور جس نے اللہ اکبر کہا اس کیلئے بھی ایسا ہی ثواب ہے، اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کیلئے بھی ایسا ہی ثواب ہے اور جس نے اپنی طرف سے الحمدللہ رب العالمین کہا اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس گناہ مٹائے جائیں گے۔

خیر سے لبریز کلمات

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے قرآن یاد کرنے کی بہت کوشش کرلی مگر یاد نہیں ہو سکا لہٰذا آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیدیں جو مجھے قرآن کی تلاوت کی جگہ کفایت کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہو تو اس نے یہ کلمات کہے اور ان کو اپنی انگلیوں کی گرفت میں لے لیا، پھر عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو

میرے رب کیلئے (ذکر) ہوا' میرے لئے کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم (اپنے لئے) یہ کہواللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے آگے واھدنی کا لفظ بھی ارشاد فرمایا تھا یہ تعلیم لیکر وہ دیہاتی چلا گیا اس کے پیچھے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا دیہاتی چلا گیا ہے مگر اپنے دونوں ہاتھوں کو خیر سے لبریز کر کے گیا ہے۔

(ابن ابی الدنیا : کتاب الذکر 'بیہقی فی الشعب مختصر ا باسناد جید وزاد لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

احد پہاڑ سے بھی زیادہ ثواب

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أُحُدٍ عَمَلًا﴾ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلًا مِثْلَ أُحُدٍ؟ قَالَ : ﴿كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهُ﴾ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا؟ قَالَ : ﴿سُبْحَانَ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ وَاللهُ أَكْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ﴾

(نسائی 'بزار واسنادہما صحیح لو صح سماع الحسن عن عمران)

(ترجمہ) کیا تم میں سے ہر ایک اس کی توفیق نہیں رکھتا کہ وہ ہر دن ایسا عمل کرے جو احد پہاڑ کے برابر ہو جائے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ ہر روز احد پہاڑ کے برابر نیک عمل کرے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک اس کی طاقت رکھتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیسے ؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سبحان اللہ احد پہاڑ سے بڑا ہے ' لا الہ الا اللہ احد پہاڑ سے بڑا ہے ' الحمد للہ احد پہاڑ سے بڑا ہے 'اللہ اکبر احد پہاڑ سے بڑا ہے (یعنی ان کلمات میں سے ہر ایک کا ثواب احد پہاڑ سے بہت بڑا ہے)۔

غریبوں کا صدقہ کیا ہے؟

(حدیث) حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے چند حضرات نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! دولت مند حضرات ہم سے بازی لے گئے وہ بھی ویسی ہی نماز پڑھتے ہیں جیسی ہم پڑھتے ہیں وہ بھی ویسے ہی روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، مگر وہ اپنے زائد مال کا صدقہ بھی کرتے ہیں (جو ہمارے پاس نہیں ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٍ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةً وَنَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةً وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةً﴾ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ : ﴿أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) ”کیا اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کیلئے وہ چیز نہیں بخشی جس کا تم صدقہ کرو بلاشبہ ہر تسبیح کے بدلہ میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور ہر تکبیر کے بدلہ میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور ہر الحمد للہ کے بدلہ میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور نیکی کے حکم کرنے پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور گناہ سے روکنے پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور تمہارے اپنی بیویوں کے پاس جانے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔“ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں جو شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ حرام جگہ میں شہوت کا استعمال کرتا تو اس پر گناہ ہوتا۔ تو اسی طرح پر جب اس نے اس کو حلال جگہ میں استعمال کیا تو اس میں بھی اس کو اجر ملے گا۔

یہ کلمات کہنے والے کیلئے فرشتوں کی جماعتیں استغفار کرتی ہیں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں کوئی بات ذکر کروں تو اس کی تصدیق تمہیں قرآن پاک سے دکھا سکتا ہوں بے شک جب کوئی بندہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر و تبارك اللہ کہتا ہے تو ایک فرشتہ ان کو

لیکر اپنے پر کے نیچے دبا کر آسمان کی طرف لے کر چڑھتا ہے اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذرتا ہے وہ فرشتے ان کلمات کے کہنے والے کے حق میں استغفار کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کلمات کو لیکر اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے' پھر حضرت ابن مسعودؓ نے (اس حدیث کی دلیل میں) یہ آیت تلاوت کی الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه (پاکیزہ کلمات اور عمل صالح اس کی طرف اٹھتے ہیں)۔

دس غلام اور چھ اونٹ ذبح کرنے سے افضل عمل

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ هَلَّلَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَكَبَّرَ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُعْتِقُهُنَّ وَسِتَّ بَدَنَاتٍ يَنْحَرُهُنَّ﴾ (کتاب الذکر ابن ابی الدنیا)

(ترجمہ) جس شخص نے سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھا اس کیلئے یہ ذکر دس غلاموں کے آزاد کرنے اور چھ اونٹ ذبح کرنے سے افضل ہے۔

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ كَانَ مِثْلَ مِائَةِ بَدَنَةٍ إِذَا قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ [وَمَنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ عَدَدَ مِائَةِ فَرَسٍ مُسْرَجٍ(1) مُلْجَمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ قَالَ : اللهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ] كَانَ عِدْلَ مِائَةِ بَدَنَةٍ تُنْحَرُ بِمَكَّةَ﴾

(طبرانی باسناد حسن ولہ شاہد)

(ترجمہ) جس شخص نے سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑھا تو یہ سو اونٹ قربان کرنے کے برابر ہے' جس نے سو مرتبہ الحمدللہ پڑھا تو اس کا یہ عمل جہاد میں زین والے سو عدد گھوڑے دینے کے برابر ہے اور جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ ان سو اونٹوں کے برابر ہے جن کو مکہ میں قربان کیا گیا ہو۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبرولا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ثواب

یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قُلْ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَهُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ﴾

(طبرانی ورجالہ ثقات الا عمر بن راشد الیمامی وقد وثق)

(ترجمہ) "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الا باللہ" کہو کیونکہ یہ کلمات باقیات صالحات میں سے ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح سے جھاڑتے ہیں جس طرح سے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

جامع الاذکار

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے جس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں ایسا عمل نہ بتاؤں جو اس سے آسان بھی ہو اور افضل بھی؟ پھر یہ فرمایا سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ ، سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ . وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

(ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن والنسائی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

بڑے ثواب کے کلمات

(حدیث) حضرت جویریہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں سے صبح سویرے نماز کے وقت سے نکلے اور چاشت کے وقت واپس لوٹے تو وہ ویسے ہی بیٹھی تھیں آپ نے فرمایا جب سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم اسی حال میں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے تیرے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں جو کچھ تم نے سارے دن میں پڑھا ہے ان کے ساتھ ان کلمات کا وزن کیا جا سکتا ہے"۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (مسلم والترمذی)

قیامت تک ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِمُلْكِهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ ، فَقَالَهَا : يَطْلُبُ بِهَا مَا عِنْدَ اللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا أَلْفَ حَسَنَةٍ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا أَلْفَ دَرَجَةٍ وَوَكَّلَ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِمُلْكِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهٖ پڑھا' اس نے اس حمد کے ساتھ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سب مانگ لیا' اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے اس حمد کے بدلہ میں ہزار نیکیاں لکھیں گے' ہزار درجات بلند کریں گے اور اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر کریں گے جو اس کیلئے روز قیامت تک استغفار کریں گے۔

لامحدود حمد کے کلمات

(حدیث) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا

﴿يَا مُحَمَّدُ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِهِ أَوْ يَوْمًا فَقُلْ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ﴾ (شعب الایمان بیہقی باسناد منقطع)

(ترجمہ) اے محمد! جب آپ کو یہ بات پسند آئے کہ آپ رات میں یا دن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں تو یہ پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ۔

بے حساب ثواب کے کلمات

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے حلقہ میں حاضر تھا ایک شخص آیا اور آنحضرت ﷺ کو سلام کرتے ہوئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو آنحضرت ﷺ نے اس کو سلام کا جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب یہ شخص (مجلس میں) بیٹھا تو یوں کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا اَنْ يُّحْمَدَ وَيَنْبَغِيْ لَهٗ" تو آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے کیسے کہا تو اس نے دوبارہ وہ کلمات دہرا دیئے جس طرح سے (پہلے) کہے تھے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشْرَةُ أَمْلَاكٍ كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلَى أَنْ يَكْتُبَهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوهَا حَتَّى رَفَعُوهَا إِلَى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي﴾

(احمد باسناد صحیح وہذا لفظہ والنسائی وابن حبان)

(ترجمہ) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے دس فرشتے اس

کیلئے آگے بڑھے جو سب کے سب ان کلمات کے لکھنے کی حرص کر رہے تھے لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آیا کہ ان کلمات کو کیسے لکھیں حتیٰ کہ یہ مسئلہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کو ایسے ہی لکھ دو جس طرح سے میرے بندے نے کہا ہے۔

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو بیان فرمایا کہ **أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللهِ قَالَ : يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ () سُلْطَانِكَ ، فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا ، فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَا : يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ قَالَا : يَا رَبِّ إِنَّهُ قَدْ قَالَ : يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ ، فَقَالَ اللهُ لَهُمَا : اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا﴾** (احمد، ابن ماجہ باسناد حسن)

(ترجمہ) اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا یارب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك تو دونوں فرشتے اس کے (ثواب کو) لکھنے سے عاجز آگئے اور نہ جان سکے کہ ان کلمات (کا ثواب) کیسے لکھیں چنانچہ یہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے نے ایسی حمد کی ہے ہماری سمجھ میں نہیں آسکا کہ ہم اس کو کیسے لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا جبکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس کے بندے نے کیا کہا تھا (پھر بھی) پوچھا کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ تو ان دونوں (کراما کاتبین) نے کہا کہ اے رب اس نے یہ کہا ہے یارب لك الحمد كما ينبغي لجلال وجهك وعظيم سلطانك تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تم اس کلمہ کو ایسے ہی لکھ دو جس طرح سے میرے بندے نے کہا ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا (قیامت کے دن) تو میں خود اس کو اس کی جزا دوں گا۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ثواب

جنت کا خزانہ

(حدیث) حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا

﴿قُلْ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

ننانوے بیماریوں کا علاج

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ كَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ﴾ (حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس شخص نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا تو یہ اس کیلئے ننانوے بیماریوں کا علاج ہو گیا ان میں سے کم سے کم درجہ کی بیماری غم ہے۔

جنت کے پودے

(حدیث) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جس رات معراج کرائی گئی جب آپ حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے پوچھا اے جبریل آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا یہ محمد ہیں (ﷺ) تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اے محمد اپنی امت کو حکم دینا کہ وہ جنت میں کثرت سے پودے لگائے کیونکہ اس کی زمین چٹیل میدان زرخیز اور وسیع ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس

کے پودے کیا چیز ہیں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ
(مسند احمد' ابن حبان)

صبح وشام کے اذکار

(حدیث) حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿مَنِ اسْتَفْتَحَ أَوَّلَ
نَهَارِهِ بِخَيْرٍ وَخَتَمَهُ بِخَيْرٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ : لَا تَكْتُبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ
ذَلِكَ مِنَ الذُّنُوبِ﴾ (طبرانی باسناد لاباس بہ)
(ترجمہ) جس شخص نے دن کو نیکی کے ساتھ شروع کیا اور نیکی پر ختم کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اس کے (ان نیکیوں کے) درمیان کے گناہ مت لکھو۔
(فائدہ) ایسی احادیث کو دیکھ کر گناہوں پر جرات نہیں کرنی چاہئے کیا معلوم آپ کو شام کی نیکی کی توفیق نہ ہو اور اس گناہ کی پاداش میں سزا بھگتنی پڑ جائے۔ اور اس حدیث کو دیکھ کر جان کے گناہ کرنے والے کی گناہ پر سرکشی کی وجہ سے اس کی معافی نہیں ہوگی۔ (مترجم)

کلمہ سید الاستغفار کا ثواب

(حدیث) حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿سَيِّدُ الاسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا مُوقِنًا بِهَا حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ قَالَهَا مُوقِنًا بِهَا حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ﴿لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ (بخاری' ترمذی)

(ترجمہ) سید الاستغفار یہ ہے اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عهدك ووعدك مااستطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت جس نے یہ کلمہ یقین وایمان کے ساتھ شام کے وقت کہااور رات کے وقت فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا' اور جس نے یہ کلمہ یقین وایمان کے ساتھ صبح کے وقت کہااور اسی دن فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔

بسم الله الذی لا یضر کا فائدہ

(حدیث) حضرت ابان بن عثمانؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ﴾

(ابوداود' الترمذی وقال حدیث صحیح والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو شخص روزانہ صبح کو اور ہر رات شام کو بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تین مرتبہ پڑھے گا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

لیکن اس حدیث کے راوی حضرت ابان بن عثمان بن عفانؒ کو فالج ہو گیا۔ جب حضرت ابان نے یہ حدیث سنائی تو ایک شخص اس فالج کی طرف دیکھنے لگ گیا تو حضرت ابان نے فرمایا کیا دیکھتے ہو حدیث تو ایسے ہی ہے جس طرح سے میں نے بیان کی ہے لیکن میں اس دن یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا تاکہ اللہ جل شانہ کی تقدیر پوری ہو سکے۔

تمام جسم دوزخ سے آزاد

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ﴿مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي : اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا

مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا ثَلاثًا أَعْتَقَ اللهُ ثَلاثَةَ أَرْبَاعِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ النَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيهِ ﴿وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ﴾ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : ﴿إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ مِنْ ذَنْبٍ فِي يَوْمِهِ فَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ﴾ .

(ابوداود، ترمذی وحسنہ والنسائی وزادفیہ وحدک لاشریک لک)

(ترجمہ) جس شخص نے صبح کو یا شام کو یہ کہا اللهم انی اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت (وحدك لا شريك لك) وان محمداعبدك ورسولك تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتے ہیں اور جس نے یہ کلمات دو مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتے ہیں اور جس نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اس کی تین چوتھائی دوزخ سے آزاد کر دیتے ہیں اور اگر اس نے یہ کلمات چار مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مکمل طور پر دوزخ سے آزاد کر دیتے ہیں۔

جنت میں داخل کرنے کی حضورؐ نے ذمہ داری اٹھائی

(حدیث) حضور ﷺ کے صحابی حضرت منذر افریقہ میں رہتے تھے انہوں نے روایت کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿مَنْ قَالَ : إِذَا أَصْبَحَ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَأَنَا الزَّعِيمُ لَآخُذَنَّ بِيَدِهِ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے صبح کے وقت رضيت بالله ربا و بالا سلام دينا وبمحمد نبيا پڑھا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں میں خود اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

ان کلمات کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ ضرور راضی کریں گے

(حدیث) حضرت ابو سلام ممطور الحبشی حمص شہر کی مسجد میں موجود تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص کا گذر ہوا لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص آنحضرت ﷺ کے خادم

رہے ہیں تو حضرت ابو سلام ان کے پاس حاضر ہوئے اور خواہش ظاہر کی کہ ہمیں آپ ایسی حدیث سنائیں جس کو آپ نے خود آنحضرت ﷺ سے سنا ہو اور درمیان میں راویوں کا کوئی واسطہ نہ ہو تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے خود سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَالَ : إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ﴾

(ابوداود والترمذی وحسنہ)

(ترجمہ) جس شخص نے صبح کو اور شام کو رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم رسولا کہا اللہ تعالیٰ پر اس کا حق بن جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو راضی کرے۔

(فائدہ اس حدیث کو امام احمد نے ابو سلام سابق بن ناجیہؒ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ کلمات شام کو بھی تین مرتبہ کہے اور صبح کو بھی تین مرتبہ کہے۔

حضور ﷺ کی صبح و شام کی روزانہ کی دعا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ کلمات صبح اور شام کے وقت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ ﴿اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي﴾ ابوداود، نسائی، ابن ماجہ والحاکم وقال صحیح الاسناد

(ترجمہ) اے اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عفو و عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر بار اور اپنے مال میں عفو و عافیت کی دعا کرتا ہوں، اے اللہ! آپ ستر کی پردہ پوشی فرمائیں اور گھبراہٹ سے محفوظ فرمائیں، اے اللہ! آپ میرے سامنے کی بھی حفاظت فرمائیں میرے پیچھے کی بھی حفاظت فرمائیں، میرے دائیں کی بھی حفاظت فرمائیں میرے بائیں کی بھی حفاظت

فرمائیں، میرے اوپر سے بھی حفاظت فرمائیں اور میرے نیچے سے بھی حفاظت فرمائیں، اور آپ کی عظمت کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس عذاب سے کہ میرے نیچے سے بھونچال آئے یعنی میں زمین میں دھنسا دیا جاؤں۔

حضور ﷺ کی شفاعت کا مستحق

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) جس شخص نے مجھ پر صبح کے وقت دس مرتبہ درود شریف پڑھا اور شام کے وقت بھی دس مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن اس کیلئے میری شفاعت ضرور ہو گی۔

سوتے وقت تلاوت کا ثواب

فرشتہ حفاظت کرتا ہے

(حدیث) حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا بَعَثَ اللهُ لَهُ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ﴾

(احمد باسناد رجالہ رجال الصحیح والترمذی بنحوہ)

(ترجمہ) جو مسلمان بستر پر سوتے وقت قرآن پاک کی کوئی سی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے فرشتہ روانہ کر دیتے ہیں جو اس کی ہر نقصان دہ چیز سے حفاظت کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جب بھی بیدار ہو۔

سوتے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کا فائدہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتَ﴾

(بزار ورجالہ رجال الصحیح خلا غسان بن عبید الموصلی ففیہ خلاف)

(ترجمہ) جب تو اپنا پہلو بستر سے لگائے اور سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرے تو تو موت کے سوا ہر چیز سے پناہ حاصل کر لے گا۔

سوتے وقت آنحضرت ﷺ کی عادت مبارکہ

(حدیث) حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔ (ابو داود، ترمذی وحسنہ والنسائی)

(فائدہ) امام نسائیؒ نے حضرت معاویہ بن صالح سے نقل کیا کہ بعض اہل علم ان چھ سورتوں کو مسبحات میں شمار کرتے تھے (۱) سورۃ الحدید (۲) سورۃ الحشر (۳) سورۃ الحواریین (یعنی سورۃ الصف) (۴) سورۃ الجمعہ (۵) سورۃ التغابن (۶) سورۃ الاعلی۔

اپنی دائیں طرف جنت میں داخل ہو جا

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ: هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ﴾.

(ترمذی باسنادہ)

(ترجمہ) کوئی شخص جب اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے پھر قل ھو اللہ احد (مکمل سورۃ) سو مرتبہ تلاوت کرے، جب قیامت کا دن ہو گا اللہ جل شانہ اس سے فرمائیں گے اے میرے بندے اپنی داہنی طرف جنت میں داخل ہو جا۔

اُسی رات جنت میں داخل ہو گا

(حدیث) حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلا إِلَيْكَ أُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ (ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی (مسلمان) دائیں کروٹ پر لیٹے پھر یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَرَسُوْلِكَ
اگر وہ اسی رات فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔

بے شمار گناہوں کی معافی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا﴾ (ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ یوں کہے استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه اس کے تمام گناہ معاف کر دئے جائیں گے اگر چہ درختوں کے پتوں کی تعداد میں ہوں، اگر چہ ریت کے ذرات کی تعداد میں ہوں اور اگر چہ دنیا کے ایام کی تعداد میں ہوں۔

رات کو نیند سے بیدار ہوتے وقت دعاؤں کا ثواب

قبولیت دعا کا وقت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿إِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا رَدَّ إِلَى الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ نَفْسَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَسَبَّحَهُ وَمَجَّدَهُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَدَعَاهُ تَقَبَّلَ ( ) مِنْهُ﴾. (ابن ابی الدنیا فی کتاب الذکر)

(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی روح کو رات کے وقت لوٹاتے ہیں (یعنی اس کو بیدار کرتے ہیں) اور وہ اللہ کی تسبیح اور تمجید بیان کرتا ہے اور اس سے بخشش کی طلب کرتا ہے اور دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے (اس کے یہ اعمال) قبول فرماتے ہیں۔

ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللهُ إِلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ﴾ (ابن ماجہ واسنادہ حسن)

(ترجمہ) جو شخص نماز کیلئے اپنے گھر سے چلا اور یہ کہا اللهم انى اسالك بحق السائلين عليك وبحق ممشاى هذا فانى لم اخرج اشراً ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة وخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اسالك ان تعيذنى من النار وان تغفرلى ذنوبى انه لا يغفر الذنوب الا انت تو اللہ اس کی طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہو جاتے ہیں اور اس کیلئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا کا ثواب

سارے دن کیلئے شیطان سے حفاظت

(حدیث) حضرت حیوہ بن شریحؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عقبہ بن مسلمؒ سے ملاقات کی اور پوچھا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ انہوں نے فرمایا بس (یہی کچھ سنا ہے)، میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا کہ جب کوئی یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ (ابو داود)

فرض نمازوں کے بعد اذکار کا ثواب

جنت کے داخلہ میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلَاۃٍ لَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ إِلَّا أَنْ یَمُوْتَ﴾ (نسائی وطبرانی واسناد الروایتین علی شرط الصحیح)

(ترجمہ) جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کی اس کو موت کے سوا جنت میں داخل ہونے سے کوئی شے نہیں روک سکتی۔ (امام طبرانی نے اس حدیث کی روایت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آیت الکرسی کے ساتھ قل ھو اللہ احد بھی پڑھتا رہے)۔

اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا

(حدیث) حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرَى﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کی وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں چلا جائے گا۔

نمازوں کے بعد کی تسبیحات

(حدیث) حضرت کعب بن عُجرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ [تَسْبِيحَةً] وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً﴾ (مسلم)

(ترجمہ) ہر فرض نماز کے بعد کچھ تکبیرات و تسبیحات وغیرہ ایسی ہیں جن کا کہنے والا کبھی نقصان میں نہ رہے گا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنا' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ کہنا اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔

خطائیں معاف

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ ۔ ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہا' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ کہا' ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ کل ۹۹ تسبیحات ہو گئیں پھر سو کا عدد پورا کرنے کے لئے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو

علی کل شیء قدیر کہا تو اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَالَ دُبُرَ الصَّلاةِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَامَ مَغْفُورًا لَهُ﴾۔

(مسند بزار باسناد رجالہ ثقات عن ابی الزاہریۃ ولم اقف فیہ علی جرح ولا عدالۃ)

(ترجمہ) جس آدمی نے نماز کے بعد سبحان الله العظيم وبحمد لاحول ولاقوة الا باللہ کہا تو وہ اس حالت میں اٹھا کہ اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

بازار اور غفلت کے مقامات میں داخلہ کے وقت ذکر اللہ کا ثواب

لاکھوں نیکیاں اور لاکھوں درجات

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ﴾

(ترمذی باسناد حسن و قال حدیث غریب وابن ماجہ والحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو شخص بازار میں داخل ہوا اور یہ کلمہ پڑھا لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهوحى لايموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھیں گے اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کریں گے اور ایک لاکھ درجات بلند کریں گے۔

29

کفارہ مجلس کے کلمات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ() فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ] أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا() غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَٰلِكَ﴾

(ابو داود و ترمذی و صححہ والنسائی وابن حبان)

(ترجمہ) جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں کثرت سے لغو باتیں ہوئیں مگر اپنی مجلس سے اٹھنے سے پہلے اس نے یہ کلمات کہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو اس کی مجلس کی فضول باتیں معاف کر دی جائیں گی۔

نیا لباس پہنتے وقت کے کلمات کا ثواب

اللہ سے مغفرت حاصل ہو گی

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَعَلِمَ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ شُكْرَهَا قَبْلَ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيْهَا وَمَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَنَدِمَ عَلَيْهِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مَغْفِرَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ وَمَا اشْتَرَى عَبْدٌ ثَوْبًا بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ فَلَبِسَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ إِلَّا لَمْ يَبْلُغْ رُكْبَتَهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ﴾ (حاکم و قال رواتہ لا اعلم فیہم مجروحا)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے کو اپنی نعمت عطاء فرماتے ہیں اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے پہلے اس سے کہ وہ اللہ کی حمد کرے خود ہی شکر لکھ لیتے ہیں اور جب بھی کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر اس پر شرمندہ ہو جاتا ہے تو پہلے اس کے کہ وہ استغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت لکھ دیتے ہیں۔ اور جس بندے نے ایک دینار یا نصف دینار میں کوئی کپڑا خریدا پھر اس کو

پہن کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی وہ کپڑا ابھی اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

کھانا کھانے اور لباس پہننے کی دعا کا ثواب

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي [هٰذَا] وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ﴾

(ابوداود والحاکم وقال صحیح الاسناد وصدرہ عند ابن ماجہ والترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے کھانا کھایا اور یہ پڑھا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ" تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیں گے۔ اور جس نے کوئی نیا کپڑا پہنا اور یوں کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ وَلَا قُوَّةٍ اس کے سابقہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

سفر میں فرشتہ کا ساتھ کیسے حاصل ہو سکتا ہے

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ إِلَّا رَدِفَهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْلُو [بِشِعْرٍ] وَنَحْوِهِ إِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جو سوار اپنے سفر کے دوران اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اس کے پیچھے ایک فرشتہ (رفیق سفر) رہتا ہے۔ اور اگر وہ (سوار) شعر اور گانے باجے کی طرف مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے پیچھے پیچھے رہتا ہے۔

منزل کی آفت سے نجات

(حدیث) حضرت خولہ بنت حکیمؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو شخص کسی جگہ پر جائے پھر یوں کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی حتیٰ کہ وہ خود اس جگہ سے چلا جائے۔

مصیبت سے نجات حاصل کرنے کا وظیفہ

(حدیث) حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ رَأٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ﴾ (ترمذی و قال حدیث حسن)

(ترجمہ) جس نے کسی دکھیارے کو دیکھ کر یوں دعا کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا تو اس کو وہ تکلیف نہیں پہنچے گی۔

دکھیارے کے کلمات کا ثواب

(حدیث) حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا ﴿ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ : أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ﴾ (مسلم، ابوداود، ترمذی)

(ترجمہ) تیرے جسم میں جہاں درد ہے وہاں پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ" پڑھو۔

امام ترمذی نے اس روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا کہ میں نے ویسا ہی کیا تو جو کچھ مجھے دکھ درد تھا اللہ تعالیٰ نے سب ختم کر دیا، اب میں ہمیشہ اس عمل کا اپنے گھر والوں کو اور دوسرے لوگوں کو کہا کرتا ہوں۔

حالت مرض میں ان کلمات کے کہنے کا ثواب

دوزخ سے محفوظ

(حدیث) حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اس حدیث کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ کلمات مرض میں کہے گا اور اسی مرض میں فوت ہو جائے گا تو دوزخ اس کو اپنا لقمہ نہیں بنائے گی۔

(حدیث) حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین کی تفسیر میں ارشاد فرمایا جو مسلمان اپنی مرض کے دوران چالیس مرتبہ یہ دعا کرے گا اگر وہ اس بیماری میں وفات پا گیا تو اس کو شہید کا ثواب عطاء کیا جائے گا اور اگر شفایاب ہوا تو اس حالت میں آگیا کہ اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔

عفو و عافیت کی طلب کا ثواب

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دعا کرنا افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عفو و عافیت کی دعا کرو۔ وہی شخص دوسرے دن حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسی دعا کرنا افضل ہے تو آپ ﷺ نے اس کو ویسا ہی جواب دیا' پھر وہ آپ کے پاس تیرے دن آیا تو آپ ﷺ نے اس کو ویسا ہی جواب دیا اور فرمایا جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت نصیب ہو گئی تو تو کامیاب ہو گیا۔

(ترمذی و قال حدیث حسن)

دعا کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾

(سورۃ البقرہ/۱۸۶)

(ترجمہ) اور جب آپؐ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ میری طرف سے ان سے فرما دیجئے کہ) میں قریب ہوں منظور کر لیتا ہوں (ہر) عرضی درخواست کرنے والے کی جبکہ وہ میرے حضور میں درخواست کرے سو (جس طرح میں ان کی عرض معروض منظور کر لیتا ہوں) ان کو چاہئے کہ میرے احکام کو (بجا آوری کے ساتھ) قبول کر لیا کریں اور مجھ پر یقین رکھیں (میری ہستی پر بھی، میرے حاکم ہونے پر بھی، میرے حکیم ہونے اور رعایت مصالح پر بھی اس طرح) امید ہے کہ وہ لوگ رشد (وفلاح) حاصل کر سکیں گے۔

دعا کرنے والا کبھی ہلاک نہیں ہوتا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ﴾

(لابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) دعا کرنے میں عاجزی مت دکھایا کرو کیونکہ کوئی دعا کرنے والا کبھی ہلاک نہیں ہوا۔

حقیقت دعا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾

(حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) دعامومن کا ہتھیار ہے' دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

دعا سے زیادہ اللہ کے نزدیک عزت والی کوئی شے نہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ﴾

(ترمذی و قال غریب وابن ماجہ وابن حبان والحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز عزت والی نہیں ہے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ﴾

(ترمذی والحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ مصیبتوں کے وقت اس کی دعا کو سنے تو اس کو چاہئے کہ وہ صحت اور فراخی کے وقت دعا کی کثرت کرے۔

دعا بھی عبادت ہے

(حدیث) نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ﴾ ثُمَّ قَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمْ : ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِين)

(ابوداود والترمذی وصححہ والنسائی وابن ماجہ وابن حبان)

(ترجمہ) دعا بھی عبادت ہے پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادی سیدخلون جھنم داخرین (سورۃ الغافر / ۶۰)

(ترجمہ) اور تمہارے پروردگار نے فرمادیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ میری سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے

(حدیث) حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُذْنِبُهُ﴾ (ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) تقدیر کو کوئی چیز نہیں ٹال سکتی مگر دعا، عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی مگر نیکی، بلاشبہ آدمی اپنے گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

دعا کے ہاتھ خالی نہیں لوٹتے

(حدیث) حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ﴾

(ابو داود والترمذی وحسنہ وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وقال علی شرط البخاری ومسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ بہت شرم کرتے ہیں کریم ہیں کہ جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو ان کو خالی اور ناکام نہیں لوٹاتے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف چہرہ اٹھا کر دعا کرنا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالَى [عَزَّ وَجَلَّ] فِي مَسْأَلَةٍ إِلَّا [أَعْطَاهَا] إِيَّاهُ إِمَّا أَنْ [يُعَجِّلَهَا] (۱) لَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا (۲)﴾

(احمد باسناد حسن)

(ترجمہ) جو مسلمان اپنا چہرہ اللہ عزوجل کی طرف اٹھا کر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کریں گے یا (تو دنیا میں اس کا) اثر ظاہر کر دیں گے یا (آخرت کیلئے) ذخیرہ کر دیں گے۔

قبولیت دعا کی تین صورتیں ہیں

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا﴾ قَالُوا: إِذَنْ نُكْثِرَ قَالَ: ﴿اللهُ أَكْثَرُ﴾ (احمد والبزار وابو یعلی باسانید صحاح والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ کی بات نہ ہو اور صلہ رحمی کے توڑنے کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ان تین چیزوں میں سے کوئی ایک عطاء فرماتے ہیں (۱) یا تو اس کی دعا کو دنیا میں ظاہر کر دیتے ہیں (۲) یا آخرت کیلئے ذخیرہ کر دیتے ہیں (۳) یا کوئی اس جیسی (دنیا یا آخرت کی) مصیبت کو اس سے دور کر دیتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا پھر تو ہم بہت دعا کیا کریں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے پاس (آپ کی دعاؤں سے) بہت زیادہ موجود ہے۔

فاقہ کا علاج

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ﴾

(ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ثابت والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس کو فقر و فاقہ لاحق ہوا اور اس نے لوگوں سے مانگنا شروع کر دیا تو اس کا فاقہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اور جس شخص کو فقر و فاقہ لاحق ہوا اور اس نے اپنی حاجت اللہ کے سامنے رکھی تو اس کیلئے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو فوری رزق عطاء فرمائیں یا کچھ تاخیر سے۔

حدیث قدسی

(حدیث) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ ارشاد نقل فرمایا ﴿يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ [وَاحِدٍ] مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ [عَزَّ وَجَلَّ] وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر (کسی پر) ظلم کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کرنے کو حرام قرار دیا ہے تم آپس میں بھی ظلم مت کیا کرو' اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے مگر جس کو میں کھلاؤں لہذا مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا' اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا' اے میرے بندو! تم رات اور دن میں گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو معاف کرنے والا ہوں لہذا مجھ سے

بخشش طلب کرو میں تمہیں معاف کروں گا' اگر تمہارا اول اور تمہارا آخری تمہارے انسان اور تمہارے جن سب ایک نہایت متقی شخص کے دل کے موافق ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں ذرہ برابر کا اضافہ نہیں کر سکتے' اے میرے بندو! اگر تمہارا اول انسان اور آخری انسان اور باقی سب انسان اور سب جنات ایک گناہ گار ترین شخص کے دل کے موافق ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں ذرہ برابر کمی نہیں کر سکتے' اے میرے بندو! اگر تمہارا اول انسان اور آخری انسان اور تمہارے سب انسان اور تمہارے سب جنات ایک جگہ جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ان میں سے ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق دیتا رہوں تو میرے پاس جو کچھ موجود ہے اس میں سے اتنا بھی کم نہ ہو جتنا کہ ایک سوئی کو جب سمندر میں غوطہ دیا جائے (اور پھر نکال کر دیکھا جائے کہ اس کے سر کے ساتھ کتنا پانی لگ کر آیا ہے)' اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں میں ان کو تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں پھر تمہیں ان سب کی جزا دوں گا' پس جو شخص کوئی نعمت حاصل کرے اس پر اللہ عزوجل کی حمد ادا کرے اور جو شخص نعمت کے علاوہ کوئی چیز حاصل کرے تو اپنے نفس کے علاوہ اور کسی چیز کو ملامت نہ کرے۔

ایک مقبول دعا

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿دَعْوَةُ ذِي النُّونَ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ﴾ (ترمذی' نسائی' حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) حضرت یونسؑ جب مچھلی کے پیٹ میں تھے انہوں نے یہ دعا مانگی تھی لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین اس دعا کو جو مسلمان بھی کبھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا وہ اسم جس کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے

(حدیث) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم نے اللہ تعالیٰ کے اس نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ اللہ سے سوال کیا جائے تو عطاء کرتا ہے اور دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے۔

(حدیث) حضرت معاویہ بن ابو سفیانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جو شخص ان پانچ کلمات کو پڑھ کر کوئی سوال کرے گا اللہ اس کو ضرور عطاء کریں گے لا اله الا الله ' وَالله اكبر ' لا اله الا الله وَحْده لا شريكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ' لا اله الا الله ' ولا حول ولا قوة الا بالله

اسم اعظم

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ابو عیاش زرقیؓ کے پاس سے گذرے وہ نماز میں یہ کہہ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کو اس کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ پکارا ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے۔ اور جب سوال کیا جائے تو عطاء کرتا ہے۔

(احمد 'ابو داود 'نسائی ابن حبان' حاکم و قال صحیح علی شرط مسلم)

(فائدہ) آخری چار محدثین نے مذکورہ اسم اعظم میں یا حیُّ یا قیوم کا لفظ بھی ذکر کیا ہے (اس لفظ کو مذکورہ اسم اعظم میں یا ذَا الجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ سے پہلے پڑھا جائے)۔

غائبانہ دعا کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ : وَلَكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : ﴿دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ : الْمَلَكُ بِهِ [آمِين] وَلَكَ بِمِثْلٍ﴾ . (مسلم)

(ترجمہ) مسلمان کی اپنے بھائی کیلئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک نگران فرشتہ ہوتا ہے جب یہ شخص اپنے بھائی کیلئے کوئی اچھی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی ویسا ہی ہو۔

تین قسم کے لوگوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ﴾

(ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) تین قسم کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں (۱) والد کی دعا (۲) مظلوم کی دعا (۳) مسافر کی دعا

جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا [وَاللهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ)] .

(سورہ بقرہ /۲۰۱، ۲۰۲)

(ترجمہ) اور بعضے آدمی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عطاء کریں اور آخرت میں بھی بہتری عطاء کریں اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیں' ان کیلئے وہی نصیب ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں۔

(حدیث) حضرت انس فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ﴾

(ترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگی تو جنت کہتی ہے یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کردے اور جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ اس کو دوزخ سے پناہ دیدے۔

استغفار کا ثواب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۔ أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ) آل عمران / ۱۳۵-۱۳۶)

(ترجمہ) اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔ ان لوگوں کو جزا بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور ایسے باغ ہیں کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی اور اچھا حق الخدمت ہے ان کام کرنے والوں کا۔

گناہ مٹانے کا طریقہ استغفار کرنا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَتْ فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ)﴾

(ترمذی وصححہ والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک نکتہ پڑ جاتا ہے اگر وہ گناہ کرنے سے رک گیا اور استغفار کیا تو وہ نکتہ مٹ جاتا ہے اور اگر (استغفار کئے بغیر) دوبارہ گناہ میں پڑ گیا تو اس نکتہ میں اضافہ کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل پر غلاف سا بن جاتا ہے یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں کیا ہے) کلا بل ران علی قلوبھم ما کا نو ایکسبون (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے)۔

روئے زمین کے برابر بخشش

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! جب تو نے مجھے پکارا۔ اور مجھ سے امید قائم کی میں نے تجھے سابقہ حالت (معصیت وغیرہ) کو معاف کر دیا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے 'اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے (تیرے معاف کرنے میں) کوئی پرواہ نہیں ہوگی 'اے ابن آدم اگر تو میرے پاس روئے زمین کے برابر خطائیں لیکر آئے گا صرف میرے ساتھ شرک (اور کفر اور نفاق) نہیں کیا ہوگا تو میں روئے زمین کے برابر تیری بخشش کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے بخشنے کی قسم اٹھا رکھی ہے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ إِبْلِيسُ : وَعِزَّتِكَ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي﴾ (احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) ابلیس نے کہا (اے رب) مجھے تیرے غلبہ کی قسم! میں تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں موجود رہیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میرے غلبہ اور جلال کی قسم! میں ان کو بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔

اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو مٹا کر ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ بھی کریں پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش بھی مانگیں اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف کردے (جس سے اللہ کی صفت مغفرت کا اظہار ہو)۔

استغفار کی برکات

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

(ابو داود والنسائی وابن ماجہ والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس آدمی نے استغفار کو لازم کر لیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دکھ سے نجات کا راستہ بنائیں گے اور ہر مشکل سے نکلنا آسان کر دیں گے اور ایسی جگہ سے رزق عطاء

کریں گے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

محبوب اعمالنامہ

(حدیث) حضرت زبیر بن العوامؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ﴾

(بیہقی بسند لاباس بہ)

(ترجمہ) جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا اعمالنامہ اس کو خوش کردے تو اس کو چاہئے کہ اس میں استغفار کی کثرت کرے (جس سے اس کے اعمالنامہ میں استغفار زیادہ جمع ہوجائے گا اور گناہ مٹ جائیں گے اور جنت میں آسانی سے داخل ہوسکے گا)۔

صلوۃ التوبہ

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں میری عادت یہ تھی کہ میں آنحضرت ﷺ سے جو حدیث سنتا تھا اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے اس سے نفع عطاء فرماتے میں نفع اٹھاتا تھا اور جب مجھے آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی آپ کی حدیث سناتا تو میں اس سے اس پر حلف لیتا تھا جب وہ حلف دیتا تو میں اس حدیث کی تصدیق کرتا تھا چنانچہ مجھے حضرت ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکرؓ نے سچ ہی کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ) الْآيَةَ﴾

(ابوداود، ترمذی وحسنہ، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان)

(ترجمہ) جس آدمی سے کوئی گناہ ہوجائے پھر وہ اچھی طرح سے وضو کرے پھر کھڑے ہوکر دو رکعات نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکرو اللہ فاستغفروالذنو بھم الآیہ

(آل عمران/۱۳۵)

(ترجمہ) اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں گناہ کی بات ہو یا اپنے آپ پر ظلم و زیادتی کی ہو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں۔

گناہوں کی مغفرت کیلئے عظیم الشان کلمات

(حدیث) حضرت محمد بن عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ! یہی بات دو تین مرتبہ دہرائی تو آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا یوں کہو "اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ" تو اس نے یہ الفاظ کہے آپ نے فرمایا ان کو لوٹاؤ تو اس نے یہی الفاظ لوٹا دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اب کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے۔ (حاکم وقال رواتہ مدنیون لایعرف واحد منہم بجرح)

بخشش کے عجیب کلمات

(حدیث) حضرت بلال بن یسار بن زید بن حارثہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا سے روایت بیان کی کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے یہ کلمات کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر وہ معرکہ جہاد کی صف سے بھی کیوں نہ بھاگا ہو۔ (ابوداود، الترمذی وقال غریب)

فضائل درود شریف

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) (الاحزاب/۵۶)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں

اللہ سلامتی اور رحمت نازل کریں گے

(حدیث) حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ (گھر یا مسجد سے) نکل کر چل پڑے میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا آپ کھجوروں کے باغ میں داخل ہو گئے اور مسجد میں چلے گئے آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے خوف لاحق ہو گیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا سے اٹھا نہ لیا ہو پس میں دیکھنے کے لئے آپ کے قریب ہوا تو آپ نے سر اٹھا کر پوچھا عبدالرحمن تمہیں کیا ہوا تو میں نے آپ کو وجہ بتائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریلؑ نے (آکر) بتایا کہ آپ خوش نہیں ہوتے کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام پیش کرے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

(احمد، ابویعلی، حاکم وقال صحیح الاسناد)

درود شریف پڑھنے پر تمیں انعامات

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ﴾

(احمد' نسائی' ابن حبان' حاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کریں گے' درود کی برکت سے اس کے دس گناہ معاف کریں گے اور درود ہی کی برکت سے اس کے دس درجات (جنت میں) بلند کریں گے۔

اس کیلئے حضور ﷺ رحمت کی دعا کرتے ہیں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بَلَغَتْنِي صَلَاتُهُ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَكُتِبَ لَهُ سِوَى ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ تک پہنچادیا جاتا ہے اور میں اس کیلئے رحمت کی دعا کرتا ہوں اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں مزید لکھی جاتی ہیں۔

حضور ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ﴾

(احمد و ابو داود)

(ترجمہ) جو مسلمان مجھ پر سلام پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

دور والوں کا سلام فرشتے پہنچاتے ہیں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ﴾ (نسائی ابن حبان)
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر چلتے پھرتے ہیں جو میری امت کی طرف سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں۔

(حدیث) حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَعْنِي بَلِيتَ، فَقَالَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ﴾ (ابو داود ابن ماجہ ابن حبان)

(ترجمہ) تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے اسی میں حضرت آدم کو پیدا کیا گیا اسی میں نفخہ ہوگا اسی میں صعقہ ہوگا پس تم اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارا درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا جب آپ خاک میں مل جائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام اپنی قبور مبارکہ میں زندہ ہوتے ہیں اگر ان اجسام میں کسی قسم کی بھی حیات نہ مانی جائے تو یہ حدیث پاک مہمل ہو جائے گی اس لئے کہ حضور پاک کا ارشاد اس حدیث پاک میں یہ ہے اکثر واعلی من الصلوة فیه فان صلوتکم معروضة علی اس پر صحابہ کرام کو اشکال ہوتا ہے قالوا یارسول الله کیف تعرض وقد ارمت اس پر حضور جواب فرماتے ہیں ان الله حرم الخ آپ بھی غور کریں اگر ان اجسام میں کوئی حیات نہیں تو حضور کا یہ پاک ارشاد صحابہ کا جواب کیسے بن گیا (اس روایت کو حاکم نے علی شرط البخاری کہا ہے اور ذہبیؒ نے اس تصحیح کو برقرار رکھا ہے)۔

مرتبہ میں حضور کے زیادہ قریب کون ہو گا

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً﴾ (بیہقی فی شعب الایمان باسناد حسن)

(ترجمہ) جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا وہ مرتبہ میں میرے زیادہ قریب ہو گا۔

درود شریف : کے عظیم انعامات

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً [مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً] مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ﴾۔ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل کریں گے، اور جو مجھ پر دس بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو بار رحمتیں نازل کریں گے اور جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان منافقت سے اور دوزخ سے آزادی لکھ دیں گے اور اس کو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ٹھہرائیں گے۔

قیامت کے دن حضور ﷺ کے زیادہ قریب

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً﴾ (ترمذی، ابن حبان)

(ترجمہ) قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب (میرے امتیوں میں سے مجھ پر) ان میں سے سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔

درود شریف غریب کا صدقہ زکوۃ ہے

(حدیث) حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا زَكَاةٌ﴾ وَقَالَ : ﴿لَا يَشْبَعُ مُؤْمِنٌ مِنْ خَيْرٍ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ﴾ (صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) وہ مسلمان جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یوں کہا کرے اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وصل على المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات یہی اس کی زکوۃ ہے' اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ مومن نیکی کرنے سے سیر نہیں ہوتا حتی کہ اس کی انتہاء جنت ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو گئی

(حدیث) حضرت رویفع بن ثابت انصاریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي﴾

(بزار والطبرانی وہو بمجموع طرقہ حدیث حسن واللہ اعلم)

(ترجمہ) جو شخص یوں کہے اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة تو اس کیلئے میری شفاعت واجب اور لازم ہو گئی۔

ستر فرشتے ہزار دن تک ثواب لکھتے رہیں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ قَالَ جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ أَتْعَبَ سَبْعِينَ كَاتِبًا أَلْفَ صَبَاحٍ

جو شخص یوں کہے جزی الله عنا محمدا ماھو اھله تو اس نے نیکیاں لکھنے والے ستر فرشتوں کو ہزار دن تک تھکا دیا (یعنی اس کے ثواب لکھنے میں ہی مصروف رکھا)۔

باہمی ملاقات کے وقت درود شریف کا ثواب

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ﴾ (مسند ابو یعلی باسنادہ)

(ترجمہ) وہ دو بندے جو آپس میں محبت رکھتے ہیں جب ان میں سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتا ہے اور (پھر) دونوں آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں تو جب ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے گئے ہوتے ہیں۔

بغیر درود کے دعا قبول نہیں ہوتی

(حدیث) حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے ذرہ برابر اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تو اپنے نبی ﷺ پر درود شریف نہ پڑھے۔ (ترمذی موقوفا)

ابواب البر والصلہ

والدین سے حسن سلوک

صلہ رحمی، رشتہ داروں پر خرچ، مسکین، بیوہ، یتیم کی کفالت، عیادت، مریض کیلئے دعا اور مسلمان کو خوش کرنے وغیرہ کا ثواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ: رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا) (سورۃ الاسراء / ۲۳،۲۴)

(ترجمہ) اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور تم (اپنے) ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں سو ان کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا پرورش کیا ہے۔ (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ: رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيُتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ) (سورۃ الاحقاف / ۱۵،۱۶)

(ترجمہ) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اس کو بڑی شفقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا اور اس کو پیٹ میں رکھنا اور اس کا دودھ چھوڑنا تیس مہینے (میں پورا ہوتا) ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس برس کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطاء فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اور اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں' یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے نیک کاموں کو قبول کرلیں گے اور ان کے گناہوں سے درگذر کریں گے اس طور پر کہ یہ اہل جنت میں سے ہوں گے اس سچے وعدہ کی وجہ سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

والدین کی خدمت کی فضیلت

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ کے ہاتھ پر ہجرت اور جہاد کیلئے بیعت کرنا چاہتا ہوں (اس سے) میرا مقصود اللہ تعالیٰ سے ہی اجر و ثواب لینا ہے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟" اس نے عرض کیا جی ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ سے ثواب لینا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر اپنے والدین کے پاس لوٹ جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ رہو۔

والدین اولاد کیلئے جنت ہیں یا دوزخ

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "هما جنتك ونارك" یہ تیرے لئے جنت ہیں یا دوزخ (مطلب یہ ہے کہ اگر تو نے ان کو راضی رکھا تو اس کے سبب جنت میں جاؤ گے اور اگر ناراض کیا اور نافرمانی کی تو دوزخ میں جاؤ گے)۔

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
(ترمذی وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم والطبرانی الا انہ قال فی رضا الوالدین)
(ترجمہ) اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے
(طبرانی شریف میں والد کی بجائے والدین کا لفظ آیا ہے)۔

والدین سے حسن سلوک عمر میں اضافہ کرتا ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ زَادَ اللّٰهُ فِي عُمُرِهِ﴾

(ابو یعلی والطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو شخص والدین سے حسن سلوک کرتا ہے اس کیلئے بشارت ہو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے گا۔

اولاد سے اپنی خدمت کرانے کا طریقہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفُّ نِسَاؤُكُمْ وَبِرُّوا آبَاءَكُمْ تَبَرُّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ أَتَاهُ أَخَاهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذَلِكَ مُحِقًّا كَانَ أَوْ مُبْطِلًا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ﴾ (حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) دوسرے لوگوں کی عورتوں سے دور رہو تمہاری عورتیں بھی پاکدامن رہیں گی، اپنے والدین سے حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تم سے حسن سلوک کرے گی، اور جس کے پاس اس کا بھائی (مسلمان) معذرت اور معافی مانگنے کے لئے آئے تو وہ اس کو قبول کرے چاہے وہ حق پر ہو یا باطل پر، اگر اس نے قبول نہ کیا تو میرے پاس (روز قیامت) حوض پر نہیں آسکے گا۔

اس کی ناک خاک آلود ہو

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿رِغَمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رِغَمَ أَنْفُهُ﴾ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ﴿مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو"۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کس کی؟ فرمایا اس کی جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور (خدمت کر کے) جنت میں نہ جاسکا۔

صلہ رحمی کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (سورۃ الرعد / ۲۱،۲۴)

(ترجمہ) اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ نے جن رشتوں اور تعلقات کو قائم رکھنے کا حکم کیا ہے ان کو قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور سخت عذاب کا اندیشہ رکھتے ہیں اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ اپنے رب کی رضامندی کی تلاش میں رہ کر مضبوط رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے اس میں سے چپکے بھی اور ظاہر کر کے بھی خرچ کرتے ہیں اور بدسلوکی کو حسن سلوک سے ٹال دیتے ہیں اس جہان میں نیک انجام ان کے واسطے ہے یعنی ہمیشہ رہنے کی جنتیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے اور ان کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد میں جو لائق ہوں گے

وہ بھی داخل ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آتے ہوں گے کہ تم صحیح سلامت رہو گے بدولت اس کے کہ تم مضبوط رہے تھے سو اس جہان میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے۔

سب سے اچھے اور سب سے برے اعمال

(حدیث) بنو خثعم کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ میں نے کہا آپ ہی وہ ہستی ہیں جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ پر ایمان لانا' میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا صلہ رحمی کرنا' میں نے پوچھا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ پھر کونسا؟ آپ نے ارشاد فرمایا قطع رحمی کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کونسا (عمل برا ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا پھر برائی کا حکم کرنا اور نیکی سے منع کرنا۔

(ابو یعلی باسناد جید)

عمر اور رزق میں اضافہ کا عمل

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُوَسَّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَتُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ﴾

(بزار ورجالہ ثقات)

(ترجمہ) جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے اور اس کے رزق میں فراخی ہو اور دکھ تکالیف سے نجات ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔

صلہ رحمی کرنا

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) رشتہ داری عرش سے معلق ہے اور یہ دعا کر رہی ہے کہ جو شخص صلہ رحمی کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کو اپنے ساتھ جوڑے رکھے اور جو مجھے کاٹے اللہ تعالیٰ بھی اس کو اپنے سے کاٹ دے۔

دشمن رشتہ دار پر صدقہ کرنا افضل ہے

(حدیث) حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ﴾

(ابن خزیمہ، حاکم و قال صحیح علی شرط مسلم)

(ترجمہ) دشمن رشتہ دار پر صدقہ کرنا افضل ہے (کیونکہ اس کی حاجت بھی پوری ہو گی اور صلہ رحمی کا ثواب بھی ہو گا اور دشمنی بھی انشاء اللہ دور ہو گی)

حساب آسان کرنے اور جنت میں لے جانے والی عادات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ﴾ قَالُوا: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ: ﴿تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ﴾ (بزار والحاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) تین خصلتیں ایسی ہیں اگر وہ کسی میں پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لیں گے اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کونسی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا (۱) جو تجھے محروم رکھے اس کو دے (۲) جو تجھ سے رشتہ توڑے اس سے جوڑ (۳) جو تجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کر۔ جب تو نے یہ کیا تو تیرا یہ عمل تجھے جنت میں لے جائے گا۔

خاوند اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (سورۃ بقرہ / ۲۱۵)

(ترجمہ) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں' آپ فرما دیجئے کہ جو کچھ مال تم کو خرچ کرنا ہو تو ماں باپ کا حق ہے اور قرابتداروں کا اور بے باپ یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافر کا اور جو نسا نیک کام کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب خبر ہے۔

اپنے محتاج خاوند کو صدقہ دینے کا دوہرا ثواب ہے

(حدیث) حضرت زینب ثقفیہ حضرت ابن مسعودؓ کی بیوی کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ﴾ قَالَتْ : فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ : إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ ، فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِئُ عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَلْ ائْتِيهِ أَنْتِ ، فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُهَا حَاجَتِي ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ : ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا ؟ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا ؟ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ : فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿مَنْ هُمَا﴾ فَقَالَ : امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿أَيُّ الزَّيَانِبِ﴾ قَالَ :

امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ﴾

"اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے بھی کیوں نہ ہو"۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود کے پاس آئی اور کہا کہ آپ کے پاس خرچہ کیلئے نہیں ہے جبکہ حضور ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا ہے آپ حضور ﷺ کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں اگر آپ کو دینے سے میرا صدقہ ادا ہوتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں کسی غیر کو دیدوں گی تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا بلکہ تم خود حضور ﷺ کے پاس جاؤ چنانچہ میں چل پڑی میں نے دیکھا کہ ایک انصاری عورت بھی حضور ﷺ کے دروازہ پر پہنچی ہوئی ہے اس کی بھی وہی حاجت تھی جو میری تھی اور آنحضرت ﷺ پر رعب کا غلبہ تھا ہمارے پاس حضرت بلالؓ تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پاس جا کر بتائیں کہ آپ کے دروازہ پر دو عورتیں آئی ہیں اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھنا چاہ رہی ہیں کہ کیا وہ اپنے خاوندوں کو اور ان یتیموں کو جو ان کی گودوں میں پل رہے ہیں صدقہ دیدیں تو جائز ہوگا یا نہیں؟ (مگر اے بلال یہ نہ بتانا کہ ہم کون عورتیں ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ) حضرت بلال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا مگر آپ نے ان سے پوچھا کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ایک انصار کی عورت ہے اور ایک زینب ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کونسی زینب؟ انہوں نے عرض کیا عبداللہ بن مسعود کی بیوی تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ ان دونوں عورتوں کو دو اجر و ثواب ملیں گے (۱) قرابت اور رشتہ کا (۲) صدقہ کرنے کا۔ (بخاری، مسلم)

بیوی بچوں پر خرچہ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ)

(سورۃ سبا/۳۹)

(ترجمہ) اور جو چیز تم (مواقع حکم الٰہی میں) میں خرچ کرو گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا عوض ضرور دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

بیوی، بچوں، والدین اور اپنے آپ پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ نَفَقَةً يَسْتَعِفُّ بِهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَوَلَدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَهِيَ صَدَقَةٌ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جو شخص (ناجائز اور مشتبہ سے) بچنے کے لئے اپنے آپ پر خرچ کرے گا تو یہ بھی صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی، اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا یہ بھی صدقہ ہے۔

(حدیث) حضرت کعب بن عُجرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے سے گذرا صحابہ کرامؓ نے اس کے جثہ اور چستی کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ کاش کہ یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنْ كَانَ خَرَجَ [يَسْعَى] عَلَى [وَلَدِهِ] صِغَارٍ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ [وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ] وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى [أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ] وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ﴾

(طبرانی ورجالہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) اگر یہ اپنے چھوٹے بچے کی ضرورت کی جستجو کیلئے نکلا ہے تو بھی یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز اور مشتبہ چیز سے) بچانے کیلئے نکلا ہے تو بھی یہ اللہ کے راستہ میں ہے۔ اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خاطر محنت کیلئے نکلا ہے تو بھی اللہ کے راستہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تکبر کی خاطر نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کے راستہ میں ہے۔

بیوی کے مونہہ کا لقمہ بھی خاوند کیلئے صدقہ ہے

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا اللہ کی رضا کیلئے تو جتنا بھی خرچ کرتا ہے اس کا تجھے اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ جو لقمہ تو اپنی بیوی کے مونہہ میں ڈالتا ہے اس کا بھی اجر ملے گا۔ (بخاری)

اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کا زیادہ ثواب ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿دِينَارٌ [أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ] أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ [أَعْظَمُهَا] أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) ایک دینار وہ ہے جس کو تو جہاد میں خرچ کرتا ہے' ایک دینار وہ ہے جس کو تو غلام آزاد کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے' ایک دینار وہ ہے جس کو تو کسی مسکین پر خرچ کرتا ہے اور ایک دینار وہ ہے جس کو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے۔ ان دیناروں میں سب سے زیادہ اجر اس دینار کا ہے جس کو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔

سب سے پہلے جو صدقہ میزان میں وزن کیا جائے گا

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

: ﴿أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُهُ عَلَى أَهْلِهِ﴾.

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) (صدقات میں سے) سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچہ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا۔

بیوی کو پانی پلانے کا بھی ثواب ملے گا

(حدیث) حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے ان الرجل اذا سقی امرأته من الماء اجر (بے شک جب انسان اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس کو اس کا بھی اجر ملے گا)۔ حضرت عرباض فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس کو پانی پلایا اور یہ حدیث سنائی جو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنی تھی۔ (احمد والطبرانی باسنادہما)

(فائدہ) اس حدیث کا ایک مطلب یہ ہے کہ بیوی کیلئے پانی کا انتظام کیا اور اس نے اس سے خود بھی پانی بھر کے پیا تو اس کا ثواب بھی خاوند کو ملے گا۔ (مترجم)

اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے حسن سلوک کا ثواب

جنت واجب ہو گئی

(حدیث) حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس نے اپنی دو بیٹیاں اٹھا رکھی تھیں میں نے اس کو کھانے کو تین کھجوریں دیں تو اس نے ایک ایک کھجور ان دونوں بچیوں کو دیدی اور ایک اپنے موںہہ کی طرف کھانے کے لئے اٹھائی تو ان دو بیٹیوں میں سے ایک نے وہ کھجور بھی مانگ لی چنانچہ اس نے کھجور کے دو ٹکڑے کئے جس کو وہ خود کھانا چاہتی تھی اور ان دونوں کو دیدی مجھے اس عورت کی اس حالت نے حیران کر دیا پھر میں نے اس کے اس کام کا جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے لئے ان دو بچیوں کی وجہ سے جنت واجب کر دی اور اس کو ان دونوں بچیوں کی وجہ سے دوزخ سے آزاد کر دیا۔ (مسلم)

دو بیٹیوں کی اچھی پرورش کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ﴾

(ابن ماجہ باسناد صحیح وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں جب تک وہ اس کے پاس رہیں اچھا برتاؤ کیا تو یہی دو بیٹیاں اس کو جنت میں داخل کرائیں گی (یعنی ان سے نیک سلوک کے عمل کی برکت سے دونوں ماں باپ یا ان میں سے جس نے بھی نیک سلوک کیا وہ جنت میں جائے گا)۔

بیٹیوں اور بہنوں کی نیک پرورش کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ ، وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ﴿فَأَدَّبَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ وَزَوَّجَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ﴾ . (ترمذی وابن حبان وابو داود)

(ترجمہ) جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں، یا دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ نیک برتاؤ کے ساتھ رہا ہو اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تم میں سے جس کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ نیک برتاؤ کیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا (ترمذی وہذا لفظہ وابن حبان) اور ابو داود نے یہ الفاظ بھی روایت کئے ہیں کہ اس نے ان کو اسلام کی تعلیم دی اور نیک برتاؤ کیا ہو اور ان کی شادی کر دی ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔

یتیم کی پرورش کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا لَهُ ذُو قَرَابَةٍ أَوْ لَا قَرَابَةَ لَهُ فَأَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ﴾ وَضَمَّ أُصْبُعَيْهِ ﴿وَمَنْ سَعَى عَلَى ثَلَاثِ بَنَاتٍ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَ

(بزار وحدیث ہذا حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے یتیم کی کفالت کی چاہے وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے (یہ بات کر کے) آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا دیا اور جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کے لئے محنت کی وہ جنت میں جائے گا اور اس کا اجر اس مجاہد کی طرح ہوگا جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات کو نوافل ادا کرتا ہو۔

بیوہ اور مسکین کے کفیل کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَهْ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ﴿السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَكَالَّذِي يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ﴾. (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

(ترجمہ) بیوہ اور مسکین کے لئے محنت کرنے والا (خرچہ تیار کر کے دینے والا) مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے (حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ اس عبادت گذار کی طرح ہے جو کسی وقت عبادت کرنے سے رکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو کسی دن روزہ چھوڑتا نہیں۔

قیامت میں عرش خداوندی کا سایہ اور جنت حاصل ہوگی

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا أَوْ أَرْمَلَةً أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللہ تعالیٰ اس کو (روز قیامت) اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دیں گے اور اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

یتیم کی کفالت اور خرچہ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

(سورۃ الانسان / ۸۔۹)

(ترجمہ) اور وہ لوگ خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور بذات خود اپنے جی میں یا بموقعہ ضرورت کہتے ہیں) کہ ہم تم کو محض خدا کی رضامندی

کیلئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا﴾ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

(ترجمہ) میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (ساتھ) ہوں گے پھر آپ نے کلمہ شہادت کی اور درمیان کی بڑی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان فاصلہ کر کے دکھایا۔

تین یتیموں کی پرورش

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ عَالَ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَيْتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَانِ(1) كَمَا أَنَّ هَاتَيْنِ أُخْتَانِ﴾ وَأَلْصَقَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطٰى . (ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے تین یتیموں کی پرورش کی وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عبادت کرتا ہو اور دن کو روزہ رکھتا ہو اور صبح و شام جہاد میں تلوار نیام سے نکالی ہوئی ہو۔ اور میں اور وہ شخص جنت میں دو بھائی ہوں گے جس طرح سے یہ دو (انگلیاں) بہنیں ہیں اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں شہادت کی اور درمیان کی ملادیں۔

تربیتِ اولاد کی خاطر دوسری شادی نہ کرنے والی کا ثواب

(حدیث) حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ وَأَوْمَأَ بِيَدَيْهِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ الْوُسْطٰى وَالسَّبَابَةِ ﴿امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى أَيْتَامِهَا حَتّٰى بَانُوا أَوْ مَاتُوا﴾ (ابوداود باسنادہ)

(ترجمہ) میں اور پچکے سیاہ گالوں والی عورت قیامت کے دن اس طرح (قریب) ہوں گے (راوی حدیث حضرت یزید بن زریعؒ نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کو اپنے ہاتھ کے اشارہ سے دکھایا) یہ وہ عورت ہوگی جو اپنے خاوند سے بیوہ ہوگئی اس کے پاس منصب بھی تھا اور جمال بھی مگر اپنے نفس کو ان یتیموں کی خاطر (شادی کرنے سے) روکے رکھا حتی کہ وہ غیر محتاج ہوگئے یا فوت ہوگئے۔

حضورؐ سے بھی جنت میں پہلے داخل ہونے کی کوشش کرنے والی بیوہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنِّي أَرَى امْرَأَةً تُبَادِرُنِي فَأَقُولُ لَهَا : مَا لَكِ ؟ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُولُ : أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلَى أَيْتَامٍ لِي﴾

(ابو یعلی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) میں سب سے پہلا آدمی ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھولوں گا مگر میں دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے بھی پہلے داخل ہونا چاہے گی۔ میں اس کو کہوں گا تجھے کیا ہے؟ تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کے لئے بیٹھی رہی تھی (دوسری شادی نہیں کی تھی)۔

اللہ کے نزدیک پسندیدہ گھر

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ أَحَبَّ الْبُيُوتِ إِلَى اللهِ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب گھروں سے زیادہ محبوب وہ گھر ہے جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ﴾ (ابن ماجہ باسنادہ)

(ترجمہ) مسلمانوں میں بہتر گھروہ ہے جس میں یتیم سے حسن سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کا بدترین گھروہ ہے جس میں یتیم موجود ہو مگر اس سے برا سلوک کیا جاتا ہو۔

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ﴾ وَفَرَّقَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

(مسند امام احمد)

(ترجمہ) جس نے یتیم کے سر پر اللہ کی رضا کی خاطر ہاتھ پھرا اور کوئی غرض نہیں تھی تو جتنے بالوں پر ہاتھ گذرا ہر بال کے بدلہ میں نیکی ملے گی' اور جس نے یتیم بچی یا بچے کے ساتھ نیک برتاؤ کیا جو اس کی کفالت میں تھا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح سے ہوں گے (یعنی جنت میں یہ شخص حضور کے قریب درجہ میں ہوگا)۔

مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے کا ثواب

مسلمان سے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت کرتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ فَأَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) ایک شخص بستی میں رہنے والے اپنے بھائی کی ملاقات کیلئے روانہ ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ بٹھادیا جب وہ شخص اس فرشتہ کے قریب پہنچا تو فرشتہ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا ایک بھائی اس بستی میں رہتا ہے

میں اس کی ملاقات کے لئے جارہا ہوں' فرشتہ نے کہا کیا تم نے اس سے اپنا کوئی کام کرانا ہے ؟اس نے جواب دیا اور کوئی مقصد نہیں بس میں اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ (اس لئے جارہا ہوں) تو فرشتہ نے کہا کہ میں اللہ جل شانہ کی طرف سے تیرے پاس یہ پیغام لیکر آیا ہوں کہ جس طرح سے تو اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت کرتا ہے اللہ بھی تیرے ساتھ محبت کرتا ہے۔

نیک لوگوں کی زیارت سے جنت ملتی ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى أَخَاهُ يَزُورُهُ فِي اللهِ إِلَّا نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَإِلَّا قَالَ اللهُ فِي مَلَكُوتِ عَرْشِهِ : عَبْدِي زَارَ فِيَّ وَعَلَيَّ قِرَاهُ فَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ﴾ (بزار وابو یعلی باسناد جید)

(ترجمہ) جو شخص خالص اللہ کی رضا کیلئے اپنے مسلمان بھائی کو ملنے کے لئے جاتا ہے تو اس کو آسمان سے ایک منادی (فرشتہ) ندا کرتا ہے تو بھی خوش ہو جا اور جنت بھی تیرے لئے بچ چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے فرشتوں کے سامنے ذکر کیا ہے کہ میرے بندے نے میری رضا کے لئے ملاقات کی ہے اس کی مہمانی مجھ پر لازم ہوگئی ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت دینے کے علاوہ کسی کم درجہ کے ثواب پر راضی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کن کن حضرات سے محبت کرتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ادریس خولانیؒ نے ذکر کیا کہ میں جامع مسجد دمشق میں داخل ہوا تو میں نے ایک چمکدار دانتوں والے نوجوان کو دیکھا لوگ اس کے گرد جمع تھے اور جب کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تو اس کو اس جوان کے سامنے پیش کرتے تھے اور اس سے رائے طلب کرتے تھے۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔ جب کل صبح ہوئی تو میں بہت جلدی اٹھا (تاکہ مسجد میں سب سے پہلے پہنچ جاؤں) تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے پہنچ کر سبقت لے گئے ہیں اور میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی انتظار میں بیٹھ گیا جب انہوں نے

نماز سے سلام پھیرا تو میں ان کے سامنے سے حاضر ہوا آپ کو سلام کیا پھر عرض کیا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے صرف اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ تو انہوں نے پوچھا اللہ کی قسم ؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم۔ انہوں نے فرمایا اللہ کے لئے ؟ میں نے عرض کیا اللہ کے لئے۔ تو انہوں نے میری چادر کے پلو سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچ کر فرمایا خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے جناب سید دو عالم ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے اور میری خاطر آپس میں مل بیٹھنے والوں کے لئے اور میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے اور میرے لئے آپس میں (ایک دوسرے پر) خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو گئی۔ (موطا مالک' ابن حبان)

جنت کے نفیس محلات کے مستحق

(حدیث) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَوَاهِرُهَا مِنْ بَوَاطِنِهَا وَبَوَاطِنُهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُتَحَابِّينَ فِيهِ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيهِ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيهِ﴾. (بزار باسنادہ)

(ترجمہ) جنت میں کچھ ستون یاقوت کے ہیں جن پر زبرجد کے بالاخانے ہوں گے' ان کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے' یہ ایسے چمکیں گے جس طرح سے چمکدار ستارہ چمکتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون حضرات رہیں گے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا آپس میں اللہ کے لئے محبت کرنے والے' آپس میں اللہ کے لئے خرچ کرنے والے' اور آپس میں اللہ کے لئے ایک دوسرے کو ملنے والے۔

ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں وغیرہ

(حدیث) حضرت ابورزین عقیلیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

: ﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِن يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ﴾ قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَسْكُنُهَا ؟ قَالَ : ﴿الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ وَالْمُتَبَاذِلُونَ

فِي اللهِ وَالْمُتَلَاقُونَ فِي اللهِ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جنت میں ایسے بالا خانے بھی ہیں جن کا باہر کا حصہ ان کے اندر سے اور ان کا اندر کا حصہ ان کے باہر سے نظر آئے گا۔ یہ بالا خانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بنائے ہیں جو صرف اس کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور اسی کے لئے آپس میں ملاقات کو جاتے ہیں اور اسی کی رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

زبرجد کے بالا خانوں کے مستحق

(حدیث) حضرت ابو رزینؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا أَبَا رَزِين أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا زَارَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَيَّعَهُ سَبْعُونَ أَلْف مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ كَمَا وَصَلَهُ فِيكَ فَصِلْهُ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اے ابو رزین جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ جس طرح سے یہ تیری خاطر اس سے ملنے جارہا ہے تو بھی اس کو اپنے ساتھ ملالے۔

مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مشقتوں میں سے ایک مشقت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مشقتوں سے ایک مشقت کو دور کریں گے، جو کسی

تنگدست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کریں گے اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہے۔

دس سال کے اعتکاف سے افضل عمل

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ مَشٰى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنَ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِينَ وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَةَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ﴾ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ﴿لَأَنْ يَمْشِيَ أَحَدُكُمْ مَعَ أَخِيهِ فِي قَضَاءِ حَاجَةٍ وَأَشَارَ [بِأُصْبُعِهِ] أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِي هٰذَا شَهْرَيْنِ﴾.

(طبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا اس کے لئے یہ عمل دس سال کے اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں بنا دیتے ہیں ہر خندق مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ وسیع ہوتی ہے۔

(نوٹ) یہ تقریبا (١٠٩٨٠) خندقیں بنتی ہیں جن میں سے ہر ایک مشرق و مغرب کے فاصلہ سے زیادہ چوڑی ہو گی حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوزخ سے بہت ہی دور کر دیتے ہیں۔

پچھتر ہزار فرشتوں کی دعائیں

(حدیث) حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مَنْ مَشٰى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يُثْبِتَهَا لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتّٰى يُمْسِيَ

وَإِنْ كَانَ مَسَاءً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً﴾ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحْدَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ﴿مَنْ أَعَانَ عَبْدًا فِي حَاجَتِهِ ثَبَّتَ اللهُ لَهُ مَقَامَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ﴾ . (کتاب الثواب ابوالشیخ ابن حیان باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چلا اور اس کو پورا کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے پچھتر ہزار فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کے لئے رحمت کی درخواست اور دعا کریں گے اگر صبح کو یہ عمل کرے گا تو یہ فرشتے شام تک ایسا کریں گے اور اگر شام کو کرے گا تو صبح تک ایسا کریں گے۔ اور یہ شخص جو قدم بھی اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک گناہ معاف کریں گے اور ایک درجہ بلند کریں گے۔ اور ابو الشیخ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص کسی بندے کی ضرورت میں مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جب (لوگوں کے) قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

نیک لوگوں کی خدمت سے جنت میں داخلہ

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يُصَفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا ثُمَّ تَمُرُّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ : يَا فُلَانُ أَمَا تَذْكُرُ [يَوْمَ اسْتَقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً قَالَ فَيَشْفَعُ لَهُ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ : أَمَا تَذْكُرُ] يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا فَيَشْفَعُ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ : يَا فُلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي لِحَاجَةِ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبْتُ لَكَ فَيَشْفَعُ لَهُ﴾ اللَّفْظُ لِابْنِ مَاجَةَ (ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا: کتاب اصطناع المعروف، والبیہقی باسانید ہم)

(ترجمہ) روز قیامت لوگوں کی بہت سے صفیں بنائی جائیں گی پھر جنت والوں کو (ان کے سامنے سے) گذارا جائے گا۔ چنانچہ ایک جنتی ایک دوزخی کے سامنے سے گذرے گا دوزخی اس کو دیکھ کر کہے گا اے فلاں! کیا آپ فلاں دن کو یاد نہیں کرتے جب آپ

نے پانی مانگا تھا اور میں نے پانی پلایا تھا چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ اسی طرح سے ایک شخص ایک شخص کے سامنے سے گذرے گا تو وہ کہے گا آپ وہ دن یاد نہیں کرتے جب میں نے آپ کو وضو کے لئے پانی اٹھا کر دیا تھا تو وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ اسی طرح سے ایک شخص ایک شخص کے سامنے سے گذرے گا تو وہ کہے گا اے فلاں! آپ اس دن کو یاد نہیں کرتے جب آپ نے مجھے ایسے اور ایسے کام کے لئے بھیجا تھا اور میں آپ کی خاطر اس کام کے لئے چلا گیا تھا تو وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔

یا تمام گناہ معاف یا بغیر حساب جنت

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سَبْعِينَ سَيِّئَةً إِلَى أَنْ يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ فَارَقَهُ فَإِنْ قُضِيَتْ حَاجَتُهُ عَلَى يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَإِنْ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (اصطناع المعروف لابن ابی الدنیا)

(ترجمہ) جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری کے لئے جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ستر نیکیاں لکھیں گے اور اس کے ستر گناہ مٹائیں گے یہاں تک کہ وہ وہاں لوٹ آئے جہاں سے اس سے جدا ہوا تھا پھر اگر اس کے ہاتھوں اس شخص کی حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسا کہ آج ہی اس کو اس کی ماں نے جنا ہو اور اگر حاجت براری کے دوران وفات پا گیا تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گا۔

پل صراط پر اللہ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ﴾ (طبرانی و صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے کسی بڑے کے سامنے اچھائی پہنچانے کے لئے وسیلہ بنایا، کسی مشکل کو آسان کیا اللہ تعالیٰ اس کے پل صراط پر گذرنے میں اس کی مدد کریں گے جب کہ (اس سے) بہت سے قدم پھسل رہے ہوں گے۔

تندرست کے صدقہ کی مختلف صورتیں

(حدیث) حدیث ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ [قِيلَ] : أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ [قَالَ] : يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ : يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ : قِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ : يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ : يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ** (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ہر مسلمان کیلئے صدقہ کرنا ضروری ہے۔ عرض کیا گیا اس شخص کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو صدقہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے ہاتھ سے کمائے پھر اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا گیا اگر وہ طاقت نہ رکھے تو کیا کرے؟ فرمایا تاکس حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض کیا گیا اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ نیکی کا حکم کرے۔ عرض کیا گیا اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر برائی سے رک جائے کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے۔

مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب

روز قیامت اللہ تعالیٰ سے خوشی حاصل کرے گا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا يُحِبُّ لِيَسُرَّهُ بِذٰلِكَ سَرَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جس مسلمان نے اپنے مسلمان بھائی سے ایسی حالت میں ملاقات کی جس سے وہ خوش ہو گیا تو اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی خوش کر دیں گے۔

جنت کے اونچے درجات حاصل کرنے والا شخص

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِأَخِيهِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ أَوْ إِدْخَالِ سُرُورٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَا مِنَ الْجَنَّةِ﴾.

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) کسی صاحب مرتبہ کے پاس کسی نے اپنے بھائی کے لئے اچھائی کا یا خوشی پہنچانے کا کام کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں اونچے درجات میں پہنچا دیں گے۔

مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے کے ثواب

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ تَكْشِفُ عَنْهُ

كُرْبَةً أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ فِي حَاجَةٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ شَهْرًا وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضًا وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَقْضِيَهَا لَهُ ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ ﴾ .

(ترغیب وترہیب ابو القاسم اصبہانی)

(ترجمہ) اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے محبوب وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔ اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ سرور ہے جس سے تو مسلمان کو خوش کرے اس کا دکھ دور کر کے یا اس کا قرضہ اتار کے یا اس کی بھوک مٹا کے۔ اور میں کسی بھائی (مسلمان) کے ساتھ اس کی حاجت کو پورا کرنے کے لئے چلوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس مسجد یعنی مسجد مدینہ میں ایک مہینہ کے لئے اعتکاف بیٹھوں۔ اور جس شخص نے اپنے غصہ کو روکا باوجودیکہ اگر چاہتا تو اس کو نکال سکتا تھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو رضا سے بھر دیں گے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نکلا حتیٰ کہ اس کو پورا کر کے چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو ثابت قدم رکھیں گے جس دن (پل صراط پر) قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب آقائے دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ مَنْ أَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سُرُورًا لَمْ يَرْضَ اللّٰهُ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس شخص نے مسلمانوں میں سے کسی گھر میں خوشی پہنچائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں داخل کرنے کے علاوہ کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گے۔

سرور سے فرشتہ کی پیدائش

(حدیث) امام جعفر صادق اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ مَا أَدْخَلَ رَجُلٌ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا إِلَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ السُّرُورِ مَلَكًا يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُوَحِّدُهُ فَإِذَا صَارَ الْعَبْدُ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ ذٰلِكَ

السُّرُورِ فَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَنِي عَلَى فُلَانٍ أَنَا الْيَوْمَ أُونِسُ وَحْشَتَكَ وَأُلَقِّنُكَ حُجَّتَكَ وَأُثَبِّتُكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَأُشْهِدُكَ مَشَاهِدَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَتَشَفَّعُ لَكَ إِلَى رَبِّكَ وَأُرِيكَ مَنْزِلَكَ مِنَ الْجَنَّةِ﴾ (اصطناع المعروف لابن ابی الدنیا باسنادہ وہو حدیث مرسل)

(ترجمہ) جب کوئی آدمی کسی مؤمن کو سرور پہنچاتا ہے تو اللہ عزوجل اس سرور سے ایک فرشتہ پیدا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس کی توحید بیان کرتا ہے۔ جب وہ شخص قبر میں دفن ہوتا ہے تو یہ سرور اس کے پاس آتا اور کہتا ہے تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ کہتا ہے تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے کہ میں وہ سرور ہوں جو تم نے فلاں شخص کو پہنچایا تھا میں آج تیری وحشت میں تیرے لئے انس پیدا کروں گا' تجھے تیری حجت کی تلقین کروں گا اور قول ثابت کے ساتھ تجھے ثابت قدم رکھوں گا اور مشاہد قیامت میں میں تیرے ساتھ رہوں گا' تیرے لئے تیرے رب سے شفاعت کروں گا اور تجھے جنت میں تیری منزل دکھاؤں گا۔

مریض کی عیادت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَا بْنِ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ : يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيَ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا بْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ : يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ : يَا رَبِّ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ : اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي﴾ (مسلم)

(ترجمہ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے

میری عیادت نہیں کی تھی ؟ وہ عرض کرے گا یارب ! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا حالانکہ آپ رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے تو نے اس سے جاکر عیادت نہ کی تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا۔ اے ابن آدم ! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا ؟ وہ عرض کرے گا یارب ! میں آپ کو کیسے کھلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے معلوم نہیں تھا کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا اور تو نے اس کو نہیں کھلایا تھا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا۔ اے ابن آدم ! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے نہیں پلایا تھا ؟ وہ عرض کرے گا یارب میں آپ کو کیسے پلاتا حالانکہ آپ رب العالمین ہیں ؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تو نے اس کو پانی نہیں پلایا تھا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کو پلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس سے حاصل کرتا۔

جنت میں گھر ملے گا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ عَادَ مَرِيضاً نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَهْ وَابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ﴿إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى : طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ﴾.

(ترمذی و قال حدیث حسن وابن ماجہ وابن حبان بغیر لفظہما)

(ترجمہ) جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے تو نے اچھا کیا تیرا چلنا مبارک ہو تو نے جنت میں اپنا محل بنایا ہے۔

ان خصال کا حامل جنت میں جائے گا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا﴾ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] أَنَا فَقَالَ : ﴿مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] أَنَا فَقَالَ : ﴿مَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً﴾ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] أَنَا قَالَ : ﴿مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا﴾ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

(صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) تم میں سے آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپؐ نے پوچھا تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ آپ نے پوچھا تم میں سے آج کس نے جنازہ اٹھایا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ آپؐ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص میں یہ نیک عادات جمع ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حج عمرہ کے برابر ثواب اور گناہ معاف

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبدالرحمان بن عمروؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

: ﴿مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَظَلَّهُ اللهُ بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُونَ لَهُ وَلَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَفْرُغَ فَإِذَا فَرَغَ كَتَبَ اللهُ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا أَظَلَّهُ اللهُ بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَلَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حُطَّ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ حَتَّى يَقْعُدَ فِي مَقْعَدِهِ فَإِذَا قَعَدَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتَّى إِذَا أَقْبَلَ حَيْثُ يَنْتَهِي إِلَى مَنْزِلِهِ﴾ .

(طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کریں گے جو اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے جب تک کہ یہ شخص اس کی حاجت پوری کرنے سے فارغ نہ ہو رحمت میں گھرا رہے گا پھر جب فارغ ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھ دیں گے۔ اور جس نے مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کریں گے یہ شخص جو قدم اٹھائے گا اس کے لئے اس قدم کے بدلہ میں نیکی لکھی جائے گی اور جو قدم (زمین پر) رکھے گا اس سے اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور اس کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ کسی جگہ جا کر بیٹھ جائے، پس جب وہ بیٹھے گا اس کو رحمت ہی ڈھانپ لے گی اور وہ اسی حالت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس جگہ لوٹ آئے جہاں اس کی منزل تھی۔

ستر سال دوزخ سے دور

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا﴾ قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ.

(ابو داود باسناد حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا اور محض اللہ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی اس کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دوزخ سے دور کر دیا جائے گا۔

ستر ہزار فرشتوں کی دن بھر یارات بھر دعائیں ملتی ہیں

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ مَرْفُوعًا هٰكَذَا

وَأَبُو دَاوُدَ مَوْقُوفًا بِاخْتِصَارٍ وَزَادَ فِيهِ ﴿وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ﴾ [وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَفْظُهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ﴾] وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ بِنَحْوِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

(احمد وابن ماجہ مرفوعاً ہکذا' وابو داود موقوفاً باختصار وزاد)

(ترجمہ) جب مسلمان اپنے بھائی (مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت میں چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے پس جب وہ بیٹھتا ہے اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ اور وہ شخص جو شام کے وقت مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے صبح تک بخشش کی دعا کرتے ہیں اور جو مریض کے پاس صبح کے وقت (عیادت کے لئے) آتا ہے اس کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جاتی ہے۔

مریض سے دعا کرانے کا ثواب

مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کرنے کی طرح مقبول ہے

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُو لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ﴾

(ابن ماجہ واسنادہ جید الا ان فیہ انقطاعا)

(ترجمہ) جب تو مریض کے پاس جائے تو اس کو کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے (جو رد نہیں ہو گی)۔

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عُودُوا الْمَرْضَى وَمُرُوهُمْ فَلْيَدْعُوا لَكُمْ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيضِ مُسْتَجَابَةٌ [وَذَنْبُهُ مَغْفُورٌ]﴾. (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) مریضوں کی عیادت کیا کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں کیونکہ اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ معاف شدہ ہوتے ہیں۔

ابواب الادب والزہد

حسنِ خُلق، حیاء، صداقت، تواضع، بردباری، عفو، نرمی، پردہ پوشی، صلح، دوستی، سلام، مصافحہ، حسنِ کلام، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، صبر، مرض، بخار، مرگی، نابینائی، مزدوری، تجارت، پاکدامنی، خاوند کی اطاعت شعاری، توبہ، غربت، دنیا سے بے رغبتی، اللہ سے حسن ظن، خوف، رونا، اخلاص وغیرہ کا ثواب۔

ثواب کے گھر (یعنی جنت) کی شان وشوکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسن خُلق کا ثواب اور فضیلت

اللہ جل شانہ اپنے محبوب اشرف الخلق حضرت محمد ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں وانك لعلى خلق عظيم (سورۃ القلم / ۴)

(ترجمہ) اور بے شک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں

نیکی کیا ہے اور گناہ کیا ہے

(حدیث) حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ ہر وہ چیز جو تیرے دل کو کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

کامل مؤمن کون ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهِ﴾

(ابوداود' ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) مؤمنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے۔ اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہو۔

اعلیٰ حسب

(حدیث) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ﴾ (طبرانی وابن حبان فی حدیث)

(ترجمہ) اے ابوذر! تدبیر کی مثل کوئی دانشمندی نہیں اور گناہ کشی کی مانند کوئی ورع نہیں اور حسن خلق کی مانند کوئی مرتبہ نہیں۔

آخرت میں حضور ﷺ کے زیادہ قریب

(حدیث) حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ أَسْوَؤُكُمْ أَخْلَاقًا﴾

(احمد باسناد رجالہ رجال الصحیح وابن حبان)

(ترجمہ) تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب وہ ہے جس کے اخلاق عمدہ ہوں گے' اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہے جس کے اخلاق برے ہوں گے (اخلاق سے مراد رہن سہن اور معاملات وغیرہ ہیں ان کو بہتر کرنے سے آنحضرت ﷺ کا قرب اور محبت حاصل ہو گی)۔

جنت اور دوزخ میں لے جانے والے اکثر اعمال

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اس عمل کے متعلق پوچھا گیا جو لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں لے جائے گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنا اور حسن خلق سے زندگی گذارنا" ۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ دوزخ میں زیادہ تر کونسا عمل لوگوں کو داخل کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا "مونہہ اور شرمگاہ" (مونہہ یعنی زبان کو قابو میں رکھنا اور شرمگاہ کو ناجائز جگہ سے محفوظ رکھنا جنت میں داخل کرے گا جو ان دونوں کی حفاظت نہیں کرے گا زبان سے بداخلاقی

اور شرمگاہ سے جرائم کرے گا وہ دوزخ میں جائے گا اگر مسلمان ہوگا تو سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوگا اگر کافر ہوگا تو اس کے دوزخ کے عذاب میں اور اضافہ ہو جائے گا)۔
(ترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان)

میزان اعمال میں دو بھاری عمل

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول دو عالم ﷺ حضرت ابو ذرؓ سے ملے اور فرمایا ﴿يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا﴾ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ﴿عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُولِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا﴾
(ابو یعلی والبزار والطبرانی واحد اسانید ہم صحیح ورواہ ابو الشیخ فی کتاب الثواب بغیر لفظہ)

(ترجمہ) اے ابو ذر! میں تجھے ان دو خصلتوں کے متعلق نہ بتاؤں جو عمل کرنے میں ہلکی پھلکی ہیں اور دیگر اعمال حسنہ کے مقابلہ میں میزان اعمال میں بہت بھاری ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا" حسن خُلق کو اور طویل خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرلو" مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے مخلوقات نے ان دو اعمال کے طرح کے عمل نہیں کئے ہوں گے۔

دو خاوند والی بیوی جنت میں کس کو ملے گی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (ام المؤمنین سیدہ) ام حبیبہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ عورت جس نے (یکے بعد دیگرے) دو خاوند کئے پھر فوت ہو گئی اور یہ اور اس کے دونوں خاوند جنت میں داخل ہوئے تو یہ کس کی بیوی بنے گی پہلے کی یا دوسرے کی؟ آپ نے ارشاد فرمایا" اس کے ساتھ جو خاوند دنیا میں حسن اخلاق کے ساتھ پیش آتا تھا اس کو اختیار کرے گی"۔ اے ام حبیبہ! حسن خلق دنیا اور آخرت (دونوں) کی خیر لے گیا۔
(بزار وطبرانی باسناد ہما)

تین اعلیٰ انعامات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَا خَلِيلِي حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلْ مَدْخِلَ الْأَبْرَارِ وَإِنَّ كَلِمَتِي
سَبَقَتْ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ أَنْ أُظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِي وَإِنَّ أَسْقِيَهُ مِنْ حَضِيرَةِ قُدْسِي
وَأَنْ أُدْنِيَهُ مِنْ جِوَارِي﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے دوست ! اپنے اخلاق کو مزین کرو اگرچہ کافروں کے ساتھ بھی معاملہ ہو آپ جنت میں ابرار کے درجات میں داخل ہوں گے اور میری طرف سے یہ بات اس شخص کے لئے طے ہو چکی ہے جس نے اپنے اخلاق کو حسین بنایا میں اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا اور اپنے حظیرۃ القدس سے (پانی یا کوئی اور پینے کی چیز) پلاؤں گا اور اپنے قریب میں اس کو جنت عطاء کروں گا۔

جنت کے اعلیٰ درجات کا مستحق

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ عَظِيمَ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ
وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْعِبَادَةِ وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ بِسُوءِ خُلُقِهِ أَسْفَلَ دَرَجَةٍ فِي جَهَنَّمَ﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) بلاشبہ انسان اپنے حسن خلق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجات اور اعلیٰ منازل پر پہنچ جاتا ہے اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہو۔ اور یہی بندہ اپنے اخلاق بد کی وجہ سے جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں جاگرتا ہے۔ (اگرچہ عبادات میں تیز ہو)

حیا کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ :
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى[۳] عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ﴾

(ترجمہ) ایمان کے ستر سے کچھ اوپر یا نوے سے کچھ اوپر درجات ہیں ان میں سے افضل درجہ "لا الہ الا اللہ" کہنا ہے اور ادنی درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

حیا جاتی ہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ قُرِنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ﴾

(حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری و مسلم)

(ترجمہ) حیا اور ایمان دونوں کو یکجا کیا گیا ہے جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔

سچ بولنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ) (سورۃ المائدۃ / ۱۱۹)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا، ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش ہوا اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہوئے یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

صدیق کا مرتبہ سچ بولنے سے حاصل ہوتا ہے

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ [وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا] وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا﴾

(ترجمہ) سچائی نیکی کی رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی رہنمائی کرتی ہے اور بلا شبہ آدمی سچ بولتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور بلا شبہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتے ہیں اور آدمی جھوٹ بولتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

جنت کی ضمانت کے چھ کام

(حدیث) تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دیدو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں (۱) جب بات کرو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اپنی نظر کی حفاظت کرو (۶) اپنے ہاتھوں کو (ناجائز کام کرنے سے) روکو۔

مسلمان بھائیوں کی تواضع کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا مَنْ یَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِینِهِ فَسَوْفَ یَأْتِ اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِینَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِینَ

(سورۃ المائدہ / ۵۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی، وہ مسلمانوں پر مہربان ہوں گے کافروں پر تیز ہوں گے۔

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ آدَمِیٍّ إِلَّا فِی رَأْسِهِ حَكَمَةٌ بِیَدِ مَلَكٍ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِیلَ : لِلْمَلَكِ ارْفَعْ حَكَمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قِیلَ لِلْمَلَكِ ضَعْ حَكَمَتَهُ طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) ہر آدمی کا چہرہ اور سر کی چوٹی ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب انسان تواضع کرتا ہے تو اس کو کہا جاتا ہے کہ اس کے چہرہ اور سر کی چوٹی کو بلند کردے اور جب تکبر کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کے چہرہ اور سر کی چوٹی کو پست کردے۔

بردباری، درگذر اور غصہ پینے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) [إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ] (آل عمران / ۱۳۴)

(ترجمہ) اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے، اللہ تعالیٰ ایسے نکو کاروں کو محبت رکھتا ہے۔

اللہ کے ہاں مراتب بلند کرانے کے اعمال

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعِ اللهُ بِهِ الدَّرَجَاتَ﴾ قَالُوا : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿تَحْلُمُ عَلَى مَنْ جَهِلَ عَلَيْكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ﴾ .

(بزار والطبرانی باسنادہما)

(ترجمہ) میں تمہیں اس عمل کے متعلق نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے درجات کو بلند کرے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا "جو تیرے سامنے جہالت سے پیش آئے اس کو برداشت کر، جو تجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کر، جو تجھے محروم رکھے اس کو دے اور جو تجھے سے رشتہ داری توڑے اس سے رشتہ جوڑ۔

جہنم ایسے شخص پر حرام ہے

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّمَا تَحْرُمُ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ﴾

(ترمذی وحسنہ ابن حبان وہذا لفظہ)

(ترجمہ) جہنم کو ہر کمزور، نرم، قریب اور آسان شخص پر حرام کردیا ہے۔

اصل پہلوان کون ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾

(بخاری، مسلم واحمد بغیر لفظہ)

(ترجمہ) پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو اکھاڑے میں (دوسرے شخص کو) پچھاڑ دے بلکہ (حقیقی) پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پائے۔

یہ تین کام موجب رحمت ہیں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوَاهُ اللّٰهُ فِي كَنَفِهِ وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهِ وَأَدْخَلَهُ فِي مَحَبَّتِهِ مَنْ إِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ وَإِذَا قَدَرَ غَفَرَ وَإِذَا غَضِبَ فَتَرَ﴾

(حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کو اپنے قریب جگہ دیں گے، اپنی رحمت سے اس (کے گناہوں اور عیوب) کی پردہ پوشی کریں گے اور اس کو اپنی محبت میں داخل کریں گے (۱) وہ شخص جس کو کوئی نعمت دی جائے اور وہ اس پر شکر ادا کرے (۲) جب کسی (ظالم وغیرہ) پر (انتقام کی) قدرت پائے تو اس کو معاف کر دے (۳) جب غضبناک ہو تو غصہ پی جائے۔

بڑے اجر کا گھونٹ

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ جَرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ﴾

(ابن ماجہ ورجال اسنادہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر کے حساب سے سب سے بڑا گھونٹ غصہ پینے کا ہے جس کو بندہ نے اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے پیا ہو۔

من پسند حور عین ملے گی

(حدیث) حضرت سہل بن معاذ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ﴾

(ابو داود' ابن ماجہ' الترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جس شخص نے غصہ پی لیا حالانکہ وہ اس پر قادر تھا کہ اس کو نکال سکے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو (روز قیامت) سب مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتیٰ کہ اس کو حور عین میں سے اختیار دیں گے وہ جس کو چاہے لے لے۔

(فائدہ) حور حوراء کی جمع ہے اور عین عیناء کی جمع ہے مگر چونکہ اردو میں حور عین واحد اور جمع دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے عنوان میں حور عین کو واحد کی شکل میں اور ترجمہ میں جمع کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

ظالم اور جنایت والے کو معاف کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾

(سورۃ الشوریٰ / ۴۳)

(ترجمہ) اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے' یہ البتہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

اعلیٰ قسم کے تین کام

(حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُ لَحَالِفًا عَلَيْهِنَّ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا وَلَا يَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ﴾

(احمد' ابو یعلیٰ والبزار واحد اسانید ہم لاباس بہ)

(ترجمہ) تین کام ایسے ہیں جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان کے متعلق اللہ کی قسم کھا سکتا ہوں (۱) صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا تم صدقہ کیا کرو (۲) جو بندہ کسی ظلم کی وجہ سے معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کی عزت میں اضافہ کر دیتے ہیں (۳) جو بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

جنت میں اعلیٰ قسم کے محلات

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُشرف لَهُ الْبُنْيَانُ وَتُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَاتُ فَلْيَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَيُعْطِ مَنْ حَرَمَهُ وَيَصِلَ مَنْ قَطَعَهُ﴾ (حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اس کے لئے اعلیٰ قسم کے محلات تیار کئے جائیں اور اس کے درجات بلند ہوں تو وہ ظلم کرنے والوں کو معاف کر دے اور جو محروم رکھے اس کو دے اور جو رشتہ داری توڑے اس سے رشتہ جوڑے۔

تین کام جنت میں لے جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ﴾ قَالُوا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ : ﴿تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ﴾ (بزار والحاکم بخوہ وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) "تین کام ایسے ہیں جس شخص میں پائے جائیں گے اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کر دیں گے اور اپنی رحمت سے اس کو جنت میں داخل کریں گے۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون سے کام ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا "جو تجھے دینے میں محروم رکھے اس کو دے' جو تجھ سے قطع تعلق کرے اس سے جوڑ' جو تجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کر جب تو نے یہ کام کئے تو جنت میں

داخل ہوگا۔

قصاص اور دیت کی معافی گناہوں کا کفارہ بنے گی

(حدیث) حضرت عدی بن ثابتؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں دانت توڑ دیا تو حضرت معاویہ نے اس کو دیت دینا چاہی تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اگر تین دیتیں دیں گے تو لوں گا تو دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿مَنْ تَصَدَّقَ بِدَمٍ أَوْ دُونَهُ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (ابو یعلیٰ باسناد حسن)

(ترجمہ) جس نے دم کا صدقہ کیا یا اس سے کم کا تو یہ اس کے لئے روز قیامت کفارہ ہوگا۔

(یعنی) جو شخص کسی کو قتل کا خون معاف کرے گا یا کوئی دیت معاف کرے گا تو قیامت کے دن یہ معافی خود اس کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گی۔

کئی ہزار بغیر حساب کے جنت میں جانے والے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِي سُيُوفِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ تَقْطُرُ دَمًا فَازْدَحَمُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيلَ مَنْ هَؤُلَاءِ قِيلَ الشُّهَدَاءُ كَانُوا أَحْيَاءً مَرْزُوقِينَ ثُمَّ نَادَى مُنَادٍ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَةَ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ: وَمَنْ ذَا الَّذِي أَجْرُهُ عَلَى اللهِ قَالَ: الْعَافُونَ عَنِ النَّاسِ ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَةَ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقَامَ كَذَا وَكَذَا أَلْفًا فَدَخَلُوهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جب لوگ حساب کے لئے پیش ہوں گے تو ایک جماعت ایسی حاضر ہوگی جنہوں نے اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر رکھا ہوا ہوگا اور ان سے خون کے قطرے گر رہے ہوں گے یہ آکر جنت کے دروازہ پر رش کر دیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ

یہ کون حضرات ہیں تو جواب ملے گا کہ یہ وہ شہداء ہیں جو زندہ تھے اور رزق دیئے جاتے تھے۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ وہ شخص کھڑا ہو جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو پھر دوسری بار پکارے گا کہ وہ شخص کھڑا ہو جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یہ کون (سی قسم کا شخص) ہوگا جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو معاف کر دیتے تھے۔ پھر تیسری بار ندا کرے گا کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب ہو چکا ہے وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے تو اتنے اور اتنے ہزار لوگ کھڑے ہوں گے اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جائیں گے۔

سونے چاندی کے بڑے بڑے شہر ملیں گے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ مسکرائے ہیں حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دانت نمودار ہوئے ہیں۔ آپ کی خدمت میں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں آپ کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ: أَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِي مَظْلَمَتِي مِنْ أَخِي فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِأَخِيكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ قَالَ: يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ أَوْزَارِي وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ أَنْ يُحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ أَوْزَارِهِمْ فَقَالَ اللهُ لِلطَّالِبِ: ارْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَرَى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَقُصُورًا [مِنْ ذَهَبٍ] مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِأَيِّ نَبِيٍّ هَذَا أَوْ لِأَيِّ صِدِّيقٍ هَذَا أَوْ لِأَيِّ شَهِيدٍ هَذَا قَالَ: لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ: يَا رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ قَالَ: أَنْتَ تَمْلِكُهُ قَالَ: بِمَاذَا قَالَ: بِعَفْوِكَ عَنْ أَخِيكَ قَالَ: يَا رَبِّ فَإِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ قَالَ اللهُ: فَخُذْ بِيَدِ أَخِيكَ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ اتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَإِنَّ اللهَ يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

(ترجمہ) میری امت کے دو آدمی رب العزت کی بارگاہ میں گھٹنوں کے بل پیش (ہوتے) ہوئے (دکھائے گئے) ہیں ان میں سے ایک نے کہا اے رب! میرے اس (ظالم) بھائی سے میرے ظلم کا حساب لیکر دیں' اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تو اپنے (ظالم) بھائی سے کیا چاہتا ہے حالانکہ اس کے پاس نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں بچا؟ تو اس نے عرض کیا یارب! میرے گناہ ہی اس پر لاد دیں یہ ذکر کر کے آنحضرت ﷺ کی روتے ہوئے آنکھیں بہہ پڑیں پھر فرمایا یہ دن بہت بڑا ہو گا لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان سے ان کے گناہوں کے بوجھ اٹھاوئے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مطالبہ کرنے والے کو فرمائیں گے اپنی نظر اٹھا اور دیکھ وہ نظر اٹھا کر (دیکھے گا اور) کہے گا اے رب! میں سونے کے شہر اور سونے کے محلات دیکھ رہا ہوں جن پر لؤلؤ کے تاج سجائے ہوئے ہیں یہ کس نبی کے لئے ہیں یا یہ کس صدیق کے لئے ہیں یا یہ کس شہید کے لئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو اسکی قیمت دے گا اس کے لئے ہیں وہ عرض کرے گا یارب ان کا کون مالک بن سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اس کا مالک بنے گا وہ عرض کرے گا کس عمل کی وجہ سے؟ اللہ تعالیٰ تعالیٰ فرمائیں گے اپنے (اس) بھائی کے معاف کردینے سے؟ وہ عرض کرے گا یارب! میں نے اس کو معاف کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ چلو اپنے بھائی کے ہاتھ سے پکڑو اور اس کو بھی جنت میں لے جاؤ۔ یہ حدیث بیان فرما کر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اسی لئے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں صلح کے ساتھ رہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح چاہتے ہیں۔

(حاکم وقال صحیح الاسناد)

کمزوروں پر شفقت' رحمت اور نرمی کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ). (سورۃ البلد / ۱۷۔۱۸)

(ترجمہ) پھر ہو گیا وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو (مخلوق خدا پر) رحمت کی (یعنی ترک ظلم کی)

فہمائش کی یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہیں (یعنی یہ حضرات جنت میں جائیں گے ان کو ان کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا)۔

آسمان والے تم پر مہربان ہوں گے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ﴾ (ابوداود، ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) مہربانی کرنے والوں پر اللہ مہربان ہوتا ہے، تم زمین والوں پر مہربانی کرو آسمان والے تم پر مہربان ہوں گے۔

جنت میں جگہ ملے گی

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ﴾.

(ترمذی باسنادہ)

(ترجمہ) تین کام ایسے ہیں جس میں پائے جائیں گے اللہ تعالیٰ اس پر اپنا سایہ دراز کریں گے۔ اور اس کو اپنی جنت میں داخل کریں گے (۱) کمزور پر نرمی (۲) والدین پر شفقت (۳) غلام (اور نوکر مزدور اور جانور وغیرہ) پر نیک سلوک۔

مزدور اور ملازم پر نرمی کا ثواب

(حدیث) حضرت عمر بن حریثؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِينِكَ﴾

(صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) تو نے اپنے خادم (نوکر وغیرہ) پر اس کی محنت کو جتنا کم کیا ہوگا یہ تیرے میزان اعمال میں تیرے لئے اجر کا باعث ہوگا۔

پیاسے کتے کو پانی پلانے سے کنجری بخشی گئی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ﴾ (بخاری)

(ترجمہ) ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا قریب تھا کہ پیاس اس کی جان لے لیتی کہ اس کو بنی اسرائیل کی رنڈیوں میں سے ایک رنڈی نے دیکھ لیا اور اپنا موزہ اتار کر اس کے لئے (کنویں سے) پانی کھینچا اور اس کو پلا دیا پس اس رنڈی کی اسی وجہ سے بخشش کر دی گئی۔

تمام امور میں نرمی اختیار کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا) إِلَى قَوْلِهِ [تَعَالَى] : (خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا)

(سورۃ الفرقان / ۶۷ تا ۷۷)

(ترجمہ) اور جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ تو فضول خرچی کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ ...... ایسے لوگوں کو بالاخانے ملیں گے بوجہ ان کے ثابت قدم رہنے کے اور ان کو اس میں بقا کی دعا اور سلام ملے گا' اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے' آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب تمہاری ذرا بھی پروانہ کرے گا اگر تم عبادت نہ کرو گے پس تم تو جھوٹا سمجھتے ہو سو (ایسا سمجھنا ان لوگوں کیلئے) عنقریب وبال ہوگا۔

نرمی خیر ہے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) جس شخص کو نرمی سے کچھ حصہ دیا گیا اس کو خیر میں سے حصہ دیا گیا اور جس کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو خیر سے محروم رکھا گیا۔

نرمی کا عطاء ہونا اللہ کی محبت کی دلیل ہے

(حدیث) حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْخرقِ وَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الرِّفْقَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يُحْرَمُونَ الرِّفْقَ إِلَّا حُرِمُوا﴾

(طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) اللہ عزوجل نرمی پر اتنا اجر دیتے ہیں کہ اتنا جہالت اور حماقت پر (سزا) نہیں دیتے' پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کو نرمی عطا کر دیتے ہیں۔ جو گھر والے (آپس میں) نرمی کرنے سے محروم رکھے گئے وہ (تقریباً ہر نعمت سے) محروم رکھے گئے۔

مسلمان کا عیب چھپانے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جو بندہ کسی بندے کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

پردہ پوشی جنت میں لے جائے گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يَرَى مُؤْمِنٌ مِنْ أَخِيهِ عَوْرَةً فَيَسْتُرُهَا عَلَيْهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ﴾.

(بخاری باسنادہ)

(ترجمہ) جو مؤمن اپنے بھائی کا کوئی عیب (یا پردہ کی بات دیکھ) لے پھر اس کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں جنت میں داخل کریں گے۔

قیامت کے دن اپنے گناہوں کو پردہ میں رکھنے کا طریقہ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ﴾

(ابن ماجہ باسناد حسن)

(ترجمہ) جو شخص اپنے بھائی (کے عیب یا پوشیدہ بات) کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ کی قیامت کے دن پردہ پوشی کریں گے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی پردہ دری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری کریں گے حتی کہ وہ اس پردہ دری کی وجہ سے اپنے گھر میں (ماں باپ، بہن بھائی، بیوی اور اولاد وغیرہ کے سامنے) شرمندہ ہوگا۔ (یعنی اس کے گھر والوں کو اس کے پردہ کی چیز پر مطلع کر دیا جائے گا جس کی وجہ سے اس کو گھر والوں کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا)۔

لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)

(سورۃ النساء / ۱۱۴)

(ترجمہ) عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں، اور جو شخص یہ کام کرے گا حق تعالیٰ کی رضاجوئی کرتے ہوئے، تو ہم عنقریب اس کو اجر عظیم عطاء کریں گے۔

اللہ تعالیٰ اس کے کام میں اصلاح کردیں گے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللهُ أَمْرَهُ وَأَعْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ وَرَجَعَ مَغْفُورًا لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾.

(ترغیب وترہیب اصبہانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس آدمی نے لوگوں کے درمیان اصلاح کی اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو درست کردیں گے اور اس کو ہر کلمہ کے بدلہ میں جو اس نے بولا تھا ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اپنے سابقہ گناہوں کو معاف کرا کر واپس لوٹے گا۔

کسی کی غیر موجودگی میں اس کی غیبت سے روکنے اور اسکی عزت کے تحفظ کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن وابو الشیخ فی کتاب الثواب بغیر لفظہ)

(ترجمہ) جس آدمی نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا تحفظ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرہ سے دوزخ کو دور رکھیں گے۔

دوزخ سے حفاظت

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللهُ [عَزَّ وَجَلَّ] عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ﴾

(ابو داود)

(ترجمہ) جس آدمی نے کسی مومن کی منافق سے عزت بچائے گا (راوی حدیث کہتے ہیں

کہ) میرا خیال ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مبعوث فرمائیں گے جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ اور جس آدمی نے کسی مسلمان پر کوئی تہمت لگائی اس سے اس کا ارادہ عیب لگانا تھا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر روک لیں گے حتیٰ کہ جو کچھ اس نے کہا تھا اس سے چھٹکارا حاصل کر لے۔

مسلمان کی عزت کے تحفظ سے دوزخ سے نجات ملے گی

(حدیث) حضرت اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْمَغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ﴾

(احمد باسناد حسن)

(ترجمہ) جو شخص پشت پیچھے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا اللہ تعالیٰ پر حق ہو جائے گا کہ وہ اس کو دوزخ سے آزاد کر دے۔

اللہ تعالیٰ اس کی عزت کا تحفظ کرے گا

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو طلحہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ﴾

(ابو داود)

(ترجمہ) جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسی جگہ ہتک کرے گا جہاں اس کی عزت پامال ہوتی ہو اور شان میں کمی آتی ہو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ ذلیل کریں گے جہاں وہ اپنی حمایت کا طلبگار ہوگا۔ اور جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں کمی آئے اور وقار پامال ہوتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ پر مدد کریں گے جہاں وہ اپنے لئے مدد کو پسند کرتا ہو۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا بِآیَاتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَکْوَابٍ وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ لَکُمْ فِیْهَا فَاکِهَةٌ کَثِیْرَةٌ مِنْهَا تَأْکُلُوْنَ) (زخرف / ۶۷۔۷۳)

(ترجمہ) تمام (دنیاوی) دوست قیامت کے روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے خدا سے ڈرنے والوں کے (اور مؤمنین کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی کہ اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے یعنی وہ بندے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور ہمارے فرمانبردار تھے تم اور تمہاری (ایماندار) بیویاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے اور وہاں وہ چیزیں ملیں گے جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی۔ اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے اور (ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیئے گئے اپنے (نیک) اعمال کے عوض میں (اور) تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھا رہے ہو۔

جس سے محبت ہوگی آخرت میں آدمی اسی کے ساتھ ہوگا

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ ایک قوم سے محبت کرتا ہے مگر (ان کے زمانہ میں) ان سے مل نہیں پاتا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا المرء مع من احب (آدمی آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہوگی)۔ (بخاری)

(فائدہ) اگر نیک لوگوں سے محبت ہوگی تو جنت میں ان کے ساتھ ہوگا اور اگر گناہگاروں اور بدکاروں سے (مثلاً گلوکاروں اداکاروں اور بدکرداروں سے محبت ہوگی تو عذاب میں ان کے ساتھ شریک ہوگا جیسا کہ آج کل ہورہا ہے اللہ تعالیٰ نیک لوگوں سے محبت کی توفیق عطاء فرمائیں)۔

دونوں دوست اکٹھے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ أَحَبَّ رَجُلًا لِلّٰهِ [تَعَالَى] فَقَالَ : إِنِّي أُحِبُّكَ لِلّٰهِ فَدَخَلَا جَمِيعًا الْجَنَّةَ فَكَانَ الَّذِي أَحَبَّ أَرْفَعَ مَنْزِلَةً أُلحِقَ[۲] بِالَّذِي أَحَبَّ لِلّٰهِ﴾ (بزار باسناد حسن)

(ترجمہ) جس آدمی نے کسی سے اللہ کی خاطر محبت کی اور کہا کہ میں تجھ سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں تو یہ دونوں (دوست) اکٹھے جنت میں جائیں گے مگر وہ شخص جو محبت کرے گا وہ اونچے درجہ میں ہوگا اور اس کو اس شخص کے ساتھ ملا دیا جائے گا جس سے صرف اللہ کے لئے محبت کی تھی۔

لوگوں سے محبت کرنے کا طریقہ

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ نے آنحضرت ﷺ سے افضل الایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ قَالُوا : وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : ﴿أَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ﴾ .

(احمد باسنادہ)

(ترجمہ) یہ کہ تو اللہ کے لئے (کسی مسلمان سے) محبت کرے اور اللہ ہی کی خاطر (کسی نافرمان خدا سے) نفرت کرے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا (یہ لوگوں سے محبت) کس طرح سے ہوسکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح سے کہ تو لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے اور ان کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔

ایمان کی مٹھاس کیسے حاصل ہوتی ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُ وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿[ثَلَاثٌ] مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ تُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَتُبْغِضَ فِي اللّٰهِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تین خصلتیں ایسی ہیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی مٹھاس محسوس کرے گا (۱) جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (حضرت محمد ﷺ) تمام کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) وہ شخص جس نے کسی سے محبت کی اور اس سے محبت کرنے میں صرف اللہ کی رضا مقصود تھی (۳) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچایا اور وہ کفر کی طرف لوٹنے کو اس طرح سے ناپسند کرے جس طرح سے کہ وہ آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

باہمی محبت کرنے والے عرش الٰہی کے سایہ میں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي﴾ (مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں تاکہ میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں جس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔

نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿حقَّتْ مَحبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحقَّتْ مَحبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ وَحقَّتْ مَحبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَحقَّتْ مَحبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ﴾ (طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا ان کے چہروں کو نور نے ڈھانپ رکھا ہوگا (یہ حضرات ان منبروں پر) یہاں تک بیٹھیں گے۔ جب تک کہ مخلوقات حساب سے فارغ نہ ہو جائیں۔

قیامت کے دن لوگ جن پر رشک کریں گے

(حدیث) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ﴾ قَالَ: فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ مِن قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُونَهُ﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ ایسی اقوام کو (قبروں سے) اٹھائیں گے جن کے نورانی چہرے ہوں گے لولو کے منبروں پر بٹھائے جائیں گے ان پر لوگ رشک کرتے ہوں گے حالانکہ نہ تو وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء۔ تو ایک دیہاتی شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے ان کی وضاحت کریں تاکہ ہم ان کو پہچان سکیں (کہ یہ کون سے اعمال کرتے تھے) آپؐ نے ارشاد فرمایا "یہ لوگ آپس میں صرف اللہ کی خاطر محبت کرتے ہوں گے اگرچہ مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں کے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہوں گے اور اسی کی یاد کرتے ہوں گے۔

یاقوت کے ستونوں پر زبرجد کے بالاخانے کے مالک

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ﴾ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ: ﴿الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ وَالْمُتَبَاذِلُونَ فِي اللهِ وَالْمُتَلَاقُونَ فِي اللهِ﴾. (بزار باسنادہ)

(ترجمہ) جنت میں یاقوت کے کچھ ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالاخانے بنائے گئے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں یہ (دور سے) اس طرح سے چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں جس طرح سے چمکدار ستارہ (نظر آتا ہے)۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ان میں کون حضرات رہیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا صرف اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اور صرف اللہ کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے اور صرف اللہ کی خاطر آپس میں ملاقات کو جانے والے۔

اللہ ایسے لوگوں سے ضرور محبت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے اس حدیث کو اللہ جل شانہ سے نقل کیا کہ (احمد باسناد صحیح)

(ترجمہ) آپس میں صرف میری رضا کے لئے محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی، آپس میں صرف میری رضا کے لئے میل جول رکھنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی، آپس میں میری رضا کے لئے باہم زیارت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی اور آپس میں میری رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت لازم ہوگئی۔

جنت کے نفیس محلات کے مالک

(حدیث) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظَوَاهِرُهَا مِنْ بَوَاطِنِهَا وَبَوَاطِنُهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيهِ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيهِ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيهِ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جنت میں کچھ بالاخانے ایسے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے دیکھا جاسکے گا یہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اور اللہ کے لئے ایک دوسرے کی ملاقاتیں کرتے ہوں گے اور اللہ کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہوں گے۔

نورانی چہرے اور نور کے منبر

(حدیث) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ تَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ﴾ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ : ﴿قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللّٰهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ إِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُورٍ وَلَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)﴾ (ابوداود)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء لیکن روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مقام ومرتبہ حاصل ہوگا اس پر انبیاء بھی رشک کریں گے اور شہداء بھی' صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ! آپ ہمیں بتائیں وہ کون لوگ ہوں گے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا" وہ ایسی قوم ہیں جو صرف اللہ کی رضا کیلئے رشتہ داری کے بغیر آپس میں محبت کریں گے نہ کہ مال ودولت کے لینے دینے کی خاطر۔ خدا کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں پر) رونق افروز ہوں گے۔

اور جب (روز قیامت) لوگ خوف کھا رہے ہوں گے تو ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان کو کوئی غم نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون" (سن لو! اللہ کے دوستوں پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے)۔

مؤمنین کو سلام کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا)

(سورۃ النساء ۸۶)

(ترجمہ) اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والے ہیں۔

سلام کرنا اسلام پر ثابت قدم رہنے کا ایک سبب ہے

(حدیث) حضرت ابن الزبیرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ الْبَغْضَاءُ وَالْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَيْسَ حَالِقَةُ الشَّعَرِ وَلَكِنْ حَالِقَةُ الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَلِكَ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ﴾ (بزار ورواۃ ثقات)

(ترجمہ) تمہارے اندر تم سے پہلے کی امتوں کی بیماری بغض اور حسد گھس آیا ہے اور بغض تو مونڈ دینے والا ہے' بالوں کو مونڈنے والا نہیں بلکہ دین کو مونڈنے والا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ' اور تم مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو' سن لو! میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تمہیں ایمان پر ثابت قدم رکھے گی آپس میں سلام کو پھیلاؤ (یعنی ایک دوسرے کو سلام کیا کرو)۔

جنت میں سلامتی سے داخل ہونے کے کام

(حدیث) حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے میں نے سنا ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ﴾ (ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ (ضرورت مندوں اور اہل تعلق کو) کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو اس وقت نماز (تہجد) پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔ جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

زیادہ نیکیاں کس طرح سلام کرنے سے ملتی ہیں

(حدیث) حضرت سہل بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جس آدمی نے السلام علیکم کہا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ (سورۃ النور /٦١)

(ترجمہ) پس جب تم گھروں میں جانے لگا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کر لیا کرو دعا کے طور پر جو خدا کی طرف سے مقرر ہے برکت والی عمدہ چیز ہے۔

گھر میں سلام باعث برکت ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿[يَا بُنَيَّ] إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ فَتَكُونَ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ﴾ (ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) اے بیٹے جب تو اپنے گھر جائے تو سلام کہا کر یہ تیرے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا اور تیرے گھر والوں پر بھی۔

اس کا اللہ ذمہ دار ہے

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ [أَوْ يَرُدَّهُ] بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ﴿ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ [عَلَى اللّٰهِ]﴾

(ابو داود 'ابن حبان)

(ترجمہ) تین قسم کے لوگوں کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے (۱) وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو موت دیدے اور جنت میں داخل کردے یا اس کو زندہ سلامت اجر و ثواب اور غنیمت دیکر واپس لوٹا دے (۲) وہ شخص جو مسجد کی طرف (نماز وغیرہ کے لئے) چلا وہ بھی اللہ کہ ذمہ داری میں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو موت دیکر جنت میں داخل کردے یا اجر و ثواب دیکر واپس لوٹا دے (۳) وہ آدمی جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہوا وہ بھی اللہ عزوجل کی ذمہ داری میں ہے۔

مصافحہ کا ثواب

گناہ معاف ہوتے ہیں

(حدیث) حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي [يَوْمِ] رِيحٍ عَاصِفٍ وَإِلَّا غُفِرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) جب مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی سے (سلام کے وقت) ملتا ہے اور اپنے ہاتھ سے مصافحہ کرتا ہے تو سلام کرنے سے ان دونوں کے گناہ اس طرح سے جھڑتے ہیں جس طرح سے تیز آندھی کے اس خشک درخت سے پتے جھڑتے ہیں اگرچہ ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔

سو رحمتوں کا نزول

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَصَافَحَا وَتَسَاءَلَا أَنْزَلَ اللهُ بَيْنَهُمَا مِائَةَ رَحْمَةٍ تِسْعَةً [وَتِسْعِينَ] لِأَبَشِّهِمَا وَأَطْلَقِهِمَا وَأَبَرِّهِمَا وَأَحْسَنِهِمَا مُسَاءَلَةً بِأَخِيهِ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) جب دو مسلمان آپ میں ملتے اور باہمی مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا احوال پوچھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان ایک سو نعمتیں نازل کرتے ہیں ننانوے رحمتیں آپس میں ایک دوسرے سے خندہ پیشانی' عمدہ اور نیک طریقہ حال پوچھنے پر ملتی ہیں۔

خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالَةِ () لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَزَادَ ﴿وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ﴾.

(ترجمہ) تیرا اپنے (مسلمان) بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے' تیرا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے تیرا کسی آدمی کو راستہ بھٹکنے کی جگہ پر رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے' تیرا راستہ سے پتھر' کانٹا اور ہڈی ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے' تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی (مسلمان) کے ڈول میں (پانی وغیرہ) پلٹنا بھی صدقہ ہے (ترمذی شریف) اور محدث ابن حبان نے اس روایت میں یہ لفظ بھی ذکر کئے ہیں کہ تیرا ردی نگاہ والے کی رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے۔

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
﴿إِنَّ [مِنَ] الصَّدَقَةِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى النَّاسِ وَأَنْتَ طَلِيقُ الوجه﴾

(ابن ابی الدنیا مرسلا)

(ترجمہ) یہ کام صدقہ میں سے ہے کہ تو لوگوں کو اس حالت میں سلام کرے کہ تو ہنس مکھ ہو۔

پاکیزہ گفتگو کا ثواب

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا﴾

فَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِى : لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ﴾

(طبرانی، الحاکم وقال صحیح علی شرطهما)

(ترجمہ) جنت میں ایک بالاخانہ ایسا ہے جس کا باہر کا حصہ اس کے اندر سے اور اس کا اندر کا حصہ اس کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ حضرت ابو مالک اشعریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! یہ کس کے لئے ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کے لئے ہوگا جو اچھی گفتگو کرے گا! کھانا کھلائے گا اور نماز کی حالت میں رات گذارے گا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

(حدیث) حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک عنقریب اپنے رب سے بات کرے گا اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو صرف وہی نظر آئے گا جو اس نے اپنے آگے بھیجا ہوگا پھر وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو صرف وہی نظر آئے گا جو اس نے اپنے آگے بھیجا ہوگا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اپنے سامنے اس کو صرف دوزخ نظر آئے گی۔ پس تم دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ بھی کیوں نہ ہو پس اگر کوئی یہ ٹکڑا بھی نہ پائے تو پھر پاکیزہ کلمہ (کہہ کر ہی دوزخ سے بچ جائے)۔

نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [وَيُقِيمُونَ] الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ [الزَّكَاةَ] وَيُطِيعُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ يَرْحَمُهُمُ اللهُ) (سورۃ التوبہ /۷۱)

(ترجمہ) اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہنا مانتے ہیں ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ ضرور رحمت کرے گا۔

ایمان کے مختلف درجات

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ [قَبْلِي] إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ [فَهُوَ مُؤْمِنٌ] وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی کسی امت میں مبعوث فرمایا تو اس کی امت میں ایسے حواری اور اصحاب پیدا فرمائے جنہوں نے اس کی سنت کو تھاما اور اس کے حکم کی پیروی کی پھر ان حضرات کے بعد ان کے کچھ ایسے جانشین ہوئے جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا پس جب کسی شخص نے ان سے اپنے ہاتھ سے جہاد کیا وہ بھی مؤمن ہے اور جس نے ان سے زبان سے جہاد کیا وہ بھی مؤمن ہے اور جس نے ان لوگوں سے دل سے جہاد کیا (یعنی ان کو اور ان کے کام کو دل سے برا جانا) وہ بھی مؤمن ہے۔ اس کے بعد ایمان کا رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے میں ہی نجات ہے

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا

إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا﴾ (بخاری)

(ترجمہ) اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا (جو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے) اس کی مثال اور اس شخص کی مثال جو نیکی کا حکم نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا اس قوم کی مثل ہے جنھوں نے ایک کشتی کے متعلق قرعہ اندازی کی پس ان میں سے بعض کشتی کے اوپر کے حصہ میں سوار ہو گئے اور بعض کشتی کے نچلے حصہ میں پس وہ لوگ جو کشتی کے نچلے حصہ میں سوار تھے جب ان کو پانی کی ضرورت پڑی وہ اپنے اوپر کے حصہ والوں کے پاس سے گذرے اور ان سے کہا کہ ہم اپنے حصے میں چھوٹا سا سوراخ کرنا چاہتے ہیں اور اپنے اوپر رہنے والوں کو تکلیف نہیں دینا چاہتے۔ پس اگر اوپر والے ان کو ان کے ارادہ کے پورا کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالیں تو سب کے سب ہلاک ہوں گے (اوپر والے بھی اور نیچے والے بھی) اور اگر وہ ان کے سامنے رکاوٹ بن جائیں تو وہ بھی نجات پائیں اور (دوسرے بھی) سب نجات پائیں۔

ایمان کے مختلف درجات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَغَيَّرَه بِيَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ﴾ (نسائی ورواہ مسلم بنحوہ)

(ترجمہ) تم میں سے جو شخص خدا کی ناراضی کا کوئی کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے (نیکی کی طرف) پھیر دے۔ اور جو شخص اپنے ہاتھ سے اس کو بدلنے کی طاقت کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے روک دے تو وہ (نہی عن المنکر کی ذمہ داری سے) بری ہو گیا اور جو شخص اس کو اپنی زبان سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کو اپنے دل سے برا سمجھے (تو یہ نہی عن المنکر نہ کرنے کے گناہ سے) بری ہو گیا لیکن (صرف دل سے برا جاننا) ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔

صدقہ کی مختلف صورتیں

(حدیث) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات (صحابہ کرامؓ) نے عرض کیا یارسول اللہ !اجر وثواب تو مالدار لے گئے' وہ ویسے ہی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں وہ ویسے ہی روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد مال کا صدقہ (اور زکوۃ) نکالتے ہیں (ہم میں اس کی طاقت نہیں) تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ اعمال مقرر نہیں کئے جن سے تم صدقہ کرتے ہو بلاشبہ ہر (دفعہ) سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر (دفعہ) اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ الحمدللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر (دفعہ) لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم کرنا بھی صدقہ ہے اور ہر خلاف شرع کام سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

دوزخ سے محفوظ کرلیا

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِئَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَى [عَنْ] مُنْكَرٍ عَدَدَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِئَةِ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے پس جس شخص نے کی تکبیر بیان کی' اللہ کی حمد بیان کی' اللہ کی تہلیل بیان کی (یعنی لا الہ الا اللہ پڑھا) ' اللہ کی تسبیح بیان کی' اللہ سے استغفار کیا' لوگوں کے راستہ سے پتھر ہٹھایایا لوگوں کے راستہ سے کانٹا یا ہڈی ہٹائی' نیکی کا حکم کیا اور ناپسندیدہ کاموں سے روکا

(مذکورہ کاموں میں سے کوئی کام) تین سو ساٹھ مرتبہ کیا تو اس نے اس حالت میں شام کی کہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے محفوظ کر لیا۔

(حدیث) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ الْإِسْلَامُ سَهْمٌ وَالصَّلَاةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَحَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ سَهْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ﴾

(بزار وفی اسنادہ یزید بن عطاء الیشکری مختلف فی توثیقہ واللہ اعلم)

(ترجمہ) اسلام کے آٹھ حصے ہیں اسلام لانا ایک حصہ ہے' نماز پڑھنا ایک حصہ ہے' زکوۃ دینا ایک حصہ ہے' حج کرنا ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم کرنا ایک حصہ ہے' اللہ کے ناپسندیدہ کاموں سے روکنا ایک حصہ ہے' جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے' وہ شخص خسارہ میں رہا جس نے کوئی حصہ حاصل نہ کیا۔

خطرناک صاحب اقتدار کے سامنے کلمہ حق کہنے کا ثواب

(حدیث) حضرت طارق بن شہاب بجلی احمسیؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے اس وقت یہ سوال کیا جب آپؐ جہاد کے لئے اونٹ کی رکاب میں اپنا قدم رکھ چکے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿كَلِمَةُ [حَقٍّ] عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ﴾ (نسائی باسناد صحیح)

(ترجمہ) ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا۔

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ﴾ (حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب ہیں' اور وہ شخص (بھی شہداء کا سردار ہے) جو ظالم حکمران کے سامنے (کلمہ حق کے لئے) کھڑا ہوا اور اس کو (شریعت کے مطابق عمل کرنے کا) حکم کیا اور اس کو (خدا کے ناپسندیدہ کاموں سے) منع کیا مگر ظالم

حکمران نے اس کو قتل کر دیا۔

مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ : فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ) (سورۃ الرعد / ۲۲۔ ۲۴)

(ترجمہ) اور جو لوگ اپنے رب کی رضا مندی کی جستجو میں ہی کمر بستہ رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا اس میں سے چپکے بھی اور ظاہر کر کے بھی خرچ کرتے ہیں اور بد سلوکی کو حسن سلوک سے ٹال دیتے ہیں انہیں لوگوں کیلئے آخرت کا نیک انجام ہے' ان لوگوں کیلئے ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں وہ لوگ بھی اس میں داخل ہوں گے اور ان کے ماں باپ اور بیویاں اور اولاد میں سے جو لائق ہوں گے وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے' اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آتے ہوں گے کہ تم صحیح سلامت رہو گے بدولت اس کے کہ تم نے (اتباع دین میں نفسانی خواہشات کو روک کر اعمال کی مشقتوں کو برداشت کرتے ہوئے) صبر کیا پس اس آخرت میں تمہارا بہت ہی اچھا انجام ہے۔ (إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ)

(سورۃ الزمر / ۱۰)

(ترجمہ) صبر میں ثابت قدم رہنے والوں کو ان کا اجر بے شمار ملے گا۔

صبر روشنی ہے

(حدیث) حضرت ابو مالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

﴿الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ

نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرهَانٌ والصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوا فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا﴾ (مسلم)

(ترجمہ) طہارت ایمان کا جز ہے 'الحمدللہ کہنا میزان عمل کو بھر دیتا ہے 'سبحان اللہ والحمد للہ (میزان کو) بھر دیتے ہیں یا آسمان وزمین کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں 'نماز نور ہے 'صدقہ برہان ہے 'صبر روشنی ہے 'قرآن تیرے حق میں حجت ہے (اگر تو اس پر عمل کرے گا ورنہ) تیرے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کی بیع کر رہا ہوتا ہے (نیک اعمال کر کے یا گناہ کر کے) بس یا تو وہ اس کو (نیک اعمال کے ساتھ دوزخ سے) آزاد کرا لیتا ہے یا اس کو (گناہوں کی وجہ سے) ہلاک کر دیتا ہے۔

مؤمن کا ہر حال خیر پر مشتمل ہے

(حدیث) حضرت صہیب رومیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءَ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءَ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) مؤمن کا حال بھی عجیب ہے کہ اس کا سارا معاملہ خیر ہی خیر ہے اور یہ بات سوائے مؤمن کے اور کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی پہنچے تو شکر کرتا ہے یہ بھی اس کے لئے خیر ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے خیر ہے۔

سب سے زیادہ آزمائش کن پر آتی ہے

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے سخت آزمائش کس پر آتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةً ابْتَلَاهُ

اللهُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَلَفْظُهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ﴿الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى النَّاسُ عَلَى قَدْرِ دِينِهِمْ فَمَنْ ثَخُنَ دِينُهُ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَمَنْ ضَعُفَ دِينُهُ ضَعُفَ بَلَاؤُهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُصِيبُهُ الْبَلَاءُ حَتَّى يَمْشِيَ فِي النَّاسِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ﴾.

(ابن ماجہ والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وابن حبان بنحوہ)

(ترجمہ) سب سے زیادہ آزمائش میں انبیاء کرام ہوتے ہیں پھر ان کے درجہ بدرجہ کے حضرات، آدمی کو اس کی دینداری کے لحاظ سے آزمائش میں ڈالا جاتا ہے اگر اس کی دینداری مضبوط ہو تو اس پر آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اس کی دینداری میں کمزوری ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی دینداری کے مطابق آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، آزمائش انسان کے ساتھ لگی رہتی ہے حتی کہ وہ (آزمائش جھیلتے جھیلتے اس حالت تک پہنچ جاتا ہے کہ) جب وہ زمین پر چلتا ہے تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا (وہی آزمائش اس کے گناہوں کا کفارہ بن چکی ہوتی ہے)۔

مصیبت سے گناہ دھلتے ہیں

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يُصَافِيَهُ صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا وَثَجَّهُ عَلَيْهِ ثَجًّا فَإِذَا دَعَا الْعَبْدُ قَالَ: يَا رَبَّاهُ قَالَ اللهُ: لَبَّيْكَ عَبْدِي لَا تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلَّا أَعْطَيْتُكَ إِمَّا أَنْ أُعَجِّلَهُ لَكَ وَإِمَّا أَنْ أَدَّخِرَهُ لَكَ﴾. (ابن ابی الدنیا باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں یا اس کو آلائشوں سے پاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس پر خوب آزمائش اور بہت مصیبت ڈالتے ہیں۔ پھر جب بندہ دعا کرتا اور پکارتا ہے اے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لبیک میرے بندے! تو مجھ سے جو کچھ مانگے گا میں عطاء کروں گا یا تو فوراً دیدوں گا یا اس کو تیری (آخرت

کیلئے) ذخیرہ کردوں گا۔

کاش ہماری کھالیں قینچی سے کاٹی جاتیں

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيضِ﴾

(ابن ابی الدنیا والترمذی وقال حدیث غریب قلت رجالہ ثقات سوی عبدالرحمٰن بن مغراء ففیہ مقال والاکثرون علی توثیقہ واللہ اعلم)

(ترجمہ) جب قیامت کے دن مصیبت زدوں کو انعام واکرام سے نوازا جائے گا تو عافیت و صحت والے حضرات یہ خواہش کررہے ہوں گے کہ کاش ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں (اور ہم بھی مصیبت کے انعامات حاصل کرلیتے)۔

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يُؤْتَى بِالشَّهِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى [بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى] بِأَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا يُنْصَبُ [لَهُمْ مِيزَانٌ وَلَا يُنْصَبُ] لَهُمْ دِيوَانٌ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمُ الْأَجْرُ صَبًّا حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْمَوْقِفِ أَنَّ أَجْسَادَهُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيضِ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللهِ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) قیامت کے شہید کو لاکر حساب کیلئے پیش کیا جائے گا، پھر صدقہ کرنے والے کو حساب کے لئے پیش کیا جائے گا، پھر مصیبت زدوں کو پیش کیا جائے گا مگر ان کے لئے نہ تو میزان کو نصب کیا جائے گا نہ ان کے لئے اعمالناموں کے رجسٹر پیش کئے جائیں گے بلکہ ان پر بے حساب اجر کی بارش ہوگی حتی کہ (دنیا میں) عافیت سے رہنے والے میدان حشر میں ان کا حسنِ ثواب دیکھ کر تمنا کراٹھیں گے کہ (کاش دنیا میں) ان کے اجسام قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے۔

آزمائش پر راضی رہنے والے کو اللہ پسند کرتا ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ﴾

(ابن ماجہ والترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) جتنی آزمائشیں زیادہ پہنچیں گی اتنی ہی بڑے انعامات ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں ان پر آزمائش ڈال دیتے ہیں پس جو شخص (اس پر) راضی رہا اس کے لئے (اللہ کی) رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے (اللہ کی) ناراضی ہے۔

مسلمان پر آزمائش کی ایک وجہ یہ ہے!

(حدیث) حضرت محمد بن خالد اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جن کو صحابیت کا شرف حاصل ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَلَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلٍ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

(احمد، ابوداود)

(ترجمہ) جب اللہ کی طرف سے کسی بندے کے لئے کسی مرتبہ کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور وہ اس مرتبہ پر اپنے عمل کے زور سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم میں یا مال میں یا اولاد میں کوئی آزمائش (بیماری وغیرہ کی) ڈال دیتے ہیں پھر وہ اس پر صبر کا مظاہرہ کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیتے ہیں جس کا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کیا گیا تھا۔

مصیبت زدہ عورت جنت میں جائے گی

(حدیث) حضرت عطاء بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں

نہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ سیاہ فام عورت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں برہنہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے (شفاء کی) دعا کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کرے اور اس کے بدلہ میں تجھے جنت ملے اور اگر چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ تجھے عافیت بخشے ؟ اس نے عرض کیا کہ میں صبر کروں گی۔ پھر کہا کہ میں (مرگی کی حالت میں) برہنہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں برہنہ تو نہ ہوا کروں ؟ تو آپ ﷺ نے اس کے لئے اس کی دعا فرمائی۔ (بخاری، مسلم)

نورانی چہرے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْمُصِيبَةُ تُبَيِّضُ وَجْهَ صَاحِبِهَا يَوْمَ تَسْوَدُّ الْوُجُوهُ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) مصیبت ! مصیبت زدہ کے چہرہ کو اس دن روشن کردے گی جب بہت سے چہرے سیاہ پڑ چکے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی آواز سننا پسند کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ : انْطَلِقُوا إِلَى عَبْدِي فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا فَيَحْمَدُ اللهَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا صَبَبْنَا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْتَنَا فَيَقُولُ : ارْجِعُوا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ﴾ (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کی طرف جاؤ اور اس پر خوب آزمائش ڈالو چنانچہ (وہ اس مصیبت پر بھی) اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہے تو یہ فرشتے واپس لوٹ کر عرض کرتے ہیں کہ اے رب ! ہم نے اس کو خوب آزمائش میں مبتلا کیا جیسا کہ آپ نے ہمیں حکم دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تم (اس بندے کے پاس) واپس لوٹ جاؤ (اور اس کو آزمائش میں مبتلا رکھو) میں (اس آزمائش کے وقت میں) اس کی آواز سننے کو پسند کرتا ہوں۔

گناہوں کی معافی

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ بِمَالِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ فَكَتَمَهَا وَلَمْ يُشْعِهَا إِلَى النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ﴾ (طبرانی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) جس کی مالی مصیبت میں آزمائش کی گئی یا اس کی ذات میں آزمائش کی گئی مگر اس نے اس آزمائش کا اخفاء کیا اس مصیبت میں اس کا واویلا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کی مغفرت کر دے۔

گناہوں کا کفارہ

(حدیث) حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ عَنْهُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ﴾ (احمد و رجالہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) جو مصیبت بھی مومن کو پہنچ کر اس کے جسم کو تکلیف پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ختم کرتے ہیں۔

بیماری کا ثواب

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللهُ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُخَلِّصُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ﴾ (ابن ابی الدنیا فی کتاب المرض والکفارات والطبرانی وابن حبان)

(ترجمہ) جب مومن کو تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں جس طرح سے بھٹی لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔

مرض میں حالت صحت کے برابر اعمال کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا﴾
(بخاری)

(ترجمہ) جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو اس کے لئے ویسا ہی ثواب لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ اپنے وطن میں اور حالت صحت میں عمل کرتا ہے۔

حالت مرض کی غلطی نہیں لکھی جاتی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنْ عَبْدٍ يَعْرِضُ مَرَضًا إِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ حَافِظَهُ أَنْ مَا عَمِلَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَلَا يَكْتُبْهَا وَمَا عَمِلَ مِنْ حَسَنَةٍ يَكْتُبْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَأَنْ يَكْتُبَ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ كَمَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ وَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ﴾. (ابو یعلی باسنادہ)

(ترجمہ) جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ یہ شخص جو غلطی کرے اس کو نہ لکھنا اور جو نیک عمل کرے اس کو دس نیکیاں لکھنا اور اس کے لئے اسی طرح سے عمل صالح لکھتا رہ جس طرح سے کہ وہ حالت صحت میں عمل کرتا تھا اگرچہ (حالت مرض میں) اس نے یہ عمل نہیں کیا۔

ہمیشہ مریض رہنے کی تمنا

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَزَعِهِ مِنَ السَّقَمِ وَلَوْ كَانَ يَعْلَمُ مَا لَهُ فِي السَّقَمِ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ سَقِيمًا الدَّهْرَ﴾ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ رَفَعْتَ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿عَجِبْتُ مِنْ مَلَكَيْنِ كَانَا يَلْتَمِسَانِ (۲) عَبْدًا فِي مُصَلًّى كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَرَجَعَا فَقَالَا يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فُلَانٌ كُنَّا نَكْتُبُ

لَهُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ عَمَلَهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَوَجَدْنَاهُ حَبَسْتَهُ فِي حِبَالِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: اكْتُبُوا لِعَبْدِي عَمَلَهُ الَّذِي يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَلَا تَنْقُصُوا مِنْهُ [أَجْرَهُ] وَعَلَيَّ أَجْرُهُ مَا حَبَسْتُهُ وَلَهُ أَجْرُ مَا كَانَ يَعْمَلُ﴾ .

(ابن ابی الدنیا والطبرانی باسنادہما)

(ترجمہ) "مومن اور اس کی مرض میں جزع فزع بھی عجیب ہے اگر یہ مریض اپنی مرض کا انعام واکرام جانتا ہوتا تو یہ اس کو پسند کرتا کہ ہمیشہ مریض ہی رہے"۔ یہ ارشاد فرما کر آنحضرت ﷺ آسمان کی طرف اپنا سر اٹھا کر ہنس پڑے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! آپ نے آسمان کی طرف سر کیوں اٹھایا اور کیوں ہنسے؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں ان دو فرشتوں پر حیران ہوا جو ایک بندہ کو اس جگہ تلاش کرتے رہے جہاں وہ نماز ادا کرتا تھا جب انہوں نے اس کو نہ پایا تو واپس لوٹ کر عرض کیا اے ہمارے رب! آپ کے فلاں بندے کے دن کے اور رات کے ہم وہ اعمال لکھا کرتے تھے جن کو وہ بجالاتا تھا اب ہم نے اس کو آپ کی گرفت میں جکڑا ہوا دیکھا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بندہ کے لئے وہ عمل لکھتے رہو جن کو وہ اپنے دن میں اور اپنی رات میں کیا کرتا تھا' اس کے اجر سے کچھ کم مت کرنا' میں نے جو اس کو محبوس کیا ہے تو اس کا اجر بھی میرے ذمہ ہے اور اس کے لئے وہ اجر ہے جو وہ عمل کرتا تھا۔

بیماری میں اللہ کی شکایت نہ کرنے کا انعام

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ فَلَمْ يَشْكُنِي إِلَى عُوَّادِهِ أَطْلَقْتُهُ مِنْ إِسَارِي ثُمَّ أَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ﴾ (حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جب اپنے مومن بندہ کو (کسی دکھ تکلیف میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ اپنے عیادت کرنے والوں کے سامنے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اس کو اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں (یعنی دکھ اور مرض سے نجات دیتا ہوں) پھر اس کے (بیماری کے بعد کے) گوشت کو اس سے عمدہ گوشت میں تبدیل کر دیتا

ہوں اور اس کے خون کو عمدہ خون میں بدل کر دیتا ہوں (اور اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں) اب وہ نئے سرے سے (جو چاہے) عمل کرے (اگر غلط کرے گا تو سزا ہوگی اگر نیک کرے گا تو انعام ہی انعام ملیں گے)۔

بخار سے گناہ جھڑتے ہیں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ! آپ کو تو شدید ترین بخار ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا کہ تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے" میں نے عرض کیا اس لئے کہ آپ کو اجر بھی دوہرا ملتا ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "ہاں جس مسلمان کو بھی مرض کی یا کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں جس طرح سے درخت (سردی کے موسم میں) اپنے پتے گراتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِينَ يُصِيبُهُ الْوَعَكُ وَالْحُمَّى كَحَدِيدَةٍ تَدْخُلُ [النَّارَ] فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا وَيَبْقَى طِيبُهَا﴾

(حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) مومن کی مثال جبکہ اس کو بخار ہو رہا ہو اس لوہے کی مثل ہے جب اس کو آگ میں ڈالا جاتا ہے جس سے اس کا میل کچیل ہٹ جاتا ہے اور عمدہ لوہا باقی رہ جاتا ہے۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو ایک رات کے لئے (بھی) بخار چڑھا مگر اس نے صبر کیا اور اس کی وجہ سے اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل آیا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو (اور اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو)۔ (کتاب الرضا ابن ابی الدنیا)

بخار جہنم کی گرمی سے ہے

(حدیث) حضرت ابوریحانہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَهِيَ نَصِيبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ﴾ طبرانی واسنادہ حسن)

(ترجمہ) بخار جہنم کے جوش و خروش میں سے ہے اور یہی مؤمن کا نصیب ہے دوزخ سے۔

صحابہ کرام بخار کو گناہوں کا کفارہ سمجھتے تھے

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام ایک رات کے بخار کو گذشتہ گناہوں کا کفارہ سمجھتے تھے۔

(ابن ابی الدنیا ہکذا باسناد صحیح وہو عن شہر بن حوشب مرفوع)

درد سر کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةٌ يُشَاكُهَا أَوْ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً وَيُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوبَهُ﴾

(کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا باسناد جید رجالہ ثقات)

(ترجمہ) مؤمن کا سر کا درد اور وہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے یا وہ چیز جو اس کو ایذاء پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں روز قیامت اس کا درجہ بلند کریں گے اور اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنائیں گے۔

نابینا کا ثواب

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ)﴾ (بخاری والترمذی بنحوہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جب اپنے کسی بندے کو آنکھوں کی آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں (یعنی اس کی نگاہ چھین لیتا ہوں) تو اس کے بدلہ میں اس کو جنت عطاء کرتا ہوں۔

تکلیف دہ چیز راستہ سے ہٹانے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(وماتقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله هو خيرا وأعظم أجرا)
(المزمل / ۲۰)

(ترجمہ) اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے بھیجو گے، اس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے، اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِئَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِئَةِ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے پس جس نے اللہ اکبر کہا، اور الحمد للہ کہا، اور لا الہ الا اللہ کہا، اور سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، اور مسلمانوں کے راستہ سے پتھر ہٹایا یا مسلمانوں کے راستہ سے کانٹا یا ہڈی ہٹائی، اور نیکی کا حکم کیا یا اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کام سے روکا (ان کاموں میں سے کوئی کام یا سب کام) تین سو ساٹھ مرتبہ کئے تو یہ شخص اس حالت میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کر لیا ہوگا۔

اذیت کی چیز کو راستہ سے ہٹانا بھی بڑے ثواب کی بات ہے

(حدیث) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِئِ أَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے نیک اعمال بھی اور برے بھی پس میں نے اس کے نیک اعمال میں اس اذیت کو بھی دیکھا جس کو راستہ سے ہٹادیا گیا اور اس کے برے اعمال میں میں نے اس کی کھنکار کو بھی دیکھا جو مسجد میں پھینکا گیا ہو اور اس کو دفن نہ کیا گیا ہو (اب کے زمانہ میں مسجدیں پختہ ہیں ان میں کھنکار ڈالنا گناہ ہے اگر یہ مسجد میں نظر آئے تو اس کو صاف کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے)۔

راستہ سے کانٹا ہٹانے پر مغفرت ہو گئی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ [لَهُ] فَغَفَرَ لَهُ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ایک شخص کسی راستہ پر چل رہا تھا اس نے کانٹوں کی ایک ٹہنی دیکھی اور اس کو (راستہ سے) ہٹادیا اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

اذیت دینے والا درخت کاٹا تو جنت مل گئی

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک درخت (آنے جانے والے) لوگوں کو تکلیف دیتا تھا اس کے پاس ایک شخص آیا اور اس کو لوگوں کے راستہ سے ہٹادیا حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اس کو جنت میں اس درخت کے سایہ کے نیچے (کروٹیں) بدلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(رواہ احمد واسنادہ حسن بما قبلہ)

سانپ کو قتل کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو الاحوص جشمیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ ایک دن خطبہ دے رہے تھے کہ انہوں نے اچانک ایک سانپ کو دیوار پر چلتے ہوئے دیکھا تو اپنا خطبہ روک کر اپنی لاٹھی سے اس کو مارا حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا **"من قتل حية فكانما قتل مشركا قدحل دمه"** جس نے سانپ کو قتل کیا گویا کہ اس نے ایسے مشرک کو قتل کیا جس کا

خون حلال ہو چکا ہو۔ (مسند احمد وابو یعلی باسناد ہما)

(فائدہ) بزار نے مذکورہ حدیث میں سانپ کے ساتھ بچھو کے قتل کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

محنت مزدوری کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (سورۃ الجمعہ / ۲۰)

(ترجمہ) پھر جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

بہترین رزق

(حدیث) حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ﴾ (بخاری وابن ماجہ بنحوہ)

(ترجمہ) اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر رزق کوئی نہیں کھاتا' بلاشبہ اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے۔

تجارت کی فضیلت

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا کسب افضل ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ﴾ (طبرانی باسناد جید' ورواہ احمد والبزار من حدیث رافع بن خدیج)

(ترجمہ) آدمی کی اپنے ہاتھ کی محنت اور ہر جائز خرید و فروخت (سب سے افضل کمائی ہے)

حلال خوری قبولیت دعا کا سبب ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی یا ایھا الناس کلوا ممافی الارض حلالا طیبا (اے لوگوں! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ) تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنادیں (یعنی اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو قبول فرمایا کریں) تو ان کو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا سَعْدُ أَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقْذِفُ اللُّقْمَةَ الْحَرَامَ فِي جَوْفِهِ مَا يُتَقَبَّلُ مِنْهُ عَمَلُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَيُّمَا عَبْدٍ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ﴾ . (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اے سعد! پاکیزہ کھانا کھایا کرو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے بلا شبہ بندہ (جب) اپنے پیٹ میں حرام کا ایک لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا (نیک) عمل قبول نہیں ہوتا اور وہ شخص جس کے گوشت کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ ہی زیادہ لائق ہے۔

دیانتدار امانت دار تاجر کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ﴾

(ترمذی وقال حدیث حسن ورواہ ابن ماجہ بنحوہ من حدیث ابن عمر)

(ترجمہ) دیانتدار امانتدار تاجر (قیامت اور جنت میں) حضرات انبیاء ' حضرات صدیقین اور حضرات شہداء کے ساتھ ہوگا۔

با برکت تجارت

(حدیث) حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَ الْبَيِّعَانِ

وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا الْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ (بخاری و مسلم وغیرہما)

(ترجمہ) خرید و فروخت کرنے والے دونوں افراد کو بیع منعقد کرنے یا ختم کرنے کا اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں' اگر انہوں نے بیع میں سچ بولا (ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دیا) بلکہ اگر کوئی عیب تھا تو اس کو بیان کیا تو ان دونوں کی بیع میں برکت ڈال دی جائے گی اور اگر انہوں نے عیب کو چھپایا اور جھوٹ بولا تو ہو سکتا ہے کہ ان کو کچھ نفع مل جائے مگر ان دونوں کے لئے برکت کو مٹا دیا جائے گا۔ جھوٹی قسم سامان بیع کو ناپید کر دیتی ہے اور کاروبار کی برکت کو مٹا دیتی ہے۔

افضل تجارت کے زرین اصول

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَذُمُّوا وَإِذَا بَاعُوا لَمْ يَمْدَحُوا وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوا وَإِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوا﴾.

(بیہقی فی الشعب والاصفہانی فی الترغیب والترہیب باسنادہما)

(ترجمہ) پاکیزہ ترین پیشہ تاجروں کا پیشہ ہے جو کبھی معاملہ کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے اور جب (کاروبار وغیرہ میں) ان کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت نہیں کرتے' اور جب (ادائیگی وغیرہ میں) وعدہ کرتے ہیں تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور جب خریدتے ہیں تو (بیچنے والے کے سودے کی) برائی نہیں کرتے اور جب (اپنی چیز) بیچتے ہیں تو اس کی (خواہ مخواہ) تعریف نہیں کرتے اور جب ان پر قرضہ واجب ہوتا ہے تو ادائیگی میں بغیر مجبوری کے تاخیر نہیں کرتے اور جب ان کے پاس (ضرورت کی رقم ہوتی ہے تو) قرض خواہ پر وصولی میں مشقت نہیں ڈالتے۔

خرید و فروخت اور وصولی مال ور قم میں رعایت کا ثواب

مغفرت اور رحمت کا مستحق

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا [سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ﴿غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا] سَمْحًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى﴾.

(بخاری ابن ماجہ بنحوہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحمت فرمائیں کہ جب وہ فروخت کرے یا خریدے یا (وصولی کا) تقاضا کرے تو رعایت اور نرمی کا برتاؤ کرے (بخاری) اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح سے ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے پہلے کے ایک شخص کی بخشش کردی جو نرمی اور رعایت کا برتاؤ کرتا تھا جب بیچتا تھا اور سہولت کا معاملہ کرتا تھا جب خریدتا تھا اور نرمی کا معاملہ کرتا تھا جب (رقم اور مال کا) تقاضا کرتا تھا۔

تنگ دست کو مہلت دینے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا لَقِيتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ایک شخص لوگوں کو قرضے دیا کرتا تھا اور اس نے اپنے (وصولی کرنے والے) نوجوان سے کہہ رکھا تھا کہ جب تو کسی تنگ دست (مقروض) سے ملے تو اس سے درگذر کرنا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگذر کا معاملہ کریں گے چنانچہ وہ (وفات کے بعد) اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے درگذر کا معاملہ کیا۔

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں ﴿أُتِيَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ

مالًا فَقَالَ [لَهُ] : مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ : وَلَا يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيثًا ۔ قَالَ : يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ(۱) الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى : أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي﴾ (مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو پیش کیا گیا جس کو اللہ نے بہت سا مال عطاء کیا تھا اس سے پوچھا کہ تونے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اس وقت لوگ اللہ تعالیٰ سے کسی بات کو چھپا نہیں سکیں گے اس شخص نے عرض کیا یارب! آپ نے مجھے مال عطاء فرمایا تو میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا اور میری عادت درگذر کی تھی چنانچہ میں خوشحال پر نرمی سے پیش آتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اس نرمی کرنے کا تم سے زیادہ حقدار ہوں (اے میرے فرشتو!) میرے اس بندے سے بھی درگذر کا معاملہ کرو۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت ابو مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم نے یہ (مذکورہ) ارشاد آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے خود سنا ہے۔

پشیمان کی بیع موڑ دینے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعَتَهُ أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(ابو داود، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم وقال صحیح علی شرط البخاری و مسلم)

جس مشتری نے کسی مسلمان کی طرف سے بیع ختم کرنے کو قبول کیا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی ندامت اور گناہوں کی شرمندی کو دیکھ کر اس کے گناہوں کو ختم کردیں گے۔

اس غلام کا ثواب جو اللہ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے مالک کے بھی

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ. وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو دوہرا اجر ملتا ہے۔(۱) وہ شخص جو یہودی تھا یا عیسائی اپنے نبی پر ایمان لایا تھا پھر حضرت محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا (۲) وہ مملوک غلام جب اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی (عجب نہیں کہ اس غلام کے مفہوم میں اس زمانہ کے ملازم بھی شامل ہوں اور ان کو بھی دوہرا اجر ملے) (۳) وہ شخص جس کی ایک لونڈی ہو اور اس نے اس کو بہت عمدہ طریقہ سے ادب سکھایا اور عمدہ طریقہ سے تعلیم (دین) سکھائی پھر اس کو آزاد کر کے اس سے خود ہی نکاح کر لیا اس کو بھی دوہرا اجر ملے گا۔

کونسا غلام ستر سال پہلے جنت میں جائے گا

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿عَبْدٌ أَطَاعَ اللهَ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ قَبْلَ مَوَالِيهِ بِسَبْعِينَ خَرِيفًا فَيَقُولُ السَّيِّدُ رَبِّ هَذَا كَانَ عَبْدِي [فِي الدُّنْيَا] قَالَ: جَازَيْتُهُ بِعَمَلِهِ وَجَازَيْتُكَ بِعَمَلِكَ﴾ (طبرانی باسناده)

(ترجمہ) وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کی بھی فرمانبرداری کی اور اپنے مالکوں کی بھی تابعداری کی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں اس کے مالکوں سے ستر سال پہلے داخل کریں گے تو اس کا مالک یہ دیکھ کر کہے گا یارب! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں

کے میں نے اس کو اس کے عمل کا ثواب دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا ثواب دیا ہے۔

قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ : يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ﴾ (ترمذی و حسنہ والطبرانی بنحوہ)

(ترجمہ) تین قسم کے حضرات کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے دن کا فرمایا (۱) وہ غلام جس نے اپنے اللہ کا حق (عبادت) ادا کیا اور اپنے مالکوں کا حق بھی ادا کیا (۲) وہ شخص جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے راضی تھے (۳) وہ شخص جو ہر دن اور رات میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دے گا۔

جنت میں لے جانے والے اعمال

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَعْتَقَ رَقَبَةً﴾ (صحیح ابن حبان)

(ترجمہ) پانچ کام ایسے ہیں جو شخص ان کو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت والوں میں لکھ دیں گے۔ جس نے مریض کی عیادت کی، جنازہ میں شریک ہوا، (اس) دن (میں) روزہ رکھا، جمعہ کی طرف گیا اور غلام کو آزاد کیا۔

خوف خدا سے شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا ثواب

جنت میں داخل ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا) (سورة النساء /۳۱)

(ترجمہ) اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو تو ہم تمہاری خفیف برائیاں تم سے دور کر دیں گے اور ہم تم کو ایک معزز جگہ میں داخل کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں

(وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى) (النازعات /۴۰۔۴۱)

(ترجمہ) اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہو گا اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہو گا تو اس کا ٹھکانا جنت ہو گا۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ وَقَاهُ اللهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

(ترمذی و قال حدیث حسن)

(ترجمہ) جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان کے شر سے اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ کیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

یہ عورت جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَفِظَتْ () فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا () دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اپنے خاوند کی اطاعت کرے وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

شرمگاہ کی حفاظت سے جنت ملے گی

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ لَا تَزْنُوا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةَ﴾

(حاکم و قال صحیح علی شرط البخاری و مسلم و رواہ البیہقی بنحوہ)

(ترجمہ) اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہنا زنا مت کرنا جو شخص اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔

روز قیامت اللہ کے سائے میں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فَذَكَرَ مِنْهُمْ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ﴾ (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) سات قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دیں گے جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا پھر آپ نے ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک قسم کا آدمی وہ ہوگا جس کو کسی منصب اور جمال کی مالک عورت نے دعوتِ گناہ دی مگر اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (اور اس کے پاس نہ گیا)۔

شرمگاہ کی حفاظت کرنے سے دعا قبول ہو گئی

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَطَّتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا : إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ : أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا [وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا] قَالَتِ : اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقٍّ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ

ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تم میں سے پہلے کے لوگوں میں سے تین آدمی (سفر میں) چلے ان کو رات ایک غار میں آئی یہ اس میں داخل ہو گئے تو پہاڑ کے اوپر سے ایک چٹان نے گر کر اُن کی غار (کے دہانہ) کو بند کر دیا۔ توان لوگوں نے کہا کہ اس چٹان سے تم کسی صورت میں نجات نہیں پا سکتے الا یہ کہ تم اپنے اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا کرو' توان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس نے اس کے نفس کی خواہش کی تو وہ مجھ سے دور رہی حتیٰ کہ سالوں میں سے ایک سال گذر گیا پھر وہ میرے پاس آئی تو میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیئے تاکہ وہ مجھے اپنے سے نہ روکے تو اس نے مان لیا حتیٰ کہ جب میں اس پر قادر ہوا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور بغیر حق کے انگشتری میں تجاوز نہ کر تو میں اس کے ساتھ گناہ سے باز رہا اور اس سے ہٹ گیا جبکہ یہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی اور جو کچھ میں نے سونا (دینار) اس کو دیئے تھے سب چھوڑ دیا اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام صرف آپ کی رضا کی خاطر کیا تھا تو آپ ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیں جس میں ہم مبتلا ہیں چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی۔

زنا سے توبہ کا انعام

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اگر میں نے اس کو آپ ﷺ سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ حتیٰ کہ سات مرتبہ تک کہا کہ نہ سنا ہوتا تو میں اس کو بیان نہ کرتا بلکہ میں نے یہ حدیث آپ سے اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی تھی آپ نے ارشاد فرمایا۔

﴿كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ: لِأَنَّ هَذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ: تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا [مِنْ مَخَافَةِ اللهِ تَعَالَى] فَأَنَا أَحْرَى اذْهَبِي فَلَكِ مَا أَعْطَيْتُكِ وَوَاللهِ لَا أَعْصِيهِ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ

مِنْ ذٰلِكَ﴾ (ترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) بنی اسرائیل میں ایک کفل نامی (نوجوان) تھا جو کسی گناہ سے بھی پرہیز نہیں کرتا تھا چنانچہ اس کے پاس ایک عورت آئی اس نے اس کو ساٹھ دینار دیئے تاکہ اس سے صحبت کرے جب اس نے اس کے نفس کا ارادہ کیا تو وہ عورت کانپ گئی اور رونے لگی۔ اس نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ اس نے کہا کہ یہ کام جو میں نے کیا ہے ایک مجبوری نے کرایا ہے اس نے کہا کیا تو یہ بات اللہ کے خوف کی بناء پر کہہ رہی ہے تو میں اللہ سے خوف کرنے کا زیادہ ضرورت مند ہوں چلی جاؤ جو (دینار) میں نے تجھے دیئے ہیں وہ بھی تیرے ہیں اللہ کی قسم میں اب کے بعد کبھی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا چنانچہ اس کی اسی شب موت آگئی جب صبح ہوئی تو اس کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا تھا "ان اللہ قد غفر للکفل" اللہ نے کفل کی مغفرت کردی (لوگوں نے جب اس گناہ گار کی معافی کا اس طرح سے اظہار دیکھا) تو (خدا کی رحمت سے) بہت تعجب کیا۔

نگاہ کی حفاظت کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ (سورۃ النور/۳۰۔۳۱)

(ترجمہ) آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔ اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

ایمان کی لذت محسوس ہوگی

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ﴿النَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِيْ أَبْدَلْتُهُ إِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهِ﴾

(ترجمہ) بد نظری ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جس نے اس کو میرے خوف کی خاطر ترک کیا میں اس کے بدلہ میں ایسا ایمان عطاء کروں گا جس کی وہ اپنے دل میں مٹھاس پائے گا۔ (طبرانی والحاکم من حدیث حذیفہ وقال صحیح الاسناد)

یہ آنکھ دوزخ پر حرام ہے

(حدیث) حضرت معاویہ بن حیدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ﴾

(طبرانی ولاباس باسنادہ انشاء اللہ)

(ترجمہ) تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں دوزخ کو نہیں دیکھیں گی (۱) وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستہ میں پہرہ دیا ہو (۲) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو (۳) وہ آنکھ جو محرمات کو دیکھنے سے بند رہی ہو۔

عبادت کی لذت دل میں محسوس ہوگی

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَا مِنَ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا فِي قَلْبِهِ﴾.

(احمد والطبرانی باسنادہما)

(ترجمہ) جو مسلمان کسی عورت کے محاسن دیکھے پھر اپنی نگاہ کو جھکا دے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق بخشیں گے جس کی لذت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

شادی کرنے کا ثواب

شان و شوکت کا تاج پہنایا جائے گا

(حدیث) صحابہ کرام میں سے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنْ زَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ﴾ (ابو داود)

(ترجمہ) جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے شادی کی اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت کے دن) شان و شوکت کا تاج پہنائیں گے۔

عورت کے لئے شادی کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) جب عورت پانچ نمازیں پڑھا کرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

(حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ﴾ (احمد والطبرانی ولا باس باسنادہ اذا ضم الیہ ما قبلہ)

(ترجمہ) جب عورت پانچ نمازیں پڑھا کرے، رمضان کے روزے رکھا کرے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

عورت پر سب سے بڑا حق خاوند کا ہے

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ عورت پر سب لوگوں میں سے زیادہ حق کس کا ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کے خاوند کا۔ میں نے پوچھا کہ مرد پر سب لوگوں میں سے زیادہ حق کس کا ہے ؟ فرمایا اس کی ماں کا۔
(بزار باسناد حسن والحاکم وقال صحیح الاسناد)

جنت کی عورتیں یہ ہیں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ﴾ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالصِّدِّيقُ فِي الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُورُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لَا يَزُورُهُ إِلَّا لِلّٰهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ فِي الْجَنَّةِ﴾ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿كُلُّ وَدُودٍ وَلُودٍ إِذَا أُغْضِبَتْ أَوْ أُسِيءَ إِلَيْهَا أَوْ أَغْضَبَ زَوْجُهَا قَالَتْ : هَذِهِ يَدِي فِي يَدِكَ لَا أَكْتَحِلُ بِغَمْضٍ حَتَّى تَرْضَى﴾

(طبرانی واسنادہ جید ان شاء اللہ ولہ شواہد)

(ترجمہ) میں تمہیں جنت کے مردوں کے متعلق اطلاع نہ کروں ؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ تو آپ نے ارشاد فرمایا نبی بھی جنت میں جائے گا' صدیق بھی جنت میں جائے گا اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو اپنے (مسلمان) بھائی کی ملاقات کے لئے سفر کر کے شہر کے کسی کونے میں جائے اور اس سے صرف اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرے یہ بھی جنت میں جائے گا۔ کیا میں تمہیں تمہاری جنت کی عورتوں کے متعلق نہ بتاؤں ؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ ! تو آپ نے ارشاد فرمایا (اپنے خاوند سے) ہر محبت کرنے والی (بیوی)' زیادہ بچے جننے والی' جب اس کو ناراض کیا جائے یا اس سے برا سلوک کیا جائے یا اس کا خاوند ناراض ہو تو وہ عورت یہ کہے کہ یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک کہ تو راضی نہیں ہو جاتا۔

خاوند کی اطاعت جہاد کے برابر ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں آپ کے پاس خواتین کی قاصد بن کر آئی ہوں ان میں ہر خاتون چاہے (میرا آپ کے پاس حاضر ہونا) جانتی ہے یا نہیں جانتی مگر وہ آپ کے پاس میرے آنے کی خواہش رکھتی ہے۔ (ان سب عورتوں کا پیغام یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ مردوں کا بھی رب ہے اور عورتوں کا بھی اور ان کا معبود بھی ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں مردوں کی طرف بھی اور عورتوں کی طرف بھی' اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اگر مال غنیمت حاصل کریں تو مالدار بن جائیں اگر شہید ہو جائیں اللہ کے نزدیک زندہ رہیں اور رزق پائیں (ان عورتوں کے لئے اطاعت کے) کونسے اعمال ہیں جو مردوں کے اعمال کے برابر ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے خاوندوں کی اطاعت اور ان کے حقوق کو پہچاننا اور تم میں سے کم ہی ہیں جو یہ کام کرتی ہوں۔ (طبرانی باسنادہ والبزار مختصرا)

خاوند راضی ہو تو جنت میں داخل ہو گی

(حدیث) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا رَاضٍ عَنْهَا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ﴾

(ترمذی وحسنہ وابن ماجہ والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو یہ عورت جنت میں داخل ہو گی۔

جماع کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات نے آپ ﷺ کے سامنے عرض کیا یا رسول اللہ! مال والے تو اجر لے گئے وہ اسی طرح سے نماز پڑھتے ہیں جس طرح سے ہم پڑھتے ہیں' وہ اسی طرح سے روزے رکھتے ہیں جس طرح سے ہم رکھتے ہیں مگر وہ زائد اموال سے صدقہ کرتے ہیں (ہم میں اس کی طاقت نہیں اس طرح سے وہ ہم سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتے

ہیں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ﴾ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ: ﴿أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ﴾

کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ اعمال مقرر نہیں کئے جن کو بجالا کر تم صدقہ کا ثواب حاصل کر سکتے ہو بلا شبہ ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے' ہر دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے' ہر دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور گناہ سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا صحبت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے جو شخص اپنی خواہش کو پورا کرتا ہے اس میں بھی اس کو اجر ملے گا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر آدمی خواہش کو حرام میں استعمال کرتا تو اس کو گناہ ہوتا۔ تو اسی طرح سے جب اس کو حلال جگہ میں استعمال کرے گا تو اس کے لئے اجر ہوگا۔

حالت اسلام میں بوڑھا ہونے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) سفید بال نہ چنا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے جس شخص کا جو جو بال سفید ہوتا گیا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں گے' ایک گناہ معاف کریں گے اور ایک درجہ بلند کریں گے۔

خیر کے علاوہ سے زبان کی حفاظت کا ثواب

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ [الآخر] فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ یا تو اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

افضل مسلمان کون ہے

(حدیث) حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! مسلمانوں میں سے افضل کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، مسلم)

بہترین زندگی کے سنہرے اصول

(حدیث) حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تیرے تمام کاموں کی زینت ہے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اور نصیحت کریں' تو آپ نے ارشاد فرمایا تلاوت قرآن اور اللہ عزوجل کا ذکر ضرور کیا کر کیونکہ یہ تیرے آسمان میں یاد کئے جانے کا اور زمین میں نور بننے کا سبب ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور نصیحت کریں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے آپ کو زیادہ ہنسنے سے دور رکھنا کیونکہ یہ دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرہ کے نور کو مٹاتا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور نصیحت کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا حق کی بات کہہ دینا اگرچہ کڑوی کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے اور نصیحت کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کھانا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے اور نصیحت کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم اپنے بارے میں جانتے ہو اس کی لوگوں سے پردہ پوشی کرنا۔

(احمد، طبرانی، ابن حبان، حاکم فی حدیث وقال صحیح الاسناد)

اپنی زبان قابو میں رکھو

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس طریقہ میں ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ﴾

(ترمذی و قال حدیث حسن وابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت)

(ترجمہ) اپنی زبان کو قابو میں رکھ' اپنے گھر کو (ضرورت کے مطابق) وسیع کر (تاکہ عبادت میں خلل نہ ہو اور غیر کی محتاجی نہ ہو) اور اپنے گناہوں پر رو (اور شرمندگی کا اظہار کر)۔

(حدیث) حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فَقْمَيْهِ وَفَخِذَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ (طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) جس شخص نے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور اپنی رانوں کے درمیان کی (شرمگاہ کی) حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

ایمان کب صحیح ہوتا ہے

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ﴾۔

(مسند احمد' کتاب الصمت لابن ابی الدنیا)

(ترجمہ) آدمی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل درست نہیں ہوتا' اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی زبان درست نہیں ہوتی۔ اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

دوزخ میں لوگ بدزبانی کی وجہ سے ہی تو جائیں گے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں رہا کرتا تھا ایک دن میں آپ کے بالکل ساتھ چل رہا تھا میں نے دوران سفر عرض کیا

یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کے متعلق ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور دوزخ سے دور کردے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک بڑی چیز کا سوال کیا ہے یہ اس شخص پر آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو' بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے خیر کے دروازوں کی رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہیں' تو آپ نے ارشاد فرمایا روزہ (دوزخ کے سامنے) ڈھال ہے' یہ گناہ کو ایسے مٹاتا ہے جس طرح سے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آدمی کی نماز رات کے درمیانہ حصہ میں صالحین کا شعار ہے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تتجافی جنوبهم عن المضاجع سے لیکر یعملون تک تلاوت کی (یعنی ان حضرات کے پہلو لوگوں کے آرام کے وقت) بستروں سے الگ رہتے ہیں.........) کیا میں تجھے راس الامر' اس کا ستون اور بلندی کی چوٹی کا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا راس الامر اسلام ہے' اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلندی کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کیا میں تجھے اس سب کا خلاصہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کو قابو میں رکھو اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا حساب لیا جائے گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں تمہاری ماں گم کردے لوگ جو اپنے مونہوں کے بل یا اپنے نتھنوں کے بل ڈالے جائیں گے وہ اپنی زبانوں کی بدکلامی کے نتیجوں ہی کی وجہ سے توڈالے جائیں گے۔

(احمد' نسائی' ابن ماجہ' ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

زبان قابو میں رکھنے کا درجہ

(حدیث) حضرت معاذؓ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا

﴿اعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِمَا هُوَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ قَالَ : هٰذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى لِسَانِهِ﴾

(کتاب الصمت ابن ابی الدنیا باسناد جید)

(ترجمہ) اللہ کی عبادت اس طرح سے کرو جس طرح کہ اس کو دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، اگر چاہو تو میں اس سب کا خلاصہ بتاؤں پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا (کہ اس کو قابو میں رکھو اوپر کی دونوں باتیں حاصل ہو جائیں گی)۔

فساد زمانہ کے وقت الگ رہنے، ذکر کو اور سکونت کی جگہ کو پوشیدہ رکھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مسجد نبوی کی طرف گئے تو انہوں نے حضرت معاذؓ کو رسول خدا ﷺ کی قبر اقدس کے پاس روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک حدیث ہے جس کو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا تھا **اَلْيَسِيرُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ وَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُعْرَفُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ﴾**

(ابن ماجہ، والحاکم وقال صحیح ولاعلۃ لہ)

(ترجمہ) تھوڑا سا "ریا" بھی شرک ہے۔ اور جس نے اللہ کے دوستوں سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ کو جنگ کا چیلنج دیا۔ اللہ تعالیٰ ان ابرار و متقی حضرات سے محبت کرتا ہے جو اپنے آپ کو پوشیدہ رکھیں اگر کہیں غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے اور اگر (کسی جگہ) موجود ہوں تو ان کو پہچانا نہ جائے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر غبار کی اور تاریکی کی جگہ سے (بوجہ ضرورت کے باہر) نکل کر آتے ہوں گے۔ ورنہ وہ (ایسی ہی جگہوں پر رہتے ہوں گے تاکہ لوگ ان کو پہچان نہ سکیں)۔

فتنوں کے زمانہ میں مسلمان کی حالت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ

بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ﴾ (بخاری)

(ترجمہ) وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہترین سرمایہ بکریاں ہوں گی جن کو لیکر یہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے علاقوں کی تلاش میں رہے گا (اور) دین کی حفاظت کے لئے دنیا کے فتنوں سے بچنے کے لئے (دنیاوالوں سے دور) بھاگتا ہوگا۔

افضل انسان

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی نے سوال کیا یارسول اللہ لوگوں میں سے افضل کون ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ مؤمن جو اللہ کی راہ میں اپنے نفس اور مال کے ساتھ جہاد کرے گا۔ اس نے عرض کیا پھر کون (افضل ہے) ؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جو وادیوں میں سے کسی وادی میں (دنیا کے فتنوں سے) کنارہ کش ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

قرب قیامت دین اور زندگی کی ہلاکت کے اسباب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَسْلَمُ لِذِي دِينٍ دِينُهُ إِلَّا مَنْ هَرَبَ بِدِينِهِ مِنْ شَاهِقٍ إِلَى شَاهِقٍ وَمَنْ جُحْرٍ إِلَى جُحْرٍ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ لَمْ تُنَلِ الْمَعِيشَةُ إِلَّا بِسُخْطِ اللهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ كَانَ هَلَاكُ الرَّجُلِ عَلَى يَدَيْ زَوْجَتِهِ وَوَلَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ زَوْجة وَلَا وَلَدٌ كَانَ هَلَاكُهُ عَلَى يَدِ أَبَوَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَبَوَانِ كَانَ هَلَاكُهُ عَلَى يَدَيْ قَرَابَتِهِ أَوْ الْجِيرَانِ﴾ قَالُوا كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿يُعَيِّرُونَهُ بِضِيقِ الْمَعِيشَةِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُورِدُ نَفْسَهُ الْمَوَارِدَ الَّتِي يُهْلِكُ بِهَا نَفْسَهُ﴾.

(شعب الایمان البیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ دیندار اپنے دین کو اس طرح سے بچائے گا کہ اپنے دین کے ساتھ پہاڑ کی ایک چوٹی سے دوسرے چوٹی تک اور ایک غار سے دوسری غار تک بھاگتا ہوگا۔ جب یہ حالت ہوگی تو معیشت اللہ کی ناراضگی کے بغیر حاصل

نہیں ہوگی جب یہ بات اس طرح سے ہوگی تو مرد اپنی بیوی اور اپنی اولاد کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا۔ اگر اس کی بیوی اور اولاد نہیں ہوگی تو اس کی ہلاکت اس کے والدین کے ہاتھوں سے ہوگی اگر اس کے والدین نہیں ہوں گے تو اس کی ہلاکت اس کے رشتہ داروں یا ہمسایوں کے ہاتھوں ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ اس کو تنگی معاش کا طعنہ دیں گے تو وہ اس وقت اپنے آپ کو ایسے مقامات میں پھنسا لے گا کہ وہاں پر اپنے آپ کو ہلاک ہی کر ڈالے گا۔

انقطاع الی اللہ رزق بلا احتساب کا سبب ہے

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللهُ إِلَيْهَا﴾

(ابو الشیخ والبیہقی من روایۃ الحسن عن عمران بن حصین واختلف فی سماعہ عنہ)

(ترجمہ) جو شخص (دنیا کو چھوڑ کر) اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشقت میں کفایت کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطاء کرے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو شخص دنیا کی طرف متوجہ ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے سپرد کر دیں گے۔

ظالموں سے الگ رہنے اور ظلم میں اعانت نہ کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت کعب بن عُجرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت نو افراد تھے 'پانچ اور چار' ایک عدد عرب حضرات کا تھا اور دوسرا عدد عجمی حضرات کا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ﴾

(ترجمہ) غور سے سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد عنقریب کچھ امراء ہوں گے پس جو شخص ان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم کرنے میں مدد کی تو وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں اور وہ میرے پاس حوض پر نہیں آسکے گا۔ اور جو ان کے پاس نہ جائے گا اور ان کے ظلم میں مدد نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض پر بھی آسکے گا۔ (نسائی، ترمذی و قال حدیث حسن صحیح)

اللہ سے توبہ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ)

(سورۃ البقرہ / ۲۲۲)

(ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں اور صاف پاک رہنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا) (سورۃ الفرقان / ۷۰)

(ترجمہ) مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ ایسے لوگوں کے گناہوں کی جگہ نیکیاں عنایت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) (سورۃ التحریم / ۸)

(ترجمہ) اے ایمان والو تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں (الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(سورۃ غافر / ۷ـ۹)

(ترجمہ) جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے اس کے گرد اگرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لئے (اسطرح دعاو) استغفار کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو شامل ہے (پس اہل ایمان پر بدرجہ اولیٰ رحمت ہو گی اور ان کے ایمان کا آپ کو علم بھی ہے) سو ان لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے (شرک و کفر سے) توبہ کر لی ہے اور آپ کے راستہ پر چلتے ہیں اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے (جو کہ مقتضا ہے مغفرت کا)' اے ہمارے پروردگار اور (دوزخ سے بچا کر) ان کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے اور ان کے ماں باپ اور بیویوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق (یعنی مومن) ہوں گو ان موصوفین کے درجہ کے نہ ہوں ان کو بھی داخل کر دیجئے بلاشک آپ زبردست حکمت والے ہیں (کہ مغفرت پر قادر ہیں اور ہر ایک کے مناسب اس کو درجہ عطاء فرماتے ہیں) اور (جیسا ان کو دوزخ سے جو کہ عذاب اعظم ہے بچانے کے لئے آپ سے دعا ہے اسی طرح یہ بھی ہے کہ) ان کو (قیامت کے دن ہر طرح کی) تکالیف سے بچایئے اور آپ جس کو اس دن کی تکالیف سے بچا لیں تو اس پر آپ نے (بہت) مہربانی فرمائی اور یہ (مغفرت و حفاظت از عذاب اکبر و اصغر اور دخولِ جنت) بڑی کامیابی ہے (پس اپنے مومن بندوں کو اس سے محروم نہ رکھئے)۔

توبہ کب تک قبول ہوتی رہے گی

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کرلی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلیں گے۔

توبہ کی وسعت

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ﴾ (ابن ماجہ باسناد جید)

(ترجمہ) اگر تم اتنی خطائیں کرو کہ وہ آسمان تک جالگیں پھر تم توبہ کرو تب بھی اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمالیں گے۔

زندگی کے کس حصہ تک توبہ قبول ہوتی ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ﴾

(ابن ماجہ والترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) بلا شبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کو قبول فرماتے رہتے ہیں جب تک کہ غرغرہ کی حالت تک نہ پہنچے (یعنی موت کے وقت اس کی روح حلقوم تک نہ پہنچے)۔

۹۹ قتل کرنے والے کی توبہ بھی قبول ہوگئی

(حدیث) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ : إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ : لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ الْمِائَةَ ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ : إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ : نَعَمْ مَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ

فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ : جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ [رَجُلٍ] آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا﴾ وَفِي رِوَايَةٍ ﴿فَأَوْحَى اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے ۹۹ قتل کئے تھے پھر اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو اس کو ایک راہب کا بتایا گیا تو وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے ۹۹ انسانوں کا قتل کیا ہے کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے اس نے کہا (بالکل) نہیں۔ تو اس نے اس (راہب) کو بھی قتل کر دیا اور سو کی گنتی پوری کر دی۔ پھر اس نے روئے زمین کے کسی بڑے عالم کا پوچھا تو اس کو ایک عالم کے متعلق رہنمائی کی گئی تو اس نے کہا کہ اس نے سو انسانوں کا قتل کیا ہے کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے۔ تو اس نے کہا ہاں اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان کون رکاوٹ بن سکتا ہے۔ تم اس اس طرح کی زمین پر جاؤ وہاں پر کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت شروع کر دو پھر اپنی زمین کی طرف لوٹ کے نہ آنا کیونکہ یہ برائی کی جگہ ہے چنانچہ وہ چل پڑا حتی کہ جب وہ راستہ کے درمیان میں پہنچا تو اس پر موت آگئی پھر اس کے متعلق رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے جھگڑا کیا' رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ توبہ کر کے سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آیا تھا اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی بھی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ پھر ان سب فرشتوں کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنے درمیان فیصلہ کیلئے مقرر کر دیا تو اس نے کہا کہ تم دونوں (اطراف کی) زمینوں کو ناپو' ان میں سے جس کی طرف یہ قریب ہو تو یہ اس کا مستحق ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کو ناپا تو اس کو اسی زمین کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف

ارادہ کر کے جا رہا تھا چنانچہ اس کی رحمت کے فرشتوں نے جان قبض کی۔ اور ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ وہ نیک بستی کے ایک بالشت کے برابر قریب تھا چنانچہ اس کو ان بستی والوں میں سے شمار کیا گیا۔ اور ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور اس بستی حکم دیا کہ تو قریب ہو جا اور پھر فرمایا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلوں کو ناپ کے دیکھو چنانچہ یہ شخص اس (نیک) بستی کے ایک بالشت کی مقدار زیادہ قریب تھا تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ انتہائی محبوب ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے اپنے متعلق گمان جیسا معاملہ کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ قسم بخدا! اللہ اپنے مؤمن بندے سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کہ تم میں سے کوئی بیابان میں اپنی گم شدہ سواری کو پا کر خوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس کے دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کے بقدر قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

طویل عمر کب سعادت بنتی ہے

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

﴿لَا تَتَمَنَّوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمَطْلَعِ شَدِيدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ [اللهُ] الْإِنَابَةَ﴾

(احمد باسناد حسن والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) موت کی تمنا مت کرو کیونکہ آخرت کے منظر کا نظارہ بہت سخت ہے' اور یہ بات سعادت میں سے ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ نے اس کو اپنی طرف توجہ بھی بخشی ہو۔

کراما کاتبین بندے کے گناہ کب بھولتے ہیں

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِذَا تَابَ الْعَبْدُ مِنْ ذُنُوبِهِ أَنْسَى اللهُ الْحَفَظَةَ [ذُنُوبِهِ] حَتَّى يَلْقَى اللهَ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِنَ اللهِ بِذَنْبٍ﴾.

(ترغیب وترہیب اصبہانی)

(ترجمہ) جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراما کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات کرے گا تو اللہ کے سامنے اس کے گناہ کی گواہی دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

توبہ کرنے والے اور توبہ توڑنے والے کی مثال

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ زَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهِ﴾.

گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو (ابن ماجہ' الطبرانی باسناد رجالہ ثقات) طبرانی نے اپنی روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ اضافہ بھی

نقل کیا ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا جبکہ گناہ کو نہ چھوڑے اس شخص کی طرح ہے جو اپنے رب سے مذاق کر رہا ہو۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ فَاللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی توبہ پر اس بندے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جو کسی ہلاکت خیز بیابان میں اترا ہو اس کے ساتھ اس کی سواری بھی جو جس پر اس کا کھانا پینا موجود ہو پھر اس نے اپنا سر رکھا اور سو گیا جب بیدار ہوا تو اس کی سواری جا چکی تھی اس نے اس کو تلاش کیا حتی کہ جب گرمی تیز ہو گئی اور پیاس بھی سخت ہو گئی یا کوئی اور تکلیف پہنچی جو اللہ کو منظور تھی تو اس نے (مایوس ہو کر) کہا کہ میں اپنی اسی جگہ پر لوٹ جاتا ہوں جہاں پر پہلے (آرام کیا) تھا وہیں پر جا کر سوتا ہوں حتی کہ وہیں پر موت ہی آجائے چنانچہ اس نے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا کہ اب روح نکل جائے لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری بھی اس کے پاس کھڑی تھی اور اس کا سامان سفر بھی اس پر موجود تھا۔ پس اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کی توبہ سے اس بندے کی سواری ملنے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

گناہ سرزد ہونے کے بعد نیکی کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (سورۃ ہود / ۱۱۴)

(ترجمہ) بے شک نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ذر اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ﴾ (ترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

(ترجمہ) اللہ سے ڈر چاہے تو جہاں بھی ہو' اور گناہ کے بعد نیکی کر یہ گناہ کو مٹادے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ سے پیش آ۔

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ حَسَنَةً أُخْرَى فَانْفَكَّتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ﴾

(احمد والطبرانی ورجالہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) اس شخص کی مثال جو گناہ کرے پھر نیکی کرے اس آدمی کی طرح ہے جس کے اوپر ایسی زرہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو پھر اس نے کوئی نیک عمل کیا ہو اور اس کا حلقہ کھل گیا ہو پھر ایک اور نیک عمل کیا ہو اور دوسرا کھل گیا ہو حتیٰ کہ وہ زمین کی طرف (آسانی سے) چل پھر سکتا ہو۔

فساد زمانہ کے وقت نیک عمل کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿عِبَادَةٌ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) فتنوں کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔

شہید کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ﴾ (طبرانی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) میری امت کے فساد کے زمانہ میں جس نے میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔

پچاس مردوں کے برابر عمل کرنے کا ثواب

(حدیث) حضرت ابو اُمیہ شعبانی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ثعلبہ خُشنی سے سوال کیا اور کہا کہ اے ابو ثعلبہ آپ اس آیت "علیکم انفسکم" کے متعلق کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا قسم بخدا تم نے اس آیت کے متعلق باخبر شخص سے پوچھا ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا

﴿اِئْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْتَهُوا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ﴾

(ابن ماجہ، ترمذی و قال حدیث حسن)

(ترجمہ) نیک عمل کرو اور گناہ سے اجتناب کرو حتی کہ جب تو پیروی کی جانے والی بخیلی دیکھے، پیروی کی جانے والی خواہش دیکھے اور دنیا کو ترجیح پاتا ہوا دیکھے اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پسند کرتا ہوا دیکھے تو پھر اپنے نفس کی حفاظت اور فکر کر اور اپنے سے عوام کو دور رکھ کیونکہ تمہارے بعد ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں (نیک اعمال کرنا اور گناہوں سے اپنے آپ کو روک کر) صبر کرنا اس شخص کی طرح ہوگا جس نے انگارہ ہاتھ میں لے رکھا ہو، اس زمانہ میں دین پر چلنے والا ان پچاس آدمیوں کے برابر ثواب حاصل کرے گا جو اس کی طرح کا (اچھے زمانہ میں) عمل کرنے والے ہیں۔

کمزوروں اور فقیروں کا ثواب اور فضیلت

سب سے پہلے حوض کوثر پر جانے والے حضرات

(حدیث) حضرت ابو سلام الاسودؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے فرمایا کہ میں نے حضرت ثوبانؓ سے ذکر کرتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

وَأَوَانِيهِ عَدَدَ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَأَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ﴾ قَالَ عُمَرُ: لَكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَفُتِّحَتْ لِي السُّدَدُ لَا جَرَمَ لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَثَ وَلَا ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخْ﴾

(ترمذی' ابن ماجہ' حاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) "میرا حوض عدن سے لیکر عمان البلقاء تک ہوگا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا' اس کے پیالے ستاروں کی تعداد میں ہوں گے' جو شخص اس سے ایک مرتبہ پی لے گا تو کبھی پیاسا نہ ہوگا (بلکہ بعد میں جنت میں جاکر پینا بھی بطور لذت اور لطف اندوزی کے ہوگا) اور سب لوگوں سے پہلے اس حوض پر مہاجرین میں سے فقراء پینے کے لئے آئیں گے پراگندہ سر ہوں گے میلے کپڑے ہوں گے جنہوں نے نازوں میں پروردہ حسیناؤں سے شادی نہیں کی ہوگی اور نہ ان کے لئے (امیروں کے) دروازے کھلے ہوں گے۔"

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا لیکن میں نے تو امیر زادیوں سے (مثلاً) فاطمہ بنت عبدالملک سے شادی کی ہے اور میرے لئے (امیروں کے) دروازے کھول دیئے گئے مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہیں دھوتا جب تک کہ وہ گندہ بال نہیں ہو جاتا اور نہ ہی اپنا وہ کپڑا دھوتا ہوں جو میرے جسم سے لگتا ہے حتیٰ کہ میلا کچیلا ہو جائے۔

امت محمدیہ کے فقرائے مہاجرین کی علامات

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا﴾

(مسلم)

(ترجمہ) بلا شبہ فقرائے مہاجرین روز قیامت (جنت میں) دولتمندوں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔

(فائدہ) امام طبرانی نے مذکورہ حدیث جید سند کے ساتھ ان الفاظ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ

﴿يَدْخُلُ فُقَرَاءُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا﴾ فَقِيلَ : صِفْهُمْ لَنَا قَالَ : ﴿الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمُ الشَّعِثَةُ رُؤُوسُهُمُ الَّذِينَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ عَلَى السُّدَّاتِ وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ تُوَكَّلُ بِهِمْ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا يُعْطُونَ كُلَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطَوْنَ كُلَّ الَّذِي لَهُمْ﴾ . (طبرانی باسناد جید)

(ترجمہ) میری امت کے فقراء اپنے دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ ہمیں ان کی صفت بیان فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے لباس میلے ہوں گے' ان کے بال پراگندہ ہوں گے ان کو (امیروں کے) دروازوں سے داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی ہو گی' وہ امیر زادیوں سے نکاح نہیں کر سکتے ہوں گے' مگر ان کی وجہ (برکت) سے زمین کے مشرقی اور مغربی حصے بھی رزق پاتے ہوں گے' ان کے ذمہ جو قرض ہو گا وہ تو پورا چکا دیتے ہوں گے مگر جو قرضہ انہوں نے لینا ہو گا وہ ان کو نہیں دیا جاتا ہو گا۔

غریب لوگ امیروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(ترجمہ) اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھنا اور مسکینی کی حالت میں وفات دینا اور روز قیامت مساکین کی جماعت میں اٹھانا۔

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ دعا کیوں مانگی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا [يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي مِسْكِينًا وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ] يَا عَائِشَةُ حِبِّي ( ) الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللهَ يُقَرِّبُكِ

﴿يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(ترمذی باسنادہ)

(ترجمہ) یہ مساکین جنت میں اپنی (امت کے) دولتمندوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے 'اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا چاہئے کھجور کا ایک ٹکڑا بھی کیوں نہ دیدو 'اے عائشہ مساکین سے محبت رکھنا ان کو اپنے قریب رکھنا بے شک اللہ تعالیٰ بھی تمہیں قیامت کے دن اپنے قریب کر دیں گے۔

(حدیث) حضرت سعید بن عائذؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ يَزِفُّونَ كَمَا تَزِفُّ الْحَمَامُ فَيُقَالُ لَهُمْ قِفُوا لِلْحِسَابِ فَيَقُولُونَ وَاللهِ مَا عَرَكْنَا شَيْئًا نُحَاسَبُ بِهِ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عِبَادِي. فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِينَ عَامًا﴾

(طبرانی باسناد حسن)

(ترجمہ) فقراء مسلمین (جنت میں داخل ہونے کے لئے) تیزی سے دوڑیں گے جس طرح سے کبوتر تیزی سے اڑتا ہے ان سے کہا جائے گا کہ حساب کیلئے رکو تو وہ عرض کریں گے قسم بخدا! ہم نے تو کوئی مال واسباب جمع نہیں کیا تھا جس کا ہم سے حساب لیا جائے تو اللہ عزوجل فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا ہے (ان کو جنت میں جانے دو) چنانچہ وہ (امیر) لوگوں سے ستر سال جنت میں پہلے داخل ہوں گے۔

(فائدہ) سابقہ حدیث میں چالیس سال پہلے داخل ہونے کا ذکر ہے اور اس حدیث میں غریبوں کا امیروں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے اس میں تطبیق یہ ہے کہ غریبوں کے احوال مختلف ہوں گے جو لوگ انتہاء درجہ کے غریب ہوں گے وہ تو ستر سال قبل جنت میں جائیں گے اور جو کم درجہ کے غریب ہوں گے وہ امیروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

هل تدرون اول من يدخل الجنة ؟ قالوا : الله ورسوله اعلم، قال فقراء المهاجرين الذين تتقى بهم المكاره ويموت احدهم وحاجته فى صدره لا يستطيع لها قضاء . تقول الملائكة ربنا نحن ملائكتك وخزنتك وسكان سماواتك لاتدخلهم الجنة قبلنا فيقول عبادى لايشركون بى شيئا، تتقى

بهم المكاره يموت احدهم وحاجته في صدره لم يستطع لها قضاء فعندذلك تدخل عليهم الملائكة من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى للدار

مسند احمد (۲/ ۱٦۸)، بزار (۳٦٦۵)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۲۵۹)، والطبرانی واللفظ لہ، التذکرہ ص ۳۷۱ بحوالہ ابن ابی شیبہ، حادی الارواح ص ۱۵٦، تفسیر ابن کثیر (۴/ ۳۷۳)، حلیۃ الاولیاء (۱/ ۳۴۷)، ابن ماجہ (۴۱۲۲)، ترمذی (۲۳۵۴)، اتحاف (۴/ ۱۲۱)(۸/ ۱۲۰-۲۲۲)

(ترجمہ) کیا تمہیں معلوم ہے جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا مہاجرین میں سے فقراء حضرات جو گرمی سردی وغیرہ کے مشکل اوقات میں شریعت کے مشکل اعمال کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کی ضرورت اس کے سینے میں باقی رہتی ہے اس کے پورا کرنے کی اس میں ہمت نہیں ہوتی۔ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم آپ کے فرشتے ہیں (آپ کے) کاموں کے محافظ اور ذمہ دار ہیں آپ کے آسمانوں کے مکین ہیں آپ ان کو ہم سے پہلے جنت میں داخل نہ فرمایئے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ اور مشکل اوقات میں شریعت پر عمل کرنا نہیں چھوڑا۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا تھا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں باقی رہتی تھی جس کے پورا کرنے کی اس میں طاقت نہیں تھی، پس اس وقت ہر دروازہ سے ان کے پاس فرشتے، حاضر ہوں گے (اور یہ کہیں گے) **سلام عليكم بما صبر تم فنعم عقبى الدار** تم پر سلام ہو بوجہ تمہارے صبر کرنے کے پس آخرت کا گھر کتنا ہی اچھا ہے (جس میں تمہاری تمام خواہشیں پوری ہوں گی)

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿ تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ : أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ : فَيُقَالُ لَهُمْ : مَاذَا عَمِلْتُمْ فَيَقُولُونَ : رَبَّنَا ابْتُلِينَا فَصَبَرْنَا وَوَلَّيْتَ[۲] الْأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا فَيَقُولُ اللهُ جَلَّ وَعَلَا : صَدَقْتُمْ قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذوى ( ) الْأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ قَالَ : [قَالُوا] فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ :

تُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ وَتُظَلَّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) آپ (یعنی امت محمدیہ) روز قیامت جمع ہوں گے تو پکارا جائے گا کہ اس امت کے فقراء کہاں ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر (جب وہ حاضر ہو جائیں گے تو) ان سے پوچھا جائے گا تم نے کیا عمل کئے ؟ تو وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم پر مصیبتیں ٹوٹیں تو ہم نے صبر کیا' اور آپ نے اموال اور سلطنت کا والی دوسروں کو بنایا (ہمیں نہیں)' تو اللہ جل جلالہ فرمائیں گے کہ تم نے سچ کہا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے بعد یہ لوگ باقی حضرات سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے جبکہ مالداروں اور صاحب سلطنت (حکمرانوں) پر حساب کتاب کی سختی بدستور قائم ہوگی' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس دن مؤمن حضرات کہاں ہوں گے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے لئے نور کی کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر بادل سایہ کرتے ہوں گے' مؤمنین کے لئے یہ روز دن کی ایک گھڑی سے بھی بہت کم (محسوس ہو کر گذر جائے گا)۔

جنت میں اکثریت مساکین کی ہوگی

(حدیث) حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ﴾ (بخاری' مسلم)

(ترجمہ) میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر جو لوگ داخل ہوئے وہ مساکین (اور غریب) تھے جبکہ مالدار (حساب و کتاب کے لئے) ابھی میدان محشر میں گھرے ہوئے تھے سوائے اس کے کہ دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا حکم دیدیا گیا۔ اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر جو لوگ داخل ہوئے ان میں عورتیں زیادہ تھیں (کیونکہ یہ بہ نسبت مردوں کے نیک اعمال میں کمزور ہوتی ہیں اور لعنت ملامت اور خاوندوں کی نافرمانی میں پیش پیش ہوتی ہیں جبکہ یہ بہت بڑی کوتاہیاں

ہیں اللہ تعالیٰ خواتین میں اس کا احساس پیدا کریں)۔ (مترجم)

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں رہائشی فقراء اور مساکین دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر لوگ عورتیں دیکھیں۔

غریب کے دکھ درد جنت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ تُقَتِّرُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ؛ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ: يَا مُوسَى هٰذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ قَالَ مُوسَى: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَوْ كَانَ أَقْطَعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ يُسْحَبُ عَلَى وَجْهِهِ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقْتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هٰذَا مَصِيرَهُ لَمْ يَرَ بُؤْسًا قَطُّ قَالَ: ثُمَّ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْكَافِرُ تُوَسِّعُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا مُوسَى هٰذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ فَقَالَ مُوسَى: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَوْ كَانَ لَهُ الدُّنْيَا مُنْذُ خَلَقْتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هٰذَا مَصِيرُهُ كَانَ لَمْ يَرَ خَيْرًا قَطُّ﴾.
(احمد)

(ترجمہ) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یارب (یہ آپ کی طرف سے کیا ہے کہ) آپ پر ایمان لانے والا شخص دنیا میں تنگدستی کی زندگی گذاراتا ہے (جان کے خوف میں رہتا ہے، بھوکا رہتا ہے، قتل ہوتا ہے، سولی چڑھایا جاتا ہے، ہاتھ پاؤں کاٹے جاتے ہیں، کھانے پینے کو نہیں ملتا، اسی طرح سے اس پر بہت سی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان کے سامنے جنت کا دروازہ کھولا جائے اور یہ اس کی طرف دیکھ لیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ یہ (وہ جنت) ہے جو میں نے اس (مؤمن)

کیلئے تیار کرر کھی ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یارب مجھے آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم! کسی شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں پھر اس کو جب سے وہ پیدا ہوا ہے قیامت تک موںہہ کے بل گھسیٹا جائے جبکہ اس کا انعام یہ ہو تو اس کو (یہ تکلیف کبھی) ناگوار نہ ہو۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یارب! آپ کے بندہ کافر پر دنیا اتنی فراخ کیوں ہے؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ان کے لئے جنت کا دروازہ کھولا گیا اور کہا گیا کہ اے موسیٰ! (دیکھو) میں نے اس کافر کیلئے یہ (عذاب) تیار کیا ہے تو حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے رب! مجھے آپ کے غلبہ اور آپ کے جلال کی قسم! جب سے آپ نے دنیا کو پیدا کیا ہے قیامت کے دن تک دنیا اس کی ہو جائے پھر اس کا یہ ٹھکانا ہو تو (حقیقت یہ ہے کہ) اس نے (پھر بھی کبھی) کوئی خیر نہ پائی۔

سورج کی طرح روشن لوگ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا

﴿يَأْتِي قَوْمٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورُهُمْ كَنُورِ الشَّمْسِ﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَحْنُ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ﴿لَا وَلَكُمْ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَكِنَّهُمُ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ مِنْ أَقْطَارِ ( ) الْأَرْضِ﴾ (مسند احمد والطبرانی وسندہ جید)

(ترجمہ) روز قیامت ایک جماعت ایسی آئے گی کہ ان کی چمک دمک سورج کے نور جیسی ہو گی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ہم لوگ تو نہیں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں آپ حضرات کیلئے تو بہت خیر ہو گی یہ لوگ فقرائے مہاجرین ہوں گے جن کو اطراف زمین سے اٹھایا جائے گا۔

غریب اور امیر کی جنت میں داخلہ کے وقت حالت

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الْتَقَى مُؤْمِنَانِ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِنٌ غَنِيٌّ وَمُؤْمِنٌ فَقِيرٌ كَانَا فِي الدُّنْيَا فَأُدْخِلَ الْفَقِيرُ الْجَنَّةَ وَحُبِسَ الْغَنِيُّ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يُحْبَسَ

ثُمَّ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَلَقِيَهُ الْفَقِيرُ فَقَالَ : يَا أَخِي مَاذَا حَبَسَكَ وَاللهِ لَقَدْ حُبِسْتَ حَتَّى خِفْتُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ : يَا أَخِي إِنِّي حُبِسْتُ بَعْدَكَ مَحْبَسًا فَضِيعًا كَرِيهًا مَا وَصَلْتُ إِلَيْكَ حَتَّى سَالَ مِنِّي [الْعَرَقُ مَا لَوْ وَرَدَهُ أَلْفُ بَعِيرٍ كُلُّهَا آكِلَةُ حَمْضٍ لَصَدَرَتْ عَنْهُ رِوَاءً ﴾ (احمد ورجالہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) دو مؤمن جنت کے دروازہ پر ملاقات کریں گے ایک مؤمن دنیا میں امیر تھا اور ایک مؤمن فقیر' پس فقیر کو جنت میں داخل کردیا جائے گا اور امیر کو اللہ تعالیٰ جتنا دیر چاہیں گے روکے رکھیں گے پھر اس کو بھی جنت میں داخل کردیا جائے گا' پھر اس سے فقیر ملاقات کرے گا اور پوچھے گا کہ اے میرے بھائی آپ کو کس چیز نے روک لیا تھا میں تو تمہارے متعلق پریشان ہو گیا تھا (کہ شاید تمہارے متعلق دوزخ کا فیصلہ نہ کردیا گیا ہو) تو وہ بیان کرے گا کہ اے بھائی میں تمہارے بعد دکھ درد اور گھبراہٹ کے ساتھ (جنت کے باہر) روک لیا گیا تھا اور تم تک نہیں پہنچ سکا تھا اور میرا پسینہ اتنا بہا کہ اگر اس پر ایک ہزار نمکین اور تلخ پودے کھانے والے اونٹ جمع ہو جائیں تو اس سے سیر ہو کر واپس جائیں۔

عیالدار غریب کا اعزاز

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا.

﴿مَنْ قَلَّ مَالُهُ وَكَثُرَتْ عِيَالُهُ وَحَسُنَتْ صَلَاتُهُ وَلَمْ يَغْتَبِ الْمُسْلِمِينَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَعِي كَهَاتَيْنِ﴾ . (مسند ابو یعلی باسنادہ)

(ترجمہ) جس کا مال کم ہو' عیالداری زیادہ ہو' نماز کی ادائیگی خوب ہو اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ میرے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی طرح ہو گا۔

غریب امیر سے کتنا افضل ہے

(حدیث) حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿انظُرْ أَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ﴾ قَالَ : فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قُلْتُ : هَذَا قَالَ : قَالَ لِي : ﴿انظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ﴾ قَالَ : فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ : قُلْتُ : هَذَا قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿لِهَذَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا﴾ (احمد ورجالہ رجال الصحیح وابن حبان وغیرھما)

(ترجمہ) مسجد میں سب سے بڑی حیثیت کا آدمی دیکھو حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو ایک آدمی ایسا نظر آیا جس پر اعلیٰ قسم کی پوشاک تھی' میں نے عرض کیا یہ شخص ہے' حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ (اب) مسجد میں سب سے کم حیثیت کا شخص دیکھو' فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو ایک شخص ایسا نظر آیا جس پر پھٹے پرانے کپڑے تھے ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یہ شخص ہے۔ تو رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن یہ بندہ اس (دنیاوی ٹھاٹ باٹ والے) شخص جیسے روئے زمین کے برابر لوگوں سے بہتر ہے۔

(نوٹ) یہ محض غریب اور امیر کا فرق ہے اگر امیر نیک ہو اور غریب گناہ گار تو پھر امیر افضل ہوگا اسی طرح سے ان دونوں کے درمیان نیک اعمال کا جتنا فرق ہوگا فضیلت میں بھی فرق ہوتا جائے گا۔

(حدیث) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى﴾ قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿فَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ﴾ قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ﴾ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ : ﴿هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا﴾ قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿فَكَيْفَ تَرَاهُ أَوْ تُرَاهُ﴾ قُلْتُ : إِذَا سَأَلَ أُعْطِيَ وَإِذَا حَضَرَ أُدْخِلَ قَالَ : ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ : ﴿هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا﴾ قُلْتُ : لَا وَاللهِ مَا أَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا زَالَ يُحَلِّيهِ وَيَنْعَتُهُ حَتَّى عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ : قَدْ عَرَفْتُهُ يَا رَسُولَ

اللهِ قَالَ : ﴿فَكَيْفَ تَرَاهُ﴾ قُلْتُ هُوَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ : ﴿هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْأَرْضِ مِنَ الْآخَرِ﴾ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا يُعْطَى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْآخَرُ فَقَالَ : ﴿إِذَا أُعْطِيَ خَيْرًا فَهُوَ أَهْلُهُ وَإِذَا صُرِفَ عَنْهُ فَقَدْ أُعْطِيَ حَسَنَةً﴾ (ابن حبان)

(ترجمہ) اے ابوذر کیا تم دولت کی کثرت کو غناء سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ!' تو آپ نے فرمایا پھر تو تم مال کے کم ہونے کو محتاجی سمجھتے ہو گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ!' آپ نے ارشاد فرمایا غناء تو دل کا غناء ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے (یعنی دل غنی ہو تو آدمی غنی ہوتا ہے ورنہ فقیر) 'پھر آپ ﷺ نے مجھ سے قریش کے ایک آدمی کے متعلق پوچھا کہ تم فلاں کو پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس کو کیسا دیکھتے ہو یا یہ فرمایا کہ یہ تمہیں کیسا نظر آرہا ہے؟ میں نے عرض کیا جب یہ (کسی سے کسی چیز کا یا مال کا) سوال کرے تو اس کو دیا جائے گا اور جب (کسی کے دروازہ پر) جائے تو اس کو (گھر میں لے جاکر) خاطر تواضع کی جائے گی۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے اہل صفہ کے ایک شخص کے متعلق پوچھا کہ تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم میں اس کو یارسول اللہ نہیں جانتا پھر آپ ﷺ اس کی پہچان کراتے رہے حتیٰ کہ میں نے اس کو پہچان لیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں اس کو پہچان گیا ہوں تو آپ نے پوچھا تم اس کو کیسا دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یہ اہل صفہ میں سے ایک مسکین آدمی ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص دوسرے شخص جیسے روئے زمین کے برابر لوگوں سے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کو تھوڑا سا حصہ ہی دیدیا جاتا اس عیش و آرام سے جو دوسرے کو ملا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس کو کچھ مال و دولت مل جاتا تو یہ مالداروں میں سے شمار ہوتا اور جب یہ اس سے محروم رکھا گیا تو اس کو ایک خوبی سے نوازا گیا۔

قلتِ مال بھی نعمت ہے

(حدیث) حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ ﴾ (احمد ورجالہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) دو چیزیں ایسی ہیں جن کو انسان پسند نہیں کرتا ایک موت ہے اور یہ (موت) گمراہی کے فتنوں میں مبتلا ہونے سے بہتر ہے۔ (دوسرے یہ کہ آدمی) مال و دولت کی کمی کو بھی پسند نہیں کرتا جبکہ دولت کی کمی (روز قیامت) حساب کتاب کی کمی کا باعث ہے۔

ضعیفوں اور مسکینوں پر جہنم کے سامنے جنت کا فخر کرنا

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ : فِيَّ الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِيَّ ضُعَفَاءُ الْمُسْلِمِينَ وَمَسَاكِينُهُمْ فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا ﴾ (مسلم)

(ترجمہ) جنت اور دوزخ نے آپس میں مناظرہ کیا تو دوزخ نے کہا کہ میرے اندر جابر اور متکبر لوگ داخل ہوں گے' اور جنت نے کہا کہ میرے اندر ضعیف اور مسکین مسلمان داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا (کہ اے) جنت تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ جس پر چاہوں گا رحمت کا معاملہ کروں گا اور (اے) دوزخ تو میرا عذاب ہے تیرے ساتھ میں جس کو چاہوں گا عذاب میں مبتلا کروں گا اور تم دونوں کو پورا پورا بھر دوں گا۔

مسکین اولیاء کی قبولیت

(حدیث) حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ سید دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدَكُمْ يَسْأَلُهُ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ فَلْسًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ذَا ( ) طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ﴾ (طبرانی ورجالہ رجال الصحیح)

(ترجمہ) میری امت میں کچھ حضرات ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شخص تم لوگوں میں سے کسی کے پاس آئے اور اس سے ایک دینار کا سوال کرے تو وہ اس کو (ایک دینار بھی) نہ دے' اور اگر وہ اس سے ایک درہم کا سوال کرے تو اس کو (ایک درہم) بھی نہ دے' اور اگر اس سے ایک پیسہ مانگے تو وہ بھی اس کو نہ دے۔ ہاں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دیدے۔ یہ دو پھٹی پرانی چادروں والا جس کی (دنیا میں کوئی) قدر نہیں اگر اللہ تعالیٰ پر (کسی کام کے کرنے کی) قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کو (اپنے فضل سے) اس کی قسم سے بری کردے (اور اس کے کام کو پورا کردے)۔

قابل رشک مؤمن

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَإِنْ كَانَ ( ) رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ ( ) قَلَّ تُرَاثُهُ﴾ (ترمذی' ابن ماجہ' حاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) میرے دوستوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مؤمن ہے جو بال بچوں کی طرف سے ہلکا پھلکا ہو' نماز میں خوب لطف لیتا ہو' اپنے رب کی احسن طریقہ سے عبادت کرتا ہو' اور تنہائی کے مقامات میں اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہو' اور لوگوں سے اتنا مخفی ہو کہ اس کی طرف (شہرت نہ ہونے کی وجہ سے) ہاتھوں سے

اشارہ نہ کیا جاتا ہو' اگر اس کا رزق باکفایت ہو تو اس پر صبر (اور شکر) کرنے والا ہو' پھر آنحضرت ﷺ نے ہاتھ ما کر فرمایا اس کی روح (دنیا سے کم تعلق ہونے کی وجہ سے) جلدی نکلے گی' اس کے تعلق دار اور رشتہ دار بھی کم ہوں گے اور اس کا ترکہ بھی کم ہو گا۔

اپنی مرضی کی جنت لینے کے اعمال

(حدیث) حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ قَضَى نَهْمَتَهُ فِي الدُّنْيَا حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَهْوَتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ مَدَّ عَيْنَيْهِ إِلَى زِينَةِ الْمُتْرَفِينَ كَانَ مَهِينًا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْقُوتِ الشَّدِيدِ صَبْرًا جَمِيلًا أَسْكَنَهُ اللهُ مِنَ الْفِرْدَوْسِ حَيْثُ

(طبرانی ورجالہ ثقات الا اسماعیل بن عمرو البجلی فلم ار من وثقہ غیر ابن حبان)

(ترجمہ) جس نے اپنی خواہش دنیا میں پوری کی اس کے اور اس کی خواہش کے درمیان آخرت میں رکاوٹ قائم کر دی جائے گی (اگر یہ شخص دنیا میں اپنی وہ خواہش پوری نہ کرتا تو اس کے بدلہ میں آخرت میں اس عالی شان خواہش کی تسکین حاصل ہوتی) اور جس نے اپنی نظر (رغبت) سرکشوں کی زینت کی طرف اٹھائی وہ ملکوت السماوات کی نظر میں حقیر ہو جاتا ہے' اور جس نے فاقہ کشی میں بہترین صبر کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو فردوس میں جہاں چاہیں گے جگہ دیں گے۔

حضور ﷺ نے مؤمن کیلئے غربت کی دعا فرمائی

(حدیث) حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ وَشَهِدَ أَنِّي رَسُولُكَ فَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَأَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَيَشْهَدْ أَنِّي رَسُولُكَ فَلَا تُحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَكَثِّرْ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا﴾

(طبرانی وابن حبان ورواہ ابن ماجہ بنحوہ من حدیث عمرو بن غیلان الثقفی)

(ترجمہ) اے اللہ! جو شخص آپ پر ایمان لایا اور اس بات کی گواہی دی کہ میں آپ کا

رسول ہوں تو تو اس کے نزدیک اپنی ملاقات کو محبوب بنادے اور اپنے فیصلہ کو اس پر آسان کر دے اور دنیا میں اس کو کم (مال و دولت دے) اور جو شخص ایمان نہیں لاتا اور اس کی گواہی نہیں دیتا کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اس کیلئے اپنی ملاقات کو پسندیدہ نہ بنا اور اس پر اپنا انصاف آسان نہ کر اور دنیا کی اس پر خوب فراوانی کر دے۔

دنیا سے کنارہ کشی اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

: (زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللهِ وَاللهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ) (آل عمران / ۱۴۔۱۵)

(ترجمہ) خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی' (مثلاً) عورتیں ہوئیں' بیٹے ہوئے' لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے نمبر' (یعنی نشان) لگے ہوئے گھوڑے ہوئے' (یا دوسرے) مویشی ہوئے' اور زراعت ہوئی (لیکن) یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیاوی زندگی کی' اور انجام کار کی خوبی (کی چیز تو اللہ ہی کے پاس ہے) (جو بعد موت کے کام آئے گی)' آپ (ان لوگوں سے یہ) فرما دیجئے کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو (بدرجہا) بہتر ہو ان (مذکورہ) چیزوں سے' (سو سنو) ایسے لوگوں کیلئے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے ہیں ان کے مالک (حقیقی) کے پاس ایسے ایسے باغ ہیں (یعنی بہشت) جن کی پائیں میں نہریں جاری ہیں ان (بہشتوں) میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے (اور ان کے لئے) ایسی بیویاں ہیں جو (ہر طرح) صاف ستھری کی ہوئی ہیں اور (ان کیلئے) خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے (بھالتے) ہیں بندوں (کے حال) کو' (اس لئے ڈرنے والوں کو یہ نعمتیں دیں گے)۔

(اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ) (الحدید/۲۰۔۲۱)

(ترجمہ) تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دنیاوی حیات محض لہو و لعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایکدوسرے پر فخر کرنا (قوت و جمال اور دنیاوی ہنر و کمال میں) اور اموال اور اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے کو زیادہ بتلانا ہے جیسے مینہ (برستا) ہے کہ اس کی پیداوار (کھیتی) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے' پھر وہ (کھیتی) خشک ہو جاتی ہے سو اس کو تو زرد دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے' (اسی طرح دنیا چند روزہ بہار ہے پھر زوال و اضمحلال' یہ تو دنیا کی حالت ہوئی) اور آخرت (کی کیفیت یہ ہے کہ اس) میں (دو چیزیں ہیں ایک تو کفار کیلئے) عذاب شدید ہے اور (دوسرے اہل ایمان کیلئے) خدا کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے (اور یہ دونوں باقی رہنے والی ہیں پس یہ آخرت تو باقی ہے) اور دنیوی زندگی محض (فانی ہے جیسے فرض کرو کہ ایک) دھوکہ کا سامان ہے (لہذا تم کو چاہے کہ) تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے (یہ وسعت کم از کم ہے زیادہ کا علم اللہ کے پاس ہے) وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں (اور) یہ (مغفرت اور رضوان) اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

دنیا سے کنارہ کشی اللہ کا محبوب بنادیتی ہے

(حدیث) حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کے متعلق ارشاد فرمائیں جب میں اس پر عمل کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ﴾

(ابن ماجہ والبیہقی وغیرہما واسانید ہم یعضد بعضہا بعضا فیصیر الی حد الحسن واللہ اعلم)

(ترجمہ) دنیاوی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور جو چیز لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

روح اور جسم کی راحت کا سبب

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ﴾ (طبرانی باسناد لاباس بہ)

(ترجمہ) دنیا سے بے رغبتی دل اور جسم کو راحت پہنچاتی ہے۔

کرنے کے کام تو یہ ہیں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَاجَى مُوسَى بِمِائَةِ أَلْفٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَلَمَّا سَمِعَ مُوسَى كَلَامَ الْآدَمِيِّينَ مَقَتَهُمْ لِمَا وَقَعَ فِي مَسَامِعِهِ مِنْ كَلَامِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَزَّ وَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعْ لِي الْمُتَصَنِّعُونَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَتَقَرَّبْ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَعَبَّدْ إِلَيَّ الْمُتَعَبِّدُونَ

بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَتِي قَالَ مُوسَى: يَا رَبَّ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا وَيَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ وَيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهُمْ وَمَاذَا جَزَيْتَهُمْ قَالَ: أَمَّا الزُّهَّادُ فِي الدُّنْيَا فَإِنِّي أَبَحْتُهُمْ جَنَّتِي يَتَبَوَّؤُونَ مِنْهَا حَيْثُ شَاؤُوا وَأَمَّا الْوَرِعُونَ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ عَبْدٌ إِلَّا نَاقَشْتُهُ ( ) وَفَتَّشْتُهُ إِلَّا الْوَرِعُونَ: فَأَنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ ( ) وَأُجِلُّهُمْ وَأُكْرِمُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَأَمَّا الْبَكَّاؤُونَ مِنْ خَشْيَتِي فَأُولَئِكَ لَهُمُ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى لَا يُشَارَكُونَ فِيهِ﴾. (طبرانی باسنادہ)

(ترجمہ) اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰؑ سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات سے کلام فرمایا' پھر جب حضرت موسیٰؑ نے انسانوں کا کلام سنا تو چونکہ ان کے کانوں میں رب جل وعز کا کلام پڑ چکا تھا اس لئے ان کے کلام کو ناپسند کیا۔ جن باتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے گفتگو کی تھی یہ بھی فرمایا تھا کہ اے موسیٰ! کارنامے کرنے والوں میں سے کسی نے میرے سامنے دنیا سے کنارہ کشی کرنے سے زیادہ کوئی کارنامہ نہیں کیا' جو چیزیں میں نے قرب کی جستجو کرنے والوں پر حرام کی ہیں ان سے پرہیز کی مثل تقرب حاصل کرنے والوں نے تقرب حاصل نہیں کیا اور میرے خوف سے رونے کی مثل عبادت کرنے والوں نے میری عبادت نہیں کی' حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے تمام مخلوقات کے رب' اے قیامت کے دن کے رب' اے ذوالجلال والاکرام! آپ نے ان حضرات کے لئے کیا انعام تیار کر رکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا سے بے رغبت رہنے والوں کے لئے تو میں نے اپنی جنت کو مباح کر دیا وہ جہاں چاہیں اس میں اپنا ٹھکانا بنائیں' جو چیزیں میں نے پرہیز گاروں پر حرام کی ہیں ان سے پرہیز کرتے والوں کے لئے یہ (انعام ہوگا) کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کوئی شخص ایسا باقی نہ ہوگا جس سے میں اچھی طرح سے حساب نہ لے لوں اور اس کی تفتیش نہ کرلوں مگر پرہیزگار' ان سے میں حیا کروں گا ان کو عزت وشان دوں گا ان کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کروں گا' اور جو لوگ میرے خوف سے روئیں گے وہ لوگ (مقام) رفیق اعلیٰ میں رہیں گے ان کا اس مرتبہ اور مقام میں کوئی شریک نہ ہوگا۔

زاہد پر حکمت کا القاء ہوتا ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا فَادْنُوا فَإِنَّهُ يُلَقِّي الْحِكْمَةَ﴾ .

(مسند ابو یعلی باسنادہ)

(ترجمہ) جس آدمی کو تم دنیا سے بے رغبت دیکھو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ شخص حکمتِ (دین) کی راہ دکھائے گا۔

جنت میں حضور ﷺ کا مقرب بننے کا ایک طریقہ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَيَكْفِيكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ﴾ (ترمذی و بیہقی و حاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) اگر تو (میری وفات کے بعد) مجھ سے (جنت کے اعلیٰ درجات میں) ملنا چاہتی ہے تو تجھے دنیا سے اتنا کافی ہے جتنا کہ سوار کا سامان۔ اور اپنے آپ کو امیر (خواتین وغیرہ) کی مجلس سے الگ رکھنا اور کسی کپڑے کو پرانا نا قابل استعمال نہ سمجھنا جب تک کہ تم اس کو پیوند نہ لگالو۔

اللہ وہاں سے رزق پہنچاتے ہیں جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مَؤُونَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا﴾ (ابو الشیخ واسنادہ حسن ان صح سماع الحسن من عمران)

(ترجمہ) (جو شخص دنیا سے بے رغبت ہو کر) اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہو جاتے ہیں اور اس کو ایسی (ایسی) جگہ

سے رزق پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص (اللہ کو چھوڑ کر) دنیا کی طرف متوجہ ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے کر دیتے ہیں (اور اس کی مشکلات میں مدد نہیں کرتے اور وہ ساری زندگی پریشانیوں اور مشکلات میں کاٹ دیتا ہے)۔

غم وفکر میں اللہ تعالیٰ کفایت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ جَعَلَ الْهَمَّ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْهُ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ﴾ (رواہ البیہقی وشیخہ الحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس نے ایک ہی (یعنی آخرت کا) غم اور فکر اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے غم وفکر میں کفایت کریں گے' اور جس کو دنیا کے بہت سے غم وفکر لاحق ہو گئے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی فکر نہ ہو گی وہ دنیا کی وادیوں (یعنی گمراہیوں اور مشکلات) میں جس میں چاہے ہلاک ہو جائے۔

(حدیث) حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِبَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ﴾

(ابن ماجہ باسناد صحیح' والطبرانی' وابن حبان' وخرجہ الترمذی عن انس)

(ترجمہ) جس کی فکر وغم صرف دنیا ہی ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو متفرق کر دیتے ہیں اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے مابین لکھ دیتے ہیں اور جتنا اس کے لئے لکھا ہے اتنا ہی اس کو دنیا سے ملتا ہے (اس سے زیادہ نہیں)۔ اور جس کی نیت صرف آخرت ہو' اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو یکجا کر دیتے ہیں اور اس کا غناء اس کے دل میں لکھ دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس شوق سے آتی ہے' اور جس کی نیت میں صرف دنیا ہو اللہ تعالیٰ

اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے درمیان قائم کر دیتے ہیں (کہ وہ دنیا سے سیر نہیں ہوتا) اور اس کے کام منتشر کر دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کیلئے مقدر کی گئی تھی۔

قدرت کے باوجود خدا کیلئے بطور زہد اور تواضع پرانے اور ہلکے لباس پہننے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ) (سورۃ القصص / ۸۳)

(ترجمہ) یہ عالم آخرت ہم ان لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا (یعنی نہ تکبر کرتے ہیں اور نہ ظاہری گناہ کرتے ہیں) اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کا ہے۔

تمام مخلوقات کے سامنے جنت کی پسندیدہ پوشاک پہنے گا

(حدیث) حضرت ابو مرحوم حضرت سہل بن معاذ سے وہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا ﴾

(ترجمہ) جس شخص نے عمدہ لباس بطور تواضع کے چھوڑا جبکہ وہ اس کے پہننے کی قدرت رکھتا تھا اس کو اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتیٰ کہ اس کو اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جس کو چاہے زیب تن کر لے۔

بوشیدہ پوشاک والے اللہ کے مقبول بندے

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ﴾ (ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) کتنے پراگندہ بال' غبار آلودہ' دو بوسیدہ کپڑے پہننے والے ایسے ہیں جن کو کوئی حیثیت نہیں دی جاتی اگر وہ (کسی کے کام کے ہونے کیلئے) اللہ کے سامنے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی قسم سے بری کر دے (اور ان کی خواہش اور قسم کو اپنے فضل سے پورا کر دے) ' انہیں حضرات میں سے ایک براء بن مالک (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے امید اور حسن ظن کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (سورۃ السجدہ / ۱۶۔۱۷)

(ترجمہ) وہ لوگ اپنے رب کو (ثواب کی) امید سے اور (عذاب کے) خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں سو کسی کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانہ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال (نیک) کا صلہ ملا ہے۔

بے حد و حساب مغفرت خداوندی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : يَا بْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي يَا بْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا بْنَ آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً﴾ (ترمذی و قال حدیث حسن)

(ترجمہ) اے آدم زاد! تو نے جو کچھ مجھ سے مانگا یا جس کی مجھ سے امید کی میں نے تیری مغفرت کر دی جو کچھ تجھ سے سرزد ہوا' اور مجھے (تمہاری مغفرت کرنے میں) کوئی پرواہ نہیں' اے آدم زاد! اگر تیری خطائیں آسمان کے اس کنارے تک پہنچ جائیں جو تجھے نظر آتا ہے پھر تو مجھ سے استغفار کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے آدم زاد! اگر تو میرے پاس زمین کے بھراؤ کے برابر خطائیں لے کر آئے اور مجھ سے اس

حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تھا تو میں بھی زمین کے بھراؤ کے برابر تیری مغفرت کردوں گا۔

امید مغفرت سے بھی مغفرت حاصل ہو سکے گی

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ﴾ قُلْنَا : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ﴿إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ : هَلْ [أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي () ؟] فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ : لِمَ فَيَقُولُونَ : رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ : قَدْ وَهَبْتُ لَكُمْ مَغْفِرَتِي﴾

(احمد من طریق عبید اللہ بن زحر)

(ترجمہ) اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی اطلاع دوں کہ (روز قیامت اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مؤمنوں سے کیا گفتگو کریں گے اور مؤمن اللہ تعالیٰ سے پہلی گفتگو کیا کریں گے ؟) ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ! (تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ مؤمنین سے فرمائیں گے کیا تم مجھ سے ملاقات کرنا پسند کرتے تھے ؟ تو وہ عرض کریں گے جی ہاں اے ہمارے پروردگار۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں ؟ تو وہ عرض کریں گے اس لئے کہ ہم نے آپ سے درگذر اور مغفرت کی امید رکھی تھی' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں اپنی طرف سے مغفرت عطاء کی۔

خوف وامید کا انعام

(حدیث) حضرت جعفر بن سلیمانؒ حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس اس وقت تشریف لے گئے جب وہ موت کی کشمکش میں تھا آپ نے اس سے پوچھا تم اپنے آپ کو کس حالت میں دیکھ رہے ہو ؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ! میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں (کہ وہ مجھے بخش دے گا) اور اپنے گناہوں کے متعلق خوف زدہ ہوں (کہ وہ مجھے دوزخ میں نہ لے جائیں) تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی بندے کے

دل میں اس طرح کی کیفیت کی دونوں حالتیں جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطاء فرماتے ہیں جس کی وہ اس سے امید رکھتا ہے اور اس کو اس سے امن عطاء فرماتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔ (ابن ماجہ' ترمذی وقال حدیث غریب)

حسنِ ظن حسنِ عبادت میں سے ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللهِ﴾

(ابو داود' ترمذی' ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) اللہ سے نیک گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کی بہترین عبادت میں سے ہے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ إِلَى النَّارِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى شَفَتِهَا الْتَفَتَ فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ يَا رَبِّ إِنْ كَانَ ظَنِّي بِكَ لَحَسَنٌ (۱) فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَنَا عِنْدَ حُسْنِ ظَنِّ عَبْدِي بِي﴾

(بیہقی فی الشعب وفی اسنادہ رجل لم یسم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایک بندے کے لئے دوزخ کا فیصلہ کریں گے جب وہ اس کے کنارہ پر پہنچے گا تو پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار میرا تو آپ کے متعلق نیک گمان تھا (کہ آپ مجھے دوزخ میں داخل نہیں کریں گے۔) تو اللہ عزوجل فرمائیں گے کہ میں اپنے متعلق اپنے بندے کے نیک گمان کے مطابق ہوں (اس نے جو نیک گمان کیا ہے میں اس کے مطابق اس کی مغفرت کرتا ہوں اور اس کو جنت میں داخل کرتا ہوں)۔

(نوٹ) کوئی شخص ان احادیث کو پڑھ کر گناہ کرنے میں سرکشی نہ دکھائے نہ معلوم کہ وہ کسی وقت ہی عذاب میں مبتلا کر دیا جائے' ہر وقت اعمال صالحہ کی فکر کرنی چاہئے تاکہ دنیا سے روانگی نیک حالت میں ہو اگر موت آگئی اور قبر میں قیامت کے حساب وکتاب سے پہلے سالہا سال عذاب میں رگڑے کھانے پڑے تو بڑی دکھ کی بات ہوگی' اکثر اولیاء کرام کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ زندگی میں اپنے آپ پر خوف کو غالب رکھتے تھے جس کی بنیاد پر

گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی ہمت ہوتی ہے اور جب موت کا وقت قریب ہوتا تھا تو امید کو خوف پر غالب کرتے تھے اور ان مذکورہ احادیث کے مطابق رحمت کا نقشہ ان کی نظر میں ہوتا تھا اور یہ طریقہ اللہ کی رحمت کے مستحق بننے کا ہے۔

اللہ سے ڈرنے اور اس کے عذاب سے خوف کھانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ) (سورۃ المؤمنون / ۵۷۔۶۱)

(ترجمہ) اس میں کوئی شک (و شبہ) نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ (اس ایمان میں) اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور (باوجود دینے کے) ان کے دل سے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں' یہ لوگ (البتہ) اپنے فائدے (آخرت میں) جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں (کہ موت کے فوراً بعد سے ان کو انعام و اکرام سے نوازا جائے گا)۔

(وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ) (سورۃ ق / ۳۱۔۳۵)

(ترجمہ) اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی کہ کچھ دور نہ رہے گی۔ یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ یہ ہر ایسے شخص کے لئے ہے رجوع کرنے والا (احکام خدا کی) پابندی کرنے والا ہو' جو شخص خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہو اور رجوع کرنے والا دل لیکر آئے گا' اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے' ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ (نعمت) ہے۔

(قَالُوا :

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ)

(سورۃ الطور / ۲۵_۲۶)

(ترجمہ) (جنتی حضرات) کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا میں انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔

موت کے بعد راکھ بکھیرنے والے کی مغفرت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا کہ

﴿قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ : إِذَا مِتُّ فَحَرِّقُوْنِي [فحرقوه] ثُمَّ ذَرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ ( ) عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا بِهِ مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ ( ) مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ : لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ : مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) ایک آدمی نے جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور اس کا نصف حصہ خشکی میں بکھیر دینا اور نصف حصہ سمندر میں، قسم بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی قدرت پالی تو ایسا ایسا عذاب دے گا کہ ویسا اس نے تمام جہانوں میں کسی کو نہیں دینا، چنانچہ جب وہ شخص فوت ہوا تو انہوں نے اس سے ویسا ہی کیا گیا جیسا کہ اس نے ان کو حکم دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے جو کچھ (راکھ) تھی کو جمع کیا پھر سمندر کو حکم دیا اور جو کچھ (راکھ) اس میں تھی اس کو جمع کیا پھر پوچھا کہ تو نے یہ حرکت کیوں کی تھی؟ تو اس نے عرض کیا کہ یا رب آپ سے ڈر کے مارے آپ کو تو اس کا خوب علم ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو (اس ڈر کی وجہ سے) معاف کر دیا۔

اللہ کے عرش کے سایہ میں جگہ پائے گا

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ﴾

(بخاری، مسلم)

(ترجمہ) سات قسم کے افراد وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ عطاء کریں گے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) عادل بادشاہ (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد سے اٹکا رہے (۴) وہ دو آدمی جو آپس میں محبت کرتے ہوں اسی حالت پر ملاقات کریں اور اسی حالت پر ایک دوسرے سے جدا ہوں (۵) وہ آدمی جس کو کسی منصب و جمال کی مالکہ نے دعوت گناہ دی مگر اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جس نے کسی چیز کا صدقہ دیا اور اس کو اتنا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔

خوف خدا کی برکت سے بالآخر دوزخ سے بھی نکال لیا جائے گا

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **﴿يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ﴾**

(ترمذی وقال حدیث حسن)

(ترجمہ) اللہ عزوجل ارشاد فرمائیں گے کہ جس کسی نے مجھے کسی دن یاد کیا تھا یا مجھ سے کسی جگہ پر خوف کھایا تھا اس کو دوزخ سے نکال لو (اور جنت میں داخل کردو)۔

خدا سے ڈرنے والے کیلئے جنت کی بشارت

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ (اے لوگو ایمان والو اپنے آپ کو بھی آگ سے بچاؤ اور اپنے اہل کو بھی جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں) یہ آیت ایک دن آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کرام کے سامنے تلاوت فرمائی تو ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا اے نوجوان لا الہ الا اللہ کہو تو اس نے کہا پھر آپؐ نے اس کو جنت کی بشارت سنائی۔ تو آپ کے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ ہم میں سے ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا ذلك لمن خاف مقامی و خاف وعید (یہ انعام ہر اس مسلمان کے لئے ہے جو میرے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے ڈرتا رہے)۔ (حاکم وقال صحیح الاسناد)

اللہ کے خوف سے رونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ عَلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ) إِلَى قَوْلِهِ : (وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ)

(سورۃ المائدہ / ۸۳-۸۵)

(ترجمہ) اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو رسول کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا' یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم مسلمان ہو گئے ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لیں جو تصدیق کرتے ہیں' اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ پر اور جو حق ہم کو پہنچا ہے اس پر ایمان نہ لائیں اور اس بات کی امید رکھیں گے کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی معیت میں داخل کر دے گا۔ سو ان کو اللہ تعالیٰ ان کی بات کے انعام میں ایسے باغ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور نیکو کاروں کا یہی بدلہ ہے۔

اللہ کے نزدیک محبوب ترین دو قطرے اور دو قدم

(حدیث) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَثَرٌ فَرِيضَةٍ ( ) مِنْ فَرَائِضِ اللهِ﴾

(ترمذی و قال حدیث حسن)

(ترجمہ) اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو قدموں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے' ایک آنسوؤں کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلا ہو اور ایک خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستہ میں بہایا گیا ہو' اور وہ دو قدم (جو اللہ کو زیادہ محبوب ہیں) ایک قدم جہاد میں اٹھنے والا اور ایک قدم اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں اٹھنے والا ہے۔

روز قیامت عذاب سے محفوظ

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(حاکم و قال صحیح الاسناد)

(ترجمہ) جس نے اللہ کو یاد کیا پھر اس کے خوف سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں حتیٰ اس کے آنسو زمین پر جا گرے اس کو روز قیامت عذاب نہ دیا جائے گا۔

دوزخ پر حرام

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ﴾

(ابن ماجہ باسناد حسن)

(ترجمہ) ہر وہ مسلمان جس کی آنکھوں سے خوف خدا کی وجہ سے آنسو نکلا اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر بھی ہو پھر اس آنسو کا کچھ حصہ اس کے چہرہ کی گرمی تک جا پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیں گے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی افمن هذا الحديث تعجبون و تضحكون ولا تبكون (سو کیا ایسے خوف کی باتیں سن کر بھی) تم لوگ اس کلام (الہی) سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور (عذاب کے خوف سے) روتے نہیں ہو تو حضرات اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم رو پڑے حتیٰ کہ ان کے آنسوان کے رخساروں پر بہہ نکلے جب آنحضور ﷺ نے ان کی آوازیں سنیں تو آپؐ بھی ان کے ساتھ رونے لگے اور ہم نے بھی آپ کے سا رونے رونا شروع کر دیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ يُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ﴾۔ (شعب الایمان بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف سے رویا ہوگا، اور وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو کسی گناہ کے کرنے پر مصر رہے گا، اور (گناہ ہو جانے پر توبہ کرنا تو انسان کے لئے ہے ہی) اگر یہ گناہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پیدا کرے گا جو گناہ بھی کریں پھر ان کو معاف بھی کیا جائے (تاکہ خدا کی صفت غفاریت کا اظہار ہو)۔

ایک قطرہ آنسو سے دوزخ کے کئی سمندر بجھ سکتے ہیں

(حدیث) حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اغْرَوْرَقَتْ عَيْنٌ بِمَائِهَا إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ سَائِرَ ذَلِكَ الْجَسَدِ عَلَى النَّارِ وَلَا سَالَتْ قَطْرَةٌ عَلَى خَدِّهَا فَيَرْهَقُ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ وَلَوْ أَنَّ بَاكِيًا بَكَى فِي أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ رُحِمُوا وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وَمِيزَانٌ إِلَّا الدَّمْعَةُ فَإِنَّهَا يُطْفَأُ بِهَا بِحَارٌ مِنْ نَارٍ﴾

(بیہقی وھو مرسل وفی اسنادہ راولم یسم ورواہ غیرہ عن الحسن البصری وخالد بن معدان غیر مرفوع واللہ تعالیٰ اعلم)

(ترجمہ) کوئی آنکھ اپنے آنسو میں نہیں ڈبڈباتی مگر اللہ تعالیٰ اس تمام جسم کو آگ پر حرام کر دیتے ہیں اور کوئی آنسو اس کے رخسار پر نہیں بہتا کہ پھر اس چہرہ کو (عذاب کا) غبار یا

کوئی ذلت بھی لاحق ہو' اگر امتوں میں سے کسی امت میں کوئی (اللہ کے خوف سے) رونے والا ہو تو سب امتوں پر رحمت کا نزول ہو' اور ہر شے کی کوئی مقدار اور وزن ہے مگر آنسو کا وزن اور مقدار کوئی نہیں اس (ایک آنسو) سے (رونے والے کیلئے) دوزخ کے کئی سمندر بجھائے جائیں گے۔

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وقودھا الناس والحجارۃ (دوزخ کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں) پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سرخ ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو سفید ہو گئی پھر ایک سال تک جلایا گیا تو کالی سیاہ ہو گئی پس یہ (اب) کالی سیاہ ہے جس کا ایک شعلہ بھی نہیں بجھایا جائے گا' حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس نے چلا چلا کر رونا کر دیا اس پر حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور (آپؐ سے) پوچھا کہ آپؐ کے سامنے یہ رونے والا کون ہے ؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ حبشہ کا ایک آدمی ہے پھر آپؐ نے اس کی اچھی تعریف بیان کی تو (حضرت جبریل علیہ السلام نے) فرمایا کہ اللہ عزو جل (اس کی وجہ سے) فرمارہے ہیں مجھے میرے غلبہ' میرے جلال اور میرے عرش پر بلند ہونے کی قسم! کسی بندے کی آنکھ جب میرے خوف کی وجہ سے روتی ہے تو میں جنت میں اس کو کثرت سے ہنساؤں گا (یعنی خوب خوش رکھوں گا)۔

(بیہقی باسنادہ)

اخلاص کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا)**

(سورۃ النساء / ۱۴۶)

(ترجمہ) لیکن جو لوگ توبہ کر لیں (اپنی) اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھیں اور اپنے دین کو خالص اللہ ہی کیلئے کیا کریں تو یہ لوگ مؤمنین کے ساتھ ہوں گے اور مؤمنین کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطاء فرمائیں گے۔

رضائے خداوندی کا پروانہ

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مَنْ فَارَقَ الدُّنْیَا عَلَی الْإِخْلَاصِ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَی الزَّكَاةَ فَارَقَهَا وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ﴾
(ابن ماجہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم)

(ترجمہ) جس شخص نے اس حالت میں دنیا سے رحلت کی کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کیلئے مخلص تھا، نماز قائم رکھی اور زکوۃ ادا کی تو وہ دنیا سے اس حالت میں جدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گیا۔

ہدایت کے چراغ

(حدیث) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ﴿طُوبَی لِلْمُخْلِصِیْنَ أُولٰئِكَ مَصَابِیْحُ الْهُدَی تَنْجَلِیْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ﴾۔ (بیہقی باسنادہ)

(ترجمہ) مخلصین کیلئے بشارت ہو یہ حضرات ہدایت کے چراغ ہیں ان سے ہر تاریک گمراہی دور رہے گی۔

اخلاص کیا ہے
اعمال صالحہ کی قبولیت کیلئے اخلاص شرط ہے

اللہ تمہیں اور ہمیں توفیق بخشیں تمام قسم کے اعمال صالحہ کی قبولیت اور اس کے اجر و ثواب پر فائز ہونے کی کامل شرط اخلاص ہے، ہر وہ عمل جو بغیر اخلاص کے کیا جاتا ہے وہ تباہی کے قریب ہے (قبولیت سے دور ہے)' سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علم تمام کا تمام دنیا ہے اس میں سے آخرت کا حصہ عمل ہے اور عمل تمام کا تمام غبار ہے مگر اخلاص ہو (تو حقیقت ہے)، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام لوگ مردہ ہیں مگر علماء' اور علماء بے ہوشی میں مبتلا ہیں مگر اصحاب عمل' اور اصحاب

عمل دھوکہ میں مبتلا ہیں مگر مخلصین 'اور مخلصین خوف میں مبتلا رہتے ہیں حتیٰ کہ ان کو معلوم ہو کہ ان کا خاتمہ کس حالت میں ہو گا۔

پس اگر تم ثواب کے محوظ رکھنے کا اور نتیجہ خیر کا ارادہ رکھتے ہو تو اخلاص کی کوشش کرو' حضرات مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کے اخلاص کی تعریف میں بہت سے ارشادات ہیں یہ کتاب اس کی تفصیل کا محل نہیں ہے ہر شیخ نے اپنے ذوق اور رتبہ شہود سے اخلاص کو تعبیر کیا ہے اگر اس سے واقفیت کا خیال ہو تو قوت القلوب اور احیاء العلوم اور اس طرح کی دیگر کتب تصوف کی طرف رجوع کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تیری مدد کی اور تجھے اعمال صالحہ کی توفیق بخشی اور تیرے عزائم کو اعمال صالحہ کے ثواب کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے ترقی عطاء فرمائی اور تیرے ارادہ کو خالص رضائے خدا بنایا دوزخ سے خوف اور جنت کی امید سے بالاتر کر دیا تو بلا شبہ تجھے اخلاص کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز کیا اور اپنے بندوں میں سے خواص مقرب حضرات میں بنایا اور اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطاء کرتا ہے اللہ بڑے فضل کا مالک ہے اور اسی کے ہاتھ میں توفیق ہے۔

ادنیٰ جنتی کے منازل اور درجات

(حدیث) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے

ان موسی سال ربه ما ادنی اهل الجنة منزلة؟ فقال رجل یجیء بعد مادخل اهل الجنة الجنة فیقال له ادخل الجنة فیقول : رب کیف وقد نزل الناس منازلهم و اخذ وا اخذا تهم ؟ فیقال له اترضی ان یکون لك مثل ملك ملك من ملوك الدنیا؟ فیقول رضیت رب . فیقول له لك ذلك ومثله و مثله و مثله ، فقال فی الخامسة رضیت رب فیقول : هذالك و عشرة امثاله، ولك ما اشتهت نفسك ولذت عینك . فیقول رضیت رب قال رب فاعلاهم منزلة؟ قال اولئك الذین اردت غرست کرامتهم بیدی و ختمت علیها فلم ترعین ولم تسمع اذن ولم یخطر علی قلب بشر۔

(ترجمہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ جنت میں سب

سے ادنیٰ درجہ کا کونسا جنتی ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد پیش ہو گا اس کو حکم ہو گا کہ تو بھی جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا یارب کس طرح جبکہ لوگ اپنی اپنی منازل تک پہنچ گئے ہیں اور اپنے اپنے انعامات اور مقامات حاصل کر چکے ہیں؟ اس سے کہا جائے گا کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کی سلطنت کے برابر جنت دیدی جائے؟ وہ عرض کرے اے رب میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں یہ بھی دیا اور اتنا اور، اور اتنا اور، اور اتنا اور، اور اتنا اور (جب اللہ تعالیٰ پانچویں مثل کا فرمائیں گے) تو وہ بول اٹھے گا یارب میں راضی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (جا) یہ سب تیرے لئے ہے اور اس کا دس گنا مزید بھی، اور تیرے وہ بھی ہے جو تیرا دل چاہے اور تیری آنکھوں کو لذت پہنچے۔ وہ عرض کرے گا میں راضی ہو گیا (میں راضی ہو گیا)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب ان جنتیوں میں سے اعلیٰ درجہ کا کون ہو گا؟ ارشاد فرمایا وہ لوگ جو میری مراد ہیں جن کو میں نے چاہا ہے، ان کی عزت وشان میں اضافہ کیلئے میں نے اپنے ہاتھوں سے باغات سجائے ہیں، اور ان پر (ان مستحقین کیلئے تقسیم کر کے) مہریں لگادی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل سے ان کا کوئی خیال گذرا ہے۔

ایک محل میں چالیس محلات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
دار المؤمن فی الجنة من لؤلؤة واحدة فیها اربعون قصرا، وفی وسطها شجرة تنبت بالحل، منطقة با للؤلؤ والمرجان۔
(ترجمہ) مؤمن کا گھر جنت میں ایک ہی چمکدار موتی کا ہو گا جس میں چالیس محلات ہوں گے ان کے درمیان میں ایک درخت ہو گا جو لباس اگائے گا اور لئو لئو اور مرجان سے گھرا ہوا ہو گا۔

عظیم الشان اونٹوں کی سواریاں

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کیا ان کو جنت کی طرف گروہ در گروہ لایا جائے گا جب یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچیں گے وہاں پر ایک درخت کو دیکھیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے جاری ہو رہے ہوں گے تو یہ لوگ ان میں سے کسی ایک کی طرف ایسے تیزی کے ساتھ جائیں گے گویا کہ ان کو وہاں جانے کا حکم دیا گیا ہے یہ اس سے پئیں گے تو جو کچھ ان کے پیٹوں میں تکلیف، گندگی یا بیماری ہو گی ختم ہو جائے گی۔ پھر یہ دوسرے چشمہ کی طرف جائیں گے اور اس سے غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی بہار آجائے گی اور ان کے جسموں میں اس کے بعد کوئی تغیر تبدل نہیں ہو گا اور نہ ہی ان کے بال پراگندہ ہوں گے (بلکہ ایسے محسوس ہوں گے) گویا کہ انہوں نے تیل لگا (کر بالوں کو سلجھا) رکھا ہے۔ پھر یہ جنت کے دربانوں تک پہنچیں گے تو وہ (دربان بطور اکرام اور ثنا کے) کہیں گے سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین (الزمر : ۷۳) (السلام علیکم تم مزہ میں رہو، سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ)، پھر ان کا استقبال لڑکے کریں گے اور وہ اس طرح سے ان کے گرد گھومتے ہوں گے جس طرح سے دنیا والوں کے بچے (خوشی کے مارے) اس دوست کے گرد گھومتے ہیں جو کافی عرصہ کے بعد واپس آیا ہو اور یہ کہیں گے کہ آپ خوش ہو جائیے اس انعام و اکرام سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے تیار کیا ہے۔ پھر ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا اس جنتی کی حور عین بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس جا کر کہے گا وہ فلاں آگیا ہے پھر وہ اس جنتی کا وہ نام لے گا جس کے ساتھ وہ دنیا میں بلایا اور پکارا جاتا تھا۔ تو وہ کہے گی کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ تو وہ کہے گا (ہاں ہاں) میں نے اس کو دیکھا ہے وہ میرے پیچھے آرہا ہے۔ چنانچہ ان حوروں میں سے ایک خوشی سے اچھل کر اٹھے گی حتیٰ کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تک آجائے گی، جب یہ جنتی اپنے (ایک) محل تک پہنچے گا تو اس کی تعمیر کی بنیاد پر نگاہ دوڑائے گا تو وہ قیمتی موتی کی چٹان ہو گی جس کے اوپر سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کا ایک محل قائم ہو گا، پھر وہ اپنی نگاہ محل کی چھت پر ڈالے گا تو وہ بجلی کی طرح (منور) ہو گی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو دیکھ کر برداشت کرنے کی جنتی میں قوت نہ رکھی ہوتی تو وہ (بجلی کی چمک

سے)اپنی آنکھوں کے اندھے ہونے کی تکلیف سے دوچار ہو جاتا۔ پھر وہ اپنا سر گھمائے گا تو اپنی بیویوں کو دیکھے گا اور چنے ہوئے آبخوروں کو دیکھے گا اور برابر بچھے ہوئے غالیچوں کو دیکھے گا اور جگہ جگہ پھیلے ہوئے ریشم کے نہالچوں کو دیکھے گا پھر یہ ان نعمتوں کو دیکھ کر اور ٹیک لگا کر کہے گا الحمد لله الذی هدانا لهذا و ما کنا لنهتدی لو لا ان هدانا الله شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطاء نہ کرتے تو ہم یہاں تک کبھی نہ پہنچ سکتے تھے۔ پھر (جب سب جنتی اپنی اپنی جنتوں میں پہنچ جائیں گے تو)ایک منادی ندا کرے گا تم یہاں زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے

"من المزید"

جنتی مردوں کیلئے مزید حوروں کا انعام

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان الرجل لیتکیٔ فی الجنة سبعین سنة قبل ان یتحول ' ثم تاتیه المراۃ' فینظر وجهه فی خدها اصفی من المرءاۃ' وان ادنی لؤلؤ علیها' تضیء مابین المشرق والمغرب' فتسلم علیه' فیرد علیها السلام' ویسالها من انت؟ فتقول: أنا من المزید' وانه لیکون علیها سبعون ثوباً' فینفذها بصره' حتی یرح مخ ساقها من وراء ذلك' وانه علیها التیجان ' ان ادنی لئولئوۃ منها لتضیء مابین المشرق والمغرب"[1]

(ترجمہ) جنتی آدمی جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال تک ٹیک لگا کر بیٹھے گا پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی جس کے رخسار میں وہ اپنے مونہہ کو آئینہ سے زیادہ صاف دیکھے گا' اس پر کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دینے والا ہو گا یہ اس کو سلام کرے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا آپ کون ہیں؟ وہ بتائے گی کہ میں اضافی عطیہ ہوں۔ اس عورت پر ستر پوشاکیں ہوں گی

ان سے بھی نظر گذر جائے گی حتی کہ وہ اس کی پنڈلی کے گودے کو ان پوشاکوں کے پیچھے سے دیکھ لے گا۔ ان عورتوں پر تاج بھی ہوں گے جن کا ادنیٰ درجہ کا موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہوگا۔

جنتی ایک سے ایک حور کی طرف پھرتا رہے گا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا

"حدثنی جبریل' قال: یدخل الرجل علی الحوراء ' فتستقبله بالمعانقة والمصافحة' قال رسول الله ﷺ: "فبای بنان تعاطیه لو ان بعض بنانها بدا' لغلب ضوء الشمس والقمر' ولو ان طاقة من شعر ها بدت لملات مابین المشرق والمغرب من طیب ریحها' فبینما هو متکئ معها علی الاریکة' اذاشرف علیه نور من فوقه' فیظن ان الله تعالیٰ قد اشرف علی خلقه' فاذا حوراء تنادیه: یا ولی الله' اما لنا فیك من دولة؟ فیقول: من انت یا هذه؟ فتقول: انا من اللواتی قال الله تعالیٰ : (ولدینا مزید) ' فیتحول عندها' فاذا عندها من الجمال والکمال مالیس مع الاولی' فبینما هو متکئ معها علی اریکة اذ اشرف نور من فوقه' فاذا اخری تنادیه یا ولی الله' اما لنا فیك من دولة؟ فیقول: من أنت یا هذه؟ فتقول: انا من اللواتی قال الله تعالی: (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین) ' فلا یزال یتحول من زوجة الی زوجة)[1]

(ترجمہ) مجھے حضرت جبریل نے بیان فرمایا کہ جنتی حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ اس کا معانقہ اور مصافحہ سے استقبال کرے گی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں (آپ کو معلوم ہے کہ) وہ ہاتھ کی کیسی (حسین) انگلیوں سے استقبال کرے گی؟ اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو اپنی خوشبو سے معطر کر دے' یہ جنتی اسی حالت میں اس عورت کے ساتھ مسہری پر بیٹھا ہوگا کہ اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی جنتی یہ گمان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جھانکا

ہے لیکن وہ ایک حور ہو گی جو اس کو پکار کر کہے گی اے ولی اللہ! کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟ وہ پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "ولدینا مزید" ہمارے پاس مزید بھی ہے چنانچہ وہ جنتی اس عورت کی طرف پھر جائے گا اس کو جب دیکھے گا تو اس کے پاس جمال و کمال ایسا ہو گا جو پہلی کے پاس نہیں تھا۔ چنانچہ وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ مسہری پر ٹیک لگا کر بیٹھے گا کہ اس کے اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی اور وہ دوسری ہو گی جو پکار کر کہے گی اے ولی اللہ کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟ وہ پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین (کوئی جی نہیں جانتا کہ ان مؤمنوں کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا کیا چھپا کر رکھا گیا ہے چنانچہ وہ اسی طرح سے ایک بیوی سے دوسری کی طرف گھومتا رہے گا۔

جنت کا بازار

مرد و عورت کے حسن و جمال میں اضافہ

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنۃ لسوقا فیھا کثبان المسک یاتونھا کل جمعۃ فتھب ریح الشمال فتحثو فی وجوھھم وثیابھم فیردادون حسنا و جمالا فیرجعون الی اھلیھم قد ازدادوا حسنا و جمالا فیقول لھم اھلوھم واللہ لقدازددتم بعدنا حسنا و جمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا و جمالا۔[۱]

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہو گا جس میں کستوری کے ٹیلے ہوں گے ہر جمعہ کو جنتی وہاں جائیں گے اور شمال کی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور ملبوسات پر پڑے گی تو وہ لوگ حسن و جمال میں بڑھ جائیں گے اور اپنے گھر والوں کی طرف اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کا حسن و جمال بہت بڑھ چکا ہو گا ان کی بیویاں ان سے کہیں گی قسم خدا! ہمارے بعد آپ حضرات حسن و جمال میں خوب بڑھ گئے ہو تو وہ کہیں گے اور تم بھی تو اللہ کی قسم! ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ چکی ہو۔

تصنیفات

مولانا مفتی امداد اللہ انور

عربی تالیفات:

(۱) احکام القرآن للتھانوی منزل چہارم مع حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی قدس سرہ، (تعداد صفحات ۲۰۰۰) عربی (غیر مطبوعہ)
(۲) وجوب التقلید (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۳) ورثۃ الانبیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۴) علامات الاصفیاء وکرامات الاولیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۵) ایصال الثواب فی الاسلام (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۶) حد الرجم علی المحصن (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۷) کرامۃ الانسان (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۸) تکرمۃ الانبیاء بعصمۃ الانبیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۹) وجوب الاضحیہ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۰) تراجم مدونی الفقہ الحنفی (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۱) حکم الدعوات عقیب الصلوات (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۲) حکم الرقی والعوذات فی ضوء الشریعۃ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۳) اللواطۃ وحدہ عند الائمۃ الاربعۃ وترجیح التعزیر علیہ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۴) احادیث حرمۃ اللواطۃ (عربی) (غیر مطبوعہ)
(۱۵) نجاسۃ المنی (عربی) (غیر مطبوعہ)

اردو تالیفات

(۱۶) فضائل حفظ القرآن (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۶۰
(۱۷) جہنم کے خوفناک مناظر (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۱۰۰
(۱۸) فرشتوں کے عجیب حالات (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۱۲۰
(۱۹) آنسوؤں کا سمندر (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۸۰
(۲۰) کرامات اولیاء (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۱۰۰
(۲۱) تاریخ جنات وشیاطین (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۱۲۰

(۲۲)	عشق مجازی کی تباہ کاریاں	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ ۱۰۰
(۲۳)	جنت کے حسین مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ ۱۵۰
(۲۴)	ترجمہ موطا امام مالک	(زیر تکمیل)
(۲۵)	ترجمہ القراءۃ الراشدہ حصہ اول	(زیر تکمیل)
(۲۶)	ترجمہ القراءۃ الراشدہ حصہ دوم	(زیر تکمیل)
(۲۷)	ترجمہ مفید الطالبین	(زیر تکمیل)
(۲۸)	غیر مقلدین کی غیر مستند نماز (کی تزئین و مقدمہ)	
(۲۹)	رکعتین بعد الوتر	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۰)	احکام عشر	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۱)	احکام زراعت	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۲)	قاضی شریح	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۳)	خصوصیات الاسلام	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۴)	مسیحی ذرائع تبلیغ وترقی اور انکا سدباب	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۵)	فضائل شب قدر	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۶)	تکمیل ترجمہ اعلاء السنن۔ آٹھ جلد مکمل	(غیر مطبوعہ)
(۳۷)	اولیاء کرام اور ان کی پہچان	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۳۸)	عورت کی سربراہی	(غیر مطبوعہ)
(۳۹)	مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل	(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی
(۴۰)	احکام تجارت	(غیر مطبوعہ)
(۴۱)	صحابہ کرام کے جنگی معرکے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۱۲۰
(۴۲)	رحمت کے خزانے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /۱۶۰

اللہ تعالیٰ ان کتب کو قبول فرما کر ان کا نفع عام فرمائے اور مزید تالیفات کی توفیق عطاء فرمائے۔

تصانیف

مولانا محمد امداد اللہ انور

(1) **فرشتوں کے عجیب حالات** سائز 23x36x16 صفحات 472 خوبصورت جلد ہدیہ =/120
محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "الحبائک فی اخبار الملائک" کا سلیس اردو ترجمہ' جس میں مشہور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت و عظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ و تابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے' آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری بہت سی خوبیاں ترجمہ میں جمع کر دی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔

(2) **فضائل حفظ القرآن**: سائز 23x36x16' صفحات 208' مجلد' ہدیہ =/60 روپے۔ فضائل حفاظ و اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے اس کتاب کی خوبیاں اس کتاب کے ملاحظہ فرمانے کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔

(3) **جہنم کے خوفناک مناظر**: سائز 23x36x16' صفحات 352' مجلد' ہدیہ =/100۔ اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب' امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی "التخویف من النار" کا اردو ترجمہ' جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے۔

(4) **کرامات اولیاء**: صفحات 304' سائز 23x36x16 مجلد' ہدیہ =/100 روپے۔ امام غزالی' امام ابن جوزی' شیخ شہاب الدین سہروردی' ابو اللیث سمرقندی' استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مدینہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یافعی یمنیؒ نے "روض الریاحین" میں جمع کیا' یہ کتاب کرامات اولیاء اسی کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

(5) **آنسوؤں کا سمندر**: سائز 23x36x16' صفحات 272' مجلد' ہدیہ =/80 روپے۔ پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل "بحر الدموع" "آنسوؤں کا سمندر" ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کے لئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع' اور مقبول عام و خواص کتاب ہے۔

(6) **تاریخ جنات و شیاطین**: سائز 23x36x16' صفحات 432' مجلد' ہدیہ =/120 روپے۔ عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "لقط المرجان فی احکام الجان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال' کرتوت' حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام کتابوں کا نچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔

(7) **عشق مجازی کی تباہ کاریاں**: سائز 23x36x16' صفحات 280' خوبصورت جلد ہدیہ =/۱۰۰

۔چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب' محقق' مصنف' محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف "ذم الھوی" کا اردو ترجمہ' شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں' عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بد نظری' زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں' عشق مجازی اور بد نظری کا علاج' شادی اور نکاح کی ترغیب' عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات' لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق' عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع' بار بار پڑھنے والی کتاب' انداز بیان نہایت آسان اور سلیس

(8) صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے: سائز 23x36x16' صفحات 500' خوبصورت جلد' ہدیہ =/120 ۔مورخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ اور انتخاب' تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور' صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں کی ٹکر کے لازوال کارنامے' صحابہ کرام کی زور آوری' سپہ سالاری' فتح مندی' شجاعت و استقلال کی چودہ معرکہ آراء جنگوں کے تفصیلی مناظر' نہایت دلچسپ' حیرت انگیز' ولولہ انگیز واقعات' عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان' جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش' ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت' افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ

(9) خوبصورت خزانے: سائز 23x36x16" صفحات تقریباً "500' خوبصورت جلد' ہدیہ =/120 ۔امام ابن جوزیؒ کی کتاب "صید الخاطر" عربی کا سلیس اردو ترجمہ' سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر' قرآن' حدیث' فقہ' عقائد' تصوف' تاریخ' خطابت' مواعظ اخلاقیات' ترغیب و ترہیب' دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی نوے سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے' یہ کتاب ہر زمانہ کے اونچے درجہ کے علماء اور اہل علم کیلئے حرز جان بنی رہی' اور آج بھی اس کتاب کی اہمیت اور ضرورت اہل تحقیق و مطالعہ کی نظر میں دوبالا ہے' یقیناً آپ نے ایسی علمی کتاب پہلے نہیں پڑھی ہوگی' یہ کتاب مولانا رحمت اللہ سبحانی کی کتاب مخزن اخلاق سے بہت درجہ مضامین حکمت و دانش وغیرہ میں اعلیٰ وارفع ہے' اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید انور دامت برکاتہم ساہیوال نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور صاحب دامت برکاتہم نے کی ہے۔

(10) جنت کے حسین مناظر: 23x36x16" صفحات تقریباً "700' مجلد' ___ قرآن پاک' کتب حدیث' امام عبد الملک بن حبیب قرطبی' امام ابن ابی الدنیا' امام بیہقی' امام ابو نعیم اصبہانی' امام ابن کثیر' امام ابن قیم' امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ' ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع' تمام مسلمانوں کے لئے نادر تحفہ

ہدیہ ‎-/۱۵۰ روپے

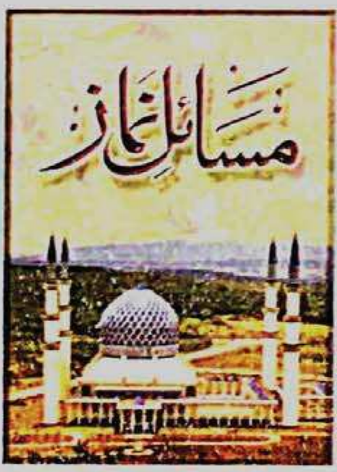

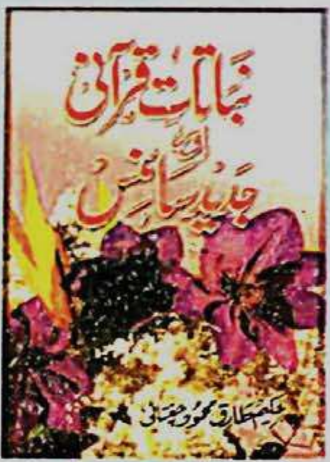

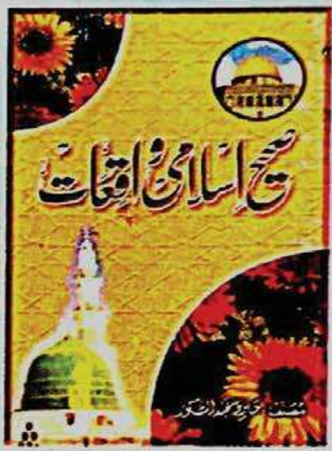

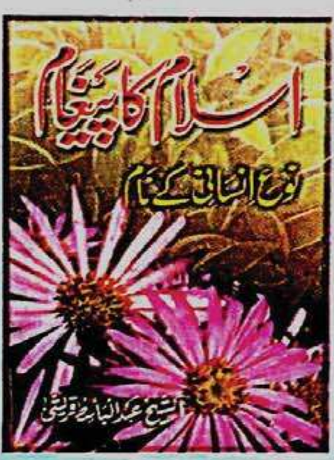

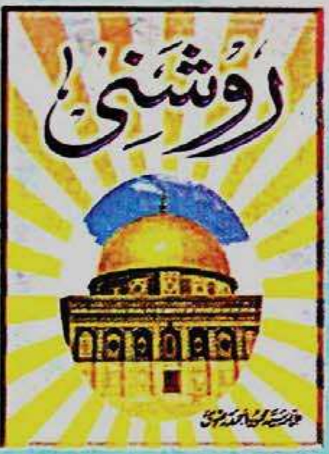

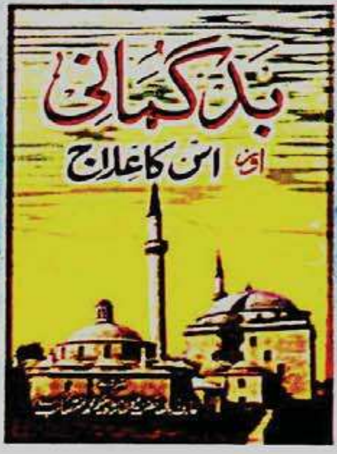

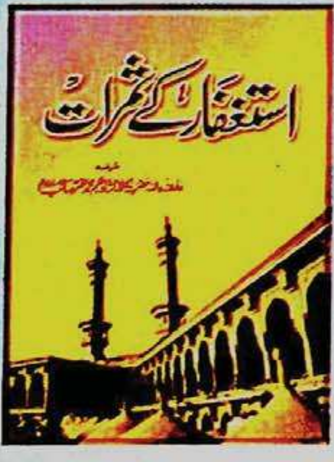

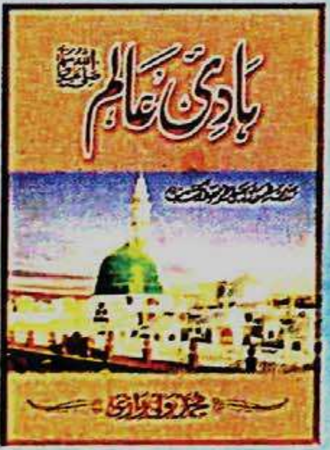

Rs.160/=

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi - 2
Phones : 23289786, 23289159 Fax : 23279998 Res.: 23262486
E-mail : farid@ndf.vsnl.net.in Websites : faridexport.com, faridbook.com